وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (ال عمران:۹۷)

اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر کہ حج کرے اس کے گھر کا، جو استطاعت رکھتا ہو اس تک پہنچنے کی

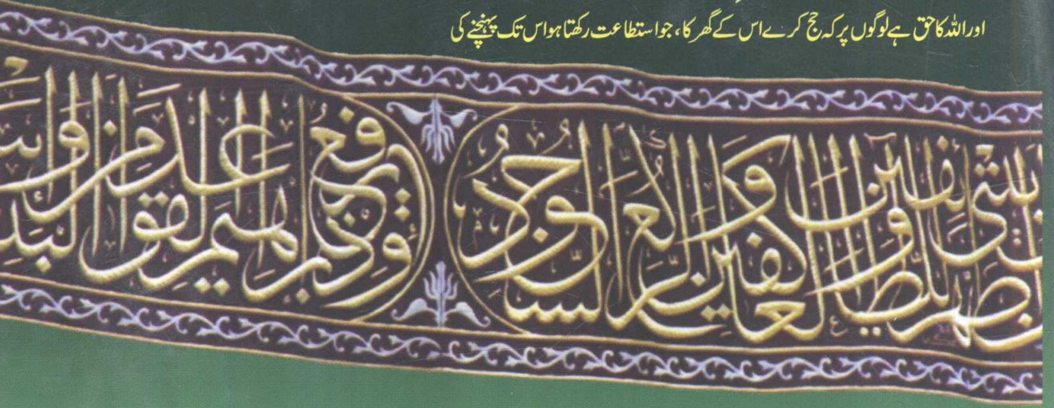

صحن حرم

www.KitaboSunnat.com

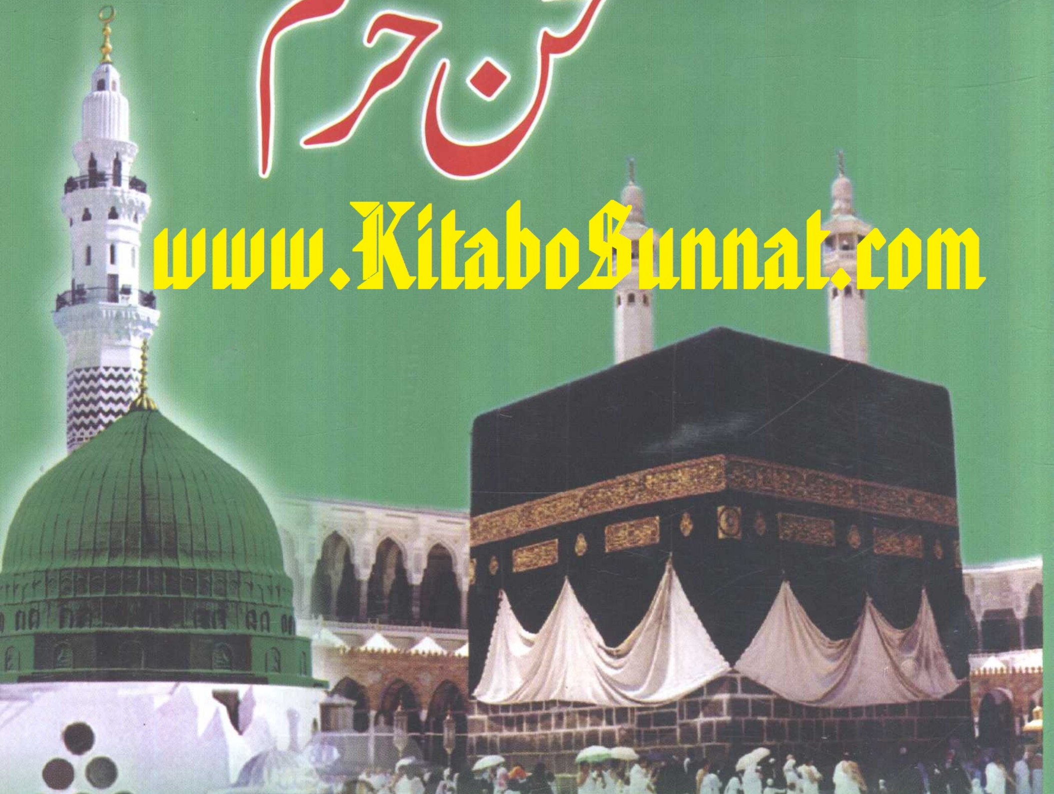

یونس بصیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا (ال عمران: ۹۷)

''اور لوگوں کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے اُن کے لئے جو صاحبِ استطاعت ہیں''

صحنِ حرم

یونس بصیر

www.KitaboSunnat.com

صفہ پبلشرز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب :	صحنِ حرم
مصنف :	یونس بصیر
اشاعت اوّل : جولائی 2007ء	500
اشاعت دوم : جون 2009ء	500
طابع :	غازی محمد وقاص
مطبع :	جی ڈی ایس پرنٹرز 19/A ایبٹ روڈ لاہور۔
قیمت :	350روپے

ملنے کے پتے :

یونس بصیر

71/1-K واپڈا ٹاؤن لاہور

فون: 5189871 - 5180555

ادارہ تخلیقات

3۔مزنگ روڈ، لاہور۔فون: 7238014

صفہ پبلیشر

19۔اے، ایبٹ روڈ، لاہور۔فون: 6307269

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب

عنوان	صفحہ
پیش لفظ	vii
حرفے چند	xi
عرضِ ناشر	xiii
دیباچہ (طبع دوم)	xiv
اظہار تشکر	xix
قرآن کی فریاد	xx
تبصرے	xxi
باب اوّل — صحن حرم	
صحن حرم	1
باب دوم — مکۃ المکرّمہ کی زیارتیں	
"کاروانِ شوق" کاشانہ نبوت میں	35
"کاروانِ شوق" جنت معلٰی میں	38
"کاروانِ شوق" سیدنا عبداللہؓ بن زبیرؓ شہید کے مرقد پر	42
"کاروانِ شوق" مسجد جن میں	44
"کاروانِ شوق" مسجد بلال میں	44
باب سوم — فریضۂ حج کی ادائیگی	
حج کی تیاری	45
"کاروانِ شوق" منٰی میں	47

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کاروانِ شوق'' عرفات میں 55
ملی اتحاد کا خواب 65
''کاروانِ شوق'' مزدلفہ میں 81
''کاروانِ شوق'' کی منیٰ میں واپسی 85
طواف افاضہ یعنی طواف زیارت 93
''کاروانِ شوق'' حرم شریف میں 101
''کاروانِ شوق'' کی مدینۃ الرسول ﷺ روانگی 102
طوافِ وداع 103
اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام 109

باب چہارم — مدینہ منورہ کی زیارتیں

''کاروانِ شوق'' دیارِ حبیب ﷺ میں 113
وہ نبی اور عہد کا رسول 121
''کاروانِ شوق'' شیخین رضی اللہ عنہما کے روضوں پر 124
''کاروانِ شوق'' ریاض الجنۃ میں 131
مسجد نبوی کا جمال وجلال 132
شہر رسول ﷺ کے کوچہ وبازار 135
''کاروانِ شوق'' جنت البقیع میں 138
''کاروانِ شوق'' میدانِ احد میں 140
''دید ونظارہ کے پیاسے'' سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ذوالنورین کے کنویں پر 142
''کاروانِ شوق'' میدانِ خندق میں 143
''کاروانِ شوق'' مسجد قبلتین میں 143
''کاروانِ شوق'' مسجد قبا میں 144
واپسی کا زخم 145

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم — حضور نبی اکرم ﷺ کا حجۃ الوداع

حجۃ الوداع	151
خطبہ حجۃ الوداع	156

باب ششم — مکہ مکرمہ کی تاریخ

بیت اللہ	163
مسجد حرام کا حدود اربعہ	166
غلاف کعبہ	167

باب ہفتم — حج کا طریقہ

حج کی تاکید اور فضیلت	168
شرائط فرضیت حج	169
حج کے اہم ارکان	169
محرم کے لیے شرعی پابندیاں	170
خواتین کا احرام	170
حج بدل کیا جا سکتا ہے	171
عازمینِ حج کے لئے چند ضروری باتیں	172
ایک ضروری ہدایت	173
ارکان حج کی مسنون دعائیں	175
حج کے لیے روانگی کے وقت	175
گھر والوں کے لیے دعا	175
سواری کی دعا	176
جہاز پر سوار ہونے کی دعا	177
بستی میں داخل ہونے کی دعا	177

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا	177
دورانِ سفر صبح کی دعا	178
دورانِ سفر شام کی دعا	178
احرام باندھتے وقت تلبیہ پڑھیں	178
مسجد الحرام میں داخل ہونے کی دعا	179
کعبہ کو دیکھنے کی دعا	179
طواف کے سات چکروں میں کیا پڑھیں	180
حج کو آسان بنائیں	182
رُکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پڑھنے کی دعا	182
مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز	183
سعی صفا و مروہ کی دعائیں	183
صفا و مروہ کی درمیانی وادی میں پڑھنے کی دعائیں	184
خواتین کا طواف اور سعی صفا و مروہ	184
طواف کی اقسام	186
باب ہشتم دعا کی اہمیت اور فضیلت	
''الدعا'' تاثیر کا سائل ہوں	187
میدانِ عرفات میں حج کی دعائیں	183
باب نہم فریضۂ حج کی پاسبانی	
فریضۂ حج کی پاسبانی	233
چھڑ گئی جب جمالِ یار ﷺ کی بات	247
ضمیمہ فارسی اشعار کا ترجمہ	251

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

فریدہ کے نام:

جس کا خلوص اور پیہم اصرار مجھے

صحنِ حرم

تک کشاں کشاں لے گیا۔

بندۂ حقیر

یونس بصیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُعا

”یا رب البیت“

رہروان را منزل تسلیم بخش

ایمان' قوت ابراہیم بخش

عشق را از شغل ”لا“ آگاہ کُن

آشنائے رمز الّا اللہ کُن

اقبالؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش لفظ

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

''صحنِ حرم'' نہ تو مسائل و افکار کی جدید تحقیقی کتاب ہے اور نہ ہی منطق و فلسفہ پر کوئی تازہ رسالہ دراصل میرے الفاظ و بیان کی یہ تکرار قلبی واردات اور کیفیات و تاثرات کا بے ساختہ اظہار ہے، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

عالم بے خودی اور انتہائی شوق و محویت میں یہ روحانی کیفیت خاص مجھ پر ہی نہیں بلکہ کاروانِ حجاز کے ہر رہرو پر دوران حج طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے دریائے معرفت میں ڈوب کر کیا گوہر افشانی کی ہے: ؎

فقر مقام نظر علم مقام خبر
فقر میں مستی ثواب، علم میں مستی گناہ

حج مقبول و مبرور کا تقاضا ہے کہ یہ ذوق و شوق عبادت یہ ذکر نیم شبی یہ شب بیداریوں کا سلسلہ اور شب زندہ داریوں کا اہتمام جاری رہنا چاہیے۔ لقائے لم یزل کی تڑپ اور تیز ہونا چاہیے، میکدہ عشق و مستی میں، بادۂ عرفان کی بزم آرائیاں، بادۂ شبانہ کی سرمستیاں' جذبِ دروں کی جلوہ آرائیاں، دلِ مضطرب کی بے تابیاں اور وصالِ یار کی تمنا و طلب پر ہر اہلِ دل اور صاحبِ نظر کا حق ہے۔ ع ''صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے'' میکدہ کا ساقی بڑا خلیق ہے اور سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاشقانِ خدا اس کی تلاش میں جویا ہیں۔ حضرت جگر مراد آبادی مرحوم نے کیا انصاف کی بات کی ہے:

یہ میخانہ ہے بزم جم نہیں ہے
یہاں کوئی کسی سے کم نہیں ہے

حج کے بعد اگر ذکر وفکر، قلب ونظر، ایمان ویقین، سیرت وکردار اور اخلاق وآداب میں نکھار اور مزید اضافہ نہیں ہوتا تو پھر حج کا قصور نہیں۔ آپ کا دل زنگ آلود ہے، اس کی فکر کرنی چاہیے ورنہ اللہ والوں کی راتیں حضرت اقبالؒ کی زبانی کچھ یوں گزرتی ہیں:

اسی کشمکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و ساز رومیؒ، کبھی پیچ و تاب رازیؒ

ہر صاحب ایمان اور صاحب دلِ زائرِ حج پر روحانی کیفیات اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس میں فقیہہ شہر، حجرہ نشین صوفی اور ایک رند بادہ خوار میں کوئی امتیاز نہیں۔ بس پہلو میں گداز دل اور آنکھوں میں نور بصیرت ہونا چاہیے۔ کوئی ان مقدس راہوں میں بیتے ہوئے دنوں کی نیک اور خوشگوار یادیں اپنی زبان شیریں بیان کے ساتھ تازہ کر لیتا ہے تو بعض ان گزری ہوئی سعید ساعتوں کو چند تڑپتے ہوئے آنسو بہا کر ہی زندہ کر لیتے ہیں اور کچھ عاشقانِ خدا ایسے بھی ہیں جو لفظ و بیان کا سہارا لے کر اپنے تاثرات کی نورانی محفل ہمیشہ کے لئے صفحہ قرطاس پر سجا دیتے ہیں۔

اس کج بیان نے بھی گلستانِ ادب و انشا سے کچھ شگفتہ پھول چنے ہیں اور پھر ان گلہائے تر و تازہ کو اپنی بساط اور فطری تہذیب ونفاست کے پیش نظر ایک سدا بہار گلدستہ بنانے کی کاوش کی ہے۔ میرے پاس علم وفن نام کی کوئی چیز نہیں۔ اس پر مزید یہ کہ ذکر سے آشنا، نہ فکر سلیم سے بہرہ ور، نہ زہد وورع کا دعویٰ اور نہ تقویٰ و پارسائی میں کمال نہ صوفی نہ ملا۔ لیکن اس بے کسی اور بے بضاعتی میں بھی، دل کے گداز اور چشمِ پرنم کی نمی سے مالا مال ہوں اور یہ بھی میرے رب کی رحمت ہے بہر حال اس رند بادہ خوار نے اپنے تاثرات کو نہ صرف سپردِ قلم کیا ہے بلکہ کتاب کی شکل میں پیش کرنے کی جسارت بھی کر ڈالی ہے۔

جذبۂ شوق، بے خودی اور عالمِ وارفتگی میں نہ معلوم جذب دروں کے اظہار وانکشاف میں کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ کہہ گیا ہوں۔ ان تاثرات کو مرتب کرنے کی غرض و غایت اور مقصد صرف یہ ہے کہ ہر زائر حرم پر یہ روحانی کیفیت طاری ہو اور وہ ظاہری ارکان کے ساتھ ساتھ حج کے باطنی اسرار و رموز سے بھی آشنا ہوتا کہ وہ ادائیگی فرض کے ساتھ ساتھ اس کے روحانی اثرات و ثمرات سے فیض یاب ہو سکے اور پھر بادۂ حق و معرفت کا یہ نشہ اور سرور، حیاتِ مستعار کے آخری سانسوں تک باقی رہے۔ اب میں اپنے ہی اس جملے پر بس کرتا ہوں:

"دل انوار الٰہی کا گنجینہ اور سینہ برکات خداوندی کا خزینہ رہے تو
"حج مبرور" ورنہ ایک سیاح کی سیاحت اور ایک جہاں گرد کی گردش"

جناب صوفی خلیق احمد صاحب جو نام کے ہی خلیق نہیں بلکہ اسم بامسمّٰی ہیں۔ ان کا ادارہ صوفی اینڈ سنز پبلشرز اردو بازار لاہور نے میری کتاب "صحنِ حرم" بڑے شوق و ذوق کے ساتھ شائع کی، میں ان کا شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت دے۔ (آمین) میں اپنے واجب الاحترام بزرگ اور معروف مصنف جناب محمد اسحاق بھٹی کا سپاس گزار ہوں کہ انہوں نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود میری کتاب کا تعارف کروایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں برکت دے۔ آمین!

میں اپنی بھتیجی سارہ یوسف کا تہہ دل سے ممنون ہوں جس نے اپنے والد بزرگوار مشہور زمانہ ریاضی دان پروفیسر ڈاکٹر محمد یوسف مرحوم کے ایصالِ ثواب کے لئے کتاب کی اشاعت کے مصارف برداشت کیے۔ اللہ تعالیٰ سارہ یوسف کی یہ نیکی صدقہ جاریہ کی شکل میں بدل ڈالیں اور قبول کرے۔ آمین!

میں اپنی چھوٹی بہو شائلہ صفوان کا بے حد ممنون ہوں جس نے مسودہ کی تیاری میں میری بہت مدد کی۔ بڑی بہو مریم عمران نے بھی مسودہ کی نقل نویسی میں تعاون کیا۔ نیز میں اپنی سمدھن مسز ثروت آغا کا بھی سپاس گزار ہوں جن کی خوشنویسی میرے مسودہ کی تیاری میں کام آئی۔

میرے عزیز دوست جناب ملک عبدالواحد اعوان صاحب کا دستِ شفقت اور کشادہ ذہن (پروف ریڈنگ میں) میرے لئے غیبی مدد ثابت ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے عزیز دوست جناب عبدالحمید لون صاحب جو خوش قسمتی سے فنِ کتابت کے رموز سے شناسا ہیں، کتاب کے مسودہ کی تیاری میں (بالخصوص عربی عبارات کی کتابت میں) بھرپور تعاون کیا۔

بندۂ فقیر یونس بصیر مصنف ''صحنِ حرم'' (مع ادبی قلم تراشے کتاب کا دوسرا حصہ) ضعیف العمر ہے۔ اگر کتاب میں کوئی سقم یا غلطی ہو تو مطلع کرنے پر اصلاح کر لی جائے گی، (شکریہ کے ساتھ)۔

آخر میں، اگر میں معراج الدین پرنٹنگ پریس کے مالکان کی امانت داری، جذبۂ خلوص اور کاروباری صداقت کا ذکر نہ کروں تو زیادتی ہو گی۔ کتاب کی اشاعت میں مالکان پریس نے میری مدد اور راہنمائی کی۔ میں برخوردار طاہر حسین اور ان کے والدِ گرامی جناب معراج الدین صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ کتاب کی اشاعت اور تیاری میں جس کسی نے بھی میری رتی بھر مدد کی، میں اس کے لئے دعا گو ہوں۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر و برکت دے۔

طالب الدعوات

بندۂ فقیر

یونس بصیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ چند

حجِ بیت اللہ کے سفرنامے بیشمار حضرات نے مختلف ناموں سے تحریر کیے ہیں اور اس موضوع سے تعلق رکھنے والے اصحاب علم نہایت دلچسپی سے ان کا مطالعہ کرتے ہیں۔ حج بیت اللہ ہر مسلمان کے دل کی آواز اور روح کی پکار ہے۔ غریب ہو یا امیر اس کے ذہن میں یہ تمنا ہر وقت کروٹ لیتی رہتی ہے کہ وہ سعادت حج سے بہرہ مند ہو اور دیارِ حبیب ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کرے۔ اس لئے جب کسی سفرنامۂ حج پر اس کی نظر پڑتی ہے تو وہ اسے پڑھنے کے لئے بے تاب ہو جاتا ہے اور اس کے ذریعے وہ مقامات حج سے بھی باخبر ہونے کی کوشش کرتا ہے اور مکے اور مدینے کی ان گلیوں اور محلوں سے آگاہی حاصل کرنا بھی اپنے لئے فرض قرار دے لیتا ہے، جہاں خاتم النبیین ﷺ کے مبارک قدم پڑے اور جہاں ان کی حیات طیبہ کے شب و روز گزرے جہاں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پاکیزہ محفلیں جمیں اور جہاں لاتعداد ائمہ و اولیاء نے بسیرا کیا رحمہم اللہ۔

وہ نہایت مقدس سرزمین ہے جہاں پہنچتے ہی انسان کا ذہن بدل جاتا ہے، فکر و عمل کی دنیا میں انقلاب و تغیر کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں اور عالم باطن میں ایک خوشگوار تلاطم بپا ہو جاتا ہے۔ چودہ سو سال قبل کے دورِ ماضی کا پورا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ حج کے سفرناموں میں ان مقامات مقدسہ کا ذکر بھی کیا جاتا ہے اور ان کی تاریخ اور وجہ تقدس کی تفصیل بھی معرضِ بیان میں لائی جاتی ہے۔

یہ سفرنامہ جو خوانندگانِ ذی احترام کے زیرِ مطالعہ ہے "صحنِ حرم" کے پرکشش نام سے موسوم ہے اور فاضل سفرنامہ نگار چودھری محمد یونس نے جو صحافتی حلقوں میں یونس بصیر کے نام سے جانے جاتے ہیں، اخلاص میں ڈوب کر خوبصورت الفاظ اور موثر انداز میں تحریر کیا ہے۔ انہوں نے جس طرح سفر کیا، اس کی وضاحت کر دی ہے۔ ہوائی جہاز کا سفر، ٹیکسی کے حصول میں تگ و دو اور ٹیکسی ڈرائیور کا رویہ، بیت اللہ شریف میں آمد، طواف کعبہ، صفا و مروہ کی سعی، مکہ مکرمہ میں سید حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مرقد پر حاضری اور دعا، دیگر مقامات کی تلاش اور ان کی زیارت کا شوق وغیرہ، تمام امور کو اپنے اسلوبِ خاص میں تحریر و کتابت کی زبان دی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں جس طرح پہنچے اس کی روداد لائق ملاحظہ ہے۔ میدانِ عرفات میں جو دعائیں کی جاتی ہیں اور جس خشوع وخضوع سے کرنے کا شریعت میں حکم دیا گیا ہے اس کی روداد دلنشین الفاظ میں حوالۂ قرطاس کی گئی ہے۔

مکہ مکرمہ سے ان کا ''کاروانِ شوق'' مدینہ منورہ کو روانہ ہوتا ہے وہاں مسجدِ نبوی ﷺ میں حاضری، روضہ رسول ﷺ کے قریب دعائیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت فاروقؓ کی بابرکت قبور پر دعائیں۔ اس قسم کے لمحات کو نہایت جذباتی لمحات قرار دیا جاتا ہے۔ انسان بسا اوقات فرطِ جذبات سے بے قابو ہو جاتا ہے۔

مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع میں ہزاروں صحابہ وصحابیات مدفون ہیں، ازواجِ مطہرات کی قبریں بھی جنت البقیع میں ہیں اور بھی لاکھوں اولیاء اللہ اور بیشمار علماء وزعما اور آئمۂ حدیث وفقہ کی تدفین اس بہت بڑے قبرستان میں کی گئی ہے۔ ان گنت تقویٰ شعار خواتین اس پاک مٹی میں دفن کی گئی ہیں۔ مدینہ وہ پاکیزہ ترین شہر ہے جو بہت سی تاریخی اور خالص اسلامی و دینی یادگاروں کو اپنے آغوش میں لئے ہوئے ہے۔ نیک خو سفرنامہ نگار کو ہر یادگار پر حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہوں نے اس مبارک سفر کا تاریخ وار تذکرہ کیا ہے اور جس مقام پر جس تاریخ کو پہنچے، اس کی صراحت کی ہے۔

غرض گھر سے روانہ ہونے سے لے کر اختتامِ سفر تک کی پوری تفصیل نہایت خوبصورت الفاظ اور پرخلوص پیرائے میں قلم کی گرفت میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس سفرنامے کا مطالعہ یوں تو سب لوگوں کے لئے مفید اور اس ارضِ مقدس کے بارے میں حصولِ معلومات کا بہترین ذریعہ ثابت ہوگا، لیکن عازمینِ حج کو بالخصوص اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

میں اپنی تصنیفی مصروفیات کی بنا پر اس سفرنامے کا پورا مسودہ نہیں پڑھ سکا۔ اس کے جستہ جستہ مقامات کا مطالعہ کیا ہے۔ مجھے یقین ہے اس دلآویز سفرنامہ حج ''صحنِ حرم'' کا قارئین کرام پورے شوق سے استقبال کریں گے۔ میں اس سفرنامے کی تصنیف پر فاضل مصنف کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ بارگاہِ الٰہی میں یہ سفرنامہ ان کے لئے اجر وثواب کا باعث ہو۔

محمد اسحاق بھٹی

جمعۃ المبارک ۴ اپریل ۲۰۰۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر (طبع دوم)

صفہ پبلشرز یونس بصیر صاحب کی کتاب ''صحن حرم'' کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کا اعزاز حاصل کر رہا ہے۔ حج کا یہ سفرنامہ اور حج کرنے کا طریقہ نہ صرف عازمین حج کے لیے بلکہ ہر خاص وعام کے لیے ایک گرانمایہ تحفہ ہے۔ قرآن حکیم اور حدیث مبارکہ کے حوالے اور ابواب کی تقسیم سے کتاب کی اہمیت میں دو چند اضافہ ہو گیا ہے۔ کتاب کے اس ایڈیشن میں ہم نے ظاہری و معنوی طور پر مزید بہتر کرنے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے قارئین پڑھنے میں مزید دلچسپی محسوس کریں گے۔

یونس بصیر صاحب کا تحریر کردہ حج کا یہ سفرنامہ، حج کی سعادت سے بہرہ یاب ہونے والوں کو کشاں کشاں اسی دور میں لے جاتا ہے جب انہوں نے حج کی سعادت حاصل کی تھی۔ یونس صاحب کی یہ ''آپ بیتی'' انہیں اپنی آپ بیتی محسوس ہوتی ہے۔ حج کرنے کا طریقہ، مسنون دعائیں اور ہدایات سے عازمین حج رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ صحن حرم میں ''دعا کی اہمیت اور فضیلت'' میں یونس بصیر صاحب کی واردات قلبی اور احساسات کا طلاطم اپنے عروج پر نظر آتا ہے اور جس سے قارئین بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ''صحن حرم'' سفرِ حج کی کیفیات ہی نہیں بیان کرتی بلکہ اس سے تاریخ اسلام، سیرت رسول ﷺ واصحابہ اکرام رضی اللہ عنہم اور دین اسلام سے آگاہی بھی حاصل ہوتی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے ہر مسلمان کے دل میں حج کرنے اور دیارِ رسول ﷺ میں حاضری دینے کی امنگ پیدا ہوتی ہے۔

امید ہے آپ نقش ثانی کو نقش اول سے بہتر پائیں گے۔

غازی محمد وقاص

۶ جون ۲۰۰۹ء

صفہ پبلشرز

۱۹۔اے ایبٹ روڈ، لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دیباچہ (طبع دوم)

اَلحَمدُ لِلّٰہ

صد ہزار بار حمد و ثناء اس خدائے بزرگ و برتر کے لئے، جس نے اس ناتواں، ضعیف اور بے بضاعت کو توفیق بخشی کہ وہ اپنی تصنیف ''صحن حرم'' کو طباعت اول کے ایک سال کے اندر دوسری مرتبہ زیور طباعت سے آراستہ کر رہا ہے۔ بفضل تعالیٰ کتاب کی مقبولیت، معزز قارئین میں پذیرائی اور صاحبان فکر و نظر میں اس کی قدر و قیمت روز افزوں ہے۔ اتنے قلیل عرصہ میں کتاب کی طبع ثانی بذات خود ایک ریکارڈ ہے۔

ملک کے ممتاز اور مشہور اخبارات، جرائد، رسائل اور ڈائجسٹوں میں تبصرہ نگاروں نے ''صحن حرم'' پر بھرپور نقد و تبصرہ کرتے ہوئے کتاب کو اپنے موضوع کے لحاظ سے ایک منفرد کاوش قرار دیا ہے۔ تبصرہ میں تنقید و توصیف ہی نہیں بلکہ اردو زبان کے معروف اور مؤقر رسائل میں کتاب کے مختلف حصوں کی تلخیص شائع کر کے کتاب کی افادیت، اہمیت اور انفرادیت کو بڑھ چڑھ کر خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ اسے مسلم امہ کی بدنصیبی کہیے یا تقدیر کی بے رحمی؟ تاریخ شاہد ہے کہ چودہ سو سال میں حاکمان وقت اور سلاطین و ملوک نے حج کے موقع پر (سرکاری سطح پر) میدان عرفات میں ایک دفعہ بھی خلوص نیت اور ایمانی جذبے سے اتحاد ملی پر تاحال کوئی ادنیٰ سی کوشش و عملی جہاد اور فکر و تدبیر کی ذرہ بھر پیش رفت کی ہو؟ بقول حضرت علامہ محمد اقبالؒ:

تیرے محیط میں کہیں گوہر زندگی نہیں
ڈھونڈ چکا میں موج موج، دیکھ چکا میں صدف صدف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ حج ایک مذہبی فریضہ اور روحانی اجتماع ہے۔ عالمی سطح پر عالم اسلام کے اکابرین کا ایک جگہ مل بیٹھنا خالی از حکمت نہیں ہے۔ اس روحانی اجتماع کی غرض وغایت نا صرف مذہبی بلکہ سیاسی بھی ہے۔ دیکھئے حضرت حکیم الامت ؒ نے اپنے دکھ، کرب اور دلی رنج کا انکشاف کیوں کر کیا ہے: ؎

ملت عشق از ہمہ ملت جدا است
عاشقان راہ مذہب و ملت جدا است

حج کے مبارک موقع پر عالمی اجتماع کی مثال اور نظیر تاریخ عالم میں ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ جس سے فائدہ نہ اٹھانے پر حضرت علامہ نے اپنے دکھ کا اظہار کچھ یوں کیا ہے: ؎

زائران کعبہ سے اقبال یہ پوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زم زم کے سوا کچھ بھی نہیں

''صحن حرم'' کا نمایاں موضوع: ''اتحاد ملی کا خواب'' موجودہ پرفتن دور کی نزاکتوں اور حالات کی ستم ظریفیوں کے پیش نظر ملت اسلامیہ کے لئے لمحہ فکریہ! اور حاکمان وقت کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ اللہ کرے کہ ملت بیضا کے ارباب سیاست وصاحبان اقتدار حالات کی ستم رانیوں، مغربی استعمار کے جبر واستبداد، ظلم وعدوان کے خلاف مشترکہ لائحہ عمل اور پر امن راستہ تلاش کریں۔ جس سے فرمان خداوندی: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران: ۱۰۳) یعنی ''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پھوٹ نہ ڈالو'' بھی پورا ہو سکے۔ یاد رہے کہ اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور تجدید احیائے اسلام فکری ونظری انقلاب برپا کر کے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مگر، وائے حسرت! افسوس صد افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ: ع ''ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہ ہوا''۔

بنظر غائر دیکھا جائے تو پوری تاریخ اسلام میں غازئ اسلام سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور مجاہد کبیر نور الدین زنگی ؒ جیسی قد آور شخصیتیں دور دور تک نظر نہیں آتیں۔ میرے جذبات کی کسی نے کیا خوب ترجمانی کی ہے: ع ''جڑ کٹ گئی نخل آرزو کی''

بطل جلیل اور مصلح نبیل حضرت جمال الدین افغانی ؒ اور گزشتہ صدی کے جید مفکر اور شاعر حضرت علامہ محمد اقبالؒ کی مقدس اور پاک روحیں امت مسلمہ کی زبوں حالی، باہمی نفاق وانتشار،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدم تعاون، مذہب سے دوری ولاعلمی، طاغوتی قوتوں سے مرعوبیت اور مغربی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں پر از حد رنجیدہ و بے چین ہوں گی۔ بارگاہ الٰہی میں دامن پھیلائے نالہ بلب، فریاد کناں اور شکوہ سنج ہوں گی۔ جس کی شدت اور حدت کا اندازہ درج ذیل شعر سے لگایا جا سکتا ہے:

خبر نہیں کیا ہے نام اس کا، خدا فریبی کہ خود فریبی
عمل سے فارغ ہوا مسلماں، بنا کے تقدیر کا بہانہ

خاکسار یہ کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا کہ ہم نے کتاب کے جمالیاتی حسن اور ظاہری شکل وصورت کو خوب سے خوب تر بنانے کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔ لیکن افسوس اپنی بھرپور جدوجہد اور لگاتار مساعی کے باوجود کتاب میں املا کی غلطیاں دور نہ کر سکا، جو میری کوتاہی ہے۔ طبع دوم میں ہماری انتہائی کوشش ہے کہ کتاب کو اغلاط سے یکسر پاک کیا جائے۔ (ان شاء اللہ)

آخر میں راقم ان سب حضرات کا شکر گزار ہے کہ جنہوں نے کتاب کی دوبارہ اشاعت میں گہری دلچسپی لی اور دامِ، قدمِ، سخنِ میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا ہے۔ الحمدللہ کتاب کی طبع ثانی میں یہ خاکسار اکیلا نہیں ہے۔ بقول حضرت علامہ محمد اقبالؒ:

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب میرے رازداں اور بھی ہیں

زیادتی ہوگی کہ اگر میں جناب غازی محمد وقاص صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں کہ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت ثانی میں عملی حصہ لیا اور کتاب کو ظاہری اور باطنی دونوں طریقوں سے مزین کر کے معزز قارئین کے روبرو جلوہ گر کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس کاوش، تعاون اور اخلاقی مدد پر اجر عظیم عطا کرے۔ آمین ثم آمین!

کتاب کی اس اشاعت میں میرے سوا جن احباب نے مصارف میں میری مالی اور اخلاقی اعانت کی ان مخیّر حضرات کے اسمائے گرامی دیئے جا رہے ہیں۔ بندہ عاجز یہ کہنے میں فخر محسوس کرتا ہے کہ یہ وہ احباب ہیں جو میرے مزاج سے آشنا ہیں اور میں ان کے اخلاق وسیرت اور عادات وخصائل سے اچھی طرح واقف ہوں۔ لہٰذا کسی قسم کے شر سے اپنے تئیں محفوظ رکھنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے میں نے کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں مالی، بدنی اور اخلاقی ہر طرح کی ذمہ داری جناب شاہد احمد عبداللہ صاحب کو سونپ دی ہے۔ شمع توحید کے ان پروانوں کی چھوٹی سی جماعت کے میر کارواں جناب شاہد احمد عبداللہ اور دوسری نمایاں شخصیت جناب چودھری محمد انور رکن مجلس انتظامیہ واپڈا ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی، واپڈا ٹاؤن، لاہور اس قافلہ عشق کے حدی خوان ہیں۔

دیگر ساتھیوں میں میرے عمر بھر کا انتخاب ذیل احباب ہیں:

☆ جناب ڈاکٹر خواجہ ظفر صاحب، سمن آباد، لاہور۔

☆ جناب راجہ ثناءاللہ خان صاحب، ڈیفنس سوسائٹی، لاہور۔

☆ جناب محمد سعید صاحب (مالک فائزہ ٹیلر)، سمن آباد، لاہور۔

☆ جناب چودھری محمد نواز صاحب، واپڈا ٹاؤن، لاہور۔

☆ جناب فیاض احمد فیضی صاحب، واپڈا ٹاؤن، لاہور۔

☆ محترمہ بیگم ثروت آغا صاحبہ، ماڈل ٹاؤن لاہور۔

احسان فراموشی ہوگی کہ اگر میں اپنے عزیز اور محسن جناب پروفیسر محمد نعیم جاوید صاحب کا ذکر نہ کروں۔ جنہوں نے کتاب کی دوسری اشاعت میں اغلاط کی تصحیح کی اور اسقام کی نشان دہی فرما کر اپنا قیمتی وقت جی بھر کر صرف کیا۔ فارسی اشعار کا اردو ترجمہ ان کی فرمائش پر شاملِ اشاعت کیا گیا ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ جناب پروفیسر محمد نعیم جاوید کی حسین آرزوؤں کا گلشن سدا مہکتا رہے اور نیک تمناؤں کی یہ کھیتی ہمیشہ سرسبز و شاداب اور لہلہاتی رہے۔ آمین!

میں اپنے دیرینہ رفیق جناب خواجہ عبدالحمید لون صاحب کا تہہ دل سے ممنون و مشکور ہوں کہ جنہوں نے ہر آڑے وقت میں میری عملی اور اخلاقی مدد کی۔ ماشاءاللہ خواجہ صاحب موصوف فنِ کتابت میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ راقم الحروف ضعیف ہی نہیں بلکہ رعشہ کا بھی مریض ہے۔ جبکہ املا و کتابت میں گرامی قدر خواجہ صاحب نے مقدور بھر پوری معاونت کی ہے۔ میں نے اس قلندر، درویش بے گلیم اور فرشتہ سیرت انسان کے ماتھے پر ناراضگی کی شکن آج تک نہیں دیکھی۔ اللہ ربّ العزت کی بارگاہ میں میری عاجزانہ دعا ہے کہ یہ سدا خوش رہیں اور اپنے بچوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشیاں بھی دیکھیں۔آمین!

جن دیگر احباب نے کتاب کی اشاعت میں میری مدد اور راہ نمائی کی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔آمین، ثم آمین!

طبع اول میں غلاف کعبہ کی تاریخ ہم نہ لکھ پائے تھے۔طبع ثانی میں لکھ دی گئی ہے اور عرفات کی ہر دعا کا متن جلی حروف میں طبع کیا گیا ہے۔تاکہ قارئین کو پڑھنے میں دقت نہ ہو۔اگر کتاب میں کوئی غلطی یا سقم رہ گیا ہو تو نشان دہی پر آئندہ اشاعت میں اصلاح کر دی جائے گی۔خاکسار کو اپنی کم علمی کا اعتراف ہے اور بقول حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبالؒ یہ فقیر پر تقصیر:

قلندر جز دو حرف لا الہ کچھ بھی نہیں رکھتا
فقیہہ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا

آپ کی دعاؤں کا طالب اور نیک تمناؤں کا آرزومند

یونس بصیر

مورخہ یکم جنوری ۲۰۰۹ء

نوٹ: کتاب کی شکل وصورت میں کچھ تبدیلی کی گئی ہے۔طبع ثانی میں کتاب کے دوسرے حصے ”قلم تراشے“ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار تشکر

کتاب کی اشاعت کا کام آسان نہیں ہے اس میں قدم قدم پر کسی دوسرے بھائی کی مدد واعانت درکار ہوتی ہے۔ میرے محترم ومکرم پروفیسر محمد نعیم جاوید نے میری کتاب ''صحن حرم'' پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمائش کی تھی کہ کتاب میں دیئے گئے فارسی اشعار کا اردو زبان میں ترجمہ ہونا چاہیے۔

ان کی اس خواہش کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح پورا کیا کہ مسجد میں میرے ایک دینی بھائی پروفیسر غفور صاحب کی اہلیہ پروفیسر مسز ممتاز غفور صاحبہ جو کہ کوئین میری کالج میں رئیسہ شعبہ فارسی اور گورنمنٹ کالج ملتان میں پرنسپل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں، آپ ماشااللہ ''تصوف'' میں پی۔ایچ۔ڈی ہیں اور فارسی زبان پر اتھارٹی ہیں۔ محترمہ قلم برداشتہ زود نویس ہیں ان کا اندازِ بیاں نہایت عالمانہ اور فاضلانہ ہے۔ انہوں نے نہ صرف کتاب ''صحن حرم'' میں دیئے گئے فارسی اشعار کا اردو زبان میں ترجمہ کیا بلکہ میری کتاب پر بھرپور اور نہایت حکیمانہ اور والہانہ انداز میں تبصرہ کیا ہے جو کتاب ہذا میں شائع کیا جارہا ہے۔

عمر رسیدہ اور ضعیف وناتواں ہونے کی وجہ سے میرے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ اغلاط سے پاک کتاب کی دوبارہ اشاعت ہوسکے جب تک درج ذیل احباب کا تعاون حاصل نہ ہوتا۔ انہوں نے کتاب ہذا کی کتابت واملا اور پروف ریڈنگ میں میری مدد کی۔ یہ سب میرے دینی بھائی ہیں:

1 - چوہدری محمد صادق صاحب (ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر اکاؤنٹس)
2 - جناب فیاض الدین صاحب (ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر)
3 - چوہدری نذیر احمد صاحب (ریٹائرڈ ایس ڈی او واپڈا)

آخر میں میری دعا ہے جس شخص نے بھی میری کتاب کی اشاعت میں ذرہ بھر بھی مدد کی ہے اللہ ربُّ العِزت ان سب کے رزق مال اور اولاد میں برکت دیں' صحت بدن کے ساتھ صحت ایمان سے بھی نوازے اور ان سب احباب کے لئے یہ گلشنِ ہستی سدا مہکتا، چہکتا اور لہلہاتا رہے۔ ؏ ''ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد''

طالبِ دُعا

یونس بصیر

۲۰، اپریل ۲۰۰۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی فریاد

ماہر القادری

طاقوں میں سجایا جاتا ہوں، آنکھوں سے لگایا جاتا ہوں
تعویذ بنایا جاتا ہوں دھو دھو کے پلایا جاتا ہوں
جزدان حریر و ریشم کے اور پھول ستارے چاندی کے
پھر عطر کی بارش ہوتی ہے خوشبو میں بسایا جاتا ہوں
جیسے کسی طوطے مینا کو کچھ بول سکھائے جاتے ہیں
اس طرح پڑھایا جاتا ہوں اس طرح سکھایا جاتا ہوں
جب قول و قسم لینے کے لئے تکرار کی نوبت آتی ہے
پھر میری ضرورت پڑتی ہے ہاتھوں پہ اٹھایا جاتا ہوں
دل سوز سے خالی رہتے ہیں آنکھیں ہیں کہ نم ہوتی ہی نہیں
کہنے کو اک اک جلسے میں پڑھ پڑھ کے سنایا جاتا ہوں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے سچائی سے بڑھ کر دھوکہ ہے
اک بار ہنسایا جاتا ہوں سو بار رلایا جاتا ہوں
یہ میری عقیدت کے دعوے قانون پہ راضی غیروں کے
یوں بھی مجھے رسوا کرتے ہیں ایسے بھی ستایا جاتا ہوں
کس بزم میں میرا ذکر نہیں، کس عرس میں میری دھوم نہیں
پھر بھی میں اکیلا رہتا ہوں مجھ سا بھی کوئی مظلوم نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبصرے

(قارئین کی نظر میں)

مناسک حج کی راہنما کتاب

"صحنِ حرم" پڑھنے کا موقعہ ملا۔ یہ کتاب جناب یونس بصیر صاحب کے زورِ قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے سفرِ حج کو اس انداز میں بیان کیا ہے کہ پڑھنے والا خود کو ان کا شریکِ سفر محسوس کرتا ہے اور اس کی آنکھوں میں روضہ رسولؐ اور بیت اللہ کے روح پرور مناظر مناسکِ حج کی شکل میں گھومنا شروع ہو جاتے ہیں۔

میں نے اس سے قبل سفرِ حج کے موضوع پر لکھی ہوئی کچھ کتابیں پڑھی ہیں۔ لیکن جو اسلوب اس کتاب میں اختیار کیا گیا ہے وہ جناب یونس بصیر صاحب کی بصارت کا ہی خاصہ ہے کہ انہوں نے اپنے قاری کو اس سفرِ حج میں ساتھ رکھا ہے۔ حج کی ادائیگی کا صحیح طریقہ، حقوق و فرائض اور سفرِ حج میں کام آنے والی انتہائی اہم معلومات نے اس کتاب کی اہمیت کو اجاگر کر دیا ہے۔ عام قاری کے لئے اس میں مناسکِ حج کی ادائیگی سے لے کر سعودی عرب کی مذہبی حوالے سے عظمت، ثقافت، روایات، معلومات اور شاندار حالات واقعات شامل ہیں۔ جو نہائت سادہ پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ مشکل الفاظ کی بجائے آسان فقروں میں نفسِ مضمون لکھا گیا ہے۔ جسے پڑھ کر روح بھی سرشار ہو جاتی ہے۔

میری یہ دلی خواہش کہ یہ انمول کتاب ہر کلمہ گو مسلمان کو ضرور پڑھنی چاہیے۔ کیوں کہ مناسکِ حج کی ادائیگی کے لئے یہ روائتی کتابوں کی بجائے اپنے اندر دینی معلومات کا خزانہ رکھتی ہے اور ایک راہنما کتاب ہے جو مصنف کی قوت ایمانی اور ان کی علمی حیثیت کا پتہ بھی دیتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تبارک تعالیٰ سے خلوص نیت کے ساتھ میری یہ دلی دعا ہے کہ جناب یونس بصیر صاحب نے یہ کتاب لکھ کر دین کی خدمت کرنے کی جو سعی کی ہے وہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور دنیا و آخرت میں ان کے درجات بلند کرے، اور ان کو کتاب لکھنے کی صورت میں کی گئی کارِ خیر کا پورا پورا اجر عطا فرمائے۔ پڑھنے والے قارئین بھی اس کتاب ''صحن حرم'' میں درج بے بہا معلومات سے فائدہ اٹھائیں اور صراط مستقیم پر قائم رہنے کی سعی کریں۔

شاہد احمد عبداللہ

جنرل مینجر، عیسپاک، لاہور۔

یکم جنوری ۲۰۰۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر نامہ حج بیت اللہ

حج بیت اللہ کے سفر نامے پیشتر ازیں کئی حضرات نے لکھے ہیں۔ لیکن یونس بصیر صاحب نے جس طرح اس جسمانی اور روحانی سفر کو اپنے ادبی اور علمی الفاظ میں سمویا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ ایسے سفر نامہ میں اگر محبت اور عقیدت شامل نہ ہو تو محض معلوماتی اور مطالعہ رہ جاتا ہے۔ کتاب کا عنوان، ٹائٹل ہی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ صحن حرم کے نام کے ساتھ ہی پڑھنے والا عالم تصور میں لمحوں میں حرم پاک پہنچ جاتا ہے۔ یہی اچھا لکھنے والے کا کمال ہوتا ہے۔ یہ محض سفر نامہ ہی نہیں بلکہ معلومات، حج کرنے والوں کی راہنمائی، جسمانی، روحانی، مالی مشکلات، حج کے فرائض، موقعہ کی مناسبت سے مسنونہ دعائیں، مقامات مقدسہ کی قرآن وسنت اور اسلامی تاریخ کے آئینہ میں اہمیت اور مقامات زیارات کو احسن طریقہ سے اجاگر کیا گیا ہے۔

بصیر صاحب نے عملہ حج، ٹرانسپورٹ، رہائش اور خوراک کے مسائل کو حجاج کرام کی راہنمائی کے لئے تحریر کیا ہے۔ کعبہ پاک کی ہر چیز دروازوں کی تعداد تک بتادی ہے۔ یہ سفر نامہ محض ایک کتاب نہیں بلکہ روحانی غذا کا کام دیتی ہے۔ اس کا مطالعہ بھی عبادت ہے۔ پڑھنے والا خود بھی اس کے روحانی مناظر میں شامل ہو جاتا ہے۔ مدینہ پاک کے تو ذکر ہی سے عشق نبیؐ رکھنے والوں کے آنسو نکل آتے ہیں۔ جنت البقیع میں کون سی ہستیاں دفن ہیں۔ اُحد میں حضرت حمزہؓ و دیگر شہدا بلکہ اسلام کا سرمایہ وہاں دفن ہے۔

میں یونس بصیر صاحب کا ایک ادنیٰ سا طالب اور روحانی دوست ہوں۔ اکثر رفاقت رہتی ہے۔ ان کی صحت جو کہ ادویات پر منحصر، ہاتھوں میں جنبش اور صحن حرم کی تصنیف صرف اور صرف انعام خداوندی ہے۔ یادداشت، الفاظ، ادبی، علمی اور روحانیت کا خزانہ ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہمارے درمیان موجود رکھے اور صحت عطا فرمائے اور مزید روحانی سفر جاری رکھیں، آمین۔ یہی زاد سفر، راہ نجات ہے اور صدقہ جاریہ ہے۔ لیکن یہ ہر کسی کے حصہ میں نہیں آتا، وہ جس کو نوازے۔

بصیر صاحب نے اس سفر کو جس محبت اور روحانیت کے الفاظ میں ڈھالا ہے وہ پڑھنے والے پر بھی احسان ہے۔ ایک لفظ ہی ہے جو بدل دیتا ہے۔ ع

"جے کر پڑھیے محبت دی لاگ لا کے، ایہہ کتاب حج کرا دیندی"

میری دعا ہے کہ یونس بصیر کے ہدیۂ عقیدت کو اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں، آمین۔ علامہ اقبالؒ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کیا خوب کہا ہے۔

نقش ہیں سب ناتمام خونِ جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خونِ جگر کے بغیر

محمد شریف ملہی

K1-185، لاہور۔

شگفتہ پھول

زیر نظر کتاب اس واردات قلبی کے اظہار پر مبنی ہے جو کارواں حجاز کے ہر سچے مسافر پر طاری ہو جاتی ہے۔ اس کتاب میں فاضل مصنف نے انتہائی ایمان افروز انداز میں اپنی کیفیات اور تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ انسان جب اپنے دنیاوی جھمیلوں سے بے نیاز ہو کر اس مقدس سفر پر روانہ ہوتا ہے تو نگاہیں خود بخود دل کی کیفیات کا اظہار کرنے لگتی ہیں۔ خصوصاً صحن حرم میں پہنچ کر کعبۃ اللہ پر نظر پڑتے ہی مومن کی نگاہیں آنسوؤں کی زبان سے حال دل بیان کرنے لگتی ہیں۔ اس میں امیر غریب، شاہ و گدا کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ بس جس کے پہلو میں دل اور دل میں ایمان ہوتا ہے، اس کی آنکھوں میں وہ چھلک چھلک جاتا ہے۔ کوئی ان مقدس ساعتوں کو چند تڑپتے آنسو بہا کر ہی زندہ جاوید کر لیتا ہے اور کچھ عاشقان خدا ایسے بھی ہیں جو لفظ و بیان کا سہارا لے کر اپنے تاثرات کی نورانی محفل ہمیشہ کے لئے صفحۂ قرطاس پر سجا دیتے ہیں۔

یونس بصیر نے بھی عقیدت کے اس سفر میں کچھ شگفتہ پھول چنے ہیں اور ان پھولوں کو سنوار کے اس کتاب کی صورت میں گل دستہ بنانے کی لائق تحسین کاوش کی ہے۔ جس کا اصل مقصد یہ ہے کہ ہر زائر اس گل دستے کی خوش بو کو لئے ہوئے اس مقدس سفر پر جائے۔ ان روحانی کیفیات سے گزرے جو اس سفر کا خاصہ ہیں۔ ظاہری ارکان کے ساتھ ساتھ حج کے باطنی اسرار و رموز سے بھی آشنا ہو اور حقیقی معنوں میں لطف حج سے مستفید ہو۔

کتاب کا ایک حصہ ''ادبی قلم تراشوں'' پر مبنی ہے۔ جس میں مختلف ادبی مضامین کو یک جا کیا گیا ہے۔ ان کی تحریر میں ادبیت، روانی، شستگی اور الفاظ کی فراوانی نمایاں ہے۔ قارئین اس کتاب سے یقیناً بے حد مستفید ہوں گے۔

سیارہ ڈائجسٹ، لاہور۔

اشاعت جنوری ۲۰۰۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونس بصیر کا روحانی سفرنامہ

صحن حرم یونس بصیر کے حج کے سفر کی روداد ہے۔ یہ داستان سادہ بھی ہے اور رنگین بھی، جتنی دیر اور جتنے دن میں ان کے سفر کی کتاب پڑھتا رہا، ایک طرح کے سحر میں گرفتار رہا۔ ایک نوعیت کی مخموری مجھ پر طاری رہی۔ یونس صاحب کے بیان میں عجیب اثر تھا اور پھر موضوع کوئی عام موضوع نہیں تھا۔

یہ سفر کئی جہات میں تھا۔ پاکستان سے جدہ، مکہ مکرمہ، مدینہ شریف، مقامات کا سفر۔ دوسری جہت جسمانی اور جغرافیائی کے بعد قلبی اور روحانی کہ وہ کہاں کہاں، کن کن مقامات تک پہنچتے رہے اور پھر ایک اور جہت تاریخی کہ اپنے سفر کے بیان کے ساتھ وہ تاریخ کے اوراق بھی پلٹتے رہے۔ خاص طور پر اسلامی تاریخ کے نشیب وفراز، یہاں تک کہ موجودہ عہد میں مسلمانوں کی حالت زار کو بھی قلم بند کرتے رہے۔ مسلمان قوم کے عروج وزوال کی داستان پر بھی ان کی گہری نظر ہے جو ان کے سفر کی داستان میں جگہ جگہ در آتا ہے۔

اور پھر نبی کریمؐ کی حیات طیبہ کی یاد قدم قدم ان کے ساتھ رہی۔ رسول مقبولؐ کے ذکر سے ان کی عقیدت اور اس کا اظہار ان کا سب سے محبوب اور پسندیدہ موضوع رہا۔ جس محبت اور عقیدت سے وہ حضورؐ کی ذات گرامی اور ان کی زندگی کے واقعات کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ انہیں سچا عاشق رسولؐ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

وہ بہت خوش نصیب ہیں کہ انہیں خواب میں اپنے محبوبؐ کی زیارت نصیب ہو چکی ہے۔ سوچتا ہوں کیا آنکھیں ہوں گی، جن میں اس ہستی کی تصویر کا عکس اتر آیا ہوگا جو وجہ کائنات ہیں۔

مجھے یہ امر بڑی خوش گوار حیرت میں ڈال دیتا ہے کہ یونس بصیر صاحب نے ۱۹۷۴ء۔ ۱۹۷۵ء میں حج کیا اور ۲۰۰۷ء کے لگ بھگ انہوں نے اپنی کتاب ''صحن حرم'' قلم بند کی۔ اتنے سال انہوں نے اپنی ان یادوں کو کس محبت سے سینت سینت کر رکھا ہوگا۔ ان یادوں نے کیسے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی یاداشت اور حافظے میں مُشک مچایا ہوگا۔ان یادوں کے بیان میں بلا درجہ کی تازگی ہے جو خاص اس موضوع کی دین ہے۔کہیں بھی کوئی ایسی بے ربطگی محسوس نہیں ہوتی۔جس سے یہ اندازہ ہو کہ یہ پرانی یادوں کی بازیافت ہے۔اور پھر یونس بصیر صاحب اپنے اعجاز بیاں سے اپنے قاری کو ساتھ لے کے چلتے ہیں اور ان کیفیات میں شامل کرنا چنداں مشکل نہیں ہوتا جن سے وہ خود گزرے تھے۔

حج اور عمرے کے لئے اور مسلمانوں نے بھی سفر کئے ہیں۔فریضہ اپنی جگہ مگر یہ ایک روحانی اور جسمانی تطہیر کا عمل بھی ہے۔جس کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی مسلمان، بہتر مسلمان، بہتر انسان نہ بن جائے۔ حج وعمرہ اگر فیشن اور نمائش کے لئے کیا جائے تو یہ دنیاوی زیب وزینت کے لئے بھلے ہی کام دے۔مگر صاحب حج کی روح اس کی برکات وفیوض سے محروم ہی رہے گی۔اپنے اپنے نصیب کی بات ہے۔

یونس بصیر نے جہاں حج سے حاصل ہونے والی سعادتوں کا ذکر کیا ہے وہاں ایسے لوگوں کا بھی ذکر کرنے سے وہ نہیں چوکتے جو حاجی کے نام اور ماتھے کی محرابوں کو دنیاوی کاروبار اور نفع ونقصان کے لئے استعمال کرتے ہیں۔کہیں کہیں وہ ہم لوگوں کی زندگی کے اطوار، ناشائستہ، غیر اسلامی افعال اور دوسری معاشرتی برائیوں پر بھی تبصرہ کرتے بھی نظر آتے ہیں۔

یونس بصیر نے کوثر وتسنیم میں ڈھلی ہوئی زبان استعمال کی ہے۔ان کی تحریر اور بیان میں بلا درجے کی بے ساختگی ہے اور پھر جہاں وہ رسول کریمؐ سے اپنی محبت کا ذکر کرتے ہیں، ان کے قلم میں ایک طرح کی وارفتگی آجاتی ہے۔جو ایک اور نوعیت کی مستی کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔مگر اپنے تمام وفور کے باوجود ان کا قلم بے لگام نہیں ہوتا۔انہیں اپنا مقام عبودیت اور بندگی نہیں بھولتا۔وہ خود کو حضور کے غلاموں میں شمار کرنے کے لئے حد ادب کو ہر مقام پر ملحوظ خاطر رکھتے ہیں۔

یونس بصیر خوش نصیب ہیں کہ انہیں یہ سفر نصیب ہوا اور پھر انہوں نے اپنی اس داستان کو ''صحن حرم'' کی شکل میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کرلیا اور اسے اپنی آخرت کے لئے زادِ راہ بنالیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحن حرم کی زبان یونس بصیر کے شوق و ذوق کا آئینہ ہے۔ الفاظ، تراکیب، تشبیہات اوراستعارے ان کی دلی اور روحانی کیفیات کی ترجمانی کا کماحقہ ادا کرتے نظر آتے ہیں۔ احساسات کےان نازک آبگینوں کوتھامنے،سنبھالنے کے لئے الفاظ اکثر ناکافی پڑ جاتے ہیں اور جو کچھ دل پر گزرتی ہے، کچھ کی خبر رہتی ہے، کچھ بے خبری اور بےخودی میں محو ہو جاتی ہے۔ پھر بھی یونس بصیر بہت کچھ کہہ پائے ہیں۔

یہ تحریر ان کے حسن سخن کا منظرنامہ بھی پیش کرتی ہے۔ کہیں کہیں تخلیقی قوس وقزح تو بہت ہی فرحت بخش عالم نظروں کے سامنے لے آتی ہے اور قاری ان کی انگلی تھامے ان کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات اور کیفیات سے گزرتا ہے۔

اپنے بیان کو مزید بلیغ اور پراثر بنانے کے لئے یونس بصیر صاحب نے حسب موقع ومحل مختلف شعرا کرام کے شعر استعمال کئے ہیں۔ اپنے مرشد ماہر قادریؒ اور پھر سب سے زیادہ علامہ اقبالؒ کے شعر ان کی تحریر میں جگہ جگہ ان کے بیان کو اعجاز بیان کی بلندی پر پہنچا دیتے ہیں۔ یہ ان کے حافظے، ذوق اور حسن کمال کی شان ہے۔

میں نے کوشش کی تھی کہ جب بھی صحن حرم کا مطالعہ کروں تو حتی الوسع وضو کی حالت میں رہوں۔ کوئی نماز پڑھ کر فارغ ہو چکا ہوں یا کسی نماز کی تیاری کی حالت میں ہوں۔ تاکہ میرے دل پہ موضوع کی مناسبت سے تحریر کا براہ راست اثر ہو اور کہیں کہیں میں اس کیفیت کے کیف میں شریک ہونے کی سعادت کا سزاوار ہو سکوں۔ جس سے اس کتاب کا مصنف گزر چکا ہے۔ اچھے خیال، پاکیزہ تصور کے لئے دل کے آئینے کو بھی اتنا ہی شفاف اور مصفا رکھنا چاہیے۔ دنیاداری کی اس فضا میں جہاں ہم رہتے ہیں اس طرح کے روحانی لذت کے لمحے کب نصیب ہوتے ہیں۔ اور یونس بصیر صاحب کے اس سفرنامہ کی برکت سے مجھے ان یادوں کو پھر سے سمیٹنے کا موقع ملا۔ یہ کیا کم خوش نصیبی ہے کہ آپ نماز کے لئے یہاں کہیں کسی مسجد میں، گھر میں درجہ کمال کی یکسوئی میں کھڑے ہوں۔ آنکھیں بند کریں اور پھر کوئی یاد آپ کو خانہ کعبہ کے سامنے، سنہری پیشانی والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کالے غلاف میں لپٹے اللہ کے گھر کے سائے میں لے جائے۔ اور پھر کبھی کوئی یاد آپ کو مسجد نبوی میں، روضہ رسولؐ کے پہلو میں، ممبر رسول کے سامنے کھڑا کر دے اور آپ وہی آوازیں سن سکیں جن سے آپ کی سماعت اب بھی آباد ہے۔

یونس بصیر کے پاس ان یادوں کا بڑا قیمتی خزانہ ہے۔ اور پھر کتاب کے اخیر میں انہوں نے میدان عرفات میں مانگی جانے والی اور قبولیت کے درجہ کو پہنچنے والی بہت سی دعاؤں کا ذکر کیا ہے جو مختلف انبیاء مانگا کرتے تھے اور حضور اکرمؐ کو بھی بعض دعائیں بہت محبوب تھیں۔

ان دعاؤں میں بڑی حکمت، بڑی دانائی، بڑا علم ہے۔ مثلاً ایک دعا کا ترجمہ ہے ''اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس عمل کے شر سے جسے میں نے کیا اور جسے میں نے نہ کیا''۔ اس دعا کی اہمیت اور افادیت بیان سے باہر ہے۔ ایک اور دعا ہے ''اے اللہ مجھے خیر کی راہ سجھا اور میرے نفس کے شر سے بچا لے''۔ یہ دعا معنی اور مفہوم کا ایک جہان اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ ایسی بہت سی دعائیں مذکور ہیں

صحن حرم ایک عاشق رسولؐ کی محبت، عقیدت، بندگی کا بیان ہی نہیں، ایک مفید اور معلوماتی کتاب بھی ہے اور کسی بھی مسلمان کے لئے جو حج کی سعادت سے بہرہ ور ہونے جا رہا ہو، ایک گائیڈ بھی ہے۔ ایک ایک مقام اور ایک ایک رکن حج کے متعلق یونس بصیر صاحب نے بڑی محبت سے لکھا ہے اور اس کا تاریخی پس منظر بھی دیا ہے۔ سب کچھ آنکھوں کے سامنے روشن ہوتا جاتا ہے۔

میں یونس بصیر صاحب کو ''صحن حرم'' کی تصنیف پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان کا اور اپنے بھائی کرنل محمد اشرف کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کے توسط سے مجھے یہ نایاب تحریر پڑھنے کو ملی اور پھر ان کی ترغیب پر مجھے اس بارے میں اپنے خیالات، جذبات قلم بند کرنے کا بھی موقع ملا۔

احمد سعید شیخ

ریٹائرڈ سینئر ممبر، بورڈ آف ریونیو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارض مقدس کا بیان

خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی توفیق عطا فرمائی اور پھر انہوں نے جو کچھ اس ارض مقدس میں دیکھا، جن حالات سے دن اس دیار پاک میں گزرے، جن مقامات کی زیارت سے سعادت اندوز ہوئے اور اس سے جو تاثرات ان کے قلب و ذہن پر ابھرے، انہیں قلم و قرطاس کے ذریعہ سے کتابی شکل میں لوگوں کے سامنے رکھ دیا تاکہ وہ اس سے مستفید ہوں اور وہاں کی حاضری کا شوق ان کے دلوں میں کروٹ لے۔ انہی عالی بخت حضرات میں ہمارے دوست جناب یونس بصیر صاحب کا شمار ہوتا ہے۔

انہوں نے اپنے تاثرات حج و زیارت اس انداز سے صفحات قرطاس پر مرتسم کئے ہیں کہ ان کا قلم ہر سطر پر فرط عقیدت سے جھکا ہوا ہے اور ہر لفظ میں ان مقامات ذی تکریم کی بے پناہ محبت اپنا جلوہ دکھا رہی ہے۔ حج بیت اللہ اسلام کا بہت بڑا رکن ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ اتنی رقم عطا فرما دے، جس سے وہاں آنے جانے اور وہاں کے اخراجات پورا کرنے کی سہولت حاصل ہو، اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ حج کے چند ارکان ہیں، جن کو ادا کرنا تکمیل حج کے لئے ضروری ہے۔ کچھ مقامات پر جانا، وہاں وقت مقررہ تک ٹھہرنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا لازمی ہے۔ زیر نظر کتاب ''صحن حرم'' میں ان مقامات کا مناسب تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے اور وہاں انسان پر جو کیفیت طاری ہوتی ہے اس کا خوب صورت الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً منیٰ، عرفات، مزدلفہ کا تذکرہ۔ طواف و سعی کا ذکر مؤثر اسلوب انداز میں ضبط تحریر میں لایا گیا ہے۔

پھر مصنف نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے جن مقامات کی زیارت کی مثلاً غار حرا، قبرستان، جنت المعلیٰ، میدان احد، مسجد قبا، جنت البقیع وغیرہ کی تفصیل جس نہج سے رقم کی گئی ہے، اس سے وہاں پہنچنے کا شوق قاری کے قلب و روح سے انگڑائی لینے لگتا ہے۔ پڑھنے والوں کو اس کتاب سے بہت سی چیزیں حاصل ہوں گی اور ان کی معلومات کا دائرہ بڑھے گا۔ علاوہ ازیں انہیں ادب و انشا کی چاشنی بھی حاصل ہوگی۔

محمد اسحاق بھٹی

ہفت روزہ الاعتصام، لاہور۔

۲۲ر اگست تا ۲۸ر اگست ۲۰۰۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم سفر کی داستان

حج کرنے والوں کے لئے ''صحن حرم'' ایک بہترین معلوماتی، اخلاقی اور موضوعاتی کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ عبادت سے بھرپور ایک عظیم سفر کی داستان ہے۔ جس میں یونس بصیر صاحب صرف اپنے اہل خانہ کو ہی نہیں بلکہ ہر قاری کو ساتھ لے کر چلے ہیں اور ہر جگہ اس بات کا احساس دلاتے رہے ہیں کہ یہ صرف جسمانی ہی نہیں بلکہ روحانی سفر بھی ہے۔ اس کتاب میں حج کے سفر کے دوران پیش آنے والی مشکلات اور پھر ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کا طریقہ بھی بہت اچھے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ جس سے ہر وہ شخص جو حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مستفید ہو سکتا ہے۔

یونس صاحب نے ''صحن حرم'' میں صرف حج کا ہی ذکر نہیں کیا بلکہ اس دوران کاروان شوق جن جن مقامات پر گیا ہے ان کا تاریخی پس منظر بیان کر کے قاری کے لئے دل چسپی اور شوق زیارت بھی پیدا کیا ہے۔

یونس صاحب نے ''صحن حرم'' میں اللہ کی صفت عظیم کے آگے اپنے آپ کو سب سے چھوٹا اور حقیر بیان کر کے دراصل تمام انسانوں کو اس کی حقیقت کا احساس دلایا ہے جو آج اپنے آپ کو بہت بڑا اور عقل مند سمجھتا ہے۔

یونس صاحب نے ''صحن حرم'' میں داخل ہونے کے ذکر کو دل و دماغ، آنکھوں اور جسم کی جذباتی کیفیات کے ساتھ جس طرح قلم کے ذریعے بیان کیا ہے اس سے پڑھنے والی کی کیفیت بھی کچھ ایسی ہی ہونے لگتی ہے۔

اس کتاب میں یونس صاحب کا ادب سے لگاؤ ان کے بیان کی روانی اور الفاظ کے چناؤ کی مہارت نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ بے شک ادب اور ''صحن حرم'' سے محبت رکھنے والا ہر قاری اس تحریر سے بے انتہا استفادہ حاصل کر سکتا ہے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ اس کتاب کو تحریر کرنے پر یونس صاحب کو خیر کثیر اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین!

بیگم فرخ رفیق

KI-141، واپڈا ٹاؤن، لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان میں تازگی اور شگفتگی کی علامت

''صحن حرم'' روح پرور ہونے کے ساتھ ساتھ روح میں بالیدگی اور ایمان کی تازگی و شگفتگی عطا کرتی ہے۔ میں بھی جناب بصیر صاحب کے جانے سے دو سال پہلے بذریعہ بحری جہاز حج پر گیا تھا۔ یہ غالباً 1968ء کی بات ہے۔ وہ تمام چیزیں، حج کے ارکان، متعلقہ زیارات جن میں سے اکثر آج کل خانہ کعبہ اور مسجد نبوی کی توسیع میں آ گئی ہیں۔ اب موجود نہیں ہیں۔ لیکن میرے دماغ میں ان کا ایک دھندلا سا نقشہ موجود ہے۔ جیسے جیسے کتاب پڑھتا گیا، دماغ کے کواڑ کھلتے گئے اور نور کے جھرکوں میں سے ہر چیز واضح ہوتی گئی۔ جیسے جیسے کتاب پڑھی اور آنکھیں بند کر کے اس پاکیزہ مجمع میں پہنچا، جہاں ساری دنیا کے مسلمان جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے گناہ اور غلاظتوں کا بوجھ اٹھائے بریت اور گناہ بخشوانے کی التجائیں کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ تو چالیس سال پہلے والی بات اس طرح معلوم ہوئی کہ ابھی ایک یا دو سال گزرے ہیں۔ بہر حال حج کے متعلق بصیر صاحب نے کوئی کسر نہیں چھوڑی، جس سے تشنگی محسوس ہو۔ ہر موقع کی مسنون دعائیں رقم کی گئی ہیں۔ موقع کی مناسبت سے شعر بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ جنہوں نے کتاب کے اسلوب کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ویسے بھی بصیر صاحب میری نظر میں انسان شناس آدمی ہیں۔ اور بندے کو اپنے ذہن میں تول لیتے ہیں۔ اس بنا پر میں نے ان کو دیدہ ور کا نام دیا ہوا ہے۔

اس زمانے میں حج میں جو جو تکلیفیں اور مشقتیں موجود تھیں، کتاب میں پوری طرح واضح ہیں۔ یہ کتاب تمام مردوں اور عورتوں کے لئے معلم کا کام دیتی ہے۔ کیوں کہ بصیر صاحب کی بیوی نے بھی ان تکلیفوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے پورے پورے ارکان ادا کئے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بصیر صاحب کو اپنی خصوصی عنایت سے نوازے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کے دین کی سربلندی کی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین!

حاکم علی بھٹی

K1-89، واپڈا ٹاؤن، لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادائیگی حج کے لئے ایک راہنما کتاب

تسلیمات!

جناب عالی گزارش ہے کہ میں نہ تو ناقد ہوں، نہ ادیب اور نہ ہی کوئی لکھاری ہوں۔ ایک عام آدمی ہوں، صرف قاری ہوں۔ میں نے یونس بصیر صاحب کی تحریر کردہ کتاب بعنوان ''صحن حرم'' پڑھی ہے۔ جو کہ ادائیگی حج کے لئے ایک راہنما کتاب ہے۔ اندازِ بیان سادہ اور دل نشین ہے۔ اس کے مطالعہ سے آئندہ حج پر روانہ ہونے والے حجاج کرام سفر کی مشکلات اور تفصیلات کے بارے راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔ میں چونکہ خود بھی سعادتِ حج 05-2004ء میں حاصل کر چکا ہوں۔ اس لئے اس کے مطالعہ سے تمام معاملات اور واقعات ذہن میں تازہ ہو گئے۔ کاش یہ کتاب حج پر روانہ ہونے سے پہلے پڑھی ہوتی تو مزید آسانیاں پیدا ہوتیں اور مزید راہنمائی ملتی۔

بہر حال ادائیگی حج کے دوران یونس بصیر صاحب نے جو کیفیات اور تاثرات ظاہر کئے ہیں، ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک سچے اور درد مند دل رکھنے والے مسلمان ہیں۔ انہوں نے ہر مقام پر موقع کے مطابق دعائیں اور ہر مقام کی عظمت کے بارے میں ہر قسم کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ ان کے مطالعہ سے انسان کے اندر ایک انقلابی احساس پیدا کرنے کی سعی کی گئی ہے۔

''صحن حرم'' کے مطالعہ کے بعد ایک بار پھر طلب ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ایک بار پھر فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے جاؤں۔ تاکہ جو تشنگی کتاب کے مطالعہ کے بعد محسوس ہو رہی ہے، اس کو پورا کر سکوں، آمین۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یونس بصیر صاحب کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ تاکہ وہ عام لوگوں کے فائدے کے لئے ایسی تحریریں لکھتے رہیں، آمین۔

محمد جمیل مشتاق

H1-129، واپڈا ٹاؤن، لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک علمی خزانہ

اس دنیا میں جتنے انسان اللہ تعالیٰ نے بھیجے ہیں ان میں ہر دو قسم کے اوصاف اللہ تعالیٰ نے رکھے ہیں۔ ۱۔ خیر ۲۔ شر

اس (انسان) کے لئے ازل سے لے کر نبی آخر الزمان تک بے شمار نبی اور رسول مبعوث فرمائے۔ ساتھ ہی نصاب کی کتب مختلف ادوار میں الہامی کتب اور صحف کی شکل میں ساتھ بھیجیں۔ تاکہ احسن تقویم اشرف المخلوقات یعنی انسان جو اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین مخلوق ہے، اس کے پاس جنتوں کا وارث بنے، نہ کہ جہنم کا ایندھن۔

اس مقصد کے لئے ایک گروہ جسے اللہ تعالیٰ منتخب فرمالیتا ہے۔ یعنی نبی اور رسول۔ جو منزہ عن الخطا ہوتا ہے اور جنتوں کا وارث بھی۔ امتوں کے لئے راہِ ہدائیت کا داعی اور نجات دہندہ بھی ہوتا ہے۔ وحی و امانت کو عام انسانوں تک منتقل کرنے کا ذمہ دار بھی۔

دوسرا گروہ امتیوں میں ایسا ہوتا ہے جو ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اعمال صالح کی بنا پر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان سے کوئی کام لے لیتا ہے، جو اس کی مخلوق کو راہ راست اور راہِ ہدائت پر قائم رکھنے اور تعلیم انبیاء پر قائم رہنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ان میں ایک نام یونس بصیر صاحب کا بھی ہے۔

اس سلسلے میں یونس بصیر صاحب سے بھی اللہ تعالیٰ نے ''صحن حرم'' کی شکل میں کام لیا ہے۔ جس میں حج کے دوران کی کیفیات جو ہر مسلمان کی ہوتی ہیں بیان کی گئی ہیں۔ جن کو خوبصورت انداز میں لفظی جامہ پہنانا صرف انہی کا حصہ ہے۔ اس باسعادت سفر کے محسوسات کے ساتھ ساتھ عام مسلمان کی ترجمانی اور جو راہنمائی کی گئی ہے۔ اس کا اجر صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ ان قلبی احساسات کے اظہار اور دعائیہ کلمات کی محتاجی کو بھی قاری کے لئے سہل بنانے کی کوشش کی ہے۔ مزید برآں الفاظ کی روانی اور ادبی معیار سونے پر سہاگہ ہے۔ باذوق قاری کے لئے یہ الفاظ ایک علمی خزانے سے کسی طور کم نہیں ہیں۔ ان کا موقع کی مناسبت سے استعمال بھی خوب کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اشعار کا استعمال سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہے۔ جس کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نثری طوالت سے بھی بچ نکلتا قاری کے ذہن پر خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔

آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے انسان کی بہتری اور راہنمائی کے لئے مزید کام لے اور زورِ قلم اور زیادہ کرے۔ جو آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہو جائے۔

پرونا ایک ہی تسبیح میں ان بکھرے دانوں کا
جو مشکل تھا تو اس مشکل کو آساں کر کے چھوڑا

دعا گو
ظفر اقبال

☆☆☆☆☆☆☆

روحانی محفل

یونس بصیر کا سفر نامہ حجاز مقدس صحن حرم کا تازہ ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ کتاب میں مصنف کے ادبی مضامین قلم تراشے بھی شامل ہیں۔ یونس بصیر کو ایک عرصہ قبل سفر مقدس کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ جسے انہوں نے انتہائی ایمان افروز انداز میں اس طرح بیان کیا ہے کہ قاری اس کے سحر میں ڈوب جاتا ہے۔ یونس بصیر نے لفظ و بیان کا سہارا لے کر اپنے تاثرات کی روحانی محفل سجائی ہے۔ مصنف کا اصل مقصد یہ ہے کہ کتاب کو پڑھنے والا ہر قاری اس گل دستے کی خوش بو لے کر سفر مقدس پر جائے اور زائر حرم پر یہ روحانی کیفیت طاری ہو۔ وہ کہتے ہیں دل انوار الٰہی کا گنجینہ اور سینہ برکات خداوندی کا خزینہ رہے تو حج مبرور ورنہ ایک سیاح کی سیاحت اور ایک جہاں گرد کی گردش۔ کتاب کے دوسرے حصے میں قلم تراشے میں کالم اور ادبی خطوط شامل ہیں۔ کتاب کا ہر لفظ عقیدت اور محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔

روزنامہ جنگ، لاہور
اشاعت ۲۲ر فروری ۲۰۰۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کی سر بلندی کی کوشش

کتاب ''صحن حرم'' ایک خوب صورت سفر نامہ حج ہے۔ جس کا بیان نہایت سادہ اور منفرد انداز میں ہے۔ مصنف نے مشکل الفاظ کی بجائے آسان اور قابل فہم اردو لکھی ہے۔ اس طرح کتاب پڑھتے وقت دل و دماغ کے دروازے کھلتے ہیں اور روح میں بالیدگی اور ایمان میں تازگی نصیب ہوتی ہے۔ میری نگاہ میں کتاب کا ہر لفظ عقیدت اور محبت میں سرشار ہے، جو کہ مصنف کی روحانی کیفیات کی ترجمانی کرتا نظر آتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ ہم لوگوں کی زندگی کے غیر اسلامی افعال اور برائیوں پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔

انہوں نے سفر حج پر روانگی سے قبل، دوران حج اور اس کے بعد اپنے اوپر طاری کیفیات کو مہارت سے قلم بند کیا ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کو مکمل طور پر شریک کرتے ہیں۔ اس کتاب میں مصنف نے حج کے ارکان کا ذکر نہایت خوب صورت انداز میں کیا ہے۔ منیٰ، عرفات اور مزدلفہ کا تذکرہ بیت اللہ کا طواف اور سعی کا ذکر اعلیٰ طور پر تحریر ہے۔ آپ نے مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے مقامات زیارات جیسے غار حرا، جنت المعلیٰ، جنت البقیع، میدان احد اور مسجد قبا کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جس کے پڑھنے سے دل میں سفر حج کی تڑپ انگڑائیاں لینے لگتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تاریخ اسلام کے نشیب و فراز اور مسلمانوں کی موجودہ حالت زار پر گہری نظر بھی ڈالی ہے۔ میدان عرفات میں دعاؤں کے بارے میں تحریر ایمان افروز ہے۔ اپنے بیان کو پر اثر بنانے کے لئے آپ نے زیادہ تر علامہ اقبال کے اشعار تحریر کئے ہیں۔ جس سے آپ کے ذوق کی بلندی نمایاں ہوتی ہے۔ امید واثق ہے کہ کلمہ گو قارئین کرام انشاء اللہ تعالیٰ ''صحن حرم'' کو بہت مفید کتاب اور راہ نما پائیں گے اور معلومات کا دائرہ وسیع ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترم یونس بصیر صاحب کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائیں اور دنیا و آخرت میں ان کے درجات بلند کریں، آمین۔ ساتھ ہی ساتھ میں جناب یونس بصیر صاحب کو اس ایمان افروز تصنیف پر ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔

محمد مشتاق چودھری
ریٹائرڈ ممبر واپڈا
K1-177، واپڈا ٹاؤن، لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سادہ، دل نشین اور منفرد سفر نامہ

''صحن حرم'' حج پر لکھے گئے سفر ناموں میں نہایت خوب صورت اضافہ ہے۔ انداز بیان سادہ، دل نشین اور منفرد ہے۔ اس کے مطالعہ سے حج کے سفر، مشکلات اور تفصیلات سے کما حقہ آگاہی ملتی ہے۔ میں نے جناب یونس بصیر صاحب کی حج کا فریضہ ادا کرنے کی روداد کو غور سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے بندہ عاجز کو بھی حج وعمرہ کی سعادت نصیب کی ہے۔ یہ اسی رب کی مہربانی اور عنایت ہے۔ بندہ نے جب اس کتاب ''سفر نامے'' کا مطالعہ کیا تو محسوس ہوا کہ بندہ کئی مقدس مقامات کو نہ دیکھ سکا جس کو یونس صاحب نے ذکر کیا۔ یہ کتاب پڑھ کر دل سے دعا اٹھتی ہے کہ اللہ مجھے دوبارہ یہ سعادت نصیب فرمادے تو میں اس کتاب کو اپنے ساتھ لے جاؤں اور دعاؤں کو یاد کروں جن کا ذکر اس کتاب میں کیا گیا۔ میں تمام مسلمانوں خاص طور پر جو حج پر جانے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ اس کتاب کو اپنے ہم راہ ضرور لے جائیں۔

یونس صاحب کے انداز بیان، کیفیات اور تاثرات سے محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنی فیملی کے ہم راہ واقعی سچے عاشق مومن کی طرح حج کیا ہے۔ اور دوران سفر پیش آنے والی مشکلات کا بھی ذکر کیا ہے۔ میرا دل کرتا ہے اپنے فارغ اوقات میں اس سفر نامے ''صحن حرم'' کا مطالعہ کریں۔ واقعی یہ سفر نامہ اس مصنف کے دل کی آواز ہے۔ انہوں نے ہر مقام پر جا کر اس موقع پر کرنے والی دعا اور اس مقام کی عظمت کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ انہوں نے مسلمان کے اندر انقلاب پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر خصوصی رحمت اور فضل فرمائے۔ تا کہ وہ ایسی تحریریں لکھتے رہیں اور عام لوگ مستفید ہوسکیں۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد کلیم (پرنسپل)

پروفیسر صفدر حسین بھٹی

گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ایمان آفرین تحریر

بہت عرصہ کے بعد جناب یونس بصیر کی تحریر کردہ ''صحن حرم'' جیسی خوب صورت کتاب نظر سے گزری۔ جو قاری کو اپنے سحر میں گرفتار کر کے ایک طرف تو عالمی تناظر میں مسلمانان عالم کے اس سب سے بڑے اجتماع کی غرض و غائت پر روشنی ڈالتے ہوئے بنی نوع انسان کے سامنے اتحاد بین المسلمین، امہ کی کامل یک جہتی اور شکوہ ملت و دین کے مظہر اجتماعی عبادت کے عظیم الشان اور روح پرور نظارے پیش کرتی ہے تو دوسری طرف انفرادی سطح پر معرفت الٰہی، حب رسولؐ اور عرفان ذات کے متلاشیوں کو سیدھی راہ پر گامزن کرتے ہوئے انہیں منزل سے ہمکنار کر دیتی یا قریب پہنچا دیتی ہے۔

جناب یونس بصیر نے اپنے سفر حج پر روانگی سے قبل، حج کے دوران اور حج کے بعد اپنے اوپر طاری ہونے والی قلبی واردات، بصری مشاہدات، جذباتی کیفیات اور روحانی انقلابات کو جس محبت اور مہارت سے قلم بند کیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ دوران حج وہ جذب و مستی اور عشق بلا خیز کی جن وادیوں سے گزرتے ہیں اور اپنی شب زندہ داریوں، بے خوابیوں اور بے تابیوں کی بدولت جس روحانی کیفیت سے سرشار ہوتے ہیں، اس میں اپنے قاری کو پوری طرح شریک کرتے ہوئے اپنی امنگوں، آرزوؤں اور جستجوؤں سے بھری جھولی کو بے دریغ لٹاتے ہیں۔ اس وقت وہ ایک صوفی کی طرح خالق کائنات کے حضور مناجات میں مصروف نظر آتے ہیں اور ان کے سینے سے بے اختیار یہ دعا نکلتی ہے:

یہی کچھ ہے ساقی متاع فقیر
اسی سے فقیری میں ہوں میں امیر
میرے قافلے میں لٹا دے اسے
لٹا دے ٹھکانے لگا دے اسے

دوران حج قبولیت کی کسی مقدس ساعت، در توبہ کے وا ہونے کے کسی مبارک لمحے، خالق و مالک کے ساتھ تعلق جڑنے کی کسی نازک گھڑی، خشیت خدائے ذوالجلال کے سبب، سرور کونینؐ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نگاہ التفات کے طفیل یا اپنی حضوری پر تشکر کے احساس سے دل کے نازک آبگینے کو ٹھیس سی لگتی ہے اور بتقاضائے بشریت کی گئی کوتاہیوں، لغزشوں، تقصیروں، نافرمانیوں اور گناہوں کی سیاہی آنکھوں سے بے اختیار جاری ہونے والے ندامت کے آنسوؤں میں ڈھل جاتی ہے اور یہی حج کی غایت اولیٰ ہے۔ لیکن حج سے واپسی پر اپنے لوگوں کے درمیان پہنچتے ہی زیادہ تر حاجیوں کے سینے کے اندر تبدیلی قلب کا جو ناقابل یقین سانحہ رونما ہوتا ہے اس پر انہیں رنج ہے، غصہ بھی ہے، حیرت بھی! وہ بڑے دکھی ہو کر سوچتے ہیں کہ حج کے دوران حاجیوں کے فکر و عمل، قلب و نظر اور جسم و جاں میں جو مثبت انقلاب پیدا ہوتا ہے وہ اتنا عارضی کیوں ثابت ہوتا ہے؟ خدائے بزرگ و برتر کے حضور عجز و انکسار سے جھکنے والی گردن میں سعودی سرحد سے باہر ہوتے ہی ''سریا'' کیوں آجاتا ہے؟ حاجی صاحب اپنے آپ کو عام لوگوں سے بلند و برتر مخلوق کیوں سمجھنے لگتے ہیں؟ وہی گناہ جو خلوت میں خود ان سے بھی سرزد ہو جاتے ہیں، کسی اور کے نام لگ جائیں تو ناقابل معافی کیوں ہو جاتے ہیں؟ باوجود کوشش کے ان سے یہ گتھی سلجھ نہیں پاتی۔ اس کے لئے وہ قاری کو بھی دعوت غور و فکر دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں پوری ''امت مرحومہ'' جس پیمانے پر انتشار و افتراق میں مبتلا اور جس عمومی زوال و زبوں حالی کا شکار ہے اس پر مصنف کے حساس دل کی گہرائیوں سے بلند ہوتی نوحہ خوانی قاری کی آنکھوں کو نمناک اور حلق کو نمکین بنا دیتی ہے۔

جناب یونس بصیر ایک صاحب طرز ادیب ہیں۔ ان کی دل موہ لینے والی طرز نگارش اور دل نشیں اسلوب بیان فصاحت و بلاغت کی نئی دنیا آباد کر دیتی ہے۔ ان کی دلآویز تحریر صفحہ قرطاس پر عقیدت و عبودیت کے ایسے خوش نما رنگ بکھیرتی ہے کہ رنگ باتیں کریں اور باتوں سے خوشبو آئے اور قاری خواب و خیال اور حقیقت و مجاز کی ایسی انجانی کیفیت سے دوچار ہو جاتا ہے کہ جسے بیان کرنا ممکن نہیں۔ ہمیں تو ان کی عبارت بھی عبادت کرتی نظر آتی ہے۔ گاہ قیام میں کھڑی ہوئی، گاہ رکوع میں جھکی ہوئی، کہیں فرش حرم پر سجدہ ریز، کبھی درود و سلام میں غوطہ زن اور کبھی تسبیح و تلبیہ میں موج زن اپنے خالق و مالک کی بے پایاں عنایات و نوازشات پر سراپا سپاس بن جاتی ہے۔ اردو اور فارسی اشعار کے انتخاب و برمحل استعمال میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ شعر کو اس خوبی سے اپنی نثر میں پروتے ہیں کہ وہ انگوٹھی میں جڑا ہوا نگینہ بن جاتا ہے۔ البتہ فارسی دانوں کی گھٹتی ہوئی تعداد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیش نظر ''صحن حرم'' کی آئندہ اشاعت میں فارسی اشعار کی تفہیم کے لئے ان کے ترجمے کی خصوصی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

عام ڈگر سے بالکل ہٹ کر ان کا دعویٰ ہے کہ ''خدا کے ہاں نہ دیر ہے نہ اندھیر''۔ بس ایک شرط ہے کہ مانگئے سلیقے سے اور مانگنے کا سلیقہ کوئی جناب یونس بصیر سے سیکھے۔ میدان عرفات میں حج کی دعاؤں کے بارے میں ان کی تحریر و ترغیب اتنی زود اثر ہے کہ قاری فوری طور پر ان دعاؤں کو حرز جاں بنانے کی کوشش کرتا ہے اور وہ ایک ماہر صیقل گر کی طرح اپنے قاری کی روح اور قلب پر چڑھے زنگ کو انہی دعاؤں سے صیقل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ انہوں نے ''صحن حرم'' کے ذریعے حج کی صحیح ادائیگی اور دوران حج پیش آنے والے مسائل و مصائب سے عہدہ براہونے کے لئے قابل عمل حل تجویز کئے ہیں۔ حجاج کرام ''صحن حرم'' کو ان شاءاللہ انتہائی مفید کتاب اور معتبر راہنما پائیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم جناب یونس بصیر صاحب کو صحت و تندرستی اور خیر و عافیت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین!

پروفیسر محمد نعیم جاوید

ہفت روزہ الاعتصام، لاہور۔

اشاعت ۲۶ ستمبر تا ۲ اکتوبر ۲۰۰۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم و معرفت کا خزانہ

"صحن حرم" عشق خدا اور عشق رسول ﷺ کی داستان ہے، جس کو انتہائی درد اشتیاق اور سوز و ساز کے ساتھ جناب یونس بصیر صاحب نے صفحۂ قرطاس پر اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔ حسن مطلق کی لامتناہی تجلی اللہ نور السمٰوٰتِ والارض اور حضرت محمد ﷺ کی رحمتیں برساتی کرنیں اگر نظارہ کرنی ہو تو تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب تک انسان اپنے دل کے سومنات کو کعبہ میں نہ بدل لے۔

"صحن حرم" علم و معرفت کا خزانہ، اک جہاں بیکراں اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ اس میں مصنف نے اخلاص کی چاشنی میں اپنے سفر کو بیان کیا ہے۔ بیت اللہ شریف میں آمد، طواف کعبہ، صفا و مروہ کی سعی مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے مرقد پر حاضری اور دعا، منیٰ و عرفات و مزدلفہ کی روداد عشق اور میدان عرفات کی دعاؤں کا تذکرہ انتہائی جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی روانگی، روضۂ رسول ﷺ، حضرت ابو بکر صدیقؓ و حضرت عمر فاروقؓ کے روضوں پر دعاؤں اور جنت البقیع کی تصویر کشی اس پُر سوز انداز میں بیان کی ہے کہ انسان اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ میدان اُحد اور خندق کا تذکرہ دلنشین انداز میں کیا گیا ہے۔ مسجدِ قبا و قبلتین کا ذکر عشق میں ڈوبا ہوا ہے۔

"صحن حرم" میں ارکانِ حج کی توضیح کے ساتھ ساتھ ہر قدم پر خود شناسی اور خدا شناسی کے وہ امور بیان ہوئے ہیں کہ انسان اس کو سفر نامہ سمجھنے کی بجائے ایک مرشد تسلیم کرتا ہے۔ جو اس کا ہاتھ تھامے اس کے نفس کو آلائشوں سے پاک کرتے ہوئے اللہ اور اس کے حبیب پاک ﷺ کا نظارہ کرواتا ہوا منزل کی طرف کشاں کشاں لے جاتا ہے۔

قرآن پاک کی سورۃ العنکبوت کی آیت: ۶۹ میں فرمایا گیا ہے:

"اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم ان کو اپنے راستے ضرور دکھائیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ ایسے خلوص والوں کے ساتھ ہے۔"

اگر خلوص نیت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشقت برداشت کی جائے تو راہ ہدایت کے مشاہدے کی توفیق عطا ہونا یقینی امر ہے۔ اطاعت کے انوار سے گناہوں کی ظلمت دور ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اطاعت کا جذبہ جس قدر بڑھے گا گناہگاری کا رجحان اسی قدر کمزور ہوگا۔

جناب یونس بصیر نے اپنی روحانی قوت سے اپنے قاری کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف لے جانے کی کوشش کی ہے۔

مصنف نے اپنی کتاب کے دیباچے میں تحریر کیا ہے ''دل انوار الٰہی کا گنجینہ اور سینہ برکات خداوندی کا خزینہ ہو تو حج مبرور ورنہ ایک سیاہ کی سیاحت اور جہان گرد کی گردش۔'' صحن حرم ظاہری و باطنی تعلیمات سے مزین گلدستہ ہے۔اس میں توبہ، توکل، تقویٰ اور استغنا کو یونس بصیر صاحب نے اپنے ذوق سلیم، فہم سلیم وسعتِ نظر اور نور فہم سے جگہ جگہ اُجاگر کیا ہے اور جابجا استدلال میں قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے استنباط کیا ہے۔

سورۃ الحج کی آیت:۳۲ میں ارشادِ ربانی ہے:

''اور جو کوئی تعظیم کرے اللہ کے شعائر کا تو یہ دل کی پرہیز گاری کی بات ہے۔''

صحن حرم میں فاضل مصنف نے انسان کو عبادات کی روح سے شناسا کرواتے ہوئے عمل کی ترغیب دی ہے۔انسان کو حلال وحرام اور سود وزیاں کی تمیز سکھاتے ہوئے توبہ کی گھتی کو بھی خوب سلجھایا ہے۔

توبہ کا اصلی جوہر ماضی کے گناہوں پر ندامت، حال میں معافی اور مستقبل میں اس گناہ سے بچنے کا عزم ہو تو اس میں شبہ کی گنجائش نہیں رہتی:۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر گبر و کفر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار گر توبہ شکستی باز آ

یونس بصیر صاحب نے جہاں اپنے قاری کو گھر سے نکل کر خطہ مبارک کی سیر کرائی وہیں مختلف مقامات مقدسہ کے جلووں میں خشوع وخضوع ذکر وفکر، توبہ اور توکل کی عظمت سے روشناس کرایا ہے۔انسانی نفس امارہ کو نفس لوامہ میں تبدیل کرتے ہوئے نفس مطمئنہ سے ہم کنار کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کی ہے۔ اور جب رضائے الٰہی کا درجہ حاصل ہو جائے تو: ع

خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

قرآن پاک میں ارشاد ہے: اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ''تم مجھ سے دعا کرو (مانگو) میں اس کا جواب دوں گا۔'' دعا انسان کی قلبی اور ذہنی خواہشوں کی تکمیل ہے۔ دعا کی ارفع ترین صورت ہمیں سورۃ البقرہ کی آیت ۱۸۶ میں ملتی ہے:

''اور جب آپؐ سے پوچھیں میرے بندے میرے بارے میں سو میں تو قریب ہوں قبول کرتا ہوں دعا مانگنے والے کی دعا کو جب مجھ سے دعا مانگے تو چاہیے کہ وہ حکم مانے میرا اور ایمان لائیں مجھ پر تا کہ راہ یاب ہوں''

سورۂ فاتحہ افضل و اکمل ترین دعا ہے۔ جو انسان کی ظاہری و باطنی زندگی کا بے مثال فصاحت و بلاغت اور اختصار کے ساتھ احاطہ کرتی ہے۔ صحن حرم میں انسان کو اسکی بے بضاعتی اور کم عقلی کا احساس دلاتے ہوئے اپنے گناہوں پر نادم ہو کر بار بار دعاؤں کا تذکرہ ہے۔ دعائے حضرت آدمؑ ''ربنا ظلمنا........'' عرفات کے میدان کی خاص دعا ہے۔ توبہ و معافی کے لئے نسخۂ کیمیا ہے۔ پتھر سے پتھر دل بھی اس سے صیقل ہو جاتا ہے اور روح بالکل لطیف۔ صحن حرم میں آدابِ حج کے ساتھ ساتھ انسان کو ہر قدم پر رہنمائی ملتی ہے۔

''صحن حرم'' میں اتحاد ملی و یگانگت پر زور دیا گیا ہے۔ دراصل حج کا حقیقی مفہوم و مقصد، بنیادی فلسفہ و حکمت صحیح غرض و غایت اور اصل روح کو ملت اسلامیہ نے یکسر فراموش کر دیا ہے۔ تقاضا تو یہ تھا کہ اس رحمت بھری فضا میں درود سلام پڑھتے ہوئے ''وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا'' کی تفسیر و تعبیر کا عملی ظہور واضح شکل میں جلوہ گر ہو کر استعماری طاقتوں اور طاغوتی سازشوں، سامراجی لٹیروں، مادہ پرستوں، اشتراکیت پسندوں، فحاشی اور بے راہ روی کے علم برداروں، منشیات کے تاجروں، ظلم و بربریت و خون و خون ریزی کے سیلاب بلا کے خلاف پشتہ بنا کر روک دیا جاتا۔ بڑی طاقتوں کے گٹھ جوڑ کو جو ہر لحہ ملت اسلامیہ کو گزند پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس پر فتن دور میں اگر تمام ملت اسلامیہ اکٹھے مل کر اللہ کی اس رسی کو مضبوطی سے تھام لیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اتفاق واتحاد کو ہر صورت قائم ودائم رکھیں۔ اور زمانہ حج کے دنوں میں سر جوڑ کر اپنے عروج وزوال کی وجوہات کو تلاش کریں تو یقیناً باطل کو شکست دے سکتے ہیں: ۔

حرمِ پاک بھی' اللہ بھی' قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

علامہ اقبالؒ وحدت ملی کا درس دیتے ہوئے امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کے لئے میدانِ عرفات سے بڑا کوئی مرکز نہیں بتاتے۔

صحن حرم میں یونس بصیر صاحب نے عرب کی معاشرت، طرز زندگی، اخلاق وعادات اور حج کے دنوں میں نظم وضبط کی تعریف کی ہے، ارکان حج وشرائط حج پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ دعا کی ہے کہ اگر ساری دنیا کے مومن ایک جگہ جمع ہو جائیں اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں یعنی کتاب وسنت کے احکامات پر چلیں، تو یہ عابد، یہ غازی، یہ پراسرار بندے ایک نہ ایک دن اتحاد اسلامی اور امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کا خواب جو حج کا مقصد ہے ضرور بہ ضرور شرمندہ تعبیر کر سکیں گے۔

یونس بصیر کی نگاہ کی بصیرت نوجوانوں کو آہ سحر گاہی سے نوازنا چاہتی ہے اور نوجوان نسل کو بے عملی چھوڑ کر اسلاف کی عظمت اور شاندار روایات فراموش نہ کرنے کا درس دیتی ہے۔ نوجوان نسل جتنی جفاکش اور سخت جان ہوگی وطن کی عزت وناموس اور وقار بھی اسی قدر بڑھے گا۔

صحن حرم! کی زبان فصیح وبلیغ ہے۔ رقت وسوز دروں سے آراستہ ہے۔ مصنف نے اپنی قلبی واردات، خواہشوں اور تمناؤں کو اچھوتے انداز میں اس طرح بیان کیا ہے کہ پڑھنے والے پر وہی جذبہ طاری ہو جاتا ہے۔ انہوں نے قرآن اور احادیث نبویؐ کو بہت خوبصورت انداز میں سمویا ہے۔ الفاظ کا دروبسط، تشبیہ واستعارہ کا حسنِ انتخاب بے مثال ہے۔ ''صحن حرم'' کا مطالعہ کرتے ہوئے انسان نور سے جھلملاتے انداز بیان میں غوطہ زن ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ نثر کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاذب نظر بنانے اور تاثیر بخشنے کے لئے عظیم شعراء کے برمحل شعروں سے روشن تر کیا ہے۔

میدانِ عرفات کی دعاؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے کتنے خوبصورت انداز میں ''اے رب کعبہ تو غنی و بے نیاز ہے اور ہم سراپا صورت سوال، محتاج و بے کس نہ کوئی دعویٰ نہ زور نہ دلیل نہ حجت بس اک آہِ بیکراں اور نالہِ فلک گیر لئے تیرے بلند اور عظیم عرش پر دستک دیتے ہیں اور فریاد بلب ہیں اے رب العالمین! ہمت و استقامت دے اور یہ کاروان شوق نور حقیقی کی تلاش میں ہمیشہ سرگردان رہے۔'' بقول عراقی:۔

بطواف کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند
بروں درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

''میں کعبہ کے طواف کے لئے گیا کارکنان قضاوقدر نے مجھے اندر جانے کی اجازت نہ دی کہ اے انسان تو دروازے کے باہر کونسے اعمال کرتا رہا جو گھر کے اندر آنے کی جسارت کر رہا ہے۔''

صحن حرم میں انسان کے ظاہر و باطن کے مطہر ہونے کی تعلیم دی ہے۔ مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ یونس بصیر صاحب نے اقبالؒ سے اثر لیتے ہوئے۔

نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست
سوئے قطار می کشم، ناقہ بے زمام را

صحن حرم کے توسط سے اس بے لگام امت مسلم کو حقیقت کی راہ دکھانے کی کوشش کی ہے۔

میری دعا ہے کہ ذات باری تعالیٰ ان کو اس کاوش پر انعام و کرام سے نوازے، صحت دے اور راہروانِ شوق کا کاروان اپنی منازل طے کرتا رہے۔ آمین!

پروفیسر ڈاکٹر مسز ممتاز غفور
سابق پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین ملتان۔
ریٹائرڈ پروفیسر کوئین میری کالج لاہور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

باب اول

صحنِ حرم

ہر اندھیری رات کے بعد روشن دن، خزاں کے تعاقب میں بہار، موت کا انجام حیات ابدی اور تاریکی اور ظلمت کی کوکھ سے انوار و تجلیات کی ضیاباریاں نہ ہوں، تو یقین جانیے، ہنستی کھیلتی یہ بزم گیتی، دائمی سوگواریوں کا مسکن، لاتعداد کھنڈرات کا ہیبت ناک منظر اور دم توڑتی ہوئی تمناؤں کا مدفن، بن جاتی، لیکن نہیں......! قانون فطرت کی منشاء کچھ اور معلوم ہوتی ہے، یعنی ہر فراق کے بعد وصال، ہر کانٹے کے پہلو میں مسکراتا ہوا پھول، ہر غم کی تہہ میں مسرت و شادمانی، ہر ماتم کی اوٹ میں نغمۂ شادی، ہر جمود طوفان کا پیش خیمہ، ہر زوال کے جلو میں اقبال و عروج، تخریب کے بغیر تعمیر کا تصور خیال خام، شرارِ بولہبی کی تاک میں چراغ مصطفوی ﷺ کی ضیاپاش شعاعیں بھی اور ہمہ وقت جلتی ہوئی دوزخ کے پہلو میں ازل سے مہکتی ہوئی جنت بھی جو حق و صداقت اور نور و معرفت کی آخری منزل ہے۔

ابدی راحتوں کا یہ پڑاؤ کہ جس کے خیمے خدائے لم یزل کے ایستادہ ہیں جو دائمی ہیں، ازلی ہیں اور سرمدی ہیں پھر یہ زندگی چند روزہ ہے۔ موت کی راہ، تھوڑی دور چلنے کے بعد، ابدی سکون اور دائمی راحت کی ایک ایسی منزل ہے کہ جس کے بعد کوئی سفر نہیں، کوئی ہجرت نہیں......کوئی تھکن نہیں! یہی ہے وہ مقام امن و امان اور گوشہ عافیت کہ جہاں حق باطل کو ہمیشہ کے لئے چھوڑ جائے گا پھر حق باطل پر، نور ظلمت پر، نیکی بدی پر، خیر شر پر اور عدل وانصاف ظلم وعدوان پر کبھی نہ ختم ہونے والی مدت کے لئے غالب آجائیں گے۔ خیر و شر کی یہ باہمی آویزش اور حق و باطل کی یہ دیرینہ پیکار پھر کبھی سر نہ اٹھا سکے گی۔ ہر طرف آسمانی صداقتوں، جاودانی مسرتوں، انسانی محبتوں اور ربانی عظمتوں کا بول بالا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردشِ لیل و نہار میں جکڑا ہوا یہ اسیر بے نوا، انہی رنگین خیالات میں سرشار، کنج تنہائی میں بیٹھے ہوئے ماضی و حال کا تانا بانا بننے میں مصروف تھا کہ اپنی ذات و وجود کا محاسبہ کر بیٹھا، تو بدی ہر ہر میدان میں نیکی کو پچھاڑتی ہوئی نظر آئی، لیکن انجام کار فتح و نصرت کا جھنڈا نیکی کے ہاتھ رہا، کہ تقاضائے قدرت اور مشیت ایزدی یہی ہے۔ ''تلخ ماضی سے بیزاری ہی عین شکر گزاری ہے۔'' آخر انسان ہوں۔ ظالم و جاہل اور عجلت پسند بھی، نسیان خمیر میں اور ذہول سرشت میں، خود فراموشی کے ساتھ ساتھ خدا فراموشی بھی! توبہ توبہ! شاید شاعر مشرق نے میری ہی نادانی کا رونا رویا تھا کہ چند کلیوں پر قناعت کر بیٹھا اور تنگیٔ جیب و داماں کا واویلا شروع کر دیا۔

اسی سال صفوان ارمغانِ رحمان ملا اور کچھ عرصہ بعد عمرہ بھی نصیب ہو گیا، پھر اسی سال ایک رات خواب غفلت میں مدہوش تھا کہ نبی رحمت ﷺ میرے خوابوں کو رونق جاوداں بخشنے آئے۔ ہر درِ رحمت سے بادِ نسیم کے سنگ برکتوں کی عطر بیزیاں، ہر آتی جاتی سانس میں ربوبیت کی عنبر افشانیاں، زندگی کے ہر موڑ پر انوارِ الٰہیہ کی بارش اور ہر ہر گام پر برکاتِ خداوندی کا ظہور ہوا، جلدی میں علاج تنگیٔ داماں نہ کر سکا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ گیا۔ بھلا طالبانِ راہِ حق اور بلا کشانِ عشق و وفا کب چین سے بیٹھتے ہیں۔ دیکھو عشقِ حقیقی کی چنگاری کیوں کر شعلۂ جوالہ بن کر دلِ فیضی سے بھڑک اٹھی ہے:۔

کارواں کعبہ شد منزل نشیں
رہروانِ عشق را آرام نیست

بلبل کا قبلۂ آرزو گل خندہ، پروانے کا کعبۂ مقصود، شعلہ قندیل، عشق و عاشقی میں مبتلا اور دوائی فراق کی آگ میں جلتی ہوئی چکور، قربِ قمر کی جستجو میں دیوانہ وار اور لگاتار، دور بلندیوں میں اڑتی چلی جاتی ہے کہ شاید کبھی اپنے محبوب کے چرنوں کو چھو لے، شہید تمنا کی یہ حسرت تو پوری نہ ہوئی، لیکن دیدارِ یار سے تو محروم نہیں!

مگر حضرتِ انسان کا طریق عشق و مستی جدا، خود بھی افضل اور روش دلبری بھی افضل، حال و مستی کے انداز نرالے، جذب و کیف کے پیمانے الگ، طریق قلندرانہ بھی اور رنگ عاشقانہ بھی، حال کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے خودی بھی اور ''قال'' کی گرفت بھی، گاہے فرش پر اور گاہے عرش پر، ہجر و فراق کے کانٹے بھی اور وصال و ملاپ کے پھول بھی حضور بھی اور غیوب بھی...... اور وجد و حال کی اسی کیفیت اور مستی میں ڈوب کر ایک درویش خدامست چیخ اٹھا تھا:۔

ز ہجر و وصل تو بجیرتم چہ کنم
نہ در برابر چشمی، نہ غائب از نظری

ہر گھڑی اسی کی جستجو، ہر لحظہ اسی کا ذکر، دن اس کی حمد و ثنا سے چہکیں اور راتیں اس کی یاد میں مہکیں، آہ بھی اور واہ بھی، مژدہ جانفزا بھی اور اخبارِ روح فرسا بھی، اگر یہ سب کچھ نہیں ہے، تو بندگی ادھوری، ریاضت کھوٹی اور عبادت ناتمام۔

عشق الٰہی کی وہ چنگاری جس کا احساس پہلی دفعہ عمرہ میں طواف کعبۃ اللہ کے دوران ہوا تھا، اندر ہی اندر سلگتی رہی اور پھر حج کے دن آتے ہی سینہ میں دبی آگ نے الاؤ کا روپ دھار لیا۔

بھلا شیطان بھی کب آرام سے بیٹھنے والا ہے، کان میں دھیرے دھیرے سرگوشیاں کرتا رہا، کہ ایسی بھی کیا جلدی......اور ابھی تو بہت عمر پڑی ہے......بچوں کے لئے تھوڑے پیسے تو جمع کر لو، اپنے روشن مستقبل کی فکر کرو، یہ کرو وہ کرو، قریب تھا کہ آدم علیہ السلام اور اولادِ آدم کا یہ ازلی دشمن اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا، لیکن بھلا ہو میری شریکِ حیات کا کہ جس نے شیطان کی ایک نہیں سنی اور اسے ایسے مار بھگایا کہ اس نے پلٹ کر نہ دیکھا۔ عزم و ہمت، ارادہ و استقلال، اخلاص و وفا، صدق و صفا اور حق و صداقت کی اس چٹان نے مجھے قائل کر ہی لیا۔ میری ہر تاویل کا توڑ ایک ہی بین دلیل اور قاطع برہان کہ زندگی کا کیا بھروسہ؟ آخر کار اخلاص و نیاز اور ایمان و ایقان کی فتح ہوئی اور حج کی تیاری کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلے سعودی ہوائی کمپنی کے جہاز میں طرابلس / لیبیا سے جدہ تک دو سیٹیں مخصوص کروائی گئیں تاکہ سفر یقینی ہو جائے پھر ویزہ و پاسپورٹ کی تمام ضروری کارروائیوں کے بعد متعدی امراض کے ٹیکے لگوائے۔ اشیائے خورد و نوش، بالخصوص سبزیوں کے بند ڈبے بسکٹ وغیرہ، نیز کھانے پینے کے لئے استعمال کے چند ضروری برتن، چولہا وغیرہ طرابلس سے خرید کر ساتھ باندھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے۔ اگرچہ یہ تمام اشیائے ضروریات تو حجاز میں بھی بآسانی مل جاتی ہیں۔ مقصد یہ تھا کہ ذکر و عبادت کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت میسر آ سکے، خریداری میں بہت قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ ہوٹلوں میں قیام تو امرِ مجبوری ہے، لیکن طعام کا بندوبست اپنا ہی ٹھیک رہتا ہے۔ ورنہ خرچ کی زیادتی کے ساتھ ساتھ صحت و تندرستی بھی متاثر ہوتی ہے۔ ہوٹلوں کے کھانوں کا تلخ تجربہ تو ہمیں اپریل 1974ء میں عمرہ کے دوران ہو چکا تھا۔

ہمارے سفر کی تاریخ روانگی 13 دسمبر 1974ء تھی۔ اب دن گنے جا رہے ہیں کہ کب انتظار و بیقراری کی یہ طویل گھڑیاں ختم ہوں۔ حج کی نیت چونکہ ابتداء سے ہی تھی اس لئے مناسک حج پر دو تین کتابیں پاکستان سے آتی دفعہ ساتھ لائے تھے۔ اب روزانہ یہی معمول تھا کہ قرآن و حدیث میں بیان کردہ دعائیں ازبر کی جائیں اور پھر میدان عرفات اور دوران طواف وسعی کی خاص دعائیں جو نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم کی ہیں، ان کا ورد روزانہ صبح و شام ہونے لگا۔ ذکر و دعا کے معنی ومفہوم اگر طالب وذاکر پر واضح نہ ہوں تو پھر دعاؤں کی بے تاثیری اور عدمِ قبولیت کی شکایت کیوں؟ نیز دعائیں بھی اگر وہی مانگی جائیں، جو اللہ اور اس کے مقدس رسول ﷺ نے سکھلا دی ہیں تو پھر کیا ہی کہنے! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ظاہری الفاظ کے ساتھ معانی ومفہوم کی سمجھ بھی بخشی۔

پھر یہ انداز گداگری اپنی بیوی اُمِ عمران کو بھی سکھائے، الحمد للہ کہ سید البشر ﷺ کے دہن مبارک سے نکلے ہوئے ان تابدار موتیوں سے وہ بھی فیض یاب ہوئی۔ گویا حج سے پہلے ہم دونوں نے اوراد و وظائف اور مناجات و اذکار کے رنگارنگ اور سدا بہار پھولوں سے اپنے اپنے دامن بھر لئے۔ صدا و پکار کی وہ گونج اور بے کسی و بے بسی کے وہ تڑپتے بول جو برگزیدہ انبیاؑ نے بارگاہ لم یزل میں کانپتے ہاتھوں اور لڑکھڑاتی زبان میں ذریعۂ فریاد بنائے تھے، پھر بارگاہِ ربانی میں یہ التجائیں اور ندائیں اتنی مقبول ہوئیں کہ اللہ رب العزت نے فرقان حمید میں ان کا ذکر کر کے ایسا دوام بخشا کہ سبحان اللہ! سو بارگاہ ذوالجلال میں آہ و فریاد کا ڈھنگ بھی ہم نے قرآنی دعاؤں سے ہی سیکھا۔ ان دعاؤں کی اثر انگیزی نے درد و کرب، سوز و تپش اور گداز و اخلاص کی وہ نعمت جاوداں بخشی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا سرور ابدی، کیف دائمی اور لطف سرمدی ہے۔

بالآخر روانگی کی تاریخِ سعید آئی، دل و جان فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے! آتش شوق تیز ہوئی، دیدۂ تر کی بے تابیاں بڑھیں، جذبۂ خلوص و عمل نے مہمیز لگائی اور گھر میں دو رکعت نفل ادا کرنے کے بعد سفر کی مندرجہ ذیل دعاؤں کا ورد کرتے ہوئے طرابلس ایئرپورٹ پر پہنچ گئے۔ گھر سے باہر قدم رکھتے ہی یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

"ساتھ نام اللہ کے، اللہ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں نہیں ہے گناہوں سے بچ نکلنا اور نیکی اختیار کرنے کی طاقت، بغیر اللہ کی مدد کے" (ابوداود، ترمذی)

اور پھر یہ دعائیں پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِ

"اے اللہ تو ہی رفیق سفر ہے اور تو ہی میرے گھر کا نگہبان ہے"

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ

"اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں سفر کی صعوبتوں سے اور بری طرح لوٹنے سے اور نفع کے نقصان سے اور مظلوم کی پکار سے اور (واپسی پر) اپنے بال بچوں اور مال کی بری حالت دیکھنے سے"

اپنے وطن میں سفر سے پہلے حاجیوں کا جلوس اور سج دھج دیکھنے کے قابل ہوتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دولہا میاں بارات کے ساتھ رواں دواں ہیں۔ پھولوں کے ہار، نوٹوں کے سہرے، خشک میوؤں کے تحفے اور پھر گردن ہاروں کے بوجھ سے اٹی ہوئی، دبی ہوئی کہ سانس گھٹنے کو ہے اور دم رکنے کو ہے۔ بعض حاجی صاحبان تو ڈھول اور بینڈ باجے کا اہتمام بھی کرتے ہیں، تاکہ پورے شہر کو خبر ہو جائے کہ حج کو یوں جاتے ہیں۔ جہالت اور شیطان نے مل کر طرح طرح کی رسمیں نکال رکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہ سروکار، صرف ریاکاری نہیں بلکہ ریاکاری کا بھی ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ رشتہ دار اور عزیز حاجی صاحبان کی پرتکلف دعوتیں کرتے ہیں اور بعض ضعیف الاعتقاد حج پر جانے سے پہلے مزارات پر حاضری بھی دیتے ہیں، تاکہ سفر بخیریت تمام ہو۔ چادریں چڑھائی جاتی ہیں، کپڑے کی بھی اور پھولوں کی بھی، ہائے افسوس! سادہ دل مسلمان کو یہ بھی خبر نہیں کہ جس راہ پر وہ چلا ہے وہ حجاز کو نہیں بلکہ ترکستان کو جاتی ہے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے: ؎

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی

کیں راہ کہ تو می روی ترکستان است

خیر بات ہو رہی تھی کہ حجاج کرام کس طرح شان و شوکت اور دھوم دھام سے حج کو نکلتے ہیں۔ ریاکاری اور نمود و نمائش کے تمام حربے استعمال کرتے ہیں۔ بازاروں میں جلوس نکالے جاتے ہیں۔ جلوس کے آگے آگے نعت خواں حضرات نعت رسول ﷺ پڑھتے ہیں پھر ان پر نوٹوں کی بارش کی جاتی ہے۔ بعض اللہ والے ایسے بھی ہیں جو حج کو نکلتے ہیں، ریاکاری ہوتی ہے نہ کسی قسم کی نمود و نمائش بلکہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہونے دیتے، یہی تقویٰ اور یہی پرہیزگاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یہی ادا پسند ہے اور بس!

یہ طرابلس کا جدید ایئرپورٹ ہے، جمعرات کا دن، الوداع کہنے والوں میں چند احباب ہیں۔ غریب الوطنی نے ریاکاری اور نمود و نمائش سے بال بال بچا لیا۔ الحمدللہ! ورنہ اپنے ملک میں ہوتے تو شاید ہم بھی ریاکاری سے بچ نہ پاتے تکلفات کی دنیا سے ہزاروں میل دور ہمیں نہ ہاروں کی کمی محسوس ہوئی۔ نہ پھولوں کی چاہت لیکن آہ! عزیز و اقارب کی الوداعی دعاؤں سے اور نیک تمناؤں سے تہی دامن رہے اور درد و محبت اور فراق و جدائی کے ان آنسوؤں کو دیکھنے کے لئے ہماری آنکھیں بار بار ہجوم سے ٹکراتیں اور مایوس و نامراد ہو کر واپس لوٹ آتیں۔ بہر حال اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے پندار نفس کو نمود و نمائش اور ریاکاری کی لعنتوں سے پوری طرح محفوظ رکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوقت روانگی حج پر جانے والے مسافروں کو الوداع کہنے والے یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

"اے اللہ اس کی مسافت کی دوری کم کر اور سفر آسان کر"

شام کے پانچ بجے یہ دعائیں پڑھتے ہوئے جہاز کی سیڑھی پر قدم رکھا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

"اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے،
پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لئے مسخر کر دیا ہے حالانکہ ہم
اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور بلا شبہ ہم کو اپنے رب کی طرف جانا ہے۔"

اور یہ دعا بھی پڑھی:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖيهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

"اللہ کے نام سے چلنا اس کا اور رکنا بھی بے شک میرا رب بخشنے والا
مہربان ہے۔"

ہوائی جہاز میں پہلے سے جو مسافر موجود تھے وہ بھی تقریباً سب کے سب عازمینِ حج تھے۔ یہ لوگ مغرب، الجزائر اور تونس سے آ رہے تھے اکثر احرام باندھے ہوئے اور کچھ احرام کے بغیر، جب سب مسافر سنبھل کر بیٹھ گئے تو جہاز نے پر پھیلائے اور محوِ پرواز ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا، پورا جہاز تکبیر و تہلیل کے ترانوں سے گونج اٹھا، عرب عورتوں نے مارے خوشی کے اپنی روایتی چیخ ماری، زبانیں محوِ ذکر و حمد آخر کیوں نہ ہوں؟ جبکہ یہ سفر انتہائی مقدس اور بغیر کسی دنیاوی غرض اور مادی لالچ کے ہے۔

جہاز بلند فضاؤں میں ابھرتا ہوا اور خلاؤں کا سینہ چیرتا ہوا نہایت تیزی کے ساتھ منزلوں کو پیچھے چھوڑتا چلا جا رہا تھا۔ صرف دو گھنٹوں کے بعد بیروت پہنچ گیا، گویا آدھا سفر کٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شکر ادا کیا اور پھر قیام کی یہ دعا مانگی:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

اللہ کے پورے پورے کلمات کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس چیز کے شر سے جو پیدا کی گئی۔

جہاز نے پون گھنٹہ یہاں قیام کیا اور پھر بلد امین کی طرف عازم سفر ہوا۔ رات کے دس بجے ہمارا جہاز جدہ ایئرپورٹ پر زمیں بوس ہوا اور پھر رن وے پر دوڑتا ہوا حاجی کیمپ کے بالکل قریب ٹھہر گیا۔ عرب عورتوں نے منزل پر بخیریت پہنچنے کی خوشی میں خوب چیخیں ماریں۔ ہماری خوشی کی انتہا نہ تھی کہ یہ بابرکت سفر سلامتی اور خیر و عافیت کے ساتھ طے ہو گیا۔ ہمیں پرانے ایئرپورٹ کی بجائے نئے مطار جو کہ ہنگامی طور پر محض حج موسم میں حاجیوں کے لئے بنایا جاتا ہے، پر اتارا گیا تھا۔ ایئرپورٹ کے ساتھ ہی ایک وسیع و عریض حاجی کیمپ ہے، جسے مدینۃ الحجاج بھی کہتے ہیں، سب سے پہلے ہمارے پاسپورٹ متعلقہ عملہ نے اپنے قبضہ میں لئے اور پھر معلم کا نام پوچھ کر وکیل متعینہ جدہ کی تحویل میں دے دیئے۔ مدینہ شریف کے لئے کوئی دوسرا معلم لینا پڑتا ہے، جس کا نام بھی جدہ ایئرپورٹ پر ہی بتانا پڑتا ہے۔ جدہ ایئرپورٹ پر سب سے پہلے وضو کیا۔ احرام باندھا (اگرچہ احرام ہمیں بیروت ہی سے باندھ لینا چاہیے تھا مگر افسوس ایسا نہ کر سکے)۔

دو رکعت نفل، انتہائی خشوع و خضوع اور جذب و شوق کے عالم میں پڑھے۔ ام عمران نے بھی وضو کیا، احرام باندھا اور دو رکعت نفل ادا کیے۔ غسل خانوں اور بیت الخلاؤں کی یہاں کوئی کمی نہیں۔ لہٰذا طہارت اور وضو کے لئے مطلق پریشانی نہیں ہوتی، ہاں ان جگہوں کے لئے ''لوٹا'' بڑا ہی اہم اور ضروری برتن ہے۔ ورنہ پانی کے ہوتے ہوئے بھی طہارت ایک مسئلہ بن جاتی ہے۔ پھر ہم سامان اٹھا کر میدان میں لائے یہاں جگہ جگہ بیٹھنے کے لئے بنچ بھی پڑے ہیں۔ رات قدرے سرد تھی، دسمبر کا مہینہ تھا، انسانوں کا ہجوم قابل دید تھا، حاجی کیمپ کا پورا میدان سامان سے اٹا پڑا تھا، جہاں تک نظر کام کرتی صندوقوں، بستر بندوں اور آدمیوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراتفری کا عالم، نفسا نفسی کا مظاہرہ، حشر کا سا منظر، ہر آدمی بنچ پر قبضہ کرنے کی فکر میں، کیونکہ اکثر زائرین حج کی رات یہیں بسر ہوگی۔ پاسپورٹوں پر کارروائی میں کافی وقت لگ جاتا ہے۔ میں نے بڑی تگ ودو کی کہ آج رات پاسپورٹ کارروائی کے بعد اپنے وکالتہ سے مل جائیں، مگر ساری بھاگ دوڑ رائیگاں گئی۔ ہر حاجی پریشانی کے عالم میں بھاگم بھاگ کبھی اِدھر تو کبھی اُدھر، کوئی حصولِ پاسپورٹ میں حیران و پریشان، تو کوئی سامان کا پہرہ دے رہا ہے۔ چوری چکاری کا یہاں کوئی اندیشہ نہ فکر، لیکن اپنی ہی نادانی اور سادگی کی وجہ سے سامان گم ہو جانے کی صورت میں پریشانی لاحق ہوسکتی ہے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جن کے ساتھی بچھڑ گئے ہیں اور وہ بیچارے فکر مند ہو رہے ہیں۔

اسی پریشانی اور تذبذب میں، میں نے بھی اپنے وکیل صاحب کے دفتر کا رخ کیا، کہ ہمارے پاسپورٹ دخول کی ضروری کارروائی کے بعد جلد مل جائیں ایک گھنٹہ، دو گھنٹے، تین گھنٹے گزر گئے، لیکن پاسپورٹ نہ آئے اور نہ مل سکے۔ آخر چار و ناچار فریدہ (میری بیوی کا نام) کی طرف بھاگا، دیکھا کہ جوں کی توں بت بنی سامان کے پاس کھڑی ہے اور مارے سردی کے ٹھٹھر رہی ہے۔

اگرچہ وکیل متعینہ جدہ کی طرف سے اپنے حاجیوں کا سامان اٹھوانے کے لئے قلی مقرر کیے ہوتے ہیں اور ان قلیوں کی قمیض کی پشت پر وکیل کا نام بھی لکھا ہوتا ہے۔ لیکن ان دی گئی سہولتوں سے عدم واقفیت کی وجہ سے ان میدانوں میں حجاج کرام بہت ہی پریشان اور آزردہ ہوتے ہیں۔ بالخصوص ضعیف مرد و زن، لہٰذا ہم نے قلی لیا، اس نے سامان ریڑھی پر ڈالا اور وکیل وکالتہ کے دفتر کے سامنے لا رکھا اور اسی جگہ ہم نے عارضی طور پر ڈیرہ جما دیا۔ یہ اچھا خاصا برآمدہ تھا، لیکن ہجوم اتنا کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں۔ وہاں بیٹھنے کے لئے جگہ کا ملنا خیال خام تھا، میں بغیر دم لئے ایک بار پھر وکیل صاحب کے دفتر میں گیا، پاسپورٹوں کا پوچھا مگر وہی رٹا رٹایا اور بنا بنایا جواب! کہ ابھی نہیں آئے۔ پاسپورٹوں کا حصول ہر جگہ وبال جان بن جاتا ہے، سو ان کی تلاش میں، ہم خانہ بدوشوں کی رات سرِ صحرا بیت گئی، میں دوڑتے دوڑتے تھک گیا اور فریدہ بیٹھے بیٹھے سو گئی۔

نماز فجر پہلے خود ادا کی، پھر اس اللہ کی بندی کو بیدار کیا کہ اٹھو کہ حالت سفر ہے اور وقت سحر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اللہ رب العالمین کو یاد کرو اور بارگاہِ ربانی میں دعا کرو کہ مشکلات سفر دور ہوں۔ اس افراتفری کے عالم میں بہت سی بوڑھی عورتوں، بوڑھے بزرگوں اور جوانوں کو پاسپورٹوں کی تلاش میں زارو قطار روتے دیکھا۔ بندرگاہ ہو یا ہوائی اڈہ دونوں جگہ ہر حاجی کو ایک دن اور ایک رات پاسپورٹ حاصل کرنے اور پھر مکہ شریف جانے کے لئے ٹیکسی کے بندوبست میں کھپانے پڑتے ہیں۔ سفر کی تھکان اور ذہنی پریشانی اس پر مزید ہوتی ہے۔ پاسپورٹ کے حصول میں غیر معمولی بھاگ دوڑ اس لئے بھی کی کہ اگلے دن جمعہ تھا۔ ہماری آرزو اور دلی تمنا تھی کہ ہم نماز جمعہ بیت اللہ میں ادا کریں۔ لیکن افسوس یہ حسرت، یہ آرزو اور یہ دلی تمنا پوری نہ ہوئی۔ سفر کی صعوبتیں تو ابھی شروع ہوئی ہیں۔ دن بھر سفر کیا، رات بھر جاگ کر، پاسپورٹ کی تلاش میں مارا مارا پھرتا رہا، سر میں شدید درد، بدن تھک کر چور چور ہو گیا۔ اس پر مزید یہ غم اور فکر کھائے جا رہا تھا کہ کہیں پاسپورٹ گم ہو گئے تو پتہ نہیں کب تک یہاں پڑے رہیں۔ اللہ کے فضل سے ہمارے پاس تھرماس میں گرم چائے اور بیگ میں بسکٹ تھے۔ بسکٹ کھائے اور چائے نوش جان کی، یوں وقتی ناتوانیوں کا تدارک کر لیا گیا۔

آخر خدا خدا کر کے دوسرے دن صبح آٹھ بجے پاسپورٹ ملے، ایک عرصہ سے اپنے عرب بھائیوں میں رہنے کے سبب عربی زبان میں جو تھوڑی بہت شُد بُد ہو گئی تھی، وہ یہاں بہت کام آئی۔ اسی میدانِ حشر میں ہمارے قریب ایک تیونسی بوڑھی عورت آٹھ دن سے یہاں پڑی پاسپورٹ کے لئے سسک رہی تھی۔ یہ منظر انتہائی کربناک اور دکھ دہ تھا۔ ناخواندہ اور سادہ لوح حاجیوں کا تو یہاں اللہ ہی حافظ ہے، جناب وکیل کے ''منشی جی'' کو فیس ادا کی۔ ٹیکسی کے لئے ٹکٹ، ایک چٹ کی صورت میں ''منشی جی'' نے ہمارے ہاتھ میں تھما دی۔ دونوں کی کل فیس تین صد ریال وصول کی گئی، لیکن رسید پر وصولی 168 ریال لکھی گئی۔

وادیٔ مقدس اور سرزمین خیر و ایمن میں قدم رکھتے ہی قلب و ذہن کو بے ایمانی اور بددیانتی کا یہ چرکہ کچھ عجیب سا لگا۔ لیکن راہِ شوق میں بلاکشانِ عشق و وفا ان چرکوں کو خاطر میں کب لاتے ہیں؟ اب ٹیکسی کی تلاش شروع ہوئی۔ چونکہ اس سال ٹیکسیوں کا انتظام حاجیوں کی سہولت اور ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرائیوروں کی لوٹ کھسوٹ سے بچانے کے لئے حکومت نے اپنے ہاتھ میں رکھا تھا، لہٰذا ٹیکسیوں کا قحط ضروری تھا۔

ٹیکسی ڈرائیور پاکستانی ہو یا حجازی، آخر ٹیکسی ڈرائیور ہی ہے۔ گھنٹوں بعد ایک ٹیکسی آتی اور پل بھر میں دھکم پیل کے بعد بھر جاتی۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں سے مسلسل پریشانی اور لگاتار بھاگ دوڑ کی وجہ سے تھکن کی شدت اور کمزوری و نقاہت نے زور پکڑا، بھوک کا حملہ اس پر مزید، ام عمران نے ایام حج کے لئے اچھی خاصی مقدار میں گھر میں سوجی کی مٹھائی بنالی تھی۔ یہ برکت والی مٹھائی ہر آڑے وقت ہمارے کام آئی۔ مدینۃ الحجاج یعنی حاجی کیمپ میں بھی یہ مٹھائی بھوک کو مٹانے اور ہماری توانائی کو بحال کرنے میں کافی مددگار ثابت ہوئی۔

دن کے دو بجے تک ٹیکسی کے لئے تگ ودو جاری رہی، حرم شریف میں جمعہ کی نماز ہمیں اپنی تمام تر توقعات کے باوجود نہ مل سکی۔ اسی اثنا میں ایک ٹیکسی آئی، بڑی مشکل سے سامان رکھا، سوار ہوئے ہی تھے کہ قلی اور ڈرائیور کے مابین آنکھوں ہی آنکھوں میں راز و نیاز کی کیا باتیں ہوئیں؟ رب کعبہ ہی جانے! اچانک ڈرائیور صاحب بگڑ بیٹھے، سامان نیچے اتارنے کا نادر شاہی حکم صادر ہوا اور وضاحت یہ کی کہ ٹیکسی نہیں چلے گی۔

گزشتہ عمرہ کے دوران دو عدد ریال خرچ ہونے سے بچ گئے تھے۔ وہ بیگ سے نکال کر قلی کو دینا چاہے۔ لیکن یہ حقیر رقم اس کی نگاہ حرص کی تاب نہ لاسکی۔ ادھر ٹیکسی ڈرائیور برابر اصرار کیے جا رہا تھا کہ فوراً اترو، میں نے احتجاج کیا اور فریدہ کو کہا کہ چپکے سے بیٹھی رہے، دیکھیں بھلا کیا کرتا ہے۔ میرے اندازے اور توقعات نقشِ بر آب ثابت ہوئیں۔

ڈرائیور نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، صندوق اٹھایا اور سڑک پر دے مارا اور آمادہ بہ جدال ہو گیا۔ اس ذاتِ شریف کی وحشت و جرات عمر بھر یاد رہے گی اور حالتِ کفن میں (یعنی احرام کی حالت میں) اپنی بے کسی اور بے چارگی بھی ہمیت اور غیظ و غضب نے جوش مارا، کہ میں بھی اس کے منہ پر ایسا گھونسہ رسید کروں کہ جبڑا باہر اور ساتھ ہی اسے چھٹی کا دودھ یاد آ جائے۔ لیکن کفن کی دو چادریں روک بن گئیں، غصہ پر قابو پایا اور غیظ و غضب پر لاحول پڑھی' یہ بھی میرے اللہ عزوجل کی خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت تھی۔ حسرت و یاس کے سمندر میں ڈوبے ہوئے، اپنی رفیقہ حیات اور ندیم قافلۂ حج کا منہ دیکھا۔ وہ مجسمۂ صورتِ سوال اور پیکرِ صبر و شکر بنی، مجھ پر اور میری پریشانیوں پر درد بھری نگاہیں گاڑتی رہی۔ کاش سعودی حکومت ٹیکسی سٹینڈوں اور قلیوں کی کارکردگی پر گہری نظر رکھنے کے لئے کوئی مؤثر اقدام کرے۔ بالخصوص مدینۃ الحجاج کے تمام ٹیکسی اڈوں پر شرطوں یعنی پولیس والوں کو متعین کرے، تاکہ حجاج کرام کو ڈرائیوروں اور قلیوں کی ناجائز کمائی اور دھاندلی سے محفوظ رکھیں۔ حاجی کیمپ میں جو ایک آدھ شرطہ نظر آتا بھی ہے، وہ محض بت بنا کھڑا رہتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ٹیکسی والوں اور ان کے دلالوں نے اُسے ہپناٹائز کر رکھا ہے۔

آخر ربِ کعبہ کو ہماری مجبوریوں اور ناتوانیوں پر رحم آیا، مایوسی اور ناامیدی کے سیاہ بادل چھٹ گئے اور مطلع بالکل روشن اور صاف ہو گیا۔ ہمیں ایک ٹیکسی مل گئی، خود سامان رکھا اور قلی کو آواز دے کر پانچ ریال دیئے کہ کہیں یہ ظالم پھر اپنے اشارہ ابرو سے کوئی نیا فتنہ نہ کھڑا کر دے۔ ڈرائیوروں اور قلیوں کی چیرہ دستیوں کو بھانپتے ہوئے میں نے جدہ حاجی کیمپ سے دس ڈالر کیش کروا لئے تھے، تاکہ بوقت ضرورت کام آئیں۔ ٹیکسی بلدِ امین کی طرف چل پڑی۔ ہم دونوں میاں بیوی کی زبانوں پر بے اختیار "لبیک لبیک" کا ترانہ حمد جاری ہو گیا:

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ،
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ

"حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں بے شک تمام تر تعریف اور انعام تیرا ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے"

ٹیکسی ہر مرکز تفتیش پر چیکنگ کے لئے رکتی رہی۔ ہر چیک پوسٹ پر پاسپورٹ و دیگر کاغذات چیک کیے جاتے ہیں۔ پاسپورٹ پہلے ہی ٹیکسی ڈرائیور اپنے قبضے میں لے لیتا ہے۔ سواریاں ٹیکسی میں باآرام بیٹھی رہتی ہیں، آہستہ آہستہ ہم حرم شریف کے قرب میں آ رہے تھے۔ ریڈیو پر حرم شریف میں جمعۃ المبارک کا خطبہ جاری تھا، ہر زائرِ حرم اور ہر راہ گیر یہ تقریر دلپذیر ریڈیو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگائے بڑی توجہ اور انہماک کے ساتھ سن رہا تھا اور ہمیں قضائے جمعہ کا غم کھائے جا رہا تھا۔ واحسرتا، اگر ہمیں علی الصباح بروقت ٹیکسی مل جاتی تو خطبہ جمعۃ المبارک سے کبھی محروم نہ ہوتے، ٹیکسیوں، کاروں اور ٹرکوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو سوئے حرم رواں دواں ہے۔ راہ عشق کا ہر صحرانورد "آ گیا آ گیا اور حاضر، حاضر" کی دلنواز صدائیں لگا رہا ہے۔

کیا مجال جو کسی زائرحرم کی زبان رک جائے "حال" اور "قال" کا عجیب سماں طاری ہے۔ روحانیت کا نور ہر چہرۂ زائر پر ہالہ بنائے ہوئے ہے۔ ساری دنیا کے انسان ایک ہی سمت میں قدم زن ہیں، سب کے سب ایک ہی مرکز کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں، ان میں ترکی بھی ہیں اور ایرانی بھی، پاکستانی بھی اور افغانی بھی، ہندی بھی اور چینی بھی، یوگوسلاوی بھی اور انڈونیشی بھی، مصری بھی اور شامی بھی، افریقی بھی اور امریکی بھی، عربی بھی اور عجمی بھی، گورے بھی اور کالے بھی، سب کے سب نشۂ توحید سے سرشار اور صبغۃ اللہ میں رنگے ہوئے ایک ہی مدرسۂ فکر کے فیض یافتہ، صرف اور صرف ایک رب کو پکارنے والے، ایک ہی قرآن کے ماننے والے، ایک ہی مقدس گھر کے گرداگرد گھومنے والے، سب کا مرکز بھی ایک، محور بھی ایک جذبۂ شوق وعمل میں ڈوبے ہوئے لباسِ فقیری زیب تن کیے ہوئے، عجز وفروتنی، انکساری و بے کسی، اخلاص و نیاز اور تواضع و خاکساری کے پیکر، خلوص و مروت، اخوت ومؤدت اور حق وصداقت کے خوگر، شہیدانِ وفا، شیدایانِ توحید، بلاکشان راہ حق اور جنت میں طالبان دید ونظارہ، قافلوں کی صورت میں سوئے منزلِ جاناں گرتے پڑتے لیکن پیہم رواں دواں ہیں۔ شوقِ نظارہ کی آرزوئیں اپنے کمال پر ہیں اور آخرت میں ذوقِ دید کی تمنائیں اپنے نکتۂ عروج پر آ گئی ہیں۔ بے تابیوں کا ہجوم وغموم دم بدم بڑھ رہا ہے اور بے قراریاں ہیں کہ سیلاب بن کر قلب وذہن پر امڈ پڑی ہیں۔ اس عالمِ ذوق و شوق اور حالتِ وجدو حال میں، مینارۂ حرم نظرنواز ہوا۔ انتظار کی ساعتیں ختم ہوئیں، بیقراریاں رفو چکر، بے تابیاں غائب، دل پریشان کو قرار آیا اور روحِ مضطرب کو بلدِ امین میں پہنچ کر امن و امان ملی۔ تکبیر وتہلیل کی لے تیز ہوئی، تلبیہ کے وجد آفرین اور کیف آگیں بول فضا میں ابھرے، حضوری کی ندا، زمین پر کی گئی، لیکن گونج عرشِ عظیم پر سنی گئی، شہرِ امن و امان اور اس وادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر و ایمن میں اترنے والوں کی زبانیں، حج تک تلبیہ پکارتی رہیں گی اور پھر اس انوکھی صدا و پکار کی گونج ان نورانی فضاؤں اور پاک وسعتوں میں ہمیشہ کے لئے رچ بس جائے گی۔ اللہ کی بڑائی و بزرگی، حمد و ثنا، تسبیح و تحمید اور تکبیر و تہلیل ہر سو جاری ہے، لیکن اس مقدس اور متبرک شہر کی شان اور عظمت کچھ اور ہی ہے۔ ہر کوچہ و بازار اور ہر مسکن و منزل مشتاقان رب البیت سے اٹی پڑی ہے۔ ہماری ٹیکسی ہجوم میں سے گزرتی ہوئی اس قدیم و عظیم شہر کے کئی چکر لگا چکی لیکن ''حضرت معلم جی'' کا ڈیرہ نہ مل سکا، آخر سعی بسیار کے بعد شام پانچ بجے ''معلم کا ٹھکانہ'' ملا۔ معلم موصوف کا دفتر پا لینے کی از حد خوشی ہوئی۔ یوں تو یہ ''ڈیرہ'' بیت اللہ شریف کے بالکل قریب ہے، لیکن محلّہ کے اندرون حصہ میں واقع ہونے کی وجہ سے جلد نہ مل سکا۔ معلمین کی اعلیٰ خدمات کے سلسلہ میں بلند بانگ دعووں میں سے ایجنٹ حضرات ایک دعویٰ کچھ زیادہ ہی کرتے ہیں، یعنی معلم کا دفتر حرم شریف کے بالکل قریب بتاتے ہیں۔ ہر زائر حرم کی کوشش ہوتی ہے کہ ان کی رہائش کا بندوبست حرم شریف کے قریب تر ہو۔ معلمین حضرات کی نظر خدمت اور حسن سلوک کے بجائے زائرین کی جیب پر رہتی ہے اور بالخصوص ان حاجیوں کی طرف جو معلم صاحب کے ذاتی ہوٹل میں قیام فرما ہوں اور ان ہوٹلوں کے کرائے، اللہ! اللہ! ہم نے سب سے پہلے معلم صاحب کے آفس سیکرٹری یعنی ''منشی جی'' کی خدمتِ عالیہ میں یہ درخواست گزاری کہ عالی جاہ ہمیں سر چھپانے کی جگہ ملنی چاہیے، لیکن ان کی گوناں گوں قسم کی مصروفیات آڑے آ گئیں اور نہ ہی منشی جی نے دوبارہ کوئی دلچسپی لی وہ لوگ ایسی چیخ و پکار اور آہ و فریاد سننے کے عادی ہوتے ہیں اور قدرے بے حس ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں سے کسی قسم کے تعاون کی امید لگائے رکھنا، اپنے تئیں دھوکہ میں ڈالنا اور وقت کا ضائع کرنا ہے۔ اکثر یہ لوگ پاکستانی اور ہندوستانی مسلمان ہوتے ہیں۔ عربی لباس پہنے عرب ہی لگتے ہیں، عربی تقریر اور تحریر میں بھی کام چلا لیتے ہیں۔ اس پر مزید یہ کہ سادہ لوح حاجیوں کو بیوقوف بنانا ان کو خوب آتا ہے۔ ان کی سوچ کا محور صرف اور صرف معلم کا مالی فائدہ اور اس کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے۔ بیچارے حاجیوں سے ان کو کیا لینا دینا۔

ہم دونوں گزشتہ چوبیس گھنٹوں سے لگاتار بے آرام رہنے کی وجہ سے کمزوری، نقاہت اور سر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدید درد میں مبتلا تھے۔ دل و دماغ، اپنی حرماں نصیبی اور تیرہ بختی پر رنجور تھے کہ نہ تو حرم شریف میں جمعہ کی نماز ملی اور نہ مکان ملنے کی کوئی صورت نظر آئی۔ نیز عمرہ میں تاخیر اس پر مزید تھی۔ حج کی کتابوں میں پڑھا اور علما سے بھی سن رکھا تھا کہ مکہ شریف میں داخل ہوتے ہی ہر طرف سے منہ موڑ کر "طوافِ قدوم" کرنا چاہیے۔ جوں ہی تاخیر کا احساس ہوا تو میں اٹھ بیٹھا۔

ایک بار پھر وضو کیا اور ام صفوان کو بھی وضو کی تلقین کی۔ سامان کو وہیں معلم کے دفتر میں چھوڑا مکان کی تلاش کو اگلے دن پہ ڈالا۔ "منشی جی" کا خیال تھا کہ تھوڑی دیر اور بیٹھیں جب پانچ دس حاجی مزید آ جائیں گے تو پھر وہ ہمیں "ٹولی" یعنی گروپ کی شکل میں کسی معلم کے ساتھ عمرہ کے لئے بھیجیں گے۔ اسے کیا خبر کہ ہم خاک نشین کفن پوش پہلے بھی ان پاک راہوں سے گزرے ہیں اور عمرہ کی سعادت سے ماشاء اللہ بہرہ ور ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ہم دونوں میاں بیوی بغیر کسی معلم کے اللہ کے بھروسے پر چل دیئے۔ معلم کے "ڈیرا" سے نکلتے ہی یہ دو حاجیوں پر مشتمل ننھا سا قافلہ "آ گیا، آ گیا" اور "حاضر حاضر" پکارتے ہوئے:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ،
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ

انسانوں کے سمندر میں ڈوب ڈوب کر ابھرتا ہوا اور ابھر ابھر کر ڈوبتا ہوا درِ حرم تک آ پہنچا، یہ باب السلام ہے۔ دایاں قدم اندر رکھتے ہی یہ دعا بڑے ہی سوز اور اخلاص کے ساتھ پڑھی:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

"یا اللہ اپنی رحمت کے دروازے مجھ پر کھول دے"

سبحان اللہ، دعا مانگتے ہی قبول ہوئی اور فی الواقع ابدی رحمتوں کے در وا ہو گئے۔ پھر جوں جوں آگے بڑھتے جاتے، نگاہیں بے قرار ہو کر بار بار انسانوں کی اوٹ سے اس "چار دیواری" اور رحمت کی پھلواری کی تلاش میں رہیں کہ دید کو ترستی آنکھیں جلد شرفِ نظارہ پائیں۔ آنکھوں سے سیلِ گریہ جاری ہو کر روح و بدن، دونوں کی تطہیر کا اہتمام کرتا رہا، گویا ظاہر کے ساتھ باطن نے بھی اللہ ربّ البیت کے حضور پیش ہونے سے پہلے وضو کر لیا۔ جذبِ شوق اور وجد و حال کا یہ عالم کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت اللہ دیکھتے ہی ایک بار پھر ہماری آنکھوں سے تڑپتے ہوئے آنسوؤں کا دجلہ بہہ نکلا اور بارگاہِ قدوس میں ان آنسوؤں سے بڑا اور کوئی ہدیہ نہیں، آنسوؤں کی روانی کی ترجمانی زبان نے یوں کی:

اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتِ تَشْرِیْفًا وَّتَعْظِیْمًا وَ تَکْرِیْمًا

''یاالٰہی اس گھر کی عزت، عظمت اور بزرگی زیادہ کر''

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی دلنواز اور جان گداز صداؤں سے آج پورا حرم شریف گونج رہا ہے اور یہ گونج آج ہی نہیں بلکہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ بقول حضرت اقبالؒ: ؎

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں، لا الہ الا اللہ

حرم شریف ہی نہیں بلکہ ''بلد امین'' کے ہر کوچہ و بازار اور ہر در و دیوار سے پاک صداؤں کا شور ہے۔ جس طرح ندی، نالے اور دریا، سمندر میں گرتے ہی اپنا وجود کھو دیتے ہیں، بالکل اسی طرح زائرین کے لاتعداد قافلے اور ان گنت ''ٹولیاں'' متواتر آ رہی ہیں اور پھر دریائے رحمت میں یہ سفینے اترتے چلے جا رہے ہیں، ربانی رحمتوں کا یہ بحرِ بے کنار، قیامت تک یوں ہی لہریں لیتا رہے گا۔ کعبۃ اللہ کو دیکھ کر مانگی گئی دعاؤں کی اثر پذیری اور قبولیت اپنی آنکھوں سے دیکھی، باطنی نہیں بلکہ ظاہری آنکھوں سے، بیت اللہ جلالت و بزرگی اور عظمت و مہابت کا زندہ و تابندہ نشان، جسے ایک دنیا گھیرے میں لئے رب البیت کی تقدیس و بزرگی، جبروت و سطوت، قہاری و غفاری اور شانِ کبریائی کا اعلان کر رہی ہے۔ رشد و ہدایت اور نور و معرفت کا یہ مخزن، توحید و الوہیت کا یہ منبع اور حق و صداقت کا یہ سرچشمہ کہ جس کے سوتے کبھی خشک نہیں ہوں گے۔ حضرت ماہر القادری مرحوم نے دورانِ طواف بیت اللہ اور حرم شریف کا نقشہ کچھ یوں کھینچا ہے، سبحان اللہ: ؎

حرم میں اذانِ سحر اللہ اللہ — کہ ہیں وجد میں بام و در اللہ اللہ
مقام ابراہیم پر وہ دعائیں — یقین و قبول و اثر اللہ اللہ
وہ کعبہ جسے دیکھ لینا عبادت — مسلسل ہے پیش نظر اللہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے اَللّٰھُمَّ زِدْ ھٰذَا الْبَیْتِ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا وَ تَکْرِیْمًا کے بعد ایک بار پھر ربِّ ذوالجلال کی بارگاہِ عظیم میں لبیک کی ندا لگائی اور گریہ کناں آنکھیں پہلے بیت اللہ کے در و دیوار سے ٹکراتیں اور پھر بے اختیار رب العرش کی طرف اٹھ جاتیں۔ ناداری و فروتنی اور عجز و انکساری کی انہی کیفیات میں گرتے پڑتے حجر اسود کے سامنے آئے۔ یہ وہی مبارک پتھر ہے جس کے متعلق نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

''حجر اسود بہشت سے اترا اور وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، لیکن اولادِ آدمؑ کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا'' (ترمذی شریف)۔

اور یہ بھی فرمایا:

''خدا کی قسم اللہ تعالیٰ ضرور اٹھائے گا حجر اسود کو قیامت کے روز، دو آنکھیں ہوں گی اس کی جن سے دیکھے گا اور زبان ہوگی بولے گا جس کے ساتھ، گواہی دے گا اس شخص کے لئے جس نے بوسہ دیا ہوگا اسے۔'' (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے سنا:

''حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ السلام جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ خدائے ذوالجلال نے ان کی روشنی کو دور کر دیا، اگر ان کی روشنی دور نہ کرتا تو وہ مشرق اور مغرب کے درمیان (سب جگہ کو) منور کر دیتے۔'' (ترمذی شریف)

کثرتِ ہجوم کے سبب حجرِ اسود کو بوسہ تو نہ دے سکے، لہٰذا دور سے ہی استلام کر لیا، یعنی ہاتھ سے اشارہ کیا اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ کو چوما اور پھر دعائے ذیل پڑھتے ہوئے مستانہ وار چل پڑے یعنی طوافِ بیت اللہ کا آغاز ہوا۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

''پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ کی مدد کے بغیر نہ ہم بدی سے بچ سکتے ہیں اور نہ نیکی کر سکتے ہیں"

دریائے رحمت میں قدم رکھتے ہی چشم پرنم ہوئی، جسم پر لرزہ طاری اور خوف آخرت سے نبضیں ڈوبنے لگیں، حال بھی اور "قال" بھی۔ شوقِ طواف بھی اور ذوقِ اذکار بھی، تکبیر و تہلیل بھی اور حمد و ثنا بھی، توبہ کے آنسو بھی اور بخشش کی آس بھی، تسبیح و تحمید کے پھول بھی اور گدا و صدا کے نالے بھی، وجد و کیف کی سرمستیاں بھی اور جذب و شوق کے نغمے بھی، راز و نیاز کی باتیں بھی اور خلوص و وفا کی حکایتیں بھی، غمِ دوراں کی فریاد بھی اور فکرِ روزگار کی شکایت بھی۔ اب نہ کریں گے! تو پھر کب؟ طواف اور سعی صفا و مروہ کی حقیقی لذتیں وہی لوگ جانتے ہیں جو بذاتِ خود یعنی بغیر کسی معلم و مطوف کے طواف و سعی کرتے ہیں۔ گزشتہ عمرہ میں سعی کے دوران ہمارا ایک چکر "حضرت معلم" کی جلد بازیوں کا شکار ہوا تھا، سو اب معلم و مطوف سے بے نیاز ہو کر، ذکر کرتا، قدم اٹھاتا، دریائے رحمت میں تیرتا ہوا اور موجوں سے کھیلتا ہوا کبھی رقصاں، گاہے افتاں اور گاہے خیزاں، لڑکھڑاتے ہوئے، چلتا رہا۔ اس دنیا میں میرا ساتھی یعنی میری بیوی، میرے کفن کا ایک کونا پکڑے، گرتی پڑتی اور ٹھوکریں کھاتی ہوئی میرے پیچھے پیچھے ہو بہو میری چال اور وہی ذکر و گفتار کرتی ہوئی، رواں دواں ہے۔ اللہ کرے اگر کبھی آخرت میں جنت مل گئی تو اس کی رفاقت نصیب ہو۔ آمین! لیجیے یہ مقامِ ابراہیم ہے جنت کے یاقوتوں میں سے ایک یاقوت، یہی ہے وہ رشکِ جنت نشان، جس کے بارے میں فرقانِ حمید میں ارشاد ربانی ہوا:

وَاتَّخِذُوْا مِن مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (البقرہ:۱۲۵)

"اور بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ"

اسی گوشہ منور میں سرورِ رسولاں ﷺ نے یہ دعا مانگی تھی:

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَ بَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّي بِخَيْرٍ

"اے اللہ قناعت بخش مجھے اس رزق پر جو تو نے عطا کر رکھا ہے اور اس میں برکت ڈال اور میری ہر غائب چیز پر خیر کے ساتھ نگہبان ہو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے بھی دل کی گہرائیوں سے یہی تمنا دہرائی، اب حال یہ ہے کہ خوف آخرت اور خشیتِ خداوندی نے جسم کے ہر ہر حصے پر پڑے جما لیئے ہیں، عبودیت و نیاز مندی اور اخلاص و وفا کا ظہور، بدن کے تمام اعضاء سے ہو رہا ہے۔ نگاہیں کبھی ''ملتزم'' کی طرف اٹھتیں تو کبھی ''میزابِ رحمت'' کا نظارہ کرتیں اور کبھی حطیم کے بابرکت دیدار ہوتے۔ لیکن زبانِ فقیر برابر دلِ حزیں کی ترجمانی کر رہی ہے اور ذکرِ الٰہی میں محو ہے۔ چلتے چلتے ''رُکنِ یمانی'' آ گیا، بے پناہ ہجوم کے باعث اسے بھی چھو نہ سکے، بس دور ہی سے اشارہ کر لیا اور پھر وہی صدائے فقیراں اور نوائے درویشاں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَا وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ

''اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی اور سکون و عافیت مانگتا ہوں''

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

''اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ سے بچالے'' (البقرۃ:۲۰۱)

یہ دعا و صدا اور پکار ختم ہوتے ہی ''حجرِ اسود'' آ گیا اور اللہ کے فضل و کرم کے جلو میں ہمارا ایک شوط (چکر) پورا ہو گیا، رحمت کی موجیں یم بہ یم اور قطار در قطار اٹھتی رہیں اور ہم پیہم رواں رہے واردات قلبی اور روحانی کیفیات کا یہ عالم کہ نگاہِ مضطرب بار بار بلند آسمانوں کی طرف اٹھتی رہی:

کہ اے اللہ! تو سمیع و بصیر ہے، دیکھ گردشِ دوراں سے بھاگے ہوئے یہ پریشان انسان، مختلف بولیاں بولنے والے، کس طرح تیرے مقدس گھر کے گرداگرد محوِ خراماں ہیں، تیری حمد و ثنا کا یہ اچھوتا اور منفرد منظر اور بے مثل سماں، آسمانوں میں ہو تو ہو، لیکن صفحۂ ہستی پر اس کی نظیر کہاں؟ زبانیں تیری تقدیس و تحمید میں زمزمہ سنج ہیں اور آنکھیں تیری عظمت و کبریائی اور ہیبت سے گریہ کناں، ایک ہی منزل کے سب راہرو، ایک ہی رنگ توحید میں سب رنگے ہوئے، ایک ہی در کے سوالی۔ طواف جاری ہے، ماضی میں جاری تھا اور زمانہ استقبال میں بھی یہ بحرِ رحمت یوں ہی لہریں لیتا رہے گا۔ ذوق و مستی، سوز و گداز، تواضع و انکساری اور عجز و نیاز کے یہ پیکر، عالم بیخودی میں رقص کناں ہیں۔ دین و دنیا اور آخرت کی عافیتوں اور بخششوں کے یہ طلبگار اور خدائی رحمتوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ امیدوار ہاتھ پھیلائے، خراماں خراماں محوِ طواف ہیں۔اسی جذب وکیف اور لطف وسرور کے عالم میں سات شوطِ پورے یعنی طواف القدوم مکمل، سفر کی تھکن غائب، سردرد تو جیسے کبھی تھی ہی نہیں، طبع ناتواں، جذب وانجذ اب اور خلوص وعمل کے دور سے گزر رہی تھی۔

انشراحِ صدر نے دنیا ومافیہا سے بالکل بے نیاز کر دیا، فکرِ فردا اور غمِ امروز کا یہاں کیا گزر؟ ''حال'' میں سب بے حال اور ''قال'' میں سب ترانہ ریز، جلالت خدائے بزرگ وبرتر کا ظہور ہر گھڑی اور ہر آن ہو رہا تھا اور آسمانی برکتوں کا نزول ہر سو جاری جب طواف القدوم کے سات چکر پورے ہو گئے تو یہ آیہ قرآنی اور حکم ربانی پڑھتے ہوئے: ''وَاتَّخِذُوْا مِن مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى'' مقام ابراہیمؑ پر آئے۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں کبھی امام الانبیا سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ رب البیت کی بارگاہ میں جبیں سائی کی تھی اور اسی مقدس مقام پر رحمت العالمین ﷺ سجدہ ریز ہوئے تھے۔ مقام ابراہیمؑ، شعائر اللہ میں سے ہے، جب تپتے ہوئے ریگ زار میں، چٹیل اور بے آب وگیاہ پہاڑیاں، بادِ صرصر کے تند وتیز جھونکے، جھلستی ہوئی دھوپ میں نبی باپ اور نبی بیٹا، ایک معمار اور ایک معاون ومددگار مزدور، تعمیر کعبہ میں ہمہ تن مصروف، گرمی کی شدت کے سبب دونوں یعنی باپ اور بیٹا پسینہ میں شرابور جب تھوڑی دیر ستانے کے لئے رکے تو مقامِ ابراہیم پر سیدنا ابراہیمؑ کے پاؤں کے نشان، خاکِ مکہ اور حرم کے صحن میں کچھ اس طرح پیوست ہو گئے کہ ہمیشہ کے لئے اپنا نشانِ ذیشان چھوڑ گئے اور ان شاء اللہ یہ نشانات اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنتیں اور دیگر آثار قیامت تک محفوظ رہیں گے۔ آج جو بیت اللہ میں ساری دنیا کے انسان اُمڈ پڑے ہیں۔ یہ سب اللہ کا فضل اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہِ قدوس میں کی گئی التجاؤں، تمناؤں اور دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یہ دریائے رحمت یوں ہی موجزن رہے گا۔ اس سرزمین میں ریت کے تودے، خشک اور برگ وبار سے بے نیاز پہاڑ، لیکن اس سب کے باوجود رزق اور پھلوں کی کثرت اور فراوانی کبھی کم نہ ہو گی۔ یہ برکت، یہ کرامت، یہ معجزہ ربّ البیت کی رحمتِ بے پایاں کا ظہور اور فضلِ عمیم کا کرشمہ اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمر اور صداؤں کا نتیجہ ہے! اللہ تعالیٰ کے اس برگزیدہ بندے نے توحید والوہیت کی خاطر پہلے اپنے باپ سے ٹکر لی پھر اپنی قوم سے نبرد آزما ہوا۔ بتکدے میں گھس کر ایک ایک بت کو زمین بوس کیا۔ بادشاہ وقت ظالم نمرود نے آپؑ کو آگ میں ڈالا، لیکن اللہ کی ذات نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو اس امتحان سے بھی بال بال بچا لیا۔ ایک اور کٹھن منزل اور سخت تر آزمائش میں ڈالے گئے، یعنی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرو۔ باپ اور بیٹا دونوں راضی برضا اس امتحان میں کامیاب و کامران ہو گئے۔ حضرت اقبالؒ نے نبی باپؑ اور نبی بیٹےؑ کی قربانی کی کڑی آزمائش پر خوب منظر کشی کی ہے:۔

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی؟

آج تک کتنی نورانی اور مقدس پیشانیوں نے اس بارگاہ بے نیاز میں ذوق سجدہ کے مزے لوٹے؟ ان کی تعداد رب البیت ہی جانے! یہ مقام ابراہیمؑ بھی قبولیت دعا کا خاص گوشۂ رحمت ہے۔ حج کے موسم میں ہجوم کے سبب اس کنجِ خیر و برکت میں دو نفل کی ادائیگی آسان نہیں، بلکہ کارے دارد ہے اکثر حاجی صاحبان نماز پڑھتے ہوئے آپ کے سروں کے اوپر سے پھلانگ جاتے ہیں۔ دھکم پیل میں جان جانے کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔

اب ہم دونوں مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز نفل کی ادائیگی کے لئے بڑھے۔ یہاں دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے زائرینِ حج کا اژدھام تھا۔ دھکم پیل اور جگہ کے حصول کے لئے کشمکش جاری تھی۔ یہاں دو رکعت کی ادائیگی حج اور عمرہ کا اہم رکن ہے، لہٰذا یہاں ہجوم کا ہونا قرین قیاس ہے۔ پہلے میں بازو پھیلا کر کھڑا ہوا اور حاجیوں کے ریلے کو روکنے کے لئے برابر الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکارتا رہا اور حاجیوں کے سیلاب کے آگے پشتہ بن گیا، تا کہ ام عمران امن وسکون کے ساتھ ربِ کعبہ کی کبریائی بیان کرے اور طلب و سوال کا دامن پھیلا کر براہ راست اسی ذات بزرگ و برتر سے مانگے۔ وہ سمیع و بصیر ہے اور سب کی سنتا ہے۔ اس کی آہ وفغاں بھی ضرور سنے گا۔ انسانوں کے ریلے کو بار بار روکتا رہا اور یہ اللہ کی بندی، بندگی اور نیاز مندی کا اظہار کرتی رہی۔

اب اللہ رب البیت کے حضور مقامِ ابراہیمؑ پر سجدہ ریز ہونے کے لئے میری باری آئی، فریدہ نے انسانی موجوں کے آگے بازو پھیلا کر بند باندھا اور میری نماز کا "ڈھنڈورا" صلوٰۃ صلوٰۃ کہہ کر پیٹتی رہی۔ گویا نماز کا واسطہ دے کر میرے سر کی سلامتی مانگتی رہی۔ روح و وجدان نے اس جسد خاکی کو مہمیز لگائی اور شوق بندگی نے وجود سراپا جمود پر تازیانہ برسایا بس پھر کیا تھا، اللہ اکبر کہتے ہوئے دو رکعت نماز کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدا ہوئی۔ روحانیت میں یہ ترقی وکمال اور جذبات کا یہ بانکپن کہ جیسے ابھی ابھی لات ومنات کو توڑ کر آیا ہوں۔ پھر ان دو رکعتوں میں نبی رحمت ﷺ کی قرات وقرآن کی الہامی تہذیب وترتیب، سبحان اللہ!

سورتوں کی موزونیت مقام ابراہیمؑ کے لحاظ سے، حسنِ انتخاب اور حکیمانہ ترتیب، کون ہے جو کعبۃ اللہ کے عین سامنے اور زیر سایہ ہونے سے پہلے "قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ" اور پھر ثلث قرآن یعنی سورہ اخلاص "قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ" پڑھے اور اس پر توحید والوہیت کا غلبہ طاری نہ ہو جائے، بلکہ صبغۃ اللہ کا رنگ صحیح معنوں میں چڑھ نہ جائے۔ مشرکین کے معبودوں سے اظہارِ بیزاری اور رب البیت کی وحدانیت کا اقرار واعلان عین سرچشمۂ نور وہدیٰ کے سامنے اور پھر مبلغ توحید یعنی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے مقام مقدس پر: سبحان اللہ، سجدہ میں معراج وکمال اور حضور وشہود کی یہ کیفیت کہ اللہ! اللہ! سرِ تسلیم خم ہی نہیں بلکہ سجدے میں پڑا ہے۔ یہ بھی پرواہ نہیں کہ مبادا سر ہجوم کی یلغار میں کچلا جائے۔ حضرت اقبال نے کیا خوب کہا ہے: ؎

عقل و دل و نگاہ کا مرشد اولین ہے عشق
عشق نہ ہو تو شرع دین بتکدہ تصورات

راہِ حق کے مسافر تو پہلے ہی جانوں کا سودا اپنے رب کے ہاتھوں طے کر چکے ہیں۔ ان دو رکعتوں کے بعد اس فقیرِ بے نوا نے کاسۂ گدائی ہاتھ میں لیا اور صدا بہ لب ہوا۔ صحتِ بدن اور صحت ایمان کی بھیک مانگی، علمِ نافع کی خیرات کا طالب ہوا، والدین کی بخشش کا سوال اٹھایا، بچوں کے لئے فلاح و بہبود، صحت وتندرستی، علم و ہنر، نیکی و پارسائی اور درازیِ عمر کی التجائیں کیں، بہن بھائیوں کے لئے دنیا وآخرت کی بھلائی کا خواستگار رہا، عزیز واقارب اور دوست واحباب کے لئے خیر وعافیت چاہی۔ ام عمران کے لئے طلب وسوال کا دامن پھیلایا، ملتِ بیضا کے اندرونی خلفشار سے اللہ کی پناہ مانگی اور ملی اتحاد واتفاق کے لئے دعائیں کیں اور پھر آرزوئے غریب اور تمنائے فقیر کا اظہار یوں ہوا کہ "اے آقائے لم یزل اور صاحب جلال و جمال، جس طرح تو نے اس دنیا میں، اپنے پیارے رسول ﷺ کی "بابرکت زیارت" خواب میں اور اپنے مقدس گھر کی سیر عالم ہوش وحواس میں کرائی۔ اسی طرح روزِ آخر اپنا "نورانی مکھڑا" اپنے فضل وکرم سے ضرور بالضرور دکھائیو، زہے نصیب آج تیرے گھر کے صحنِ تک آپہنچے ہیں۔ ان شاء اللہ اگر کبھی کوئی کوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھدرایا پھر جنت کے صدر دروازے پر جنتیوں کے جوتوں کی حفاظت پر بٹھا دیا جاؤں تو یہ کرم بھی میرے لئے کم نہیں ہوگا، اندرون جنت تو قسمت والے ہی فروکش ہوں گے۔ اے اللہ میں جنت محض اور محض تیرے وجہ وجلال کو دیکھنے کے لئے طلب کرتا ہوں۔ اس دنیا میں تیری دید وزیارت کی ہم میں تاب نہیں، یہ کیا کم ہے کہ اپنے معبود اور خالق کو اس دنیا میں نہیں دیکھا مگر اپنے محبوب کے گھر کے بام و در اور در و دیوار تو خوب نظر نواز کیے، کسی شاعر نے میرے جذبات کی خوب ترجمانی کی ہے:ـ

دوست را گر نمی توانی دید
خانہ دوست را تماشا کن

میری دعاؤں کا حاصل تیرا دیدار اور میری نداؤں کا ثمر تیرا قرب ہو اور میرے ذکر نیم شبی کا اجر، تیری ذات و وجود کا مشاہدہ اور جلوہ گری ہو تو گویا سب کچھ مل گیا۔ پھر کیا کم، اور کیا غم!؟ اور میری یہی حسرت و آرزو، کسی عاشقِ صادق کی زبانی یوں ظہور پذیر ہوئی ہے: ع ''عاشقاں جنت برائے دوست می دارند دوست''۔ سوز و تپش اور آہ و فغاں میں تڑپتی ہوئی دو رکعتوں اور درد و کرب میں ڈوبی ہوئی التجاؤں کے بعد ہم دونوں حطیم میں آئے، بیت اللہ کی دیوار تلے، یہ وہی جگہ ہے جسے بنی قریش مالی بحران اور اپنے افلاس کے سبب تعمیر کعبہ میں شامل نہ کر سکے۔ فرمان رسول مقبول ﷺ کے مطابق اس گوشۂ نور میں دو رکعت نفل پڑھنا ایسے ہی ہے جیسے کعبۃ اللہ کے اندر ہم دونوں میزابِ رحمت کے بالکل نیچے کھڑے ہوئے، (یہ میزاب (پرنالہ) سونے کا ہے)۔ اس آس اور امید پر کہ اللہ کی رحمتیں ابھی برسیں گی اور چھاجوں برسیں گی، نگاہ بے قرار، بار بار میزابِ رحمت کی طرف اٹھتی رہی اور چشمِ تر ابرِ رحمت کی خبر دیتی رہی، قتیل شفائی مرحوم کے نصیب کہ اس مرکزِ تجلیات ربانی اور وادی ایمن میں یاد آیا اور اس کے اس مصرع کا حقیقی لطف و کیف یہیں اٹھایا، یعنی بع ''روتے روتے بیٹھ گئی آواز کسی سودائی کی'' فی الواقع آواز بیٹھ گئی اور دل ڈوبنے لگا، مجھے رہ رہ کر زبانِ کج ادا کی بے وفائی پر غصہ آ رہا تھا کہ تیری ایسی تیسی، لغو بیانیوں اور یاوہ گوئیوں میں تو سالوں محو رہی اور لاطائل بحثوں اور داستان سرائیوں میں تو کبھی نہ تھکی، کبھی نہ رکی، آج تجھے کیا ہو گیا ہے کہ جب [illegible] طاری ہے اور تو لرزاں و ترساں ہے، اس وقتِ گرانمایہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غنیمت جان اور ''لا'' کی تیغِ برّاں سے مادی احتیاجات اور نفسانی خواہشات کے بتوں کو پاش پاش کردے۔ روشِ آذری چھوڑ اور طریقِ ابراہیمی اختیار کر۔

ایک بار پھر اس فقیر نے گدا کے لئے ہاتھ پھیلائے کہ بارگاہِ لم یزل میں حطیم میں مانگی ہوئی دعاؤں کو شرفِ قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔ ذوقِ نظارہ کی فراوانی کا یہ روح پرور منظر کہ حرم شریف کے ایک ایک نقش و نگار کو آنکھوں کے ذریعے حریمِ دل کے طاقوں پہ سجالینا چاہتا تھا۔ دُنیائے رنگ و بو میں، صنعت و تعمیر کے ایک سے بڑھ کر ایک نادر نمونے پڑے ہیں، لیکن جو حسن و جمال رفعت و شان، عظمت و جلالت، شکوہ و شوکت، بزرگی و تقدس، فن و کمال اور جدت و قدامت کی رنگ آمیزیاں اور نقش و نگار کی نادر کاریاں یہاں نظر آئیں وہ اس ریگ زارِ ہستی میں اور کہاں؟ نگاہِ شوق مہبطِ انوارِ الٰہیہ، سرچشمۂ رشد و ہدایت اور مرکزِ تجلیاتِ ربانی پر پڑتے ہی جو ٹوٹے پھوٹے الفاظ اس بے بضاعت کے منہ سے بے ساختہ نکلے، وہ کچھ یوں ہیں: ''اے رب البیت تیرے گھر اور پورے حرم شریف کی طرزِ تعمیر اور نادرِ روزگار صنعت گری کی تعریف اس کے سوا کیا کروں! کہ جیسے اور جس طرح تو نے چاہا، انسانی ہاتھوں سے بنوالیا، بس اس سے زیادہ کچھ نہیں'' بیت اللہ اور سارے حرم شریف میں چُنی گئی ہر ہر اینٹ اور ایک ایک ذرہ جلالتِ خداوندی کا مظہر ہے۔ عمارت کو دیکھتے ہی اللہ حاکم الحاکمین کی جلالت و پادشاہی کی ایسی ہیبت طاری ہوتی ہے کہ بے اختیار ہر زائرِ حرم کی زبان پر ترانۂ حمد جاری ہو جاتا ہے، حطیم میں دو رکعت نفل اور دعا و استغفار اور مناجات و اذکار کے بعد ہم دونوں باب الصفا سے ہوتے ہوئے اس آیہ قرآنی: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں'' کا ورد کرتے ہوئے اور تکبیر کہتے ہوئے، صفا کی پہاڑی کی چوٹی پر چڑھ گئے۔ بیت اللہ کی طرف اشارہ کر کے اللہ اکبر کہا اور پھر یہ ذکر زبان پر جاری ہو گیا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا
ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے
وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوکوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اس نے
اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کی مدد کی اور
اکیلے ہی سب (کافر) جتھوں کو شکست دی۔''

آج سیدہ ہاجرہ کی اس بھاگ دوڑ کو جو پانی کی تلاش وجستجو اور طلب وکھوج میں انتہائی بے چارگی، بے بسی، گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں لگائی گئی تھی، یاد کر کے سنت سیدہ ہاجرہؑ پر عمل کرتے ہوئے ہم بھی صفا ومروہ کے درمیان دوڑیں گے مگر وہ بے تابی و بے قراری، سراسیمگی اور کسمپرسی کہاں؟ جس سے صدق وصفا کی یہ عفیفہ دوچار تھی، توکل وقناعت اور صبر ورضا کی یہ چٹان دو سنگلاخ اور بے آب وگیاہ پہاڑیوں کے درمیان کچھ اس انداز سے دوڑی کہ ان کی یہ ادا، یہ تلاش و کرب، یہ جدوجہد اور اللہ کی رحمتوں پر سیدہ ہاجرہ کا یہ پختہ ایمان ویقین اور امید وتوکل اللہ رب البیت کو بھا گئی اور پھر اس سنت سیدہ ہاجرہ کو خدائے بزرگ و برتر نے وہ دوام اور ہمیشگی بخشی کہ اللہ اللہ! اللہ کی اس بندی کی سنت کو زندہ رکھنے کے لئے لاکھوں اللہ والے، توحید کے پروانے اور دین فطرت کے دیوانے، مستانہ وار دوڑ رہے ہیں اور قیامت تک یہ ہنگامہ مستی جاری وساری رہے گا۔

اللہ والوں نے اپنے معبود حقیقی کی راہ میں عشق ومحبت اور ذوق وشوق کی ایسی نادر وعظیم مثالیں قائم کیں کہ باید وشاید، گریۂ یعقوب بھی عشق، صبر ایوب بھی عشق، ذبحِ عظیم بھی عشق اور طائف میں ہدفِ سنگباری بھی عشق، معرکہ بدر وحنین بھی عشق اور سانحہ کربلا بھی عشق۔ حکیم الامت علامہ مشرق حضرت اقبالؒ نے جذبۂ ایمان ویقین کی کیا خوب تصویر کشی کی ہے: ؎

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی

عشقِ حقیقی کی شان میں حضرت اقبالؒ کو کیا خوب لطیف آمد ہوئی ہے: ؎

صدقِ خلیل بھی ہے عشق، صبر حسین بھی ہے عشق
معرکہ وجود میں بدر وحنین بھی ہے عشق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوان دوخشک پہاڑیوں کے درمیان بھی جذبۂ عشقِ الٰہی کامران وکامیاب ہوا اور نہ عقل کا مشورہ یہی تھا کہ ان ویران پہاڑیوں میں ''نعمتِ آب'' کہاں؟ دل امیدوں کے چراغ جلائے تلاش و کھوج میں چل نکلا، کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:۔

ایں راہ طریقت نہ بپائے عقل است
خاک قدم عشق و رائے عقل است

سیدہ ہاجرہ کا پانی کے لئے دیوانہ وار بھاگنا، رحمت خداوندی کا باعث بن گیا۔ یوں صبر و رضا، حمد وشکر اور توکل وقناعت کا انعام ربانی اور تحفہ یزدانی، زم زم کی شکل میں پھوٹ پڑا، جس کے سوتے کبھی خشک نہیں ہوں گے اور یہ چشمۂ شیریں قیامت تک پیاسوں کو سیراب کرتا رہے گا۔ ان شاء اللہ! تکبیر وتہلیل اور دعا وثنا کے بعد ہم دونوں یہ دعا پڑھتے ہوئے: رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ''میرے پروردگار مجھے بخش دے اور رحم کر مجھ پر بے شک تو بڑی عزت اور بزرگی والا ہے'' بطن وادی میں اترے اور پھر میدان عشق ومستی میں راہ وفا کے یہ غزال، ترنگ میں آ کر چوکڑیاں بھرنے لگے۔ وجد وحال نے بے حال کیا اور ''شرح قالِ وگفتار'' نے خبردار کیا، طریقت وشریعت کا یہ مقامِ اتصال اور قول وفعل کی یہ منزل بھی سر ہوگئی اور مروہ کی چوٹی آ گئی۔ پھر وہی صعود، پھر وہی نعرۂ مستانہ، پھر وہی نزول، پھر وہی بے قراریاں، پھر وہی بھاگ دوڑ، پھر وہی جذب دروں کا ظہور، پھر وہی وادئ عشق، پھر وہی ذکرِ جاناں، پھر وہی قصہ محبوب، پھر وہی کوچۂ وبازار، وہی جگر اور وہی چشم خون فشاں، دمادم مست قلندر، آ مدم مست قلندر، اسی لے میں سات چکر پورے ہوئے، جسمِ ناتواں تھک گیا، لیکن جذبۂ شوق وعمل ہنوز اپنے شباب پر ہے، مروہ پر بال کشائے قبلہ رُو ہو کر دعائیں مانگیں، حاجات کا رونا رویا، جنت میں دیدارِ الٰہی کی بات چلی:۔

حدیثِ سوز و ساز ما دراز است
جہاں دیباچہ افسانہ ما!

توبہ کا در کھلا، رحمت کا مینہ برسا، نورِ یزداں ضیا پاش ہوا، دل کا چمن شاداب ہوا، اجڑا نگر آباد ہوا، سکینت سکون بخش لوریاں دینے لگی، آتشِ عشق تیز ہوئی، سینہ جلا، پیاس لگی اور پھر اس تشنۂ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لبی کو دور کرنے کے لئے کاروانِ شوق، چشمۂ خداوندی پر ٹوٹ پڑا، زم زم پیا اور خوب پیا، پی پی کر نشۂ رحمت میں مدہوش ہوئے اور پھر بار بار سیراب ہوئے، جسم کے ساتھ ساتھ روح کی پیاس بھی بجھی، آنکھوں میں ٹھنڈک اور دلِ بے تاب کو سکون ملا، زم زم پی چکے، ''کوثر'' کی فکر دامن گیر ہوئی، پھر روح تڑپی، آنکھ اشکبار ہوئی اور زبان مائل بہ فریاد ہوئی کہ یا رب البیت ''آبِ کوثر'' کے چند گھونٹ بھی اگر ''حوض کوثر'' پر مل جائیں تو گویا ہمارے نصیب کا گلشن مہک اٹھے۔ روحانی سیرابیوں کا جام ''زم زم'' پی چکے۔ اب عاقبت میں دائمی سیرابیوں کا ایک زریں جام بھی ہاتھ لگ جائے تو پھر کیا کہنے! ''زم زم'' کی مناسبت سے اللہ رب البیت سے وہ آبِ حیات مانگا کہ جس کا سرور دائمی کیف لازوال، خمار سرمدی اور لطف ابدی ہے۔ زم زم کے پہلو میں طلب وسوال کا دامن پھیلایا ''کوثر'' سے تمنا مچلی اور آخرت میں جنت اور دیدارِ ربِ ذوالجلال پر تمام ہوئی۔ تشنہ لب زم زم کے چشمہ پر آ رہے ہیں اور جھوم جھوم کر پی رہے ہیں۔ چشمۂ رحمت پر پیاسوں کی یلغار اور ہجوم کا ایک عجیب اور کیف آگیں منظر ہے۔ پیاسے من کی پیاس ہی نہیں بلکہ تن ولباس کی پیاس بھی بجھا رہے ہیں۔ پیاسے آتے رہیں گے، لیکن یہ چشمہ خیر و برکت یوں ہی موجزن رہے گا۔

تقریباً پانچ بجے شام دریائے رحمت میں اترے تھے اور عالم بے خودی میں گھنٹوں شناوری کرتے رہے۔ وقت کی رفتار تھم گئی تھی یا پھر محویت اور ہمہ تن مصروفیت میں ہمیں اس کا ادراک نہ ہو سکا۔ بیت اللہ کے ہر ایک مقام پر حاضری کے بعد گھڑی پر نگاہ دوڑائی، دیکھا تو دس بج چکے ہیں، رات کے دن کے نہیں! یہ دعا کرتے ہوئے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ'' اے میرے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں'' حرم شریف سے باہر آئے اور سیدھے معلم صاحب کے دفتر گئے تاکہ راحتِ جسم وجان کے لئے رہائش کا بندوبست کیا جائے۔ دفتر کے اندر ابھی گئے ہی تھے تو معلوم ہوا کہ اللہ کی رحمت یہاں بھی ہمارے لئے آسانیاں پیدا کر گئی ہے۔ وہ یوں کہ ہمارے شہر لاہور سے آئے ہوئے جواں سال حاجی عبدالعزیز اور ان کے ایک عزیز کمرہ دیکھ چکے تھے۔ اب وہ مزید ساتھیوں کے انتظار میں تھے۔ انہوں نے بات چھیڑی، ہم نے لبیک کہی۔ کمرہ دیکھا، دیگر ضروریات کا نظام ملاحظہ کیا، ہر چیز اور سہولت کو تسلی بخش پا کر کمرہ پر قبضہ کیا اور اللہ رب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البیت کا شکر ادا کیا۔ ہم سات ساتھی بن گئے۔ ملتان سے آئے ہوئے میاں بیوی بوڑھے ضعیف اور ہمارے والدین کی طرح شفیق، بعد میں ان کا فرزند ارجمند بھی ہمارے ساتھ آملا، بستر لگا دیئے گئے، کھانا کھایا، پھر چائے کا دور چلا، کمزوری اور تھکن دور ہوئی، آرام اور آسودگی میسر آئی، نیند نے بازو پھیلائے، خمار نے لوری دی اور ہم چند گھنٹوں کے لئے محوِ خواب ہو گئے۔

تہجد کی اذان پر بیدار ہوئے، وضو کیا اور پھر آہستہ آہستہ سوئے حرم شریف چل دیئے۔ تہجد گزاریوں اور شب بیداریوں کا جو لطف و سرور اس نورانی ماحول میں آتا ہے اور کہاں آئے گا؟ آہ سحر گاہی اور نالہ شب گیر کے لئے اس سے زیادہ سازگار ماحول اور خوشگوار فضا اور کہاں ملے گی؟ اللہ کے گھر کے بالکل قریب ہماری رہائش تھی، قرب و حضوری کی یہ بابرکت اور سعید ساعتیں پھر کہاں نصیب؟ عبودیت و نیازمندی اور بندگی اور غلامی کا اظہار اگر آج بھی اور ایسی مبارک گھڑیوں میں نہ ہو سکا! تو پھر ہماری نامرادیوں اور بدبختیوں کا کیا عالم ہو گا؟ تہجد کے بعد ذکرِ نیم شبی کی محفل سجی، خلوت میں ذکر کے مزے لوٹنے والو! آؤ! دیکھو! حرم میں جلوت کا رنگ کچھ اور ہی ہے:۔

پایم بہ پیش از سراں کو نمی رود
یاراں خبر دہید کہ ایں جلوہ گاہ کیست

حضوری ہی حضوری اور پھر مہجوری کا یہاں کیا سوال؟ جو اس حضور میں بھی مہجور رہا تو پھر اس تیرہ بخت کی بدنصیبی نہ پوچھ! قدوسیوں نے عرش پر حمد و ذکر کی انجمنیں سجا رکھی ہیں، ٹھیک! لیکن تسبیح و تحمید کی جو محفل ان خاک نشین خاکیوں نے آج حرمِ کعبہ میں جما رکھی ہے اس کی شان کچھ اور ہی ہے۔ انوارِ الٰہیہ کے جھرمٹوں میں محوِ ثنائے یزدان تھے کہ اذان نے ایک بار پھر فضا کے سکوت کو توڑا اور دریائے رحمت میں یکدم ارتعاش پیدا ہوا۔ حرم شریف کے مؤذن کی داؤدی لے نے قلب و ذہن پر عجیب و غریب اثرات مرتب کیے۔ اذان کی حقیقی لذت اور پہاڑوں کے درمیان گونجتی اور ٹکراتی ہوئی صوت کی کرشمہ سازیاں دیکھنی ہوں تو یہاں دیکھو۔

فضائے رنگ و نور، تکبیر سے گونج اٹھی ہے۔ مرغان چمن بیدار ہو گئے ہیں، غزالان دشت و صحرا، بلند آسمانوں کی طرف منہ اٹھا اٹھا کر اشاروں میں اپنے رب کی حمد کر رہے ہیں۔ صفحۂ ہستی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکھری پڑی ہر ہر چیز اپنے اپنے انداز میں ''اللہ رب العالمین'' کی شان میں حمد وثنا کے ترانے الاپ رہی ہے اور حرم شریف کے ان شب زندہ دار کبوتروں کی فیروز بختی کے کیا کہنے؟ جو دنیا سے رخ موڑ کر ہمیشہ کے لئے اللہ کے گھر میں آ بسے ہیں۔ ظاہری آنکھوں نے کئی بار انہیں محوِ طواف دیکھا، ان کی زبان بولی کی سمجھ اور معرفت تو ہمیں نہیں، لیکن حرکات وسکنات کا علم تو ہے۔ انہیں دانہ چگتے دیکھا، محوِ پرواز دیکھا، ایک حرکت کا ظہور! طواف کرتے دیکھا، ایک راز کا واضح انکشاف!

اذانِ فجر تمام ہوئی، دو رکعت سنت نمازِ فجر، پورے ذوق وشوق، جذب وکیف اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کیں، پھر وہی زبان اور وہی ذکرِ جاناں۔ کچھ دیر بعد تکبیر اقامتِ صلوٰۃ کہی گئی، صفیں درست ہوئیں، بلا تمیز شاہ وگدا اور محتاج وغنی، سب بارگاہ رب ذوالجلال میں ایستادہ ہو گئے۔ حضرت امام نے ''اللہ اکبر'' کہا اور نماز فجر کا آغاز ہوا۔ امام صاحب نے بڑے ہی سوز کے ساتھ دھیمی لے میں قرات کی، تلاوت قرآن کی حلاوت وشیرینی، صوت ولے کی ہم آہنگی، وقتِ سحر میں خاموشی اور سکوت، گداز ونیاز میں گندھی ہوئی آواز، لحنِ حجازی، سطحِ آب پر سفینہ، رحمت کی یہ روانی، کلامِ خدا کی اثر آفرینیاں، حسنِ تاثیر کی سحر کاریاں، الفاظ کی ادائیگی وجاذبیت اور پھر ایام حج کی مناسبت سے سورتوں کی ترتیب اور حسن انتخاب سبحان اللہ! جسم وجان پر رقت طاری ہو گئی، کلام خدا کی اثر پذیری کی یہ سرعت، کہ بے اختیار آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی، آنسو رخساروں سے ہوتے ہوئے دامن داغدار پر گرتے رہے، گاہے سکتہ طاری ہوا اور گاہے ہچکی بندھی، جمود بھی اور تحریک بھی، ہنگامہ بھی اور سکوت بھی! دو رکعت نماز میں واردات قلبی اور کیفیات روحانی کا یہ عالم! کہ دل کی ویران کھیتی گلہائے تر وتازہ سے مہک اٹھی ہے، نماز ختم ہوئی، ٹھہرے پانی میں ایک بار پھر حرکت ہوئی، لہریں مچلنے لگیں اور چھوٹے چھوٹے ندی نالے اور دریا اس بحرِ نور میں گرنے لگے۔

پھر وہی آواز اور تکبیر وتہلیل اور ہر سُو ایک ہی نعرۂ مستانہ ''میں آ گیا، میں آ گیا اور حاضر حاضر'' کی صدائیں تڑپ رہی ہیں۔ آنکھوں کی نمی اور دامنِ احرام کی تر دامنی ابھی خشک نہ ہوئی تھی کہ ام عمران کو انگلی لگائے ایک بار پھر طواف کے لئے دریائے رحمت میں غوطہ زن ہو گئے۔ استلام کیا، پھر وہی راہیں، وہی گردش، وہی نور وھدیٰ کا مرکز، پروانہ وار محبوب کے گھر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیرے، بے خودی میں ڈوب کر ہر قدم حرکت پذیر، ہر زبان نعرہ زن، ہر چہرہ خوف وہراس لئے، ہر آنکھ تمنائے دید لئے سراغ میں ہے اور تلاش میں ہے، رحمتوں کا نزول ایک زندہ معجزہ، برکتوں کا ورود ایک کھلی حقیقت، نعمتوں، رحمتوں اور برکتوں سے یہاں کسے انکار؟ قرب ووصل کا یہ عالم کہ عشاق گریبان چاک کیے، تیرے گھر کے آنگن تک آ پہنچے ہیں روحانی ترقی واقبال کی یہ حالت کہ اللہ! اللہ! تیری رحمتوں کے در کھلے ہیں، تیرے گھر کے ایک ایک رخ کو نظر نواز کیا اور پھر ان پر ہمہ وقت برستی رحمت بھی دیکھی۔ لیکن اب فقط تیری دید اور تیرے ساتھ ملاقات کے لئے دل مچل رہا ہے، امنگ اور آس نے انگڑائی لی، آرزو نے بازو پھیلائے اور جذبۂ عشق ومستی نے خیال کے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور میں جنت الفردوس میں تیرے دیدارِ ضیا بار کی خاطر ''صحنِ حرم'' میں تڑپنے لگا کہ سچی طلب کا کھوج ملا اور حقیقی ضرورت کا احساس جاگزیں ہوا اور پھر بے اختیار ہو کر ''فیضی'' کا یہ پیغام الاپنے لگا:۔

گذر جا عقل سے آگے کہ یہ نور
چراغ راہ ہے منزل نہیں ہے

اور یہ شعر، یہ انکشافِ حقیقت، گنگناتے ہوئے باہر آیا کہ جسم ناتواں نے اپنا حق مانگا، روح کی سیرابی، شادکامی اور فرحت سے اسے کیا سروکار؟

گھر آئے، ناشتہ کیا، پھر کام ودہن کی تواضع کے بعد تھوڑی دیر آرام کیا۔ ساتویں ذوالحج تک تقریباً وہی معمول رہا جو کہ پہلے دن تھا، ادھر اذان ہوئی اور ادھر انسانوں کے کارواں در کارواں سوئے حرم تیزی کے ساتھ قدم زن ہو جاتے اور نماز کے لئے حرم شریف میں جگہ کی فکر دامن گیر ہو جاتی، حرم شریف کا تہہ خانہ بھر جاتا، دوسری منزل پر تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی بالائی چھت بھی اٹی پڑی ہے، حرم شریف کے آس پاس، ہر سمت کو نکلتی ہوئی سڑکیں بھی نماز کی صفوں کے لئے وقف کر دی گئی ہیں وہ نمازی جن کی کمزوری وناتوانی اور نقاہت ومعذوری انہیں اجازت نہیں دیتی کہ وہ زیادہ بھیڑ میں گھسیں، فٹ پاتھوں اور سڑکوں پر صفیں بچھا دیتے ہیں یہ تانا بانا، دن رات لگا رہتا ہے، متواتر لہریں اور ہر دم مچلتی موجیں کناروں سے ٹکراتیں اور پھر واپس آتیں، کئی عشق باز ایسے بھی ہیں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب صفہ کی طرح دھرنا مار کر بیٹھ گئے ہیں، یہ بلند عزائم لئے:۔

دست از طلب ندارم تا کار من

یا تن رسد بجاناں یا جاں زتن بر آید

ان شب زندہ داروں کا دھندا، اللہ رب العزت کا ذکر، تکبیر و تہلیل ان کا اوڑھنا بچھونا اور پھر انتہائے شوق و آرزو میں ذوق نظارہ نے یہ رنگ اختیار کیا:۔

از بس کہ خیالت بہ نظری دارم

دُور ہرچہ نظر کنم توئی پندارم

خدائے ذوالجلال اور آقائے لم یزل نے اپنی آخری مقدس کتاب میں جن اللہ والوں کا نقشہ کھینچا ہے وہ پاکباز یہیں تو چھپے بیٹھے ہیں۔ وہ اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے اور کروٹ بدلتے بھی اپنے رب کا ذکر کرتے ہیں۔ دنیا و جہاں سے سمٹ کر آئی ہوئی پاکدامن عورتیں، سفید اور اجلے احرام پہنے ہوئے، چہرہ اور رخسار عیاں کہ فرمودۂ رسولؐ مقبول ہے۔ حلقہ بنائے ہوئے سارا دن حرم شریف میں بیٹھی رہتی ہیں اور اللہ کی حمد و ثناان کے لبوں پر ہر لحظہ جاری ہے۔ دنیا میں خاکی حوروں کو دیکھنے کی خواہش اور تمنا ہو تو آؤ ذرا طائرانہ نظر مشاہدہ کرو کہ اللہ کے گھر میں ان کی صف بندی اور نشست و برخاست، کیا پیغامِ سروش دیتی ہے؟ کس جذبہ و شوق کی حالت میں بارگاہ خداوندی میں سروں کو جھکائے ہوئے، محو ثنائے یزداں ہیں، شرم و حیا کی پتلیاں، صدق و صفا کی مضبوط چٹانیں، اخلاص و نیاز اور عفت و عصمت کے یہ حسین اور پاکیزہ پیکر، نگاہیں ایک ہی مرکز پر گاڑے ہوئے، نہ جانے کب سے بیٹھی ہیں؟

خالق مخلوق نے مرد کی نسبت، عورت کو صبر و شکیب اور تحمل و برداشت کی قوتیں کچھ زیادہ ہی ودیعت کی ہیں۔ سو جب کبھی میں ام عمران کو اشارہ کرتا کہ اٹھو اب چلیں، وہ ہر بار ایک ہی رٹ لگاتی اور اصرار کرتی کہ اب تمام نمازیں پڑھ کر ہی اٹھیں گے ہر صاحب دل اور صاحب نظر کی تمنا اور جستجو ہوتی ہے کہ نماز کے لئے جگہ ایسی ملے جہاں سے اللہ کا گھر برابر اور صاف نظر آئے، حرم شریف میں فروکش ہوں تو یہ منبع نور و ھدیٰ اور مرکز تجلیات برابر نظر نواز نہ ہو تو یہ ایک عجیب قسم کی بے چینی سی محسوس ہوتی ہے حرم شریف میں موجود ہو کر محرومی نظارہ ہو تو پھر سیاہ بختی کی یہ آخری حد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے! اللہ رب العزت کے گھر میں بیٹھے ہوئے یہ دوری و مہجوری، توبہ! توبہ! ایام حج میں تہذیب و اخلاص اور تنظیم و ادب، نرمی اور شائستگی کا جو مظاہرہ انڈونیشیا کے حجاج کرام کرتے ہیں وہ قابل تقلید بھی ہے اور لائق تحسین و آفرین بھی' ارکانِ حج کی ادائیگی میں علم و شعور اور عاجزی اور فروتنی کا بھرپور اظہار ان کے ہر عمل سے ہوتا ہے: حاجیوں کی کثرت نوجوانوں پر مشتمل ہوتی ہے، کہتے ہیں یہ لوگ حج شادی سے پہلے کرتے ہیں۔

پاکستان، ترکی، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے حجاج کرام اکثر نحیف و نزار اور ضعیف و عمر رسیدہ ہوتے ہیں جو اکثر وہاں جا کر طرح طرح کی بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پیٹ کے امراض اور کھانسی اکثر حجاج کرام کو کافی حد تک پریشان کرتے ہیں۔ بعض بوڑھے حاجی پورا موسم حج بیماری کی نذر کر دیتے ہیں۔ بعض بھائیوں کو دیکھا بالخصوص منیٰ کے میدان کے اپنے قیام کے دوران کھانسی اور بخار کے ساتھ پورا موسمِ حج نبرد آزما رہے ایسے ضعیف اور کمزور و ناتواں حاجی صاحبان اپنے ساتھیوں کے لئے بھی وبالِ جان بن جاتے ہیں اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مناسک حج کی ادائیگی میں ان میں وہ جوش اور جذبہ نہیں رہتا، ارکان حج کی ادائیگی میں تاخیر اور بدمزگی ہو جاتی ہے۔

ایام حج میں بوڑھوں کی شرح اموات بھی بڑھ جاتی ہے اگرچہ سعودی گورنمنٹ نے حفظ ماتقدم کے طور پر ہر بیماری اور وبا کی روک تھام کے لئے تمام بندوبست اعلیٰ نظم و ضبط اور قابل تعریف منصوبے کے تحت پوری وزارت صحت ہی نہیں بلکہ ساری حکومت ہنگامی حالات میں ہوتی ہے۔ حجاج کرام کی خدمت ان کا نصب العین اور اہم فریضہ ہے بیماریوں کی روک تھام کے لئے جگہ جگہ ہسپتال کھول رکھے ہیں، گشتی شفاخانے اس پر مزید ہیں۔ باقاعدہ روزانہ سپرے وغیرہ کیا جاتا ہے تاکہ مکھی، مچھر اور دیگر حشرات الارض کو تلف کیا جائے۔ حجاج ہی نہیں بلکہ پوری آبادی کو علاج معالجہ کی سہولیات کے علاوہ ادویات بالکل مفت دی جاتی ہیں۔ اموات کی صورت میں تمام فوت شدگان کی میتوں کی تدفین، بلا کسی تفریق اور تمیز کے انتہائی احترام کے ساتھ مقامی قبرستانوں میں کر دی جاتی ہے۔ جدہ مکہ شریف اور مدینہ شریف میں صفائی و ستھرائی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹریفک پولیس پوری طرح الرٹ اور مستعد ہوتی ہے۔ پچیس لاکھ سے تیس لاکھ تک انسانوں کے قیام وطعام کا انتظام، پھر ہر قسم کی سپلائی کو بحال اور فعال رکھنا آسان کام نہیں ہے۔ امن وامان کی صورت کو قابو میں رکھنا اس، پر مزید یہ کہ اچانک تخریبی کارروائی کے لئے موثر توڑ کا بندوبست کرنا اور عوام بالخصوص حج موسم میں حجاجِ کرام کی حفاظت، سعودی حکومت یہ سب ذمہ داریاں بڑے احسن طرح سے نباہ رہی ہے۔ حجاج کی حفاظت اور خدمت ان کا آبائی فرض اور عوام الناس کی فلاح وبہبود اور ترقی واقبال ان کا نصب العین ہے۔

انڈونیشیا کے حجاج کرام کی تعریف وتوصیف کے بعد اب ذرا ان حاجیوں کا ذکر خیر بھی کریں جو دھکم پیل، آپا دھاپی اور بدنظمی اور درشتی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہیں ان میں سرفہرست افریقہ کے سیاہ فام باشندے اور یمن کے یمنی معروف ہیں۔ ان کے مرشد اور مربی نے انہیں ایک ہی سبق، ایک ہی حربہ اور ایک ہی نصیحت اور وصیت کر رکھی ہے کہ ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے بالکل ایک مضبوط زنجیر بنے چھوٹے چھوٹے قافلوں کی شکل میں بیت اللہ کا طواف کرنا ہے۔ طواف کے دوران حالات خواہ کیسے بھی ہوں یہ اپنے ہاتھوں کی زنجیر کو کبھی نہیں توڑیں گے۔ خواہ کوئی بوڑھا ضعیف حاجی یا پھر کوئی بوڑھی عورت، ان کی زد میں آ کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا کو خیرباد کہہ دے۔ ان کی بلا سے! مولانا حالیؒ نے کیا خوب کہا:

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

یہ کھیلتے کودتے اور زیرلب مسکراتے ہوئے باتیں کرتے (حالانکہ دورانِ طواف باتیں کرنا منع ہے) پھر حمد وثنا کے ترانے گنگناتے ہوئے محوِ طواف رہتے ہیں اتنے زبردست ہجوم میں ان کی سخت جان عورتیں بچوں کو کمر کے ساتھ باندھے ہوئے طواف کعبہ کرتی ہیں۔ کوئی گرے، خواہ مرے یہ بھی ہنستی کھیلتی اور باتیں بھی کرتی ہوئی اور ساتھ ساتھ طواف بھی، ہم دونوں میاں بیوی طواف میں تھے کہ ایک حبشی بچے نے حالت طواف میں مطاف میں بول وبراز کر دیا۔ لوگوں کو پتہ چل گیا۔ شور مچایا گیا جلد ہی یہ جگہ صاف اور پاک کر دی گئی لیکن قلب ووجدان کو بہت تکلیف ہوئی اور تقریباً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی حال یمنیوں کا ہے یہ لوگ دیکھنے میں دبلے پتلے نظر آتے ہیں لیکن ان کے جسم فولادی ہوتے ہیں ان کے طور طریقے بھی افریقیوں سے ملتے جلتے ہیں۔ یہ بھی جتھوں، دستوں اور ٹولیوں کی شکل میں طواف کرتے ہیں اور دھکم پیل میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ ترکی اور ایرانی بھی ٹولیوں کی شکل میں طواف کرتے ہیں لیکن انتہائی عجز وانکساری اور ادب واحترام کے ساتھ۔ زور آزمائی اور دھکوں سے یہ لوگ اجتناب کرتے ہیں۔

پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، افغانستان ودیگر بلاد اسلامیہ سے آئے ہوئے حجاج کرام عموماً اپنے خاندان اور عزیز واقارب کو ساتھ لئے ہوئے طواف کرتے ہیں۔ دھکم پیل کے یہ خوگر نہیں ہیں۔ ملائیشیا، مالدیپ، سری لنکا اور سنگاپور کے زائرینِ حج بھی بالکل انڈونیشیا کے حاجیوں کی طرح مؤدب اور شائستہ اطوار ہیں۔ ہنگاموں اور دھکوں کے عادی نہیں ہیں۔ دیگر بلادِ یورپ، امریکہ، کینیڈا، چین اور وسطی ایشیا کی روسی مسلمان ریاستوں سے جو حاجی آتے ہیں۔ یہ سب خلیق، مہذب اور نہایت شائستہ اطوار ہوتے ہیں۔ نہایت ادب واحترام اور خلوصِ نیت کے ساتھ مناسک حج ادا کرتے ہیں۔ دھکم پیل، بھاگ دوڑ اور زور آزمائی اور دھینگا مشتی سے آشنا نہیں ہیں۔ بہرحال دلوں کے بھید اور نیتوں کا حال اللہ جانتا ہے۔ اللہ رب العزت سب کا حج قبول کرے اور لغزشیں معاف کرے۔ آمین۔ ضروری اور اہم بات یہ ہے کہ حج پر روانہ ہونے سے پہلے حجاج کرام کی تربیت بہت ضروری ہے تاکہ ہر زائر ٹھیک طور پر ارکانِ حج کی ادائیگی کر سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حج کی روح اور اصل غرض وغایت سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین!

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

مکۃ المکرّمہ کی زیارتیں

''کاروانِ شوق'' کاشانہ نبوت میں

آج چھ ذوالحج ہے۔ ساتھیوں نے پروگرام بنایا کہ شہرِ مقدس کی مشہور ''زیارتیں'' دیکھی جائیں ہم نے خواہش کی پرزور تائید کرتے ہوئے درخواست کی کہ کیوں نہ آج ہی یہ سعادت حاصل کی جائے۔ حج اکبر سے پہلے ''عمرہ'' میں چونکہ ہمارے ساتھ بچے بھی تھے بہ امر مجبوری مکہ شریف کے مقدس اور مشہور تاریخی مقامات نہ دیکھ سکے، اب ان دیرینہ حسرتوں کی تکمیل کا وقت بھی آ ہی گیا ''کاروانِ شوق'' سب سے پہلے کاشانۂ نبوت کو دیکھنے کو نکلا۔ مکان کی عز و احترام قدر و منزلت اگر مکین سے ہے تو بلاشبہ یہ مقدس گھر، دنیا و جہاں کے تمام گھروں سے افضل، مبارک اور عظیم گھر ہے۔ اس عظیم المرتبت گھر میں کسی کی رہائش نہیں، ارباب اقتدار اور والیانِ حکومت نے اس گھر کو اسلامی کتب خانہ میں بدل دیا ہے۔ افادۂ عام کی صورت میں بھی اور طبقۂ خاص یعنی علماء، مورخین اور تحقیق پسند محققین کے لئے سرچشمۂ علم و ادب، طالبانِ علم و حکمت کے لئے منبعِ رشد و ہدایت اور متلاشیانِ حق و صداقت کے لئے مینارۂ نور یہ مبارک گھر یہ مکی مسکن اور یہ کاشانہ نبوت حرم شریف سے کوئی خاص دور نہیں، بآسانی پیدل جایا جا سکتا ہے، بالکل لب سڑک ہے۔

حضور پرنور ﷺ کی ولادتِ باسعادت اسی رحمت کدہ میں ہوئی اور اسی مرکزِ خیر و ایمن میں معصوم بچپن اور پاک جوانی گزری۔ یہی ہے وہ گہوارۂ علم و نور جہاں فخر موجودات، خلاصہ کائنات، انتخاب رب العرش العظیم، سید البشر حضرت محمد ﷺ نے آنکھ کھولی اور یہی ہے وہ تاریخی منزل جہاں سے حق و معرفت کی نورانی شعاعیں ضیا گستر ہوئیں اور پھر آناً فاناً چہار دانگ عالم میں پھیل گئیں، پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ حق و صداقت، خیر اور نیکی اور توحید و والوہیت کا یہ پیامبر ﷺ اور آسمانی سچائیوں کا یہ علم بردار اپنے اس گھر، اور اس شہر کے کوچہ و بازار کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر وادی امن و سکون مدینہ میں جا بسا، فقط اللہ کے لئے، اسلام کی خاطر، اللہ کی راہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اللہ کے دین کی تبلیغ کے لئے، یہ وہی در و دیوار ہیں جہاں سیدہ آمنہؓ کی گود ہری ہوئی اور وہ نادرالوجود "دریتیم" پیدا ہوا جس کی چمک دمک نے ظلمت کدہ گیتی میں ہر سُو نُور پھیلا دیا، یہ وہی مقدس گھر ہے جس میں جدِ رسول مقبول ﷺ نے حضورؐ پُر نور کو لوریاں دی تھیں پھر والدہ ماجدہ سیدہ آمنہؓ کی وفات کے بعد دادا جان نے آپ کو ماں کا پیار بھی دیا، حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت سے پہلے ہی حضرت عبداللہؓ قضائے الٰہی سے وفات پا گئے جب حضور نبی اکرم ﷺ چھ سال کے ہو گئے تو والدہ ماجدہ آمنہؓ حضور نبی اکرمؐ کو حضرت عبداللہ کی قبر مبارک پر لے گئیں اور وہیں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔

سیدہ آمنہؓ اپنے لختِ جگرؐ کو زیادہ وقت نہ دے سکیں اور نہ ہی اپنے بیٹے کو دیکھ کر اپنے من کی پیاس بجھا سکیں پھر یہ سرورِ رسولاں ﷺ اور انتخاب ربانی اپنے شفیق چچا جان کی کفالت میں آ گیا، پاک بچپن اور معصوم جوانی کا زیادہ تر زمانہ اسی مکی مسکن میں گزرا۔ جدِ رسولِ مقبول ﷺ دادا جان عبدالمطلب کی جائیداد سے منتقل ہوتا ہوا یہ مکی مسکن جس میں حضور ﷺ رہائش پذیر تھے فی الواقع آپ کے لئے گوشۂ امن تھا لیکن جوں ہی آپؐ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو اسی گوشۂ امن میں بسنے والا اہل مکہ کی نظروں میں کھٹکنے لگا، ان شقی القلب ظالموں کی دست درازیاں یہاں تک بڑھیں کہ پیارے اور عظیم مکین کو یہ مکان، یہ شہر، سب عزیز و اقارب اور اس پر مزید یہ کہ بیت اللہ یعنی اللہ کا گھر بھی چھوڑنا پڑا۔ اللہ کی راہ میں اللہ کے رسول نے سب کچھ چھوڑ دیا، گھر بار چھوڑ دیا، گھر بار چھوڑنا، وطن چھوڑنا اور پھر سب عزیز و اقارب کو خیر باد کہنا، کچھ آسان کام نہیں۔ مشہور شاعر ماہر القادری مرحوم نے جب تقسیم ہند کے وقت اپنا گھر بار چھوڑا تو اپنے غم اور داغ مفارقت کا اظہار کچھ یوں کیا تھا:۔

وطن چھٹنے کا عالم کیا کہوں ماہر
میں نے دیکھا بام و در کو ہچکیاں لیتے ہوئے

اس گہوارۂ امن و سکون میں بسنے والا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کو مکہ اور اہلِ مکہ میں آباد ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہو بلکہ یہ وہ بلند عزائم ہستی اور صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلۂ حسب و نسب یعنی کریم ابن کریم تک، پھر کریم ابن کریم تک گنتے جایئے اور کڑی سے کڑی ملایئے اور آگے بڑھتے جایئے۔ ان شاء اللہ! بڑی آسانی کے ساتھ آپ کا شجرہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ابن سیدنا ابراہیم علیہ السلام تک پہنچ جائے گا جنہوں نے مکہ آباد کیا، اس پر مزید یہ کہ جن ہاتھوں نے ازسرِ نو کعبہ تعمیر کیا۔ آج انہی کے لختِ جگر جو بذاتِ خود دعائے ابراہیم خلیل اللہ کا حاصل اور تمنائے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کا مظہر ہے کو تنگ کیا جا رہا ہے اور گھر بار چھوڑنے پر مجبور کر دیا گیا ہے اور نہ ہی اللہ کے گھر میں عبادت کی اجازت ہے۔ ظلم کی انتہا کر دی گئی، شقاوتِ قلبی اور بے رخی کا ایسا تماشا شاید ہی چشمِ فلک نے دیکھا ہو؟ ہاں یہ وہی گھر ہے وہی در و دیوار ہیں اور وہی بام و در ہیں جن میں اللہ کے رسول ﷺ نے عمر کا کافی حصہ گزارا تھا۔ آج اس گھر کے مکین ﷺ کی تعلیمات زندہ ہیں اور قیامت تک تابندہ رہیں گی اور یہ عظیم گھر اسلامی کتب خانہ کی شکل میں صدقہ جاریہ بن گیا ہے۔ آج اس منبع علم و نور اور سرچشمۂ دین و حکمت کا فیضِ عام جاری ہے۔ اس تاریخی عمارت اور دارِ رسولِ مقبول ﷺ کے انمٹ نقوش اور تاریخی آثار، ان شاء اللہ! رہتی دنیا تک صفحۂ ہستی پر ثبت رہیں گے۔

فتح مکہ کے موقع پر اللہ کے رسول ﷺ نے سرسری طور پر اتنا کہا تھا کہ ''پتہ نہیں عقیل کے بیٹوں نے گھر اب تک سنبھال رکھا ہے کیا؟'' آپؐ نے زیادہ دلچسپی نہیں لی پھر بھی اللہ کا رسول مقبول ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر جمِ غفیر کو دیکھ کر تھوڑی دیر خوشی کا اظہار کرتا ہے اور حقیقتِ حال کی یوں خبر دیتا ہے:

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اِنَّمَا الْخَیْرُ خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ

''اے اللہ میں حاضر ہوں بے شک اصل چیز آخرت کی خیر ہے۔''

حضور نبی رحمت ﷺ کے مبارک گھر کی ایک ایک چیز دیکھ لینے کے بعد اس بندۂ غریب کی زبان پر بے اختیار درودِ ابراہیمی جاری ہو گیا۔ ماحول اور جگہ کی مناسبت کے لحاظ سے اس سے زیادہ موزوں اور قیمتی ہدیہ کیا ہو سکتا تھا، خلوص یک سوئی اور رقت کی حالت میں مانگی ہوئی یہ دعا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

"یا الٰہی رحمت بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جیسے رحمت بھیجی تو نے
ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔
یا الٰہی برکت دے محمدؐ اور آل محمدؐ پر جیسے برکت دی تو نے
ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

ان شاء اللہ، اللہ رب البیت قبول فرمائے گا۔ (آمین یا رب العالمین)

ہمارے ساتھ عورتیں بھی تھیں۔ ان کو کتب خانہ جو کبھی حضور ﷺ کا گھر تھا، دیکھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ انہوں نے باہر سے ہی درِ دولت کی زیارت کر لی۔

"کاروانِ شوق" جنت المعلّٰی میں

نبی رحمت ﷺ کے مولد و مسکن اور موجودہ اسلامی کتب خانہ کو جی بھر کر دیکھ لینے کے بعد ہم اور ہمارے ساتھیوں نے وادی خیر و ایمن یعنی مکہ شریف کے انتہائی قدیمی، تاریخی اور مشہور قبرستان جسے "جنت المعلیٰ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کا رخ کیا، بلاشبہ یہ ایک بہت بڑا اور وسیع و عریض قبرستان ہے اس قبرستان میں یوں تو بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین، صلحائے امت دفن ہیں۔ اللہ کی رحمتیں ہوں ان سب پر۔ (آمین) یہاں جاہلی دور کی قبریں بھی کافی تعداد میں ہیں لیکن اس قبرستان میں سب سے بڑھ کر بزرگ اور عظیم ہستی سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی ہے جو امت کی ماں بھی ہیں۔ سب سے پہلے ان کی قبر پاک پر حاضری دی۔ سلام کے بعد مغفرت کے لئے بارگاہ ربانی میں ہاتھ پھیلائے۔ وہ طریقہ سلام اور دعا جو نبی ﷺ نے اپنی اُمت کو سکھایا ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ

"تم پر سلام اے گھر والو مومنوں اور مسلمانوں میں سے اور اگر اللہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہا تو ہم تم سے ملنے والے ہیں، ہم سوال کرتے ہیں اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا۔''

سلام اور دعا کے بعد ہم ماضی کی سوچوں میں گم ہو کر عہد گزشتہ میں اپنی یادوں کے دریچے کھول کر نہایت ادب واحترام کے ساتھ سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر پر کھڑے ہیں۔ دل ودماغ ان کے حالات وواقعات کی تاریخ کو تازہ کرنے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ یہ وہ عظیم عورت ہیں جن کی ذات گرامی نے اللہ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو خود شادی کا پیغام دیا۔ اللہ کی نیک بندی نے اپنے حُسنِ انتخاب سے ثابت کر دیا کہ وہ مزاج شناسی اور فراست کے کس اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے شادی کے پیغام کو شرف قبولیت بخشا، شادی کے وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک صرف پچیس سال اور خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی۔ شادی کی تقریب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے مہربان اور شفیق چچا ابو طالب اور شیرِ خدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ نکاح کا خطبہ زمانۂ جاہلیت کے دستور کے مطابق آپ کے چچا ابو طالب نے پڑھا۔

لاریب سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا دانائی میں یکتا، فرزانگی میں یگانہ صدق وامانت میں بے مثال تھیں، دولت دنیا اور زیور اخلاق کا یہ حسین ملاپ اور ایمان وایقان کا یہ نورانی پیکر جب تک زندہ رہا، اللہ کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی۔ سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اپنے اعلیٰ کردار واوصاف، شرافت ونجابت اور صدق وصفا کے سبب اہل مکہ میں ''طاہرہ'' کے لقب سے جانی اور پہچانی جاتی تھیں۔ آپ نے ہجرت سے تین سال قبل چونسٹھ سال اور چھ ماہ کی عمر پا کر رحلت فرمائی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود اپنے مبارک ہاتھوں سے قبر میں اتر کر میت کو اتارا اور تدفین کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی پہلے صدموں کو بھولے بھی نہ تھے کہ یہ سانحہ واقع ہو گیا، غم وحزن کے سبب جس سال حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں، اس سال کا نام ''غم کا سال'' رکھ دیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کہ جب لوگوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری تکذیب کی۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے میری تصدیق کی"، مزید فرمایا "جب میرا کوئی مددگار نہ تھا۔ انہوں نے میری مدد کی۔ میری اولاد ان سے ہوئی جب لوگ کافر تھے وہ اسلام لائیں۔" سیدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا نہایت اہم اور نازک ترین مسائل میں فیصلہ کرنے کی اعلیٰ صلاحیت اور قابل ستائش اہلیت بھی رکھتی تھیں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے ہاں چھ بچے پیدا ہوئے لیکن نسل صرف ایک سے یعنی سیدۃ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا خاتون جنت سے چلی، سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی بیٹیوں کے اسمائے گرامی (۱) سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا (۲) ام کلثوم رضی اللہ عنہا (۳) رقیہ رضی اللہ عنہا (۴) سیدۃ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں، جبکہ بیٹوں کے اسمائے مبارک (۵) قاسم رضی اللہ عنہ (۶) عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں ام کلثوم رضی اللہ عنہا اور رقیہ رضی اللہ عنہا، یکے بعد دیگرے یعنی ایک کی وفات کے بعد دوسری حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسلمین ثالث کے نکاح میں آئیں۔ اس لئے آپ کو ذوالنورین کہتے ہیں یعنی "دو نوروں والا"

سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وہ پاکباز اور مقدس ہستی ہیں جو سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔ سب سے پہلے اسلام لائیں ان کا ذریعہ آمدن دیگر اہل مکہ کی طرح تجارت تھا۔ ان کا مال تجارت شام کے علاقے میں جاتا آتا تھا۔ پہلے خاوند کی وفات کی وجہ سے وہ اکیلی رہ گئی تھیں۔ اپنے غلام میسرہ کے ذریعہ حضور کو دوگنا منافع کی پیشکش کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لی یہ شادی سے پہلے کا واقعہ ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مال تجارت لے کر علاقہ شام کو گئے اور کامیاب تجارت کے بعد لوٹے۔ وعدہ کے مطابق سیدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے دوگنا منافع دیا۔ شادی کے بعد جب حضورؐ چالیس سال کی عمر کو پہنچے غارِ حرا میں پہلی وحی حضرت جبریل علیہ السلام لے کر آئے یعنی غارِ حرا میں تاجِ نبوت آپ کے سر مبارک پر رکھ دیا گیا۔ اعلانِ نبوت اور توحید کی دعوت کا فوری ردعمل ہوا اور مشرکین مکہ آپ کی جان کے دشمن ہو گئے ان کٹھن اور سنگین حالات میں بھی سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ کا بھرپور ساتھ دیا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ستایا گیا۔ مشرکین مکہ نے دکھ دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی کبھی حرم شریف میں نماز پڑھنے پر روکا، تو کبھی دعوتِ دین اور تبلیغ پر ٹوکا، نہ دن کو چین لینے دیا گیا نہ رات کو سکون سردار مکہ رئیس المشرکین ابوجہل قدم قدم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کرتا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گالیاں بکتا اور حضور ﷺ کو دعوت وتبلیغ سے روکتا۔

ادھر حضور ﷺ کے حقیقی چچا ابولہب اور اُن کی بیوی حضور ﷺ کی جان کے دشمن ہو گئے جہاں بھی حضور ﷺ دعوت وارشاد کے لئے نکلتے۔ابولہب اوران کی بیوی دیوانہ وار حضور ﷺ کا تعاقب کرتے اور حضور ﷺ کے خلاف الٹی سیدھی باتیں کرتے یعنی تبلیغ و دعوتِ دین کے راستے میں دیوار بن جاتے ،راستے میں کانٹے بچھائے جاتے ،کوڑا پھینکا جاتا مگر اللہ کے رسول نے ہمت نہیں ہاری بلکہ استقامت کا پہاڑ بن کر کفار ومشرکین کے سامنے ڈٹ گئے۔حضور ﷺ کو ختم کرنے اور دین حق کو پھیلنے سے روکنے کے لئے کفار مکہ نے ہر حربہ استعمال کیا قتل کی سازشیں کی گئیں،سوشل بائیکاٹ کیا گیا،اڑھائی سال آپ اپنے خاندان کے ہمراہ ابوشعب کی گھاٹی میں محصور رہے۔ظلم و ستم اور درندگی اور بربریت کا ہر روز نیا مظاہرہ ہوتا۔ان حالات میں سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی سب سے بڑی ہمدرد اور مددگار ثابت ہوئیں۔

جب حضور ﷺ کو پہلی وحی آئی تو قدرے گھبرائے اور پریشان ہوئے۔سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کو اپنے ایک عزیز ورقہ بن نوفل کے پاس تسلی اور ڈھارس بندھانے کے لئے لے گئیں یہ شخص آسمانی کتابوں کا عالم تھا جب اس نے حضور ﷺ سے تفصیلاً سارا واقعہ سنا تو وہ تہ تک پہنچ گیا۔ورقہ بن نوفل نے فوراً بتایا کہ یہ تو وہی ہے جس کا نام اور ذکر پہلی آسمانی کتابوں میں ہے۔ساتھ ہی اس نے یہ پیش گوئی بھی کی کہ یہ اپنے ہی اہل وطن کے ہاتھوں بہت ستایا جائے گا،لیکن آخرکار حق باطل پر،نور ظلمت پر اور خیر شر پر غالب آ جائیں گے۔اور انجام کار آسمانی صداقتوں اور روحانی رفعتوں کا ظہور ہوگا۔

میں قبر پر کھڑے کھڑے ماضی کی پرانی یادوں میں کھو کر واپسی کا راستہ ہی بھول گیا، ذرا سنبھلا تو دیکھا کہ ہمارا ''کاروانِ شوق'' بڑے ذوق وادب کے ساتھ بیٹھا دعاؤں کا سہارا لئے اللہ رب البیت سے پتہ نہیں کیا کیا طلب کر رہا ہے؟ قبر مبارک پر عورتیں بھی ہمارے ساتھ تھیں۔ یہاں صدر دروازے پر ہمیں نہ کسی نے روکا نہ ٹوکا۔ ہمارے ہوتے ہوئے ایرانی زائرین حج مع خواتین قبر مبارک پر آئے۔ ع ''روزی تو کسی طور کما کھائے مچھندر''۔

یہاں سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر ایرانی بھائیوں کی ایک عجیب وغریب حرکت دیکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ان کے گروپ کے آدمی قبر مبارک پر پیسے پھینکتے تھے ان کے ساتھ ایک بار لیش مولوی صاحب تھے۔ جو فارسی میں کچھ نعت وغیرہ پڑھ رہے تھے۔ ان کے گروپ کا ایک آدمی پیسوں کو قبر پر سے اٹھاتا اور مولوی صاحب کو پیش کرتا جاتا۔ ایسے ہی مچھندروں کی خبر حضرت اقبالؒ نے کیا خوب لی ہے: ؎

یہی شیخ حرم ہے جو چرا کر بیچ کھاتا ہے
گلیم بوذرؓ دلق اویسؒ و چادر زہرہؓ

اللہ رب البیت سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر رحمت کی برکھا برسائے۔ اسے اپنے نور سے بھر دے۔ آمین! ؎

آسمان تری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نو رستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

''کاروان شوق'' سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن زبیر شہید کے مرقد پر

''کاروانِ شوق'' مجاہد اسلام اور شہید راہ حق سیدنا عبداللہؓ بن زبیر کے مرقدِ اطہر پر کھڑا ہے۔ سنت کے مطابق اہل قبر کو سلام کہنے کے بعد مغفرت کے لئے دعا مانگی۔ سیدنا عبداللہؓ بن زبیر ہجرت کے بعد مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں پیدا ہوئے۔ مدینہ شریف میں مہاجرین مسلمانوں کے ہاں یہ پہلی نرینہ اولاد تھی۔ اس لئے آپ کی پیدائش پر مہاجرین و انصار نے بہت زیادہ خوشیاں منائیں۔ آپ حواری رسول حضرت زبیرؓ کے بیٹے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پوتے تھے، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ عبداللہؓ بن زبیر کی والدہ ماجدہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہادر بیٹی تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جن دنوں غار ثور میں اپنی ہجرت کے دوران مقیم تھے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھپ کر کھانا پہنچاتی تھیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدنا عبداللہؓ بن زبیر کی خالہ تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے ابن زبیرؓ کو بیٹا بنالیا تھا اور اسی طرح وہ ام عبداللہ کہلاتی تھیں۔ سیدنا عبداللہؓ بن زبیر نہایت بہادر اور زبردست جنگجو تھے۔ جنگ جمل میں آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بھرپور ساتھ دیا اس لڑائی میں گرفتار ہوئے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں رہا کر دیا۔

''کاروانِ شوق'' انتہائی خلوص اور عقیدت کے ساتھ مرقدِ اطہر پر کھڑا، سوچ و فکر میں محو ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتہ نہیں کہاں کھو گیا ہے؟ لیکن راقم عاجز چشمِ تصور میں ماضی کی تلخ یادوں کے در کھولتے کھولتے زمانہ گزشتہ میں پہنچ گیا ہے۔ قلب وذہن پر ماضی کا دور فلم کی ریل کی طرح چل رہا ہے اب تاریخِ اسلام کا خونین باب سامنے کھلا ہے اور میں عالمِ خواب میں نہیں بلکہ یوں لگا جیسے یہ سب کچھ بیداری میں دیکھ رہا ہوں۔ لو دیکھو یہ وہ شیر ابن شیر ہیں جو بڑھاپے کے عالم میں اور بغیر زرہ پہنے، مردانہ وار لڑتے ہوئے، حجاج کی ستم کاریوں کا شکار ہو کر شہید ہوئے۔ ظالم اور سفاک حجاج نے میت کو کئی دن تک چوراہے میں سولی پر لٹکائے رکھا۔ اسی سوارِ اجل کے لئے عظیم اور مضبوط دل کی مالک ماں نے یہ تاریخی کلمات کہے تھے۔ ''کیا اس سوار کے اترنے کا وقت نہیں آیا؟'' حجاج اس وقت وہاں موجود تھا حجاج نے کہا: ''وہ ملحد تھا اور اسی سزا کے لائق تھا۔''

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر صدیق نے جواب دیا: ''وہ ملحد نہیں تھا وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند اور اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرتا تھا۔''

حجاج نے کہا: ''تم پاگل ہوگئی ہو۔''

جواباً حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: ''تمہاری عقل جواب دے گئی ہے۔ میں بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ بخدا میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قبیلہ بنوثقیف میں سے ایک کذاب اور ایک سفاک پیدا ہوگا۔ کذاب (مختار ثقفی) کو ہم نے دیکھ لیا اور سفاک تم ہو۔'' سیدنا عبداللہؓ بن زبیرؓ کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا تھا۔

ہم سب اہل کاروان ذکر ودعا میں محو ہو کر ادب واحترام کے ساتھ مرقد اطہر پر کھڑے ہیں۔ غمگین بھی اور حزیں بھی، آنکھوں میں آنسوؤں کے موتی لئے ہوئے۔ اس شہید راہ حق کو، جو مشہور فقیہہ عروہؓ بن زبیر اور بطل اسلام حضرت مصعب بن زبیر کے بھائی تھے۔ الوداعی سلام کہہ کر آگے بڑھ گئے۔ اللہ رب البیت ابن زبیر شہید کے درجات بلند کرے۔ آمین!

اس عظیم اور قدیم قبرستان میں اور بھی کئی مشہور صحابہ کرام، تابعین تبع تابعین اور جد رسول مدفون ہیں۔ اس قبرستان میں زائیرین کی بھیڑ نہیں ہوتی۔ ایام حج میں کسی وقت بھی یہ قبرستان دیکھا جا سکتا ہے۔ عورتوں کو اگرچہ جنت البقیع کی طرح یہاں بھی جانے کی ممانعت ہے لیکن اس کے باوجود کئی عورتوں کو اس قبرستان کی زیارت کرتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ سب قبروں کو اپنے نور سے بھر دیں۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”کاروانِ شوق“ مسجدِ جن میں

مسجد جن، جنت المعلی کے قبرستان کے بالکل قریب ہے اس مسجد میں جنوں کی ایک جماعت نے حضور پرنور ﷺ کا وعظ شیریں بیان سن کر اسلام قبول کیا تھا۔ یہ مشہور واقعہ قرآن پاک میں سورۃ الجن میں بیان کیا گیا ہے چونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے اس جگہ سورۃ الجن کی تلاوت کی تھی اور جنوں کی ایک جماعت مشرف بہ اسلام ہوئی تھی۔ لہٰذا اس مناسبت سے اس جگہ ایک بڑی مسجد بنا دی گئی ہے مسجد کا رنگ سبز ہے اور مکہ شہر سے شمال کی طرف واقع ہے۔

”کاروانِ شوق“ مسجدِ بلالؓ میں

مسجد جن دیکھنے کے بعد ”کاروان شوق“ نے مسجد سیدنا بلالؓ جو کہ پہاڑ کی چوٹی پر ہے دور ہی سے دیکھی تھکاوٹ اور عورتوں کا ساتھ ہونے کی وجہ سے پہاڑ کی چوٹی پر نہ جا سکے۔ اسی طرح جس جگہ حضرت عمرؓ بن خطاب کا مکان تھا وہاں بھی مسجد بنا دی گئی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ذاتی گھر کو جو مکہ شریف میں تھا مسجد میں تبدیل کر دیا گیا ہے اب اس کا نام مسجد ابوبکرؓ ہے۔ اس کو باہر سے ہی دیکھا۔ افسوس غار حرا اور غار ثور قریب سے نہ دیکھ سکے۔ چونکہ ہمارا چھوٹا سا ”کاروان شوق“ مردوں اور عورتوں پر مشتمل تھا اس لئے بھی غاروں تک نہ جا سکے اور نہ ہی دیکھ سکے۔ وہاں سے پرانے لوگوں بالخصوص ٹیکسی والوں سے سنا تھا۔ ان دونوں غاروں کا ٹھیک ٹھیک کھوج لگانا آسان کام نہیں ہے اور یوں بھی پہاڑوں کے درمیان راستہ دشوار گزار اور چڑھائی کافی زیادہ ہے رہنمائی کرنے والا کوئی خاص تجربہ کار ہو تو ٹھیک ضرور دیکھیں ورنہ اکثر دفعہ ٹیکسی والا غلط جگہ دکھا کر واپس لے آتا ہے ”کاروان شوق“ ظہر کی نماز تک ضروری اور اہم تاریخی زیارتیں دیکھ کر سوئے حرم رواں دواں ہو گیا۔ ان شاء اللہ اگر زندگی نے وفا کی تو ایک بار غار حرا تک ضرور پہنچیں گے۔ اسی غار میں حضور ﷺ کے سر مبارک پر نبوت و رسالت کا تاج رکھا گیا۔ اسی کنج تنہائی اور گوشۂ عافیت میں اللہ کے برگزیدہ رسول حضرت محمد ﷺ بعثت سے پہلے اپنے رب کے ساتھ لو لگایا کرتے تھے۔ پہلی دفعہ وحی کا نزولِ مبارک حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے اسی تاریخی غار میں ہوا تھا اور پھر غار ثور جہاں اللہ رب العزت نے اپنے پیارے اور مقدس رسول ﷺ کو پناہ دی تھی۔ مشرکین مکہ سخت غیظ و غضب کی حالت میں حضور ﷺ کی تلاش میں تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو اندھا کر دیا۔ حضور ﷺ کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جو رفیق غار کے نام سے مشہور ہیں اس غار میں ہی وحی ربانی حضور اور ان کے ساتھی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تسکین قلب کا باعث بنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

فریضۂ حج کی ادائیگی

حج کی تیاری

''کاروان شوق'' زیارتوں کا شرف حاصل کرنے کے بعد ظہر کی نماز کے لئے حرم شریف میں داخل ہو چکا تھا۔ دریائے رحمت میں اترتے ہی سب ساتھیوں نے اپنی اپنی راہ لی۔ ہم دونوں میاں بیوی نماز ظہر کے بعد اپنی قیام گاہ پر آ گئے کھانا کھایا، چائے پی اور کام و دہن کی تواضع کے بعد تھوڑی دیر کے لئے آرام کیا۔ اب حج کی تیاری کا آغاز شروع ہو گیا زیارتیں کر چکے، مسجدوں کے نذرانے اور نعمتوں کے شکرانے ہو چکے، طواف و سعی میں محوِ گردش قدموں کی آہٹ بارگاہِ رب العرش العظیم میں سماعت پذیریوں کا اعزاز پا چکی، آنسوؤں کی نمی اور آہ و فغاں کا دھواں عرشِ بریں تک جا پہنچا، عبودیت و نیازمندی کا اظہار قول و فعل دونوں سے ہو چکا اور حرم شریف کے ہر گوشۂ رحمت میں ہر دم برستی رحمتوں اور ہمہ وقت چھلکتی برکتوں کے باطنی مشاہدوں کے ساتھ ساتھ ظاہری فیوض و برکات کے ابلتے ہوئے چشمے بھی ملاحظہ کر چکنے کے بعد اب اس ساعتِ سعید اور وقت فیروز بخت کا انتظار ہے جب ''کاروان شوق'' اللہ کی حمد الاپتا، ثنا کے گیت گاتا وادی خیر و برکت یعنی منیٰ کا رخ کرے گا۔

آخر خدا خدا کر کے وہ مبارک دن بھی آ گیا، منیٰ کے میدان کو کوچ سے پہلے معلمین حجاج کا طریق ہے کہ دو تین روز پہلے اپنے دفتر میں روانگی کی تاریخ لکھ کر نوٹس کی شکل میں لگا دیتے ہیں نیز خیموں اور بسوں کا کرایہ بھی پہلے ہی طلب کر لیتے ہیں لہٰذا اعلان ہوا آٹھویں ذوالحج 22 دسمبر 74ء بروز اتوار سحری کے وقت کوچ ہو گا روانگی سے قبل سب ساتھیوں نے فوراً خیمہ فیس اور کرایہ بس جمع کروا دیا تھا۔

ساتویں ذوالحج کو نہا دھو کر تیاری کا آغاز ہوا۔ حاجات پر نظر دوڑائی، ضروریات کو سمیٹا اور اپنی کمرِ ہمت کو کس لیا۔ معلم صاحب کا اعلان اور ارشاد کہ تین بجے رات تمام زائرین حج فلاں جگہ پہنچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں اور پھر یہیں سے بسوں پر سوار ہو کر ''منیٰ'' کو جانا ہوگا، رات بیت اللہ شریف میں عشا کی نماز ادا کرنے کے بعد جلد اپنی قیام گاہ پر واپس آئے اور ایک بار پھر اپنی ضروریات پر نگاہ دوڑائی جو چیز کم تھی وہ لے لی اور جو زائد اور غیر ضروری تھی۔ وہ نکال باہر کی، ذہن بار بار منیٰ کے بارے میں خیالوں کے گھوڑے دوڑا تا رہا یعنی منیٰ یوں ہوگا اور یوں؟ اگر فکر دامن گیر ہو تو پھر رات بھر نیند کہاں آتی ہے؟ سونے کے لئے بستر پر لیٹ تو گیا مگر نیند کہاں؟ دائیں بائیں کروٹ بدلتا رہا لیکن اس نے پلٹ کر دیکھا تک نہیں گویا کہ نیند کی دیوی ہم سے روٹھ گئی ہے۔ انتظار کی رات، شب ہجراں سے بھی زیادہ لمبی ہوگئی ہے شوقِ نظارہ اور تمنائے دید کی رات، آرزوئے وصل اور بیقراری واضطراب کی رات اپنے جوبن پر اور میں وہم وخیال اور امید وبیم کے سمندر میں غوطہ زن رہا، تاروں بھری رات ٹھہر ٹھہر کر گزری، ہجر وفراق کے کانٹوں پر تڑپتی رات بیت اللہ سے داغِ جدائی کی رات، آخر کروٹیں بدلتے کٹ ہی گئی۔

پچھلی رات کے تین بجے ''کاروان شوق'' کے سب ساتھیوں کو بیدار کیا کہ اٹھو آج صحرا نوردی کا دن ہے، حضر کی نعمتیں لوٹ چکے اب دشت وجبل کی وسعتیں بھی دیکھو، شہر کی رونقوں میں بسنے والو، آؤ اٹھو کفن بردوش اور خانہ بدوش ہو کر اور عشق ومعرفت کے خیموں میں خاک نشین ہو کر حمد کے گیت گائیں اور ثنا کے ترانے فضائے رنگ ونُور میں بکھیریں، سب نے رختِ سفر باندھا اور نعرہ زن ہو کر سوئے منیٰ قدم زن ہوئے، مقررہ جگہ پر پہنچے تو بس تیار تھی۔ سامان رکھا اور سوار ہو گئے، لیکن ایک گہرا زخم کھا کر جگرِ افگار میں شدت غم سے ٹیس اٹھی، آنکھ خون فشاں ہوئی، دل تڑپا، روح کانپی اور قلب وذہن کے سمندر میں رنج والم کا ایک طوفان اٹھا۔ خیالات خس و خاشاک بن کر بادِ مخالف کا شکار ہو گئے اور جذباتِ حزن وملال، یاس کے سمندر میں ڈوب گئے ادھر نماز فجر معلم کی جلد بازیوں کا شکار ہوگئی، بہت بڑا خسارہ، نقصان عظیم، مسجد الحرام میں ایک نماز کا اجر وثواب ایک لاکھ نماز کے برابر اجر وثواب کا ناقابل تلافی گھاٹا، جب سب عاشقانِ راہِ حق بس پر سوار ہو گئے تو بس چلی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کاروانِ شوق'' منیٰ میں

لبیک لبیک کا شور مچا تکبیر و تہلیل کی گونج سے زمین و آسمان لرز اٹھے، بسوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو منیٰ کی طرف رواں دواں ہے آج دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوئے عاشقانِ خدا یہ نعرۂ مستانہ لگاتے ہوئے کہ ''اے اللہ میں حاضر ہوں۔'' ''اے اللہ میں حاضر ہوں'' سوئے کوچۂ یار یعنی منیٰ کی طرف بادہ پیما ہیں ابھی آفتابِ عالم تاب اندھیروں کو پوری طرح چاک نہ کر پایا تھا کہ ہم میدان منیٰ میں اپنے خیمہ تک آ پہنچے، پہاڑوں کے دامن میں یہ حدود فراموش اور بابرکت میدان، آج ساری روئے زمین سے آئے ہوئے انسانوں اور خیموں سے اٹا پڑا ہے، پہاڑوں کی چوٹیوں پر اللہ والوں کا ہجوم، کچھ پہاڑوں کی ڈھلوانوں پر چھتریاں تانے، اللہ سے لو لگائے بیٹھے ہیں اور اکثر زائرین میدانوں میں دور دور تک ڈیرے جمائے ہوئے محوِ ثنائے یزداں ہیں، اپنے خیمہ میں داخل ہوتے ہی ''کاروانِ شوق'' کے جواں سال ساتھیوں نے بڑی پھرتی کا مظاہرہ کیا اور ایک گوشہ میں بڑی سی دری بچھا دی، سامان بڑے قرینے سے رکھا اور سب سے پہلے وادیٔ خیر و برکت میں نماز فجر ادا کی، پھر باہر نکلے۔

ایک بار پھر میدان منیٰ کی خشک پہاڑیوں پر نیر تاباں کی شعاعوں کو رقصاں دیکھا، شعاعِ نور نے جب کوہِ ثبیر کی چوٹی پر ہالہ بنالیا، تو خیمے میں آئے ناشتہ کیا، اور جلد فارغ ہوئے پھر وہی کنجِ تنہائی، جلوت میں خلوت، اعتکاف و مراقبہ اور حمد و ثنا کے پھول کھلے، مدح و شکر کی کلیاں پھوٹیں ذکر و دعا کے غنچے مسکرائے، کوئی محوِ تلاوت، تو کوئی مشغول نوافل، تسبیح و تحمید کے میٹھے بول بھی، اوراد و وظائف کے مسحور کن نغمے بھی، ہر سو اللہ کی عظمتوں کے گیت، ہر طرف اس کی قدرتوں کے زمزمے، ہر جانب رب ذوالجلال اور آقائے لم یزل کی محبت میں گندھی ہوئی تسبیحات کا ورد، طلب و سوال کی ندرتیں اپنے اوج پر اور ''رب العرش العظیم'' کی کرم فرمائیاں اپنے نکتہ عروج پر، عرش پر قدوسیوں نے صاحب عرش کی پاکی و بزرگی بیان کی اور فرش پر خاکیوں نے رب جبار کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظمت و کبریائی کا راگ چھیڑا یہ وہی میدان ہے جہاں کبھی سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے پڑاؤ لگایا تھا اور پھر کبھی سرورِ رسولاں ﷺ یہاں فروکش ہوئے تھے ان کے مبارک قدموں کے نشان آج بھی ریگ زارِ منیٰ میں تھوڑی تگ ودو کے بعد مل سکتے ہیں، بس دیکھنے کے لئے صرف چشم بینا چاہیے۔ آج کا دن یہیں بسر ہوگا اور آنے والی مبارک رات بھی اسی وادی خیر وایمن میں گزرے گی ظہر وعصر، مغرب وعشا اور فجر کی نمازیں انہی پاک فضاؤں میں ادا ہوں گی مسجد خیف میں بھی اور سرِ صحرا ایستادہ خیموں میں بھی، ظہر کی نماز سے پہلے مسجدِ خیف کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اور راستے میں دکانوں کا نظارہ بھی دیکھا کہ جن کے دم سے جنگل میں منگل کا سماں ہے۔

لاکھوں انسانوں کی ضروریات کے پیش نظر دکانوں میں ہر چیز پڑی ہے، لیکن اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں توازن و اعتدال ان تاجروں کے بس کا روگ نہیں۔ یہ کاروباری لوگ مجبوریوں سے فائدہ اٹھانا خوب جانتے ہیں۔ خیر تاجروں کا چلن ایسا ہی ہوتا ہے۔ کفار اور مشرکین بالخصوص یورپی لوگ جب ان کے ہاں کوئی قومی تہوار آتا ہے تو کیا مجال ایک پائی بھی قیمت چڑھے، بلکہ قیمتیں کم کی جاتی ہیں یعنی مسلمانوں کی صفات ان لوگوں نے اپنا لیں اور ان کے بداعمال مسلمانوں نے اپنا لئے۔ مکی تاجروں کا رویہ خریداروں کے ساتھ قدرے سخت ہوتا ہے۔ سیدنا ابراہیم خلیل علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہے کہ مکی بازاروں میں دکانیں، تازہ سبزیوں اور طرح طرح کے پھلوں سے بھری پڑی ہیں۔ خورد ونوش کی اشیا منڈیوں میں وافر مقدار میں موجود رہتی ہیں۔ اشیا کی رسد اور طلب دونوں اپنے نکتہ عروج پر رہتی ہیں۔ حرمین شریفین میں حج کے لئے لاکھوں زائرین فروکش ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی چیز کی قلت اور قحط ہو۔

حج ایک اہم روحانی عبادت ہی نہیں بلکہ اس کے اثرات لوگوں کی معاشی حالات کو بہتر بنانے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ عوام بھی سال بھر کی روزی کما لیتے ہیں اور سرکاری خزانہ، زائرین پر لگائے گئے حج ٹیکسوں سے بھر جاتا ہے اور پھر سعودی حکومت بھی دل کھول کر خرچ کرتی ہے۔ اور حجاج کی خدمت اور دیکھ بھال میں دن رات لگی رہتی ہے، ٹریفک کا نظام بہتر رکھنے کے لئے پورے ملک میں سڑکوں کا جال بچھا رکھا ہے۔ کیا مجال جو ٹریفک جام ہو حالانکہ لاکھوں حاجی اور ہزاروں بسیں اور کاریں سڑکوں پر رواں دواں ہیں۔ اعلیٰ نظام اور زبردست کنٹرول کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حادثات بہت کم ہوتے ہیں۔ نقل وحرکت میں زائرین حج کو کہیں بھی مشکل پیش نہیں آتی البتہ ٹیکسی والے ڈرائیور حضرات اضافی کرایہ وصول کرنے میں بڑے بے باک ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کا تعلق دوسرے عرب ملکوں سے ہوتا ہے۔ بہر حال سال بھر کی کمائی یہ بھی کر لیتے ہیں۔

صفائی اور ستھرائی کا نظام صرف حج موسم میں ہی نہیں بلکہ سال بھر اپنے عروج پر ہوتا ہے۔ دن میں کم از کم دو مرتبہ جراثیم کش ادویات کا سپرے یعنی چھڑکاؤ بڑی بڑی گاڑیاں کرتی ہیں جو جدید مشینری سے لیس ہوتی ہیں نیز سڑکوں، بازاروں، گلی کوچوں، ہوٹلوں کے اردگرد جراثیم کش ادویات چھڑکی جاتی ہیں۔ سپرے اور دیگر جراثیم کش ادویات سے نہ صرف جراثیم ہی ختم ہوتے ہیں بلکہ ہر قسم کے حشرات الارض مر جاتے ہیں مثلاً مکھی مچھر وغیرہ ہنگامی حالات سے نپٹنے کے لئے مستعد اور تربیت یافتہ عملہ ہر وقت تیار رہتا ہے۔ سارے حرمین شریفین میں مقدس مقامات کے ساتھ، طہارت کیلئے انتہائی معقول انتظام ہے۔ پانی کی کمی ہے نہ بیت الخلاؤں کی، اتنے زبردست ہجوم کے باوجود کیا مجال جو کسی زائرِ حج کو کوئی طہارت کا مسئلہ ہو؟ مدینۃ الرسول ﷺ میں مسجد نبوی اور مکہ مکرمہ میں مسجد الحرام دونوں کے ساتھ وضو کا انتظام انتہائی شاندار ہے۔ باافراط ٹوٹیاں اور اچھی خاصی تعداد میں کشادہ طہارت خانے اور غسل خانے، زائرین کی سہولت کے لئے دن رات کھلے رہتے ہیں نیز ان وضو خانوں اور طہارت خانوں میں صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ حرم شریف میں آب زم زم پینے کے لئے زائرین حج کو مشقت اور تکلیف سے بچانے کے لئے چشمۂ زم زم پر سینکڑوں ٹوٹیاں اور ساتھ ہی بیٹھنے کے لئے جگہ بنادی گئی ہے۔

حرمین شریفین میں ہر سال لاکھوں حاجی حج اور عمرہ کے لئے آتے ہیں ان میں کثیر تعداد میں بوڑھے اور نحیف ونزار ہوتے ہیں حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کرتے ہوئے ہر ملک اپنے اپنے حاجیوں کو حفظِ ماتقدم کے طور پر وبائی اور موسمی امراض کے ضروری انجکشن لگاتا ہے اور ساتھ ہی ہیلتھ سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے جو سعودیہ میں حج اور عمرہ کے دوران چیک کیے جاتے ہیں۔ اس سب کے باوجود اگر کوئی بیماری پھوٹ پڑے تو اس کی روک تھام کے لئے سعودی حکومت کے پاس موثر انتظام موجود ہوتا ہے ہر طرح کی احتیاط کے باوجود بوڑھے اور ضعیف حاجیوں کی شرح اموات زیادہ ہوتی ہیں۔ سعودی قانون کے تحت جو زائرین حج اور عمرہ کے درمیان قضائے الٰہی سے انتقال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر جائیں تو ان کی تدفین و تکفین وہیں حرمین شریفین میں کر دی جاتی ہے۔ تکفین و تدفین کے تمام اخراجات حکومت سعودیہ برداشت کرتی ہے۔ تبدیلی آب و ہوا کی وجہ سے اکثر حجاج کرام نزلہ و زکام اور کھانسی وغیرہ کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ پیٹ کے امراض کا بھی اکثر حاجی شکار ہو جاتے ہیں۔ سعودی حکام نے بالخصوص ان کی وزارت صحت نے جگہ جگہ شفا خانے اور چھوٹے گشتی شفا خانے کھول رکھے ہیں جو گھوم پھر کر لوگوں کی خدمت کرتے ہیں جہاں علاج معالجہ کی تمام سہولیات میسر ہیں وہاں دوائیاں بالکل مفت دی جاتی ہیں۔ حج موسم میں یہ شفا خانے ہنگامی طور پر چوبیس گھنٹے کھلے رہتے ہیں اور عوام الناس کا ہمہ وقت علاج معالجہ کرتے ہیں۔

اس پر مزید یہ کہ امن و امان کے نظام کو قائم اور فعال بنانے کے لئے متعلقہ سرکاری اہلکار ہر وقت چوکس رہتے ہیں اور ہر قسم کی تخریب کاری شرارت اور فتنہ و فساد کو روکنے کے لئے بھرپور استعداد اور معقول اہلیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پورے حج موسم میں لڑائی جھگڑے کی کوئی مثال ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی اور نہ ہی کوئی چوری چکاری کا واقعہ حج کے دوران دیکھنے یا سننے میں آیا، حالانکہ اکثر حاجیوں کا سامان معلمین کے دفاتر کے سامنے گلیوں میں پڑا رہتا ہے کیا مجال جو کوئی چیز چوری ہو جب تک حاجی اپنی رہائش کا بندوبست نہیں کر لیتے ان کا سامان دو دو چار چار دن ادھر معلمین کے دفتروں کے سامنے اللہ کے بھروسہ پر پڑا رہتا ہے۔

ہم نے پورے حج کے دوران نہ کوئی ڈکیتی دیکھی نہ چوری کے بارے سنا اور نہ کوئی دنگا فساد دیکھا، اس امن و امان اور حفظِ مال اور تحفظِ جان کے لئے یہ خطۂ ارضی جنت نظیر ہے جو دس بیس جرائم ہوتے بھی ہیں ان میں منشیات کے سوداگر پیش پیش ہیں، اکثر مجرمین منشیات کا تعلق پاکستان اور افغانستان سے ہوتا ہے، کبھی کبھار ہندوستانی یعنی بھارتی باشندہ بھی اپنی قسمت آزما لیتا ہے۔ منشیات کا مجرم شاذ ہی کوئی بچ پایا ہو ورنہ اکثر مجرمین سعودی کسٹم اہلکاروں کی عقابی نگاہوں کی تاب نہ لا کر ایئرپورٹ پر ہی اپنا تعارف کروا دیتا ہے کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں۔ پاکستانی ہوں، افغانی ہوں، بھارتی ہوں، تعلیم ادھوری نہیں بلکہ اس معاملہ میں بالکل معصوم یعنی کورا کاغذ ہوں۔ پیشہ کاروبار جو آپ کے سامنے ہے حامل پاسپورٹ ہوں بغیر پاسپورٹ کبھی سفر نہیں کرتا۔ ملک کا نام روشن کرتا ہوں۔ یہ دیکھیں میرا نام بھی روشن خاں ہے۔۔ میں اسم بامسمّٰی ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی لئے آدھ کلو ہیروئن لے کر نکلا ہوں۔ کسی دشمن ملک کے یک چشمے کی نظر بد لگ گئی ہے جو تقدیر نے یہ دن دکھائے۔ یہ بھی اچھا ہوا اس دفعہ میرا کاروباری دورہ سعودیہ جیسے نیک طینت اور مقدس ملک کا تھا، جس کی شرعی عدالتیں مقدمات کو لمبی مدت اور طویل عرصہ کے لئے التوا کے ڈبے میں بند کر کے ہمیشہ کے لئے بھول نہیں جاتیں ورنہ جب کبھی میں اپنے کاروباری سلسلہ میں کسی دوسرے ملک یعنی غیر اسلامی دیس کو گیا۔ مجھے روک لیا گیا میں پکڑا و کڑا نہیں گیا۔ اس ملک کے کسٹم والوں نے صلاح مشورہ اور اپنے ملک کی تعزیرات میں سزاؤں پر غور و فکر اور افہام تفہیم کے لئے مجھے چھ ماہ کے لئے وہاں روک لیا باقاعدہ ایک بڑی بلڈنگ میں رکھا گیا، ان ملکوں میں مقدمات کو طویل مدت کے لئے التوا میں ڈال دیا جاتا ہے۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ مقدمات کا انبار ہے اور ججوں کا قحط الرّجال ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس بار میرا قیام مقدس سرزمین میں ہوگا، لیکن عرصہ حیات نہیں! نہیں! توبہ! توبہ! بلکہ مدت قیام ہفتہ بھر سے زیادہ نہیں ہوگی۔ سعودی عدالتوں کے قاضی یعنی جج صاحبان وقت کے پابند بلکہ کاربند، صوم وصلوٰۃ کے قائم کرنے والے، بات کے پکے، قول کے سچے اور مقدمات کا فیصلہ کرنے اور سنانے میں بے باک ہوتے ہیں۔

لہٰذا میں روشن خاں ولد چراغ خاں، حامل پاکستانی پاسپورٹ نمبر وغیرہ وغیرہ ساکن فلاں قریہ ضلع و تحصیل فلاں ملک خداداد پاکستان کا معزز اور شریف شہری ہوں اور سعودی جج صاحب یعنی قاضی صاحب کے فیصلہ کے مطابق منشیات کا دھندا کرنے کا مجرم پایا گیا ہوں۔ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میں منشیات کا ''سمگلر وگلر'' نہیں ہوں بلکہ نشہ آور یعنی سکون بخش پتوں کا دھندا کرتا ہوں اور سچ بولتا ہوں کہ فی الحقیقت میرے پاس آدھ کلو ہیروئن تھی صرف آدھا کلو کوئی خاص مقدار نہیں ان شاء اللہ! جیسا کہ قاضی صاحب کا ارادہ ہے اور فیصلہ کرتے ہوئے قاضی صاحب نے سزا بھی سنا دی ہے یعنی رجب کی دس تاریخ کو مجرم برادرم ''روشن خاں بن سراج خاں'' لفظ ''چ'' چبانے میں چونکہ سخت ہے لہٰذا اہل عرب نے ہڈی کی طرح نکال باہر پھینکا ہے تو یوں کہیے قاضی صاحب نے روشن خاں کی ولدیت نہیں بدلی بلکہ نام کے پہلے لفظ ''چ'' کی تعریب کر کے لفظ چراغ سے سراج بنا دیا ہے۔ قصہ مختصر دس رجب کو سزا کے طور پر روشن خاں ولد سراج خاں کی دستار بندی کی جائے گی۔ نماز عصر کے بعد دستار بندی مشہور جلاد عبداللہ اپنے ہاتھوں کریں گے۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیزو! آج رجب کی دس تاریخ ہے جمعۃ المبارک کا دن ہے۔ دستار بندی کی تقریب میں لوگ جوق در جوق شریک ہیں۔ سٹیج بنائی گئی ہے، عمائدین شہر اور معززین علاقہ اپنی اپنی سیٹ پر براجمان ہیں۔ دائیں طرف چشمے والے ڈاکٹر صاحب ہیں۔ ڈاکٹر صاحب چند ایک طبی آلات ساتھ لائے ہیں۔ عبداللہ جلاد بھی موجود ہیں۔ یہ اکثر اپنی تیز دھار ہندی تلوار اپنے پاس ہی رکھتے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد مجرم روشن خاں کو بلایا گیا۔ دستار بندی سے پہلے غسل اور وضو کی اجازت تھی۔ روشن خاں نے بڑے خشوع و خضوع کے ساتھ وضو کیا اور غسل بھی اور دو رکعت نفل بھی ادا کیے۔ اہلکاروں نے کالی ٹوپی سر پر چڑھا دی تا کہ روشن خاں اپنی آنکھوں سے تقریب میں اپنی دستار بندی نہ دیکھ سکے۔ عبداللہ جلاد نے ایک ہی وار میں دستار بندی کر دی اور ڈاکٹر صاحب نے تمام زاویوں سے چیک کرنے کے بعد دستار بندی کی تصدیق کر دی۔

روشن خاں کی تقریب دستار بندی کے بعد ہم واپس منیٰ آ گئے ہیں جسمانی طور پر تو پہلے بھی منیٰ میں تھے مگر عالمِ تصور میں کھو گئے تھے اور کچھ دیر سعودی حکومت کے نظم و نسق اور اعلیٰ انتظامات کے لئے ان کے کیے گئے اقدامات کو خراج تحسین پیش کیا اور اس تعریف و توصیف کے وہ حق دار بھی ہیں پھر ذہنی طور پر گھومتے گھماتے، روشن خاں ہیروئن سمگلر کا انجام مزاحیہ رنگ میں پیش کیا یعنی سمگلنگ کے قبیح جرم میں ان کی گردن دھڑ سے الگ کر دی گئی۔ یوں تقریب دستار بندی اپنے انجام کو پہنچی۔ منشیات کی سمگلنگ کا جرم کبھی کبھار ہی سننے میں آتا ہے ورنہ جرائم سعودی حکومت میں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ منشیات کا دھندہ کرنے والے بھی اپنے ہی پاکستانی، افغانی اور اکا دکا بھارتی بھائی بند ہیں۔ اخبارات میں اور ٹیلیویژن میں یہ خبریں ہم پڑھتے بھی ہیں اور دیکھتے بھی ہیں لیکن پھر بھی کچھ سر پھرے اپنی گردن ہتھیلی پر رکھ کر کسی عبداللہ جلاد کی تلاش میں رہتے ہیں۔

منیٰ میں پہلے دن تو خیمہ میں پانی کا انتظام انتہائی معقول اور اچھا تھا لیکن دوسرے دن بڑے بڑے ڈرم بھی پیاسے ہی رہے کیا مجال جو معلم یا معلم کے کسی ایجنٹ نے پلٹ کر بھی دیکھا ہو۔ پہلے دن دوپہر کے بعد ہی اہل خیمہ عبادت کی بجائے پانی کی تلاش میں زیادہ مشغول رہنے لگے، اس پر مزید ظلم و زیادتی یہ کہ ایک ہزار زائرین کے لئے ایک ہی بیت الخلاء۔ وہ بھی سپاٹ زمین پر صرف دیواریں کھڑی کر دی گئیں۔ کوئی گڑھا نہ کھودا گیا۔ انسانوں کے ساتھ حیوانوں جیسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلوک، صفائی وطہارت کے بے داغ چہرے پر بھرپور طمانچہ طہارت پسندوں کے لئے اگر کوئی کٹھن آزمائشی دور ہے تو وہ انہی میدانوں کا زمانہ قیام ہے کاش ہمارے حج وفد کے اراکین حجاج کرام کی یہ تکالیف اور مشکلات سعودی حکام تک پہنچائیں۔ معلمین چونکہ انتہائی کاروباری ذہن کے مالک ہوتے ہیں لہٰذا ہر وہ طریقہ اور حربہ استعمال کرتے ہیں جس سے بچت زیادہ اور اخراجات کم از کم ہوں اور تو اور خیمہ میں ایک بلب تک کا انتظام نہیں تھا راقم کی نصیحت ہے کہ ہر حاجی کے پاس ایک عدد اعلیٰ قسم کی ٹارچ ضرور ہونی چاہیے تا کہ اگر کبھی اندھیروں سے واسطہ پڑے تو اس کا توڑ ہو سکے جس ذات شریف کے پلے ہم پڑے ہیں وہ بھی مدتوں یاد رہے گا اللہ تعالیٰ اسے معاف کریں اور ہمیں صبر وشکر کی توفیق بخشیں۔ آمین!

سورج اپنے متعین راستوں سے گزرتا ہوا، ابھرا، نصف النہار پر آیا، زوال کی گھاٹی اترا اور پھر ڈھلتے ڈھلتے مغرب کے آخری کناروں کو چھوتا ہوا نہ جانے کچھ دیر کے لئے کہاں ڈوب گیا؟ لیجیے قیام منیٰ کا ایک دن بیت گیا۔ سرصحرا پہلی رات آئی، رنگ ونور اور روشنیوں میں ڈوبی ہوئی رات، شام غریباں بھی اور نوائے فقیراں بھی، صبر ورضا اور فقر وغنا کی رات، توکل وقناعت اور ذکر وشکر کی رات، بےخودی وخودفراموشی اور ہوش وآگہی کی رات، انوار الٰہیہ کے جلال وجمال کی توبہ وانابت اور بخشش واستغفار کی رات پیہم برستی اور ہر دم چھلکتی ہوئی رحمتوں کی رات، صدا وگدا اور پکار وندا کی رات، ایسے میں دل میں تمنائے دیدارِ الٰہیہ اور آرزوئے نظارۂ جمالِ خداوندی نے انگڑائی لی، زبانِ کج ادا اور ذہن کج فکر نے، ایک دوسرے کا ساتھ دیا اور یہ رند خراباتی جگر مرادآبادی کی زبان میں چیخ اٹھا:

یہ بھی نہ جا سکے گی گر وہ نہ آئیں گے
دامن پکڑ لیا ہے شب انتظار کا

ذوقِ دید کا یہ عالم شوقِ جمال کی یہ...... رفعت، دیدار محبوب کی یہ حسرت، کہ تن وجسم اور قلب وروح، درد وکرب اور سوز وتپش میں مبتلا ہو کر تڑپتے رہے اور رحمتوں میں نہائی ہوئی یہ رات دھیرے دھیرے گزرتی رہی خیموں میں سر چھپائے ہوئے انسانوں کے ساتھ ساتھ منیٰ کے پہاڑوں کے پتھر بھی اپنی لے میں مشرق ومغرب کے رب کی حمد کے گیت گا رہے ہیں۔ دنیا کا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردوغبار ہی ہماری سماعت میں روک بن گیا ہے ورنہ تو زمین و آسمان کے درمیان ہر چیز اپنے رب کی تسبیح پڑھ رہی ہے۔ یہ وہی میدان ہے جس میں شیطان مردود نے توحید والوہیت کے عظیم مبلغ اور جد انبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ورغلانے کی ناکام کوشش کی تھی۔ ارادہ واستقلال کا یہ کوہِ فلک بوس ایمان وایقان کی عظیم چٹان اور حق ونور کا یہ بلند اور روشن مینار شیطان مردود کے جھانسے میں نہ آیا۔ اسی میدان میں فخر موجودات اور خلاصہ کائنات بھی اترے تھے، یہ وہی میدان ہے جہاں حجۃ الوداع میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یکصد اونٹ قربان کیے تھے اور پھر مہرِ محمدی نے سنتِ ابراہیمی کو ایسا دوام بخشا کہ اللہ! اللہ! پچھلی رات کو تہجد گزار ہوئے، پھر کچھ دیر ذکر وشکر میں مشغول رہنے کے بعد، اذانِ فجر کے بعد نمازِ فجر پورے جذب وشوق اور خلوص وانہماک کے ساتھ ادا کی، پہاڑوں کے درمیان، آہِ سحر گاہی کا تماشا بھی دیکھا اور سرِ صحرا نالۂ شب گیر کی اثر آفرینیاں بھی، ذکرِ جلی کی حلاوت بھی اور ذکرِ خفی کی لذت بھی، کون سی آنکھ ہے؟ جو آج رات نہ ٹپکی ہو اور کون سا دل ہے؟ جو تڑپا نہ ہو؟

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کاروانِ شوق'' عرفات میں

برکتوں سے سرشار اور رحمتوں سے لبریز، یہ رات بھی گزر گئی۔ نماز فجر کے بعد ناشتے کا اہتمام ہوا کام و دہن کی خاطر مدارات اور تواضع کے بعد پھر خانہ بدوشی کی تحریک ہوئی اور ''وادی ایمن'' میں ہلچل مچی!

صبح دم انسانوں کے سمندر میں مدوجذر اٹھا، سرمست لہریں قطار اندر قطار ساحلِ مراد کی طرف بڑھنے لگیں۔ جرسِ کارواں کی میٹھی میٹھی لے نے ''کاروانِ شوق'' کو مہمیز لگائی، حدی خواں نے اپنا سُر یلا نغمہ صحرا کی فضائے بسیط میں چھیڑ دیا پھر ''کاروانِ شوق'' ترتیب دیئے گئے کہ آج ذوالحج کی نویں تاریخ ہے، حج کا دن ہے آج اس کاروان میں ایک حدی خواں نہیں، بلکہ کاروان شوق کا ہر رہرو...... حدی خواں بن گیا ہے اور ''لبیک لبیک'' کی ''عجز آمیز، بلند آہنگ، لیکن کانپتی اور لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں، اللہ مالک الملک کے دربارِ عالی میں حضوری کی دہائی دی گویا برزخ میں تھے اور حشر کا صور پھونک دیا گیا ہو زندہ مردے کفن پہنے ہوئے، قبروں سے نہیں بلکہ خیموں سے نکل کر سوئے محشر (عرفات) دوڑنے لگے۔ آج نہ جانے کیوں؟ دل ڈوب رہا ہے اور جسم و جان پر رعشہ طاری ہے، حواس گم اور ذہن شدید متفکر ہے اللہ قہار و جبار کا خوف ہے کہ جسم کے رواں رواں پر چھا گیا ہے، رشتہ داریوں کے بندھن ٹوٹ گئے، اقربا کی یاد محو ہوئی بچوں کا خیال حرف غلط کی طرح مٹ گیا، بیوی ساتھ لیکن رفاقت کا احساس مر چکا، غم واندوہ کی اسی کیفیت میں ''لاری'' میں سامان رکھا اور سوار ہوئے، اس پر مزید لاتعداد گناہوں اور رنگا رنگ سیاہ کاریوں کے ''گٹھڑ'' بھی اٹھائے ہوئے، جال کی طرح پھیلی ہوئی سڑکوں پر بسیں رینگنے لگیں۔ کردہ گناہوں کی ''فلم کی ریل'' انتہائی ترتیب کے ساتھ پردہ ذہن پر چلنے لگی ہے۔ مال و دولت کی محبت عنقا ہوئی، شہرت کا جنوں، نہ اقتدار کی ہوس، روتے ہوئے ترانۂ لبیک الاپتے ہوئے سر ندامت سے جھکائے ہوئے اور آنکھیں چرائے چلے جا رہے ہیں، بڑھے جا رہے ہیں، جیسے بھی ہیں آ رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، امید وبیم میں ڈوبے اور خوف ورجا میں سہمے ہوئے، کردہ گناہوں کے یہ سوگوار اور دیرینہ لغزشوں کے یہ نوحہ خواں، تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد میدان عرفات میں پہنچے۔

لاکھوں انسان میدان میں اتر چکے لیکن پھر بھی ہر طرف ہو کا عالم، اور ہر سو سکوت طاری ''اللہ رے سناٹا آواز نہیں آتی'' یوں محسوس ہوا، جیسے اندھیری رات ہو، فضا پرسکون ہو، اور سینکڑوں بحری جہاز ''ساحل عرفات'' کے قریب سمندر میں لنگر انداز ہوئے اور پھر اللہ کی رحمتوں کے خزانوں کے یہ ''لٹیرے'' راتوں رات اس عرصہ محشر میں نہایت خاموشی کے ساتھ اس کی وسعتوں اور پہنائیوں میں کھوگئے ہیں۔ اور چھپ چھپا کر، ہر کوئی انوارِ ربانی کے خزانوں پر نقب زن، لیکن کیا مجال جو یہ سکوت وسناٹا ٹوٹ جائے۔

صبح کے تقریباً دس بجے ہم اپنے خیمہ میں آئے، عورتیں بھی مرد بھی، جواں سال بھی اور عمر خوردہ بھی، کالے بھی اور گورے بھی سورج حرارت وتمازت کے تیر برساتا ہوا چلا جارہا ہے، ہواؤں کے دوش پر برستے ہوئے بادل اور گرجتے ہوئے کالے بادل نہ جانے کس کونے کھدرے میں جاسوئے، مطلع بالکل صاف اور فضا ٹھہری ٹھہری ہے تمام جہانوں کا مالک اور ارض وسما کا رب نہیں چاہتا کہ فریادیوں اور طالبان معافی وبخشش اور عرش بریں کے مابین کوئی روک ہو۔ سو بادل لپیٹ دیئے گئے تاکہ ان پریشان حالوں، بکھرے ہوئے بالوں اور میلے کپڑوں والوں کی آہ وفغاں اور نالہ وشیون کا دھواں براہِ راست ''رب العرش العظیم'' تک پہنچے۔ زوال کے بعد مسجد ابراہیم میں خطبہ ہوا، پھر ظہر وعصر کی نمازیں قصر کر کے جمع کی صورت میں پڑھی گئیں، لیکن ہم گوشہ نشین دور ہونے کی وجہ سے مسجد ابراہیم تک نہ جاسکے اور خطبہ حج نہ سن سکے قناتوں ...... کی چاردیواری میں مصری نوجوان کی اقتدا میں دونوں نمازیں پڑھیں اب اس ساعتِ سعید اور وقتِ عزیز کا آغاز ہوا جس کے لئے ہزاروں میل سفر طے کیا تھا یعنی ''وقوفِ عرفہ'' اور اسی کا نام حج ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے حاجی کی تعریف یوں ارشاد فرمائی ہے:

> ''پریشان اور بکھرے بال، گرد آلود میلا کچیلا، اونچی آواز سے تلبیہ یعنی لبیک کہنے والا'' (ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصۂ محشر میں توبہ کا دامن پھیلائے ہوئے، شکستہ حالی میں بے سروسامانی میں، چہرے گرد آلود پریشان بال، ننگے سر، لباس فقیری میں نگاہوں میں امیدوں کے جلوے لئے ہوئے، نجات و بخشش کی آس پر، طلب وسوال کی طولانیاں اور گدا وصدا کی جولانیاں ہر لحظہ بڑھتی رہیں وقت تھوڑا اور گناہوں کی فہرست اتنی طویل اور متنوع کہ پورے عرصۂ حیات میں مرتب ہوئی پھر اللہ رب العزت اور مالک یوم الدین کی کچہری میں، یعنی عدالتِ یزداں میں فردِ جرم کے لئے نہ کسی استغاثہ کی طلب اور نہ کوئی گواہ اور شاہد چاہیے۔ اعترافِ گناہ اور اقبالِ جرائم کی انوکھی عدالت، عجیب کچہری، اس عدالت کا نصب العین، فیصلے سو فی صد مبنی بر عدل اور انتہائی شفاف، اس عدالت میں نہ کوئی اہلمد، نہ کوئی ریڈر، نہ کوئی وکیل اور نہ کوئی جج ہوگا۔ نہ تخلیہ، نہ چائے کا وقفہ جو کہ اکثر رشوت لینے اور دینے میں بڑا خوشگوار ثابت ہوتا ہے۔ اس عدالت میں صرف ''احکم الحاکمین'' فیصلہ کریں گے۔ کوئی بڑے سے بڑا مجرم کوئی ظالم قاتل، کوئی سفاک ڈاکو، کوئی فرعون، کوئی نمرود، کوئی ہلاکو اور کوئی چنگیز خاں انصاف کے کٹہرے میں کھڑے ہونے سے بچ نہ پائے گا۔ جلد از جلد فیصلے ہوں گے۔ معززین اور مجرمین اور مشرکین کوئی حیل و حجت اور کوئی فرضی بہانہ یا اپنے جرم سے انکار یا فرار نہ کر پائیں گے جو چند ایک دوزخ کی آگ کو دیکھ کر جلد ہی پلٹ کر بھاگیں گے تو ندا آئیگی جیسا کہ قرآن پاک میں ہے: اين تذهبون ''اب کہاں بھاگتے ہو؟''

یوم آخرت کی عدالت سے پہلے میدان عرفات کی عدالت، زندگی میں ایک موقع اور ایک قیمتی چانس ہے۔ اعترافِ گناہ اور اللہ سے معافی مانگنے اور توبہ وانابت کا۔

آج میدانِ عرفات میں ''یومِ حشر'' کا منظر ہے یعنی حشر میں محشر بپا ہے۔ نفسا نفسی کا عالم، خوف و ہراس کا منظر، ندامت اور زاری کا اظہار بھی ہوگا اور جرم و گناہ کا اعتراف بھی، آج کی عدالت میں ہر گنہگار اپنے جرموں اور گناہوں کا اقبال واقرار بھی کرے گا اور بہ رضا و رغبت اظہار بھی۔ اپنے قاضی القضات سے کوئی عیب نہیں چھپائے گا۔ آج سزا و تعزیر کا دن نہیں بلکہ آج مشیتِ ایزدی کچھ اور ہی ترنگ میں ہے۔ آج گناہوں کی معافی کا دن ہے اور آج توبہ وانابت کا دن ہے، خشوع وخضوع اور ذلت وخواری کا دن ہے۔ آج غفور الرحیم کی غفاری کا دن ہے۔

اسی میدان میں کہیں کسی کونے میں جبل رحمت ہے۔ یہی ہے وہ مقام جہاں حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے اپنی لغزش کی ندامت پر بارگاہِ لم یزل میں آنسو بہائے تھے۔ جوں ہی آدم و حوا علیہما السلام گریہ کناں ہوئے۔ رحمتِ خداوندی جوش میں آ گئی۔ اور نسلِ انسانی کے جدِ اعلیٰ اور اہلیہ سیدہ حوا علیہا السلام کو باعزت طور پر معاف کر دیا گیا۔ نہ صرف معاف کر دیا گیا بلکہ دونوں کا ملاپ اور وصال بھی۔ بعد میں اس میدان کا نام عرفات یعنی جہاں دو بچھڑے ہوئے ملے تھے، رکھ دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ قیامت کے روز بھی یہی میدانِ حشر کا میدان ہوگا۔ واللہ اعلم!

آج اس میدان میں تزکیۂ نفس کا اہتمام بھی ہے اور تنقیۂ ایمان و ایقان بھی، جسم و روح کی کثافتیں فضائے نور میں تحلیل ہو کر اڑنے لگیں، قلب و ذہن کا پرانا زنگ اترنے لگا۔ مطلعِ عقل و شعور پر چھائے ہوئے، شک و ریب کے تاریک بادل چھٹنے لگے۔ گناہوں کی سیاہیاں دھلنے لگیں، دل صیقل ہوئے، کثافت، لطافت میں، شقاوت مروت میں، نفرت محبت میں، غرور و تکبر عجز و انکساری میں، دشمنی اخوت میں اور شر خیر میں تغیر پذیر ہوا۔ بارگاہِ صمدیت میں، آہوں کی شنید بھی اور بخشش کی نوید بھی ہوئی، آفاقی روئے مقامی چیخے، حضری فریاد بلب، بدوی گریہ کناں، عربی فغاں سنج، عجمی اشکبار، مشرق و مغرب اور شمال و جنوب سے آئے ہوئے یہ گدایانِ بے نوا رب العالمین کے سامنے ہاتھ باندھے ہوئے لرزاں و ترساں، بیقرار نگاہیں سوئے فلک کیے، کب سے آنکھوں میں آنسوؤں کے دریا لئے، عرفات کے ذروں کی پیاس بجھا رہے ہیں، گنہگار روزِ ازل سے توبہ و انابت کے آنسوؤں سے ان ذروں کو سیراب کر رہے ہیں۔ آدم اول علیہ السلام کی آنکھ بھی اسی میدان میں گریہ کناں ہوئی تھی۔ آنسو جذب، آہیں گم اور دعائیں شرفِ باریابی پاتی رہیں گی۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ہر چند گناہ بے شمار است
صد مرتبہ بیشمار توبہ!

قیامتِ کبریٰ سے پہلے قیامتِ صغریٰ کا ظہور دیکھنا ہو تو کوئی میدانِ عرفات میں دیکھے! آج ہمارے معلم صاحب! بھی میدانِ عرفات میں تشریف فرما ہیں، ادھر ادھر بھاگ رہے ہیں کافی فعال اور چوکس معلوم ہو رہے ہیں، زہے نصیب! آج دوپہر کا کھانا اپنی روایت کے مطابق دے رہے ہیں۔ جن لوگوں میں تقویٰ اور خلوص نہیں رہتا پھر وہ عوام الناس کو طرح طرح کے حیلوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہانوں سے سراسر دھوکہ اور فریب دیتے ہیں اور اپنے تئیں بڑے عقل مند، نہایت مدبر لیکن دوسروں کو بیوقوف اور سادہ لوح خیال کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے فرقان حمید میں بین طور پر واضح کیا ہے: "نہیں دھوکہ دیتے کسی کو مگر اپنے آپ کو۔" پورے حج موسم میں اس ذات شریف نے زائرین حج کو شکل نہیں دکھائی۔

آج یوم حج ہے معلم صاحب زائرین بیت اللہ کی تواضع کے لئے ایک دیگ چاول (پلاؤ) پکوا کر لائے تھے۔ تھوڑے سے ہم نے بھی کھائے، بدقسمتی سے پکانے والے کی غفلت کی وجہ سے تھوڑی ریت بھی چاولوں میں آ گئی جس کے سبب قدرے بدمزگی ہو گئی۔ "جیسی نیت ویسی مراد" "کاروان شوق" کے سب حاجی انفرادی طور پر توبہ واستغفار میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ دھوپ میں اب حدت بڑھ گئی ہے مطلع بالکل صاف ہے۔

معلم صاحب نے خیمہ کے مرکز میں کھڑے ہو کر بارگاہ قدوس میں ہاتھ ہی نہیں بلکہ دامن بھی پھیلا دیا، ویسے بھی عربوں کی فصاحت و بلاغت مشہور و معروف ہے۔ معلم صاحب نے پُورے جذب وکیف، خشوع وخضوع، سوز وتپش اور دریائے رقت میں ڈوب کر اور میدان عرفات کی چلچلاتی دھوپ میں، فرش پر کھڑے ہوئے عرش پر دستک دی کہ دشت وجبل تھرا اٹھے، توبہ و انابت کا در کھلا، رحمت کا مینہ برسا، پھر برکات الٰہیہ کی موسلا دھار بارش اور فیوض خداوندی کا نزول ہوا، اس وادی چیخ وپکار میں کوئی چیخا، تو کوئی تڑپا، کوئی غلبہ حال میں بے حال ہو کر بیٹھ گیا اور کوئی مجسمہ صورتِ سوال بنا کھڑا رہا، رونے والے شام تک روتے رہے۔ شیخ سعدیؒ بھی شاید یہیں کہیں دست دعا اٹھا کر یوں نالہ بلب ہوئے تھے:

بضاعت　نیا　وردم　الا　امید

خدایا　عفوم　مکن　نامید

اب قلب وذہن بہت حد تک مطمئن ہو گئے ہیں اور جسم و جان لطیف پھر وہ روحانی کیفیت پیدا ہوئی، کہ جس نے فرمانِ رسول مقبول ﷺ کی تصدیق کی کہ "آج ہم ایسے ہی پاک ہیں جیسے ابھی ابھی ماں نے جنا ہو۔"

یہیں کہیں میدان عرفات کے کسی کونے میں "جبل رحمت" ہے جہاں بیٹھ کر سیدنا آدم علیہ السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے رب کے حضور ان کلمات میں عفوو درگزر اور توبہ کے طلبگار رہوئے جو رب العرش العظیم نے خود ہی سکھائے تھے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ و معافی اور میدان عرفات کی مناسبت کے لحاظ سے، دعائے آدم علیہ السلام نے قلب و روح میں وہ گداز پیدا کیا کہ وحشت و بہیمت کا عفریت فرار ہوا اور ملکوتی صفات طاری ہوئیں حضرت آدم و حوا علیہما السلام کے درمیان، مدت سے ہجر و فراق کی جو خلیج حائل تھی وہ بھی اسی میدان میں پاٹی گئی، دونوں کا ملاپ ہوا اور پھر نسلِ انسانی کا آغاز ہوا۔

یہی ہے وہ بابرکت میدان جہاں آخری وحی آئی ''کہ آج کے دن تمہارا دین مکمل ہو گیا'' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قصویٰ نامی ناقہ پر سوار ہو کر تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار جانثاروں کے جلو میں تشریف لاتے ہیں آپ نے اللہ رب البیت کی حمد کے بعد اپنا عظیم اور تاریخی خطبہ دیا جو رہتی دنیا تک اخوت اور مساوات انسانی کا لازوال درس دیتا رہے گا، عرفات کے میدان کے ایک ایک ذرۂ ریت نے نہ جانے آج تک کتنے ہی مقدس اور پاک بازوں کے پاؤں چومے اور کیسی کیسی عظیم اور برگزیدہ ہستیوں کے کارواں یہاں اترے اور پھر اللہ کے حضور گڑگڑائے، یہ میدان یوں ہی رہے گا اور خدائی رحمت کے بھکاریوں کے قافلے آتے رہیں گے مالک ارض و سما کی پیہم نوازشوں اور بے پایاں رحمتوں کا یہ بحرِ ناپیدا کنار ابد تک لہریں لیتا رہے گا، یہ وسیع و عریض میدان نہ معلوم اب تک آنسوؤں کے کتنے ہی سمندر جذب کر چکا۔ خفت کے آنسو، ندامت کے آنسو، خجالت کے آنسو اور خشیتِ خداوندی کے آنسو، فلک پر فرشتے محوِ رشک اور عرش پر رب العرش محو تماشا اور فرش پر حضرتِ انسان حق بندگی کے بے مثل مظاہرے میں ہمہ تن مشغول ہے۔

شیطان آج تھکا تھکا اور بجھا بجھا سا ہے۔ اسے قطعاً یہ برداشت نہیں کہ پوری دنیا سے آئے ہوئے انسان میدان عرفات میں ''اللہ حاکم الحاکمین'' کے سامنے یوں سرنگوں ہوں اور پھر اللہ رب البیت کی بارگاہ میں گڑگڑانا، توبہ و استغفار کرنا، بخشش و معافی طلب کرنا، سیئات اور منکرات سے کنارہ کش ہو جانا اور طاعات و حسنات میں ہمہ تن مصروف ہو جانا یہ سب اسے بالکل گوارا نہیں شیطان نے آج ویل پکاری یعنی ہائے میری بربادی، میں تباہ و برباد ہو گیا، ہائے میرے سر میں خاک، میں رسوا ہو گیا، میں لٹ گیا۔ غیظ و غضب میں پاگل ہو کر بھٹکے ہوئے ''آہو'' کی طرح کسی لق و دق اور بے آب و گیاہ صحرا میں نکل گیا ہے وہاں وہ اولاد آدم سے چھپ کر اپنا سر پیٹ رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پاگلوں کی طرح اپنے سر میں گرم بالو ڈال رہا ہے۔ آج یوم حج ہے لاکھوں انسان جھولیاں پھیلائے عفو و درگزر اور نجات و معافی کے لئے گریہ کناں ہیں۔ اس لئے شیطان اللہ اور بندے کے درمیان کوئی رخنہ اندازی نہیں کر سکا اور ناکام و نامراد ہو گیا۔ اللہ کی لعنت اور دائمی پھٹکار ہو اس پر۔

وجدان و آگہی اور عقل و شعور نے مل کر حق الیقین کے ساتھ گوشِ فقیر میں ''حجِ مبرور'' کی سرگوشی کی دل فرطِ مسرت سے جھوم اٹھا، زہے نصیب۔ آج وہ عظیم فرض پورا ہوا، الحمد للہ جو شریعت نے ایک ہی بار فرض ٹھہرایا ہے مگر صاحب استطاعت کے لئے، آج اس اہم فرض کی ادائیگی کے بعد نفس آزاد اور سرکش نہیں ہوا، بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلِ عمیم اور رحمت بے پایاں کے سبب، اسیر حدود و قیود ہوا، زبان کج بیان، پند و نصائح، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پابند ہوئی، کان لغو بیانیوں اور ہرزہ سرائیوں کے لئے بند ہو گئے، اللہ کرے اب سفلی جذبات کی آگ ہمیشہ کے لئے ٹھنڈی ہو جائے اور دل و دماغ پر روحانیت کا غلبہ رہے۔ آمین! فیروز بخت اور خوش نصیب ہیں وہ حجاج کرام جو توبہ و انابت کے بعد منکرات اور لغزشوں سے اجتناب اور برائیوں سے ہمیشہ کے لئے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ حج کی اصل حکمت اور غرض و غایت یہی ہے کہ حشر سے گزر کر محشر کی تیاری کرو، عرفات کا میدان ہی میدان محشر بنے گا۔

اے اللہ ہم دونوں (میاں بیوی) تیرے شکر گزار ہیں کہ محض تیرا فضل و کرم ہمیں عالم شباب میں یہاں تک لایا اور خوب لایا کہ ظلمت و گمراہی اور ضلالت و جہالت کی طرف اٹھے ہوئے قدم، کفر و انکار اور اعراض و فرار کی حمایت میں تاویلیں کرتی ہوئی زبان، گناہوں کے ناپاک خون میں رنگے ہوئے ہاتھ، حرص و ہوس اور طمع و لالچ میں مستغرق روح، حسد و بغض اور کینہ و انتقام کی آگ میں جلتا ہوا دل مکر و فن، دجل و فریب اور حیلہ سازیوں کی خوگر عقل اور نفس و دنیا کی آلودگیوں میں لتھڑا ہوا ضمیر تائب ہوا، مسلمان ہوا، غرض جسم و روح کا سارا غبار اور میل کچیل دریائے عرفات میں دھل گیا۔ دل اجلا اور روح لطیف ہوئی توبہ و استغفار کے بعد معلم نے پلاؤ تقسیم کیا لیکن بغیر گوشت اور نمک کے گائے ذبح ہوتے تو ضرور دیکھی لیکن گوشت کہاں گیا؟ کس نے کھایا؟ کچھ خبر نہیں! بہر حال چاول کھائے اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا، شکایت و شکوے کا یہ مقام نہیں، اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سچے دل کے ساتھ روشِ ہاشمی پر چلنے کی توفیق دیں اور حجاج کرام کی خدمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیب کریں۔ آمین!

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ''عرفات کے دن کی دعا بہترین دعا ہے۔'' (ترمذی شریف)

ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا: ''عرفات میں حاجی بخشا جاتا ہے اور جس کے لئے حاجی دعا کرتا ہے وہ بھی بخشا جاتا ہے۔''

میدان عرفات میں آج اللہ رب العزت سے مانگنے کا دن ہے۔ دعا وصدا، زاری وانکساری اور توبہ ومعافی کا دن ہے۔ آج شام تک جو کچھ مانگنا ہے وہ کھڑے کھڑے مانگنا ہے۔ بیٹھنے اور سونے کا یہاں مقام نہیں۔ مانگ مانگ کر تھک جاؤ اور تھک تھک کر جھولی پھیلاؤ۔ ان شاء اللہ من کی مراد ضرور پوری ہوگی۔

معلم صاحب کا پلاؤ کھانے کے بعد ایک بار پھر بارگاہ ربانی میں طلب کے ہاتھ پھیلائے اور گدا وسوال کا سلسلہ جاری ہوا۔ والدین کے لئے آخرت کی بھلائی، بہن بھائیوں کے لئے صحت وزندگی، بچوں کے لئے علمِ نافع، رزقِ حلال اور درازیٔ عمر، شریکِ سفر اور ندیم حیات کے لئے صحتِ بدن کے ساتھ ساتھ صحتِ ایمان بھی، دوست احباب کے لئے خیر وبرکت، تمام مومنین کیلئے مغفرت اپنے پیارے ملک اور پھر تمام ممالکِ اسلامیہ کی خیر وبقا بھی مانگی۔

قلت وقت اور مختصر زمانۂ وقوف کے پیش نظر آج ہر دل دردمند کی ایک ہی تمنا، ایک ہی امنگ، ایک ہی ترنگ، ایک ہی پکار اور ایک ہی تڑپ ہے۔ کہ بارخدایا! آج وقت تھم جائے اور آفتاب عالم تاب سینۂ فلک پر کچھ دیر اور رک جائے، پھر اس دن کی کبھی رات نہ ہو، تا کہ یہ سلسلہ دعا وذکر تادیر چلتا رہے۔ نگاہیں بے اختیار ہو کر چرخِ نیلی فام پر رواں دواں نیر تاباں کی طرف اٹھ جاتیں کہ اے شہسوارِ چرخِ گردوں ذرا دھیرے دھیرے اور رک رک کر چلو کہ توبہ اور انابت کے در کچھ دیر اور کھلے رہیں پھر یہ مبارک گھڑیاں اور گرانمایہ ساعتیں کہاں نصیب؟

اسی اثنا میں معلم صاحب کے کارندوں نے ہدایت کی کہ سامان بسوں پر رکھو اور اپنی اپنی سیٹ سنبھالو۔ ابھی سورج غروب ہونے میں تقریباً ایک گھنٹہ باقی تھا، لوگ تیزی کے ساتھ بھاگم بھاگ بس پر سوار ہوئے خود گرتے، دوسروں کو گراتے، لڑتے جھگڑتے بیٹھتے گئے۔ قبولیت دعا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجیب منظر دیکھا کہ بس میں سوار تو ہو گئے لیکن ڈرائیور صاحب غائب ہو کر غیب سے ہماری مدد کا سامان بن گئے۔ میں نے دیکھا کہ سب سوار یعنی ''کاروانِ شوق'' باتوں میں لگ گئے ہیں اور انہیں کیا خبر کہ یہ خوش نصیب لمحے پھر کہاں میسر؟ وقت بالکل تھوڑا۔ آرزوئیں بے شمار! تمنائیں لاتعداد! غمِ جاناں نہ غمِ دوراں، فکرِ فردا اور نہ رنجِ امروز، بس ایک ہی خوف ایک ہی اندیشہ، ایک ہی ڈر کھائے جا رہا ہے کہ نیکیاں خال خال اور گناہوں کے انبار، اس پر مزید اعصاب پر دباؤ اور زبان پر دعا جاری کہ یا رب البیت ڈرائیور صاحب مغرب کی نماز کے بعد ہی آئیں اور اللہ کے فضل سے صورتحال ہماری خواہشات کے عین مطابق ہو گئی۔ فی الواقع ڈرائیور صاحب بعد غروب آفتاب آئے، اللہ ان کا بھلا کرے۔ دنیا بھر سے لاکھوں شمع توحید کے پروانوں کو میدانِ عرفات میں آخر کون لے آیا ہے؟ یہ رضائے قادرِ مطلق ہے۔ مشیتِ ایزدی کا تقاضا یہی تھا کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے گناہ کی معافی اور توبہ وانابت کے لئے (مع سیدہ حواؑ) یہاں جبلِ رحمت پر لایا گیا۔ اپنی پسند کے بول برائے معافی وتوبہ خود ہی سکھائے گئے۔ پھر پہلی چیخ اور پکار کے بعد شانِ کریمی موج میں آ گئی اور دونوں میاں بیوی کو بخش دیا گیا۔ اس کے بعد سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا دور آیا۔ تعمیر کعبہ کے بعد سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ندا لگائی اور اس ندا، اس دعا اور اس پکار کی گونج پورے عالم یعنی مشرق ومغرب، شمال اور جنوب میں سنی گئی۔ آج اسی دعائے خلیل کا نتیجہ اور پھل ہے کہ ہر سال لاکھوں انسان سوئے کعبہ رواں دواں ہوتے ہیں۔

مسجد الحرام اور دیگر ملکوں کی تمام مساجد، مسجدیں ہونے کی حیثیت سے سب برابر ہیں جیسا کہ کلام پاک میں ہے کہ ''مسجدیں صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں، پس ان میں اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی بندگی نہ کرو۔'' لیکن فضیلت اور بزرگی کے لحاظ سے مسجد الحرام سب سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بعد جامع قدس اور مسجد نبوی ہیں۔ مسجد الحرام میں ادا کی گئی ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ اسی طرح جامع نبوی مدینہ شریف اور جامع قدس میں ادا کی گئی نماز کا اجر پچاس ہزار نماز کے برابر ہے۔ اسی طرح اس وادی غیر ذی زرع میں واقع میدان عرفات جہاں ہر سال ''وقوف عرفہ'' یعنی حج ہوتا ہے۔ یہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے خاص مقام ہے۔ یہی وہ بابرکت میدان ہے اور اسی میں مشہور پہاڑ جبل رحمت ہے۔ اس مقدس پہاڑ پر سیدنا آدم علیہ السلام کو بارگاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبریا میں دعا وفریاد کرنے کے لئے آنا پڑا۔ گدا اور صدا کے لئے دعا کے بول بھی اللہ رب العزت نے خود سکھائے:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (سورۃ الاعراف:۲۳)

''اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اور اگر تو ہمیں نہیں معاف کرے گا تو ہم برباد ہو جائیں گے''

اللہ حاکم الحاکمین نے حضرت آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا علیہا السلام کی یہ دعا و پکار سن لی اور دربارِ کبریا میں سنتے ہی۔ دونوں کی خطا اور لغزشیں بخش دی گئیں۔ یہ دعا بہت مقبول اور اپنے حُسنِ تاثیر کے لحاظ سے بڑی رقت پیدا کرنے والی ہے۔ اسے پڑھتے ہی گریہ طاری ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں اللہ کے ہاں دیر ہے، لیکن اندھیر نہیں ہے۔ یہ بندۂ فقیر کہتا ہے کہ ''اللہ کے ہاں دیر ہے نہ اندھیر'' ردّو قبول کی موزوّنیت اور خیر وشر کی معرفت اسی کو ہے۔ اپنا ایمان ہے کہ اخلاص کے ساتھ مانگی ہوئی دعا بالخصوص حج کے دن اور میدانِ عرفات میں ضرور قبول ہوتی ہے۔ تعمیر کعبہ کے بعد باپ بیٹے نے مل کر جو دعا کی، جس کا ذکر قرآن پاک میں ہے:

''اے ہمارے رب بنا ہم دونوں کو فرمانبردار اپنا اور ہماری نسل میں سے ایک امت جو مطیع ہو تیری اور بتا ہمیں طریقے حج کے اور ہم کو معاف کر بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔'' (البقرۃ:۱۲۸)

نیز یہ دعا بھی کی:

''اس گھر کو یعنی بیت اللہ کو آباد رکھنا اور لوگوں کو یہاں کارواں در کارواں بھیجنا۔''

اللہ رب العزت نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔ جس کا ثمر ہے کہ ہر سال لاکھوں حاجی بیت اللہ آکر حج کرتے ہیں۔ سارا سال عمرہ بھی جاری رہتا ہے۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملی اتحاد کا خواب*

آج یوم الحج ہے۔ اصل میں حج نام ہے عرفات میں ٹھہرنے کا یعنی اللہ رب العزت کے حضور چند گھنٹوں کے لئے قیام کرنا، میدان عرفات کی فضائے بسیط میں صدقِ مقال اور رزقِ حلال کے عہد و پیمان باندھے جا چکے۔ زہد و تقویٰ کے حلف اٹھائے جا چکے۔ نجات و بخشش کی بھیک مانگی جا چکی تھی اور نیکی و پارسائی کے میثاق اللہ اور اللہ والوں کے مابین طے ہو چکے۔ انفرادی طور پر زندگی ایمان و ایقان کے نئے سانچوں میں ڈھل چکی لیکن افسوس صد افسوس، اجتماعی طور پر نخلِ اسلام کی آبیاری کیلئے اس جم غفیر اور بحرِ رحمت میں فکر و تدبر جوش و عمل اتحاد و یگانگت اور اسلامی ملکوں کے مابین سلسلہ موالات و مواخات کی ایک بھی لہر نہ اٹھ سکی اس آیہ قرانی اس قیمتی پند اور اس مواعظِ حسنہ یعنی ''سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو'' کا کئی صدیوں سے مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ ملتِ اسلامیہ کا باہمی اتحاد و ملاپ ایک ایسا خواب ہے جو آج تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا۔ اللہ کے واضح حکم پر عمل نہ کرنے کی سزا پوری ملتِ اسلامیہ کو مل رہی ہے۔ آج حالت یہ ہے کہ کوئی بھی اسلامی ملک طاغوتی طاقتوں کی یلغار اور جارحیت سے محفوظ نہیں ہے۔ کسی اللہ والے نے مسلمانوں کی حالت زار کا نوحہ اور ماتم یوں کیا ہے ''مسلمانی در کتاب و مسلمان در گور'' یعنی ع ''میرے اسلام کو اک قصہ ماضی سمجھو''۔

آیہ قرآنی اور امرِ ربانی پر عمل نہ کرنے کے نتیجے میں پوری دنیا میں مسلمان ظلم و ستم کی چکی میں پس رہا ہے۔ کوئی پرسانِ حال نہیں، نہ کہیں انصاف نہ فریاد! جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے بھیانک اصول اور جنگل کے قانون پر بڑی طاقتیں عمل پیرا ہیں۔ عدل و مساوات کا کُلی فقدان ہے ہر سو اندھیرا، ظلمت اور تاریکی کا سماں ہے۔ امن، سکون اور تحفظِ حقوق کا کوئی اور کہیں

---

* ''ملی اتحاد کا خواب'' کی تلخیص اردو زبان کے ممتاز اور معروف رسالہ اُردو ڈائجسٹ کے شمارہ اگست 2008ء (آزادی نمبر) میں اشاعت پزیر ہو چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندوبست نہیں:

فتنہ سامانی بھی وجۂ خیر بنتی ہے کبھی
رہزنی بڑھتی گئی تو کارواں بنتے گئے

آدھی صدی سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے مگر کشمیریوں کی شام غریباں، شب ہجر کی طرح طویل ہو چکی ہے۔ پتہ نہیں! ان بے چاروں پر حریت اور آزادی کا سورج کب طلوع ہو! نہ جانے ظلم و بربریت کا طوفان اور جور و ستم کی آندھی کب تھمے؟ کشمیری مسلمانوں کا خون ناحق آخر کب رنگ لائے گا؟

آہ مظلوم سے اک دن ماہر
شیش محلوں میں دھماکا ہوگا

ایک عام اندازے کے مطابق اب تک ہندو سامراج ستر ہزار سے زائد کشمیریوں کو شہید کر چکا ہے۔ آزادی و حریت کے لئے قربانیوں کا سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔ دن کی روشنی میں کشمیری مسلمانوں کی واضح اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔ ظلم کا یہ کھیل اور جبر و استبداد کا یہ خونیں تماشا پورا عالم بڑے مزے سے دیکھ رہا ہے۔ ''رحم کرو اور ظلم ختم کرو'' کا کوئی لفظ ان کی زبان پر نہیں آتا! یہ کیسی تہذیب نو ہے؟

ادھر فلسطین میں بھی ظلم و عدوان اور خون و خون ریزی کا بازار ایک طویل عرصہ سے گرم ہے! پتہ نہیں ظلم کی یہ کالی رات کب ختم ہو؟ اور فلسطینیوں اور کشمیریوں پر فجر جدید کا سورج ان کے خون کے دریا میں ڈوب کر نہ جانے کب طلوع ہو؟

فرمانِ قرآنی اور امر ربانی پر عمل پیرا ہو کر اللہ رب العزت کی رسی کو مضبوطی سے تھاما ہوتا تو عالم اسلامی کا شیرازہ کبھی نہ بکھرتا۔ اور نہ یہ ذلت و ادبار کے دن دیکھنے پڑتے۔ نفاق و بے اتفاقی قومی عصبیتوں اور فرقہ پرستی نے کبھی بھی مسلمانوں کو بیٹھنے نہیں دیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے کیا خوب کہا ہے کہ ''پہاڑ کی ایک غار میں وحشی درندے اور جنگلی جانور اکٹھے مل کر بیٹھ سکتے ہیں۔ لیکن علما و زعما اور لیڈر کبھی ایک سٹیج پر اکٹھے نہیں ہو سکتے۔''

قومی عصبیتوں، باہمی نفرتوں، لسانی جھگڑوں، طبقہ ورانہ کدورتوں اور قول و فعل کے تضاد نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملت اسلامیہ کو بدبختی اور ذلت و پستی کے یہ دن دکھائے۔! ایک وقت تھا کہ مسلمانوں کا ہلالی پرچم پوری دنیا پر لہرا رہا تھا۔ اور ہر سو امن و امان اور سکون و قرار کا سایۂ رحمت و رافت عالمِ انسانیت پر جلوہ فگن تھا۔ اموی دور میں اسلامی لشکر کشائیوں کا یہ عالم تھا کہ وقت واحد میں محمد بن قاسم نے ہند اور سندھ کو فتح کیا۔ ادھر ترکستان چین کے سرحدی شہروں تک یعنی پورے وسطی ایشیا کو فتح کیا۔ افریقہ اور دیگر بلادِ مغرب اندلس (ہسپانیہ) وغیرہ کو عقبہ بن نافع طارق بن زیاد اور موسیٰ بن نصیر نے زیر کیا۔ لیکن بدقسمتی سے سقوط اندلس کے بعد وہاں کوئی مسلمان نظر نہیں آتا۔ شاعرِ مشرق کی زبان میں ؎ ''مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے۔'' آٹھ صد سال ہسپانیہ پر مسلمانوں نے فرماں روائی کی۔ مگر اپنوں کی بے وفائی، غیروں کی ریشہ دوانیوں اور طاغوتی سازشوں نے مل کر کام دکھایا۔ سقوط بغداد میں بھی اپنوں کی بغاوتیں غیروں کی سازشیں اور منافقین کی چالبازیاں اپنا کام دکھا گئیں۔

خلافت راشدہ کے زمانے میں بالخصوص سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں رئیس المنافقین یہودی عبداللہ بن سبا نے ایک نومسلم کے روپ میں اسلام اور اہل اسلام سے خوب انتقام لیا اور اسلامی ملی اتحاد کو ہمیشہ کے لئے دولخت کر دیا۔

ملتِ اسلامیہ کی یہ تفریق و تقسیم شائد اب کبھی ختم نہ ہو سکے۔ اس پر مزید یہ کہ اقوامِ یورپ کے اربابِ بست و کشاد نے اپنا پورا زور لگا دیا۔ کہ ملتِ اسلامیہ کو افتراق و انتشار کا شکار بنا کر ہمیشہ کے لئے اسے پارہ پارہ کر دیا جائے اور کبھی سنبھلنے کا اور شیرازہ بندی کا موقع نہ دیا جائے۔ انگریز کی سیاست کا کارگر حربہ برائے حکمرانی یہ ہے۔ کہ قوموں کو تقسیم کر دو یعنی کمزور کرو، اور پھر تسلی واطمینان سے حکومت کے مزے لوٹو۔ فلسطین کے مفتیٔ اعظم جناب امین الحسینی مرحوم نے کہا تھا۔ کہ ''اگر سمندر میں مچھلیاں لڑ پڑیں تو میں بغیر کسی توقف کے برملا کہوں گا کہ مچھلیوں کی جنگ انگریز نے شروع کروائی'' مفتی صاحب مرحوم کا خیال ہی نہیں بلکہ دعویٰ تھا کہ ساری دنیا میں سیاسی خلفشار انگریز ہی کا پیدا کردہ ہے۔ پوری دنیا میں اور بالخصوص عالم اسلام میں تباہی و بربادی اور فتنہ و فساد کی تمام تر ذمہ داری انگریزوں کی ہے۔ آخر اہلِ عرب کو انگریز ہی نے ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا۔ عالم اسلام اور ملت بیضا کی خستہ حالی اور زوال و پستی کا سبب اور وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے اللہ کی رسی کو چھوڑ دیا۔ اور خدائے لم یزل اور اسکے رسولِ مقبول ﷺ کی نافرمانی کی اور اس نافرمانی اور بغاوت کی سزا یہ ملی کہ مسلمان ہر محاذ پر ذلیل و خوار ہو گیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہر جگہ دب گیا اور اب شائد ہی کبھی سر اٹھا سکے کیونکہ :۔

قلب میں سوز نہیں، روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمدؐ کا تمہیں پاس نہیں

سقوطِ بغداد اور سقوطِ ڈھاکہ کے اسباب و وجوہات مورخین کی آنکھوں سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔ بلکہ واضح اور روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں۔ بظاہر ملی اتحاد کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ہر سال جب ایامِ حج آتے ہیں۔ اور پوری دنیا کے مسلمان میدانِ عرفات میں دامن پھیلائے اور ہاتھ اٹھائے ملی اتحاد اور یک جہتی کی دعائیں کرتے ہیں لیکن عملی طور پر نہ کوئی تدبیر عمل نہ پروگرام۔ حضرت اقبالؒ اپنی تمنا کا اظہار یوں کرتے ہیں :۔

حرم پاک بھی، اللہ بھی، قران بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

حالانکہ حج کا حقیقی مفہوم و مقصد، بنیادی فلسفہ و حکمت، صحیح غرض و غایت اور اصل روح کو ملت اسلامیہ نے یکسر فراموش کر دیا ہے۔ لازم تو یہ تھا کہ ہر سال حج کے موقع پر اسی وسیع و عریض میدان میں اور اسی رحمت بھری فضا میں ملت بیضا کی شیرازہ بندی اور اسلامی ملکوں کے مابین اتحاد واخوت کا اہتمام ہوتا اور فرمانِ الٰہی "وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا" (ال عمران:۱۰۲) کی تفسیر و تعبیر کا عملی ظہور واضح شکل میں جلوہ گر ہو کر استعماری طاقتوں، طاغوتی سازشوں، سامراجی لٹیروں، مادہ پرستوں، اشتراکیت پسندوں، فحاشی اور بے راہ روی کے علم برداروں، منشیات کے تاجروں، ظلم و بربریت اور خون و خون ریزی کے سیلاب بلا کے خلاف مل کر ایک مضبوط پشتہ بنا کر روک دیا جائے۔ آج جبکہ بڑی طاقتوں کے گٹھ جوڑ نے ہر سو انتشار و افتراق کی آگ لگا رکھی ہے۔ اور ان کی دست درازیوں اور چیرہ دستیوں کا یہ حال ہے کہ کسی وقت بھی ملت اسلامیہ کو گزند پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے۔ اس پر فتن دور اور پراگندہ حالات میں لابدی ہے۔ کہ سب حلقہ بگوشانِ اسلام اکٹھے مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں اور آپس میں اتحاد و اتفاق کو ہر صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحال رکھیں۔ پھر ہر سال حج کے بابرکت موقع پر ماضی و حال کی نزاکتوں اور زمانہ مستقبل کی ضرورتوں کے پیشِ نظر کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے جو فلسطین بیت المقدس، اری ٹیریا، قبرص اور کشمیر کے مسائل ہی نہیں بلکہ جہاں کہیں بھی اسلام اور اہلِ اسلام کے مضبوط بند کے آگے شگاف پڑے فوراً مل کر اس شگاف کے آگے ایک مضبوط چٹان بن جائیں اگرچہ یہ ایٹمی دور ہے لیکن اعصابی جنگ اور نظریاتی ٹکراؤ اس سے کہیں زیادہ خطرناک صورت اختیار کر چکا ہے۔ مادی نظریات اور جدید مغربی تہذیب نے بالخصوص نوجوان پود کی ذہنی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں:۔

بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدرؓ کرار بھی ہے

نوجوانانِ اسلام جو کبھی حکیم الامت حضرت اقبال کے "شاہین" تھے۔ خارا شگافی کے طور طریق بھول کر فنِ شیشہ گری کے رسیا ہو گئے ہیں اور تن آسانیوں کے خوگر۔ کہیں جنسی فلموں کا ریلہ ہے تو کہیں فحش لٹریچر کی بھرمار۔ کوئی اشتراکیت پہ مائل تو کوئی اشتمالیت کا گھائل، کوئی فرائیڈ کا شیدا تو کوئی ماؤزے تنگ پہ فدا۔ غرض فسق و فجور کی آندھیاں اور الحاد و تشکیک کے سیاہ بادل ہر سو پھیل کر خطرہ ایمان و یقین بن چکے ہیں۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کی جلوہ گری سیرت و کردار سے زیادہ سنگ و خشت میں نمایاں ہونے لگی ہے۔ رقص و سرود کا نام اسلامی تہذیب و ثقافت رکھ دیا گیا ہے۔ قرآن جو ایک ضابطہ حیات اور دستور العمل ہے پہلے اگر طاقِ نسیاں تھا۔ تو اب ڈرائنگ روم کی زینت و زیبائش بنا دیا گیا ہے۔ بے یقینی کی انہی کیفیات کے پیشِ نظر اسلام کی تبلیغ اور عقیدۂ توحید کی نشر و اشاعت چار دانگِ عالم میں پھیلانے کے لئے ایک متفقہ اور متحدہ تنظیم اور مثالی ادارے کا قیام بھی عمل میں لایا جائے۔ جس کی پشت پناہی اور عملی تعاون سب ممالکِ اسلامیہ کریں۔ اسی سلسلے میں سعودی حکومت پہلے ہی لاکھوں اسلامی کتابیں شائع کر رہی ہے۔ جو بالکل مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ سلسلۂ تبلیغ بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ حج کے موسم میں قرآنِ مجید با ترجمہ تقریباً ہر حاجی کو بطور تحفہ دیا جاتا ہے۔ تمام اسلامی ممالک کے مزید تعاون سے ملی بقا کے ساتھ ساتھ دینی اور اعصابی جنگ میں کامیابی و کامرانی کے پھریرے وابستگانِ اسلام کے سروں پر سدا لہراتے رہیں۔ اور ہر سال اسی وادی خیر و یمن میں تبلیغی کاوشوں کے کارہائے نمایاں اور بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوٹ محنتوں کا ثمر سب کے سامنے پیش کیا جائے پھر مولانا جمال الدین افغانی کی تمناؤں کا ظہور شاعرِ مشرق حضرت اقبال کی زبانی کچھ یوں ہو:۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاکِ کاشغر

ملی اتحاد کے پودے کے لئے اس سے بہتر اور زرخیز زمین اور کہاں ملے گی۔ پچھلی صدی کے عظیم مفکر نابغۂ روزگار حکیم الامت علامہ مشرق حضرت اقبال کی دلی خواہش اور دیرینہ آرزو تھی کہ امتِ مسلمہ کی نشاۃ الثانیہ کے لئے میدانِ عرفات سے بہتر کوئی پلیٹ فارم نہیں۔ ہر سال حج کے موسم میں ساری دنیا کے مختلف ملکوں سے زائرینِ حج میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ اسلامی ملکوں کے سربراہ بھی حج کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے ملتے بھی ہیں۔ بین الاقوامی حالات پر تبادلۂ خیال کرتے ہیں لیکن انتہائی دکھ اور کرب محسوس کرتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ انسانوں کے اس بحرِ بے کراں میں اتحاد و یگانگت اور باہمی اتحاد و یک جہتی کی ایک بھی لہر نہ اٹھی۔ یوں لگتا ہے جیسے طاغوتی طاقتوں اور مغربی استعمار نے مسلمان ملکوں کے حکمرانوں کو خوف زدہ کر رکھا ہے۔ ان میں جرأت ایمانی اور جذبۂ خلوص کی کمی ہے۔ حج ان کے نزدیک توبہ و استغفار اور حاجات کے لئے دعا و سوال کا نام ہے لیکن وہ بھول جاتے ہیں کہ روحانی مقصد کے ساتھ ساتھ حج کی کوئی سیاسی غرض و غایت بھی ہے۔ صرف یہی کافی نہیں ہے کہ ''نشستند، گفتند و برخاستند''۔ مناسکِ حج کی تکمیل کے بعد فی الواقع آپ کا حج ہو گیا۔ اور ان شاء اللہ ضرور قبول ہو گا۔ حضرت اقبالؒ صاحب نظر مفکر بھی ہیں اور صاحب دل شاعر بھی۔ ان کا خیال ہی نہیں بلکہ دعویٰ ہے کہ حج کی غرض و غایت اور حکمت یہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان میدانِ عرفات میں اپنے دکھ درد کا اظہار و انکشاف کریں اور ہر دکھی کی مدد کریں۔ اسی طرح تمام اسلامی ملکوں کے حکمران باہم مل بیٹھیں اور امورِ خارجہ پر غور و فکر کریں اور پھر مل کر اجتماعی لائحہ عمل تیار کریں۔ اور اتحادِ ملی کے لئے بھرپور جدوجہد کریں۔

حضرت علامہ اقبالؒ اپنے جگر کی ٹیس کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

زائرانِ کعبہ سے اقبال یہ پوچھے کوئی
کیا حرم کا تحفہ زم زم کے سوا کچھ بھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملت اسلامیہ کے عالمی اتحاد کے لئے ان کی تڑپ کا یہ عالم تھا کہ وہ کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ پیرانِ حرم سے بھی انہیں یہی شکوہ وشکایت ہے کہ ہر سال حج کے موسم میں انہیں سنہری موقع ملتا ہے کہ وہ مسلمان ملکوں کے مابین اتحاد و یکجہتی کی عالمی تحریک چلائیں۔ اور تعمیری طور پر اتحادِ ملی کے لئے کچھ کریں۔ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عالمی لیڈرشپ کا فقدان ہے کوئی قدآور اور تاریخ ساز شخصیت نہیں جو امت مسلمہ کی قیادت کو ایک سٹیج پر جمع کر سکے قحط الرجال ہے اور کوئی رجلِ رشید نہیں۔ اس خلا اور حقیقت کا اظہار اپنے حکیمانہ انداز میں یوں کرتے ہیں:

قافلۂ حجاز میں ایک حسینؓ بھی نہیں
گرچہ ہے تابدار ابھی گیسوئے دجلہ و فرات

اللہ رب العالمین ہے اور اس کا رسول رحمۃ اللعالمین، اس کی آخری کتاب هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ہے اور بیت اللہ اس کا گھر رشد و ہدایت کا مرکز بھی هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ہے اور اللہ کے پیارے رسول ختم المرسلین کی امت سب سابقہ امتوں سے افضل و اشرف ہے اور ملتِ ابراہیم علیہ السلام ہونے کا فخر و شرف بھی اس کے نصیب کا دائمی حصہ بن گیا ہے۔ پرانے مقدس صحیفوں اور آسمانی کتابوں میں ان کے تذکرے اور آخری آسمانی کتاب میں ان کے سیرت و کردار کی نمایاں جھلکیاں اور ان کی فضیلت کی رفعتِ شان آیاتِ قرآنی میں جگہ جگہ ضوفگن ہے۔ صحابہ کرام پاکبازوں اور خاکساروں کی وہ جماعت ہے جس کی مثال تاریخِ عالم میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی، تقویٰ ان کا شعار، عجز وانکساری ان کا نمایاں وصف، ایمان و یقین ان کا سرمایۂ حیات، خشوع و خضوع، نیازمندی و فروتنی اور خلوص وزاری ان کے معمولاتِ زندگی۔ یہ متقی اور فرشتہ صفت انسان کسی مومن بھائی کو کانٹا چبھے تو تڑپ اٹھیں کی جیتی جاگتی تفسیر اللہ کے یہ قدوسی صفت بندے کسی کو سکھ تو دے سکتے ہیں لیکن کسی انسان تو درکنار کسی جانور کو بھی دکھ نہیں دے سکتے۔

ہمارے مذہب کا نام اسلام بمعنی امن و آشتی ہے۔ اللہ کا ذکر ہے: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ ''اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے سلامتی ہے۔'' جب دو بھائی ملتے ہیں بلا رنگ و نسل ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں یعنی ایک دوسرے کے لئے امن و سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ زندہ تو درکنار، ہمارے ہاں جب کوئی بھائی اپنے عزیز و اقارب کی قبر پر جاتا ہے تب بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام بھیجتا ہے۔ اسلام کا اہم رکن نماز جسے دین کا ستون بھی کہا گیا ہے اور مومنوں کی معراج بھی' روزانہ پانچ وقت نماز کے بعد عبادت کے اختتام پر امام بمعہ جماعت مومنین دائیں بائیں امن و سلامتی اور خیر و عافیت کی روزانہ گل باری کرتے ہیں۔ ہمارے مذہب اسلام کے ہر رکن میں عالم انسانیت کی ہمدردی، بھائی چارہ اور محبت و اخوت کا درس ہے۔ زکوٰۃ کو لیں اگر ہر صاحبِ نصاب پوری ایمانداری اور دیانت داری سے زکوٰۃ دے تو دنیا میں غریبی ختم ہو جائے۔ دینِ اسلام انسانیت کی خیر خواہی اور فلاح و بہبود کا مذہب ہے۔

اللہ کے رسول تو اتنے رؤف و رحیم ہیں کہ ایک دن معمول کے مطابق مکہ شریف میں وہ ضعیف بڑھیا راستے میں کوڑا کرکٹ پھینکنے نہیں آئی تو اللہ کے رسول ﷺ اس کے گھر خیریت دریافت کرنے چلے گئے کہ خدا خیر کرے، معلوم کرنے پر پتا چلا کہ وہ تو بیمار ہے۔ اللہ کے مقدس رسول ﷺ نے فوراً اس کی تیمارداری کی۔ کفار مکہ کے ساتھ حضور ﷺ کی جتنی بھی جنگیں ہوئیں خواہ وہ بدر کی ہو خواہ احد کی یا پھر احزاب کی، مکہ شریف سے مدینۃ الرسول تک کا فاصلہ تقریباً ڈھائی سو میل ہے، دشمن کہاں سے چلتا اور کہاں تک پہنچتا۔ یلغار اور یورش ہمیشہ مکہ کے اہلِ کفار نے کی۔ فتح مکہ پر چڑھائی کا مقصد تو صرف بیت اللہ کو بتوں سے پاک کرنا تھا۔ مکہ بغیر تلوار کے فتح ہوا۔ اللہ کے نبی رحمت ﷺ نے سب کو معاف کر دیا اور لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ''آج کے دن تم پر کوئی سرزنش نہیں ہے'' کا اعلان کر دیا۔ اور یہ بھی کہا کہ جو اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے اس کو کچھ نہیں کہا جائے گا۔ اور جو دشمن رسول ﷺ ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا اس کو بھی معاف کر دیا جائے، جو بیت اللہ میں پناہ لے گا اس سے بھی تعرض نہیں کیا جائے گا۔ مکہ دیکھتے ہی دیکھتے فتح ہو گیا لیکن نبیٔ رحمت کے ہاتھوں یا اس کے پاکباز مجاہدینِ اسلام صحابہ کرام کے ہاتھوں خون کی ایک بوند بھی نہ ٹپکی۔ اتنا بڑا اور عظیم انقلاب اور بغیر خون بہائے! تاریخ عالم میں اس کی نظیر نہیں ملتی ورنہ دنیا کے بادشاہ اپنی فتوحات کے نشے میں شہروں کو تاخت و تاراج کرتے، بستیوں کو آگ لگا کر کھنڈرات بناتے، عزت داروں کو ذلیل و رسوا کرتے، گھروں کو لوٹتے اور بربادیوں کا پیغام لیکر آتے اور ظلم و جبر اور وحشت و بربریت کی نئی سے نئی تاریخ رقم کرتے:

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایات ان کی
نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ہمیں طعنہ دیا جاتا ہے کہ مسلمان دہشت گرد ہیں اور خودکش حملے بھی وہی کرتے ہیں اور دنیا میں فتنہ وفساد پھیلاتے ہیں۔ ہم برملا اور واضح طور پر کہتے ہیں کہ معصوم انسانوں، بچوں، بوڑھوں اور مسافروں کی جان لینے والے درندے وحشی اور بھیڑیئے ہیں۔ ان سفاکوں اور بے رحم انسانوں کا مذہب سے کیا تعلق؟ دنیا میں یہ نام نہاد مسلمان زندگی بھر انتقام کی آگ میں جلتے ہیں اور آخرت میں دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔ اللہ رب العزت قرآن میں فرماتے ہیں:

"جس نے ایک آدمی کو ناحق قتل کیا، گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا۔" (قرآن)

مغربی میڈیا یہ جان لے کر ایسے ظالموں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ دنیا کا کوئی مذہب قتل و غارت گری اور بالخصوص بے گناہ معصوم جانوں کو آنِ واحد میں خاک وخون میں تڑپا دینے کا درس نہیں دیتا۔ اسلام ایسا مذہب ہے جو تلوار کے زور سے نہیں بلکہ برہان ودلیل اور باہمی مناظرات اور مذاکرات سے پھیلا ہے اور انشاء اللہ اپنی حقانیت اور نورانی تعلیمات کی برکت سے دنیا کے تمام مذاہب پر غالب آئے گا۔ یہ مَیں نہیں، یہ خالقِ ارض وسما اپنی آخری کتاب قرآنِ پاک میں کہتا ہے، اللہ رب العزت سے بعید نہیں ہے، وہ انشاء اللہ کوئی ایسا مصلح، کوئی ایسا مبلغ، کوئی ایسا رجلِ عظیم اور نابغۂ روزگار پیدا کرے گا جو تجدید احیائے دین بھی کرے گا، اور دنیائے اسلام کے حکمرانوں میں اتحاد، یک جہتی، اتحادِ ملی اور امتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بھرپور جدوجہد کرے گا اور لوگوں کی اصلاح بھی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ انشاء اللہ جلد کوئی بندۂ صحرائی یا مردِ کوہستانی آئے گا جو پرامن انقلاب برپا کردے گا، اور جو علامۂ مشرق حضرت ڈاکٹر اقبال کی دیرینہ آرزو پوری کرے گا:

مثل کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درختِ طور سے آتی ہے بانگِ لاتخف

اس طرح وہ عبقری، وہ مجدّد اور وہ مصلح، عالمِ اسلامی میں اتحادِ ملی کا شعور بیدار کرے گا اور امتِ مسلمہ کی نشاۃِ ثانیہ کے خواب کی تعبیر پوری کرے گا۔ ان شاء اللہ!

تاریخِ اسلام میں عالمی اور سرکاری سطح پر اتحادِ ملی کے لئے ایک بھرپور اور زبردست کوشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کے سابق وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے عہد میں ہوئی۔ وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم، اسلامی سربراہ کانفرنس 1974ء کے مرکزی اور اہم کردار تھے۔ دوسری قد آور شخصیت سعودی عرب کے جناب شاہ فیصل شہید تھے اگر یہ دونوں لیڈر، جو عالمِ اسلام میں بااثر معروف اور باصلاحیت رہنما خیال کیے جاتے تھے، کچھ دیر زندہ رہتے تو شائد یہ تحریک اتحادِ اسلامی کامیاب و کامران ہو جاتی۔ مگر حالات کی ستم ظریفیوں اور طاغوتی ریشہ دوانیوں کے ہاتھوں یہ دونوں قائد جو عالمی سیاست کے ماہر اور انتہائی تجربہ کار تھے، بدقسمتی سے ہم سے بچھڑ گئے اور یہ تحریک بھی وقت کے دھاروں کے ساتھ فنا کے گھاٹ اتر گئی۔ ہمارا قوی ایمان ہے کہ ایک نہ ایک دن، دینِ اسلام اپنی آسمانی تعلیمات اور صداقت کے سبب، سب ادیان پر غالب آئے گا۔ دیکھئے کس بطلِ جلیل اور عالمِ نبیل کے سر پر ''ہما'' بیٹھتا ہے۔ اور جانے کب اس سوال کا جواب ملتا ہے؟ کہ:

منزل راہرواں دور بھی' دشوار بھی ہے
کوئی اس قافلے میں قافلہ سالار بھی ہے

اسلام اور وابستگانِ اسلام کو پہلے اگر بربریت اور وحشت کے علمبردار کہا جاتا تھا تو اب اخلاقی قدروں اور عدل و انصاف کو پامال کرتے ہوئے اہلِ اسلام کو بنیاد پرست اور دہشت گرد کہا جاتا ہے۔ مغربی میڈیا اڑتی ہوئی چڑیا کے پر گنتا ہے اور چوبیس گھنٹے ایک ہی رٹ لگا رہا ہے کہ اسلام جہاد و قتال اور غارت گری کا مذہب ہے اور خون خرابے کا درس دیتا ہے اور خود ان کے ہاں معاملہ اس کے برعکس ہے۔ مبلغین اسلام کے عام اندازے کے مطابق چار صد سے لے کر پانچ صد غیر مسلم روزانہ مشرف بہ اسلام ہو رہے ہیں۔ تہذیب حاضر کا کھوکھلا پن دن بدن واضح ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے اپنے دورۂ یورپ کے دوران مغربی تہذیب و تمدن اور ثقافت و معاشرت کا بودا پن بھانپ لیا تھا کہ یہ تہذیب، یہ ثقافت اور یہ تمدن بالآخر زوال پذیر ہوگا۔ اور انہوں نے برملا یہ پیشین گوئی کی تھی کہ:

تمہاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ خودکشی کرے گی
جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائدار ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام حق ہے اور اسکی تعلیمات واحکامات بھی صداقت وحقانیت کا درس دیتی ہیں۔حق وصداقت اور نور وحیات کا وجود دنیا میں مٹنے کے لئے نہیں آیا۔اسلام سراسر خیر اور سلامتی کا مذہب ہے۔حق وباطل کی آویزش، خیر اور شر کی پیکار، اور نور وظلمت کی یہ جنگ ایک دن ختم ہو جائیگی۔پھر آسمانی صداقتوں کا ظہور ہوگا، اور حق ہمیشہ کے لئے باطل پر چھا جائیگا اور باطل ہمیشہ کے لئے مٹ جائے گا:۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

فاطر فطرت اور خالق کائنات نے مذہب اسلام میں کوئی چیز بھی ایسی نہیں رکھی جو انسانیت کے لئے نقصان اور شر کا باعث بنے، اسلامی احکامات اور دینی فرائض وواجبات میں کوئی امر ایسا نہیں جس میں انسان کے لئے خیر وبھلائی کی حکمتیں پوشیدہ نہ ہوں۔انسان کی عقل محدود ہے اور اتنی دوررس نہیں کہ وہ دین کے اسرار وحکم جلد سمجھ سکے۔مثلاً اللہ حکیم وخبیر نے چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا رکھی، جو کہ سراسر خیر اور انسانیت کے لئے رحمت ہے۔مگر اہل مغرب اسے وحشیانہ سزا قرار دیتے ہیں۔ماہر مرحوم نے کیا خوب کہا ہے:۔

ہو روس کی تہذیب کہ لندن کا تمدن
یہ فتنۂ نمرود ہے وہ مکرِ عزازیل

لیکن بدقسمتی سے ادھر ہمارا حال دن بدن دگرگوں اور روبہ زوال ہے۔ناخواندگی اور جہالت کی وجہ سے مذہب کے بارے میں بالکل کورے ہیں، اور باقی جو تھوڑے بہت پڑھے لکھے ہیں وہ بھی مذہب کے معاملے میں اکثر ضعیف الاعتقاد ہیں۔بہت کم لوگ ہیں جو دین کو صحیح سمجھتے اور راسخ العقیدہ ہیں۔فرقہ پرستی، قبر پرستی، توہم پرستی، بت پرستی، مشاہیر پرستی اور مادہ پرستی نے ہمیں بالکل پتھر، عقل کا اندھا، متعصب اور دیوانہ بنا دیا ہے۔اور جاہلی رسوم نے مفلس اور قلاش کر رکھا ہے۔اگر ان کے ہاں فقدان ہے تو وہ ہے فقط خدا پرستی کا، لسانی تعصب، صوبہ پرستی اور فرقہ بندی نے پوری قوم کو بہتر (72) فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے۔حضرت اقبال بھی یہی رونا روتے ہیں:۔

کھویا گیا جو مطلب ہفتاد دو ملت میں
سمجھے گا نہ تو جب تک بے رنگ نہ ہو ادراک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے سوء اور دنیا دار مشائخ اور جعلی پیروں نے مذہب کے نام پر ملت ابراہیم اور امتِ رسول مقبول کو خوب لوٹا ہی نہیں بلکہ گمراہ بھی کر دیا۔ ملی اتحاد کو پارہ پارہ کر دیا یہاں تک کہ بیت اللہ میں چار مصلے یعنی حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی مقرر کر دیئے ملت کا شیرازہ اور اتحاد پارہ پارہ کرنا ان کے منصب کا اولین فریضہ قرار پایا۔ نتیجہ کیا نکلا؟ سقوطِ بغداد ہوا، ہسپانیہ (مغرب) زوال پذیر ہوا غرض ہر جگہ مسلمان ذلیل و رسوا ہوئے:۔

فرقہ بندی کی ہوا ایسی چلی گلشن میں
ہائے ان موذیوں نے باغ اجاڑا اپنا

اللہ بھلا کرے آلِ سعود کا جنہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ شریف میں چار مصلے ختم کئے اور سنت نبوی کے مطابق سب مسلمانوں کو ایک ہی مصلےٰ اور ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھائی۔ بدعات و محدثات اور جہاں کہیں بھی شرک کا شائبہ ہوا اس کی اصلاح کی گئی۔ ملی اتحاد اور یک جہتی کو تباہ حال کرنے والے علمائے دنیا ہیں۔ جو بقول حضرت اقبال:۔

یہ ہند کے فرقہ ساز اقبال آذری کر رہے ہیں گویا
بچا کے دامن بتوں سے اپنا غبار راہِ حجاز ہو جا

ملی اتحاد اور یک جہتی اور امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ میں اگر کوئی بڑی رکاوٹ ہے تو علمائے سوء کی ضد، انا اور ہٹ دھرمی ہے اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے فروعی مسائل ہیں، اختلاف برائے اختلاف، تقلید اور جمود مزید بربادی کا باعث بنے۔ فروعی مسائل پر سر پھٹول ہونے لگی، تعصب اور ضد نے پرے جما لئے۔ اس پر مزید یہ کہ قرآن کو طاقِ نسیاں بنا دیا گیا، پڑھیں گے تو محض ناظرہ یعنی بغیر ترجمہ کے، جہالت و ناخواندگی کی شرح بہت زیادہ ہے، تقلیدِ جامد اور لکیر کی فقیری نے ذہنی صلاحیتوں کو زنگ آلود کر دیا ہے۔ تحقیق و تفتیش اور تلاش و جستجو کو پوری امتِ مسلمہ نے اپنے اوپر حرام کر لیا ہے۔ تقلید اور جمود کے بندھن روز بہ روز مزید کسے جا رہے ہیں۔ دنیا میں وہی قومیں ترقی و عروج اور اقبال و بلند مقام حاصل کرتی ہیں جو عصری علوم میں تحقیق کرتی ہیں اور ساتھ ساتھ دینی علوم پر بھی عبور رکھتی ہیں:۔

یہی آئینِ قدرت ہے یہی اسلوبِ فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گامزن محبوبِ فطرت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ قومیں ستاروں پر کمندیں ڈالتی ہیں۔ اور فنِ شیشہ سازی کی جگہ فنِ خارا شگافی کے طریقے سیکھتی ہیں اور ٹیکنالوجی میں ترقی کرتی ہیں۔ بقول حضرت اقبال:

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

اسلامی سربراہ کانفرنس کے دو اہم اور مرکزی کرداروں کے شہادت پا جانے کے بعد سے بقیہ ارکان نے چپ سادھ لی اور مسلم حکمرانوں نے تجدید کی جگہ تقلید اور تدبیر کی بجائے تقدیر کو اپنا راہنما مان لیا۔ اسی قسم کے راہبانہ طرزِ عمل پر حکیم الامت چیخ اُٹھے تھے:

تن بہ تقدیر ہے آج ان کے عمل کا انداز
تھی نہاں جن کے ارادوں میں خدا کی تقدیر

جوش و ولولہ اور جذبۂ عمل کچھ مدت کے لئے ٹھنڈا پڑ گیا۔ ملتِ اسلامیہ کے اتحاد اور یکجہتی اور شیرازہ بندی کو پارہ کرنے میں عیسائی مشنریوں نے بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ امت مسلمہ کے اندرونی اختلافات کو بڑھا چڑھا کر میڈیا میں پیش کیا گیا۔ اس طرح یورپی دنیا کو غلط معلومات دی گئیں اور اسلام اور اہلِ اسلام کے خلاف گمراہ کن پراپیگنڈا کیا گیا، کہیں شیعہ سنی اختلاف کو اچھالا گیا اور یوں امتِ مسلمہ کو تقسیم کر دیا۔ الغرض اپنوں اور غیروں نے مل کر اسلامی اتحاد کو نا قابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ اللہ رب العزت ہر شے پر قادر ہیں۔ وہ جو چاہیں اور جب امر کر دیں تو آناً فاناً مطلوبہ چیز سامنے آ موجود ہوتی ہے۔ مشیت ایزدی کی طاقت اور قدرت پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

بیک لحظہ، بیک ساعت، بیکدم
دگرگوں می شود احوالِ عالم

بلکہ اپنی آخری کتاب قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے واضح طور پر فرمایا ہے:

"وہی ہے ذات جس نے بھیجا اپنا رسول ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ
تاکہ غالب کر دے اسے تمام ادیان پر۔" (الصف:۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوابیدہ اور تھکے ماندے مردِ مومن کو شاعرِ مشرق نے جھنجھوڑتے ہوئے خبردار کیا تھا:۔

بے خبر تو جوہر آئینہ ایام ہے

تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے

ملت اسلامیہ کے عالمی اتحاد کے لئے موزوں اور باصلاحیت شخص کی قیادت اور امامت کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ نیز علوم ٹیکنالوجی میں آگے اور بہت آگے نکلنا ہوگا۔ ایک مفکر نے کہا تھا عربوں کے پاس وسائل ہیں، دولت ہے اور تیل کے لامحدود ذخائر ہیں، ان کو خود ہمت کرنا ہوگی اس لئے کہ ٹیکنالوجی کی دکان عربوں کے لئے بند نہیں ہے۔ عرب ممالک میں ساری دولت سربفلک عمارتوں، عظیم الشان ہوٹلوں اور جدید سہولیات کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی گاڑیوں پر صرف ہو رہی ہے۔ غرض اسلحہ و بارود بنانے کی طرف مسلمان ملک بالخصوص عرب کوئی خاص توجہ نہیں دے رہے۔ فوجی تیاری اور قوت میں اضافہ کرنے میں انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

حضرت علامہ نے کیا خوب کہا ہے:۔

میرِ سپاہ نا سزا، لشکریاں شکستہ صف

آہ! وہ تیرِ نیم کش جس کا نہ ہو کوئی ہدف

امتِ مسلمہ میں قحط الرجال دیکھ کر کبھی یوں تڑپ اٹھتے ہیں:۔

کیا غضب ہے کہ اس زمانے میں

ایک بھی صاحبِ سرور نہیں

اسلام دینِ فطرت ہے اور اس کے احکامات اور فرامین بھی فطری تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔ حج کے سالانہ مذہبی اجتماع کی مثال اقوامِ عالم میں کہیں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملے گی۔ دنیا کا کوئی مذہب اس طرح کی اجتماعی اور عالمی عبادت نہیں رکھتا جس کے مقاصد روحانیت کی ترقی و ترویج بھی ہوں، فلاحی بھی ہوں اور سیاسی بھی۔ چاردانگِ عالم سے بنی نوع انسان گروہ در گروہ اور کارواں در کارواں سوئے حرم رواں دواں ہیں۔ سیدنا ابراہیم کا زندہ معجزہ اور دعائے خلیل کی مقبولیت کا مظہر دیکھنا ہو تو سرزمینِ حجاز میں قدم رنجہ فرماؤ، حج کا موسم شرط نہیں، جب چاہو آؤ حرم شریف میں انسانوں کا سمندر رہو گا جو ہر وقت اور ہر آن بغیر کسی مدوجزر کے موجزن رہتا ہے، لاکھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان ان میں کالے بھی ہیں اور گورے بھی، بلا امتیاز رنگ ونسل کوئی اونچ نہ کوئی نیچ، بلند آواز سے صدالگا رہے ہیں۔ ''اے اللہ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں۔'' یہ صدائے دلنواز ربِ کعبہ کو بہت ہی محبوب ہے، صداؤں کے ساتھ ساتھ حمد کے ترانے الاپ رہے ہیں، ماضی میں بھی فضائے نور اللہ کی حمد سے مہکتی رہی ہے، حال میں بھی یہی رنگ اور یہی ترنگ ہے، اور ان شاء اللہ زمانۂ استقبال میں بھی یہ ریاضِ دہریوں ہی گلہائے تروتازہ سے عطر بیز رہے گا۔ اس کی بہار دائمی، سروسمن اور گل لالہ کی شگفتگی سرمدی، اس گلشن میں خزاں کا کبھی گزر نہیں ہوگا، ہمیشہ راحت وسکون، دائمی خوشیاں اور سرمدی نشہ وسرور، تلخی نہ کڑواہٹ، شرابِ طہور اور الرحیق المختوم بھی۔

یہ سب انعام واکرام اور نعمت وبرکت بندۂ مومن کی جھولی میں ڈالے جائیں گے۔ جس طرح خدائے لم یزل کی ذاتِ پاک عظیم ہے، اس کے انعامات کی برکت ورحمت اور وسعتوں کا اندازہ بھی ہم نہیں لگا سکتے: ؎

کشادہ دست کرم جب وہ بے نیاز کرے
نیاز مند نہ کیوں عاجزی پہ ناز کرے

اگر ساری دنیا کے مومن ایک جگہ جمع ہو جائیں اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں یعنی کتاب وسنت کے احکامات پر چلیں، یہ عابد، یہ غازی، یہ پراسرار بندے ایک نہ ایک دن عالمی اتحادِ اسلامی اور امتِ مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کا خواب ضرور بضرور شرمندۂ تعبیر کریں گے اور یہی حج کا مقصد اور غرض وغایت ہے۔ مومن کی شان میں حکیم الامت رطب اللسان ہیں: ؎

تو ہے فاتحِ عالمِ خوب و زشت
تجھے کیا بتاؤں تیری سر نوشت

خدائے ذوالجلال نے نہ صرف دعائے خلیل اللہ کو شرفِ قبولیت بخشا بلکہ بلدِ امین میں وہ برکت ڈالی کہ حج کے علاوہ سارا سال مکہ شریف اور مدینہ شریف میں لاکھوں انسان آتے ہیں۔ ہر وقت گہما گہمی رہتی ہے۔ سامان خورد ونوش اور پھلوں اور سبزیوں کا یہ عالم ہے کہ سارا سال آپ کو ہر پھل اور سبزی ملے گی۔ اناج میں کثرت اور پھلوں اور سبزیوں میں برکت ہے۔ دعائے خلیل اللہ کے نتیجے میں۔ لاکھوں انسان ہمہ وقت پہاڑوں کی چوٹیوں سے اتر کر اور دنیا کے تمام ملکوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قطار اندر قطار آ رہے ہیں۔ بذریعہ ہوائی جہاز، بذریعہ بحری جہاز، کچھ پیدل، بعض سوار۔ ہاں یہ سب اللہ کا کرم ہے:۔

بلبل کو شوقِ گل تھا نہ قمری کو عشق سرو
یہ سارے گل کھلائے ہوئے باغباں کے ہیں

''کاروانِ شوق'' ابھی تک میدانِ عرفات میں ''بس'' میں سوار ہے اور ڈرائیور صاحب اپنے کسی چکر میں غائب ہیں۔ ہماری دعا قبول ہوئی۔ اور ہمیں آدھ گھنٹے سے زیادہ وقت مل گیا۔ یاد رہے ''میدان عرفات'' صدا و گدا اور توبہ و انابت کی جگہ ہے۔ یہاں حج کے دن جو بھی وقت مل جائے غنیمت ہے۔ راقم دعاؤں کی کتاب ہاتھ میں لئے بے اختیار ہو کر ''بس'' میں کھڑا ہو گیا اور سب اہل کارواں سے درخواست کی کہ آپ میدانِ عرفات میں تشریف فرما ہیں۔ یہ میدان مقامِ ذکر اور جائے گریہ ہے۔ یہ کلمہ کہتے ہی غلبۂ حال میں بے خود ہو کر انتہائی جذبے کے ساتھ حضور ﷺ کی تمام دعائیں مع ترجمہ سامعین کے گوش گزار کیں۔ رونے والے دھاڑیں مار کر روئے، بلک بلک کر روئے۔ بوڑھے بھی، جوان بھی اور عورتیں بھی اور پھر روتے روتے ہچکیاں بندھ گئیں اور آنسوؤں کا دجلہ بہہ نکلا۔ آخر ڈوبنے والا ڈوب گیا، رہے سدا نام اللہ کا۔

آج یوم الحج ہے، گناہوں کی معافی کا دن، سیاہیاں دھل گئیں، غمِ عصیاں کافور، اندیشۂ سود و زیاں دور اور سراپا نور رہوا۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کاروانِ شوق'' مزدلفہ میں

ادھر سورج نے رات کے اندھیروں میں منہ چھپایا اور ادھر کوچ کا آغاز ہوا:

ہر لحظہ نیا طور، نئی برق تجلی
اللہ کرے مرحلہ شوق نہ ہو طے

گناہوں کے انبار اور لغزشوں کے ڈھیر، میدان عرفات میں چھوڑے۔ زادِ راہ بس میں رکھا۔ پھر دیکھتے ہی انسانوں کا خاموش اور ساکت سمندر، ایک بار پھر موجزن ہو گیا، شیدایانِ رب عشق و وفا کی ایک نئی منزل کو چلے، بسوں کا دراز سلسلہ، کشادہ سڑکوں کی چھاتی پر رینگتا ہوا شام ڈھلے ''مزدلفہ'' جا پہنچا، کچھ اللہ والے راہِ عشق میں بادہ پیمائی کے مزے بھی لوٹ رہے ہیں۔ بس سے اترتے ہی سڑک کے کنارے ڈیرہ جما دیا، کھلے آسمان تلے، صحرا کی رات، نہ کوئی خیمہ نہ سائبان۔ شامِ عاشقاں نیا رنگ اور نیا آہنگ لئے، پھر فضا میں انوکھی مہک۔

ہر عمل کے پسِ پردہ نرالی حکمت، ہر مقام کی نئی آن اور جدا شان، ہر پڑاؤ رنگا رنگ نوادراتِ روحانی کا پیش خیمہ، آج کی رات، یہ تھکے ماندے عشق باز، اپنی جبینوں سے ریگ زارِ مزدلفہ کو سجا دیں گے۔ اور ذکر کی نکہتوں سے اس فضائے نور کو بھر دیں گے۔ وقوفِ عرفہ کے بعد حضور پرنور نے مزدلفہ کی وادئ خیر و برکت میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد شب باشی کی تھی۔ اس لئے کہ سرور رسولاں ﷺ تھک گئے تھے اس میدان میں شب باشی کو محدثین کے مقدس گروہ نے ارکانِ حج میں شمار کیا ہے۔ سنتِ رسول پر عمل کرتے ہوئے ہم نے بھی نمازوں سے فراغت کے بعد آرام کیا۔

سبحان اللہ مذہب اسلام انسانوں کے لئے زحمتوں کا سامان نہیں، بلکہ رحمتوں کے جلو میں آسانیاں لے کر آیا ہے۔ نماز مغرب و عشاء کو جمع کی صورت میں ادا کرنے کے بعد امِ عمران نے چولہا جلایا اور ہمارے ایک بزرگ ساتھی کی نیک دل اہلیہ نے آلو، ادرک اور انڈے ڈال کر بھجیا تیار کی۔ مزدلفہ کے میدان میں بازار اور دکانیں نہیں ہیں۔ بیاباں اور ویرانے کا مقام ہے۔ اگر کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجی کے پاس ضروریات کا پورا اور معقول انتظام نہ ہو تو پھر صبر و شکر کے سوا کوئی دیگر چارہ نہیں۔ اب ان سرِ صحرا خاک نشینوں کی بھوک نے شدت اختیار کی۔ ہوا کی تندی و تیزی چولہے کے لئے بار بار پیغامِ مرگ لاتی۔ کاروانِ شوق کے سب فاقہ مست چولہے کو گھیرے میں لئے روک بن گئے ہیں تا کہ آگ کا شعلہ بھڑکے اور پیٹ کی آگ ٹھنڈی ہو۔ آخر خدا خدا کر کے بھجیا تیار ہوئی۔ اور پھر دیسی گھی سے تیار کردہ گرما گرم پراٹھے تیار کئے گئے۔ کاروانِ شوق کے رہروانڈوں کی بھجیا اور پراٹھوں سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ صحرا میں یہ سامانِ خورد و نوش! اللہ! اللہ! اس کٹھن منزل میں ہمارے لئے یہ نعمتِ خوراک ''من و سلویٰ'' سے کم نہ تھی۔ یہ سارا بندوبست کاروانِ شوق کے ایک صالح بزرگ کی صالحہ بیوی نے کیا تھا۔ ان لوگوں کا تعلق دیہات سے تھا اور ماشاء اللہ یہ دوسری دفعہ حج کر رہے تھے۔ نہایت متقی اور جہاندیدہ، ان اللہ والوں نے اپنے ساتھ آٹا، انڈے اور دیسی گھی تک رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو زندگی دے اور عافیت بھی۔ آمین!

مزدلفہ کا وسیع میدان، آج کی رات، اللہ والوں سے اٹا پڑا ہے، ارضِ خدا پر ہر سو اللہ والوں کی ''ٹولیاں'' محوِ ثنائے یزداں ہیں۔ یہیں مشعر الحرام ہے۔ جس کے بارے میں ارشادِ ربانی اور تائیدِ رحمانی فرقانِ حمید کی سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۹۸ میں یوں بیان ہوئی:

فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ

''اور جب تم عرفات سے پلٹو (تو) پس ذکر کرو اللہ کا مشعر الحرام کے پاس''

یہ وہی جانفزا اور ایمان پرور خطہ زمین ہے جہاں پر سید البشر نبی اکرم ﷺ نے اپنی موجِ تبسم سے ابلیس راندۂ درگاہ کی ناکامیوں، نامرادیوں، رسوائیوں اور ذلتوں پر اظہارِ مسرت کے وہ لازوال سدا بہار اور مہکتے ہوئے پھول بکھیرے تھے کہ جن کی نکہت آج بھی اس فضائے بسیط میں رچی بسی ہوئی ہے۔ یوں لگا کہ جیسے یہ مقدس زمین اب تک عنبر آگیں ہے۔ بادِ نسیم ان جاودانی مسکراہٹوں سے عطر بیز ہو کر گلشنِ ہستی کے دائمی نکھار اور ابدی شادابیوں کا سبب بن گئی ہے اور بادِ بہاری اس دلنواز تبسم کی عنبر افشانیوں سے سیراب ہو کر ہر گوشۂ چمن پر شبنم افشاں ہے اور پھر اس ریاضِ دہر کی ساری تر و تازگی اور شگفتگی کا حقیقی راز یہی نورِ افشانی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کاروانِ شوق'' مزدلفہ میں رات بسر کرنے کے بعد صبح دم، نمازِ فجر کے بعد پا بہ رکاب ہو گیا۔ حج کے دوران ارکانِ حج کی ادائیگی کے لئے جہاں اور جس جگہ بھی ''کاروانِ شوق'' نے قیام کیا ہے۔ یہ سب مقاماتِ مقدسہ اور بابرکت جگہیں ہیں۔ اور قبولیتِ دعا کے لئے نہایت موزوں اور مناسب تر بلکہ اللہ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے بھی ہیں۔ نمازِ فجر کے بعد بارگاہِ لم یزل میں ہاتھ پھیلائے، صدائے فقیر حقیر پر تقصیر بارگاہِ سمیع وبصیر میں سنی بھی گئی اور ان شاء اللہ قبولیت کا شرف بھی حاصل ہوگا۔ مزدلفہ چھوڑنے سے پہلے اللہ مالک ارض وسما سے فریاد کناں ہوں کہ مجھے علم نافع عطا کر، میرا سینہ کھول دے، میری مشکلات آسان کر، میرے ذکر میں میری مدد کر، مجھے شکر گزار بندہ بنادے، میری بندگی میں خشوع وخضوع، عاجزی، فروتنی اور انکساری پیدا کر اور میرے قلم کو گوہر بار بنادے۔ آمین۔ میرے جذبات کی ترجمانی کسی شاعر نے کیا خوب کی ہے:

کہاں میں اور کہاں نکہتِ گل
نسیم صبح تیری مہربانی

اس میدان سے منیٰ کو جاتے ہوئے راستے میں وہ مقام عبرت بھی ہے جسے وادیٔ محسر کہتے ہیں۔ انہی عبرتناک اور سبق آموز راہوں میں ابرہہ اور اس کے لشکریوں پر، جبکہ وہ اپنے ہاتھیوں پر سوار اور نشۂ طاقت میں مست ہوکر، بیت اللہ کو (نعوذ باللہ) صفحۂ ہستی سے نیست ونابود کرنے کے ارادوں سے تیزی کے ساتھ آگے بڑھ رہے تھے کہ اسی اثنا میں ربِ کعبہ کا عذاب ناگہاں ابابیلوں کی شکل میں نازل ہوا اور پھر ان مرغانِ خدا نے اپنی چونچوں سے وہ ایٹمی ذرات پھینکے کہ جن کی تابکاریوں نے ظالم ابرہہ اور اس کے عظیم لشکر کو آناً فاناً جھلسا کر راکھ کر دیا۔ ان ظالموں اور سرکشوں کی راکھ آج بھی اس وادی میں بکھری پڑی ہے اور ایسے ظالموں، غارت گروں اور اللہ کے خلاف سرکش باغیوں کے لئے نشانِ عبرت ہے۔

دشت وجبل کی پاک فضاؤں میں بھیگی ہوئی رات، مطلع بالکل صاف، ستاروں کی تانک جھانک جاری، ہرسو ایمان ویقین کی قندیلیں روشن، ہر طرف حق ونور میں ڈوبی ہوئی محفل آرائیاں، ہر جانب رحمان کی رحمانیت کے روح پرور جلوے اور ہر سمت رحیم کی رحیمیت کے دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواز کرشمے، ہر گوشہ میدان ذکر و شکر سے مہکا ہوا، جلوت میں عزلت نشینی کے مزے بھی لوٹے اور خلوت میں انجمن کی بہاریں بھی دیکھیں، اذانِ فجر کے بعد نمازِ فجر کا اہتمام ہوا اور نماز سے فراغت کے بعد ذکر و دعا کا سلسلہ دراز ہوا اور ساتھ ساتھ شیطان کا سر پھوڑنے کے لئے سنگریزوں کی تلاش میں ہاتھ حرکت میں آئے اور تھوڑے وقت میں ہر ساتھی نے ستر کنکریاں چن لیں۔ اس میدان میں آج تک اربوں انسان اتر چکے ہیں اور قیامت تک آتے رہیں گے، لیکن شیطان کے وجود پر عملی پھٹکار کے لئے یہ سنگ ریزے کبھی ختم نہیں ہونگے۔ ارشادِ باری تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری میں آج مشعر الحرام ذکر کی صداؤں سے گونج اٹھا ہے اور یہ سلسلہ ذکر و دعا اور اہتمام حمد و شکر، طلوع آفتاب تک جاری رہے گا۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کاروانِ شوق" کی منیٰ میں واپسی

گذشتہ رات جس ڈرائیور نے عرفات سے لا کر یہاں چھوڑا تھا وعدہ کے مطابق نہ آیا۔ ہم سامان باندھے ہوئے لب سڑک بڑی بے تابی کے ساتھ انتظار کرتے رہے لیکن بے سود، وہ نہ آیا۔ پریشانی بڑھی کہ آج یوم العید ہے، رمی جمار کے بعد، قربانی، حلق تقصیر، غسل کے بعد حج کا اہم رکن یعنی طوافِ زیارت بھی کرنا ہے۔ وقت تھوڑا اور فرائض زیادہ، لیکن کاروانِ شوق کے مسافر ابھی تک سرِ صحرا سڑک کے کنارے پڑے ہیں۔ ہر آتی جاتی ہوئی بس پر لپکتے، جیپ پر ہلہ بولتے، ٹیکسی کو اشارہ کرتے۔ لیکن گزرنے والے گزرتے رہے، بے قراریوں کا ہجوم ہر دم بڑھتا رہا۔ عورتوں کا ساتھ اور سامان کی بھرمار نہ ہوتی تو شاید پیدل ہی چل پڑتے، اسی کشش و پنج میں مبتلا تھے کہ دور سے ایک خالی ٹرک نمودار ہوا۔ ڈرائیوروں کے لئے یہ دن کمائی کے ہوتے ہیں، ٹرک والے سے بات ہوئی اور پانچ ریال فی کس کرایہ طے پایا۔ چند منٹوں میں یہ ٹرک بستر بندوں، دیگر سامان اور انسانوں سے بھر گیا، وہ عورتیں جو کبھی پہلے اپنی زندگی میں ٹرک پر سوار نہ ہوئی تھیں وہ بے چاری بھی پوری جد و جہد کے ساتھ اور ڈرتے ڈرتے کہ اب گریں، تب لڑھکیں، سوار ہو گئیں۔ مزدلفہ سے منیٰ یوں تو تقریباً چار میل کا فاصلہ ہے۔ لیکن چار گھنٹوں میں طے ہوا، تقریباً ایک لاکھ گاڑیاں (ایک اخباری اندازے کے مطابق) عرفات سے نکلی ہوئی سڑکوں پر کچھوے کی چال چلتی ہوئیں منیٰ کی طرف قدم زن ہیں۔ کئی کشادہ سڑکوں کے باوجود اور ٹریفک کے اعلیٰ حسنِ انتظام کے ہوتے ہوئے بھی ٹریفک جام رہی۔

ہجوم کا یہ عالم کہ گویا ساری دنیا ابلیس کے شر و فساد سے بھاگ کر وادی خیرِ و ایمن میں اللہ رب البیت کے ہاں یعنی پناہ میں سمٹ آئی ہے۔ رک رک کر چلتا ہوا اور چل چل کر رکتا ہوا ہمارا ٹرک اب منیٰ کی حدود میں داخل ہو چکا ہے۔ گردونواح میں پہاڑیوں پر ادھر ادھر قربانیوں کا آغاز بھی ہو چکا ہے۔ اور کچھ بلند ہمت اور مستعد حاجی صاحبان اپنے سر منڈانے کے بعد غسل لینے میں مشغول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑوں کی چوٹیوں پر یہی تماشا، ڈھلوانوں پر یہی منظر اور میدانوں میں بھی یہی رسمِ وفا اور ہنگامۂ عشق جاری، ہم ٹرک میں بیٹھے بیٹھے بھی محوِ تماشائے حشر رہے۔ آخر خدا خدا کر کے منزلِ مقصود اور مقامِ مطلوب آ ہی گیا۔ خود اترے، ساز و سامان اتارا، ایک کشادہ سڑک کے کنارے کھڑے ہوئے، یہ خانہ بدوش اور کفن پوش ابھی دم بھی نہ لینے پائے تھے کہ کاروانِ شوق کے کسی ساتھی نے تجویز پیش کی کہ کیوں نہ عورتوں کو یہیں سامان کے پاس بٹھا دیا جائے اور خود سب سے پہلے شیطان پر سنگ باری کی جائے، اس تجویز کی پرزور تائید کرتے ہوئے سب رہروانِ عشق اپنی اپنی جھولی میں کنکریاں اٹھائے ہوئے، دلوں میں نفرتوں کا طوفان اور ذہن و شعور میں حقارتوں کا سیلاب لئے شیطانی خواہشات کے بتوں کو پامال کرتے ہوئے اور نفس کی شرارتوں کو روندتے ہوئے، پورے جوش و خروش کے ساتھ قہرِ بلا بن کر اور اللہ کا نام لے کر سب سے پہلے بڑے شیطان یعنی جمرۃ العقبیٰ پر ٹوٹ پڑے۔

شیطان رسوائیوں اور لعنتوں کا مزار بنے ہوئے کھڑا ہے اور لاکھوں ہاتھ فضا میں لہرا لہرا کر سنگ باری کر رہے ہیں۔ شیطان کے جسدِ ناپاک پر لعنتوں کی بارش اور پھٹکار کا سلسلہ دم بدم بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ یہ عجیب و غریب منظر زندگی بھر نہیں بھولے گا۔ یہ انوکھا کھیل اور نرالا عمل، یہ حیرت انگیز حرکت، لعنتوں کا اظہار بھی اور سازشوں کا انکشاف بھی، بندہ و شیطان آمادہ بہ جدال و قتال، نفس و ابلیس باہم دست و گریباں ہوئے، اللہ والوں کا غیظ و غضب قابلِ دید ہے اور یہ لعین ندامتوں میں ڈوبا ہوا، رسوائیوں کا نشان، ابدی لعنتوں کا مرقد اور ازلی پھٹکار کا مزار بنے گم سُم کھڑا ہے، محوِ حیرت بھی اور شکست خوردہ بھی۔

بظاہر رمی جمار کا یہ عمل جنونِ عشق میں لی گئی ایک غلط انداز انگڑائی ہے لیکن قلب و ذہن اور روح و بدن میں لطافتوں اور حکمتوں کے سمندر موجزن ہیں کہ کس طرح انسان اس نشانِ عبرت پر کنکری پھینک کر اپنے ''دمن'' کی دنیا میں تلاطم بپا، نفسانی خواہشات، سفلی جذبات اور مادی احتیاجات کے ''لات و منات اور عزیٰ و ہبل'' کے بتوں کو پاش پاش کرتا ہے۔ ''احتیاجات کے یہ لات و منات'' خون کی گردش میں چلتے، مچلتے اور پھر ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ سنگ و خشت کے اس لعنتی نشان پر کنکر پڑتے ہی اپنے حریمِ دل میں مسند نشیں شیاطین کو بھی لگتی ہے اور یہ کنکری کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوب نشانے پر بیٹھتی ہے کہ ہائے ہائے!

شیطان کے ظاہری وجود اور اپنی خواہشات رذیلہ پر سنگ زنی کے بعد اور دل ہی دل میں اللہ کے ساتھ ''شیطان بیزاری'' کا دائمی عہد و پیمان کرتے ہوئے سامان اور عورتوں کے پاس واپس آ گئے۔ ظہر کی نماز یہیں سڑک کے کنارے پڑھی، پھر اپنا اپنا سامان اٹھایا اور محشر میں حشر آرائیوں کا منظر دیکھتے ہوئے اپنے خیمہ کی طرف چلنے لگے۔

''کاروانِ شوق'' کے ساتھیوں کا یہ اصرار کہ عورتوں اور سامان کو یہیں چھوڑیں اور خود قربان گاہ (منحر) کو جا کر سنتِ ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ کی یاد تازہ کریں۔ عشق کی منزل کا سودا سر میں سمایا ہو تو پھر کاروان سے بچھڑ جانا، عاشقوں کا شیوہ اور اللہ والوں کا یہ شعار نہیں، تھکاوٹ کیسی اور شکایت دوریٔ منزل کیوں؟

''قافلۂ شوق'' سامان اٹھائے ہوئے اور عورتوں کو ساتھ لئے پاپیادہ خیمے کی طرف چل پڑا کہ سواری کا یہاں گزر نہیں۔ ڈیڑھ میل کا فاصلہ ہجوم کی کثرت اور دھکم پیل کے بعد دو گھنٹوں میں طے ہوا۔ افتاں و خیزاں، گرتے پڑتے اور دھکے کھا کر بھی چلتے رہے۔ ہر چند قدم اٹھانے کے بعد دم لیتے، پھر چلتے، پھر دم لیتے، اسی رنگ میں اور اسی ترنگ میں رواں دواں رہے۔ عورتیں تھکی ماندہ لیکن جذبۂ شوق سے سرشار ہو کر سامان اٹھائے ہوئے ہمارے پیچھے پیچھے چلتی رہیں۔ جامۂ احرام کی سفیدی اور اجلا پن غائب اور میل کچیل کا قبضہ، ہر ہر انگ سے فقیری رنگ ہویدا ہوا، خاکساری وانکساری آشکار ہوئی۔ قلندرانہ آہنگ اور درویشانہ حالت اپنے اوج و کمال پر، پندارِ نفس کا زوال، سفلی جذبات کی بیخ کنی، نمود و نمائش اور فخر و غرور کے حسین پیکر ان راہوں میں خاک آلود ہوئے، خواہشاتِ نفسانی یہاں دم توڑ چکیں، تکلفات کا زمانہ لد گیا۔

فکرِ آخرت اور خوفِ خدا نے دل و دماغ اور روح و جسم کے تمام حصوں پر پہرے جما لئے ہیں اور ہم لڑکھڑاتے قدم آخر اپنے خیمے تک پہنچ ہی گئے، سامان اپنی پہلی جگہ پر رکھا، عورتیں خیمہ میں بیٹھیں رہیں اور ذکرِ الٰہی میں مشغول اور ہم سنت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اپنے ہاتھوں تازہ کرنے کے لئے منحر (قربان گاہ) کو چل دیئے۔ ہاتھوں میں چھریاں لئے ہوئے۔

روحانیت و ملکوتیت جب بہیمیت و وحشت پر غالب آ جاتی ہے تو پھر انسان کے ہر عمل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلوص و نیاز اور پیار و گداز چھلکنے لگتا ہے۔ میں جب منحر (قربان گاہ) کو جانے لگا تو امِ عمران نے اپنی نیک خواہش اور معصوم آرزو کا اظہار یوں کیا کہ دیکھنا قربانی کے بکرے خوب موٹے تازے ہوں، قربان گاہ میں اول تو داخل ہونا ہی کارِ دارد ہے اور اگر داخل ہو جائیں تو پھر خیر و عافیت کے ساتھ واپس آنا انتہائی جان جوکھوں کا کام ہے، ہر وقت یہی خدشہ لگا رہتا ہے کہ ابھی گرے، اب لڑھکے اور پھر شیدایانِ سنت ابراہیم علیہ السلام چھریوں سے آراستہ اور ولولہ شوق سے پیراستہ ہو کر مینڈھوں کو منہ کے بل گراتے اور یہ دعا مانگتے ہوئے:

إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ إِنَّ الصَّلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ بِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَ أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ لَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

”بے شک میں نے اپنا منہ اس اللہ تعالیٰ کی جانب کر دیا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے دینِ ابراہیم پر پکا موحد ہوں اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے۔ بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت، تمام جہانوں کے رب کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور ساتھ اس کے حکم دیا گیا ہے اور میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ قربانی تیری ہی جانب سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے۔ اللہ کے نام پر (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔“

اللہ کا نام لے کر بکرے کی شہ رگ پر چھری چلا دیتے ہیں۔ دنبے، بکرے، گائے اور اونٹ ذبح ہو کر ایک بڑے انبار کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ سنتِ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر سنتِ محمدی ﷺ کی ایسی چھاپ لگی ہے کہ یہ عمل دائم ہو گیا ہے۔ منحر میں افراتفری کا عالم، دھکم پیل، ذہن پر ہر لحظہ گر جانے کا اندیشہ و خوف طاری اور پھر کسی حاجی صاحب کی بے نیام چھری سے کٹ مرنے کا ڈر بھی، قدموں کی یہ بے ثباتی دیکھتے ہی میں نے یارانِ شوق سے التجا کی کہ سودے بازی سے باز آ جاؤ اور جلدی فارغ ہو کر یہاں سے نکلنے کی فکر کرو۔ بازارِ عشق اور شہرِ وفا میں بھاؤ تاؤ اور مول تول عشق بازوں کا شیوہ نہیں۔ اور پھر یہ رسمِ وفا تو خالصتاً اللہ کے لئے ہے۔ جس نے صحت و تندرستی، زر و مال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اہل وعیال دے رکھے ہیں۔ اس پر مزید ان پاک فضاؤں اور نورانی جھرمٹوں میں رسائی کی توفیق بھی بخشی۔ پھر جیب کا خیال کیوں؟ اور گرہ کی فکر کیسی؟ وہ اور دے گا ان شاءاللہ۔ لہٰذا بکروں کا جائزہ لیا اور پھر جو سب سے موٹے تازے نظر آئے، قیمت پوچھی۔ مالک کے سپرد کی، ہاتھ میں چھری لئے قبلہ رو ہو کر دعا مانگی، پھر اللہ کا نام لے کر بکرے کی گردن پر چھری رکھ دی۔

اپنے ہاں کی منڈیوں کی طرح یہاں بھی دلال خریداروں کی کھال اتارنے کے لئے، چاروں طرف سے حاجیوں کو نرغے میں لے لیتے ہیں۔ آپ اگر ایک قیمت مقرر کریں تو پاس ہی کھڑا دلال (مشتری کے روپ میں) زیادہ بولی دے کر آپ کو حیران پریشان کر دے گا۔ پھر اسی تذبذب اور پریشانی میں کہ سودا ہاتھ سے نکلنے نہ پائے، مجبوراً آپ زیادہ قیمت دے کر خرید لیں گے۔ جب رسمِ خلیلؑ ربِ جلیل کا اہتمام کرنے کے لئے بکرے کو خود ذبح کرنا چاہیں گے تو جوں ہی آپ نے شہ رگ پر چھری رکھی آپ کے اردگرد ایک شور برپا ہو جائے گا۔ ''حرام، حرام، حرام'' یعنی ظلم کر رہے ہو اور ٹھیک سے ذبح نہیں کر رہے ہو اور فوراً ہی چھری آپ کے ہاتھ سے چھین کر بقیہ حصہ گردن اس ذاتِ شریف نے ذبح کر دیا، میں جی ہی جی میں بہت خوش ہوا کہ عرب بھائی کی مدد بھی مل گئی اور سنت بھی پوری ہو گئی لیکن جوں ہی میں نے واپس آنے کے لئے قدم باہر نکالا، عربی قصاب نے میرا دامن پکڑ لیا اور اجرت کا تقاضا کر دیا۔ چار و ناچار مجھے اجرت دینا پڑی۔

بہر حال چھینا جھپٹی کے ایسے بہت سے واقعات ایامِ حج میں پیش آتے ہیں، قربانی کرتے وقت ان آنکھوں نے عالمِ تصور میں اور اسی میدانِ منیٰ میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دستِ مبارک میں چھری اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ہاتھ میں رسی، بیٹا منہ کے بل لیٹا ہوا عظیمؑ ور مقدس باپؑ ذبح کرنے کو تیار اور مطیع اور فرماں بردار بیٹا، شہادتِ عظمیٰ کا مرتبہ پانے میں بے قرار دیکھا۔ باپ اور بیٹا، دونوں مل کر چشمِ فلک کو قربانی و ایثار اور امتحان و آزمائش کا ایسا خونچکاں اور بے مثل منظر دکھانا چاہتے ہیں جو اس نے آج تک کہیں اور نہ دیکھا ہو۔ بیٹا صبر و رضا، عزم و استقامت، ادب و احترام، صدق و صفا اور حق و نور کا مینارۂ نور، اور ایمان و یقین کا کوہِ وقار، شوقِ شہادت میں سرشار ہو کر اس ساعت سعید کے انتظار میں ہے کہ کب حلق مبارک پر چھری چلے اور سعادت مند بیٹا اس امتحان میں کامیاب و کامران ہو۔ ادھر امام الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے خواب کی تعبیر کو عملی جامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنانے کو تیار، جوں ہی باپ نے بیٹے کے حلق پر چھری رکھی اور چلانا چاہی۔ مشیت ایزدی جوش میں آ گئی۔ اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو فوراً روک دیا گیا۔ بارگاہِ اقدس میں یہ ادا، یہ بانکپن، یہ جذبہ ایثار و قربانی یہ انتہائے اطاعت، یہ بے نظیر اور عدیم المثال جرأت ایمانی اور نیاز مندی کچھ اس طرح بھا گئی کہ عرش پر فرشتوں نے حمد کے ترانے گائے اور خراجِ تحسین کے ڈونگرے برسائے۔ رحمتِ ذوالجلال جھوم اٹھی۔ ادھر اس عجیب منظر اور روح پرور مظاہرے نے اس صفحۂ ہستی پہ بسنے والے انسانوں کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ حضرت علامہ اقبال نے بھی اپنی حکیمانہ شاعری میں مقدس باپ اور ایثار پیشہ عظیم بیٹے کو کیا خوب اور کس اچھوتے انداز میں خراج تحسین پیش کیا ہے: ؎

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی؟

اس پر مزید حضرت علامہ مشرق ؒ نے حقیقتِ حال کی کیا خوب عقدہ کشائی کی ہے ؎

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسینؓ، ابتدا ہے اسماعیلؑ

پروردگارِ عالم نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو بچالیا اور بدل کی صورت میں جنت سے ایک مینڈھا پیش کیا جو قربان ہوا۔ پھر یہ رسمِ شوق ہمیشہ کے لئے اظہارِ عشق و وفا کی ایک اہم کڑی ٹھہری۔ اب ہر سال سنتِ ابراہیمی کو دوام بخشنے کے لئے سارے عالمِ اسلام میں اس ذبح عظیم کی یاد میں کروڑوں بکرے، اونٹ، گائے اور مینڈھے عیدالاضحیٰ کے موقع پر اور حج کے موسم میں ۱۰ ذوالحجہ کو منیٰ کے میدان میں ذبح کئے جاتے ہیں۔ حجۃ الوداع میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتِ ابراہیم علیہ السلام کے دوام اور احیاء کے لئے میدانِ منیٰ کی قربان گاہ میں یک صد اونٹ ذبح کئے۔ مُہرِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ثبت ہو جانے کے بعد یہ سنت ان شاء اللہ قیامت تک تر و تازہ اور زندہ رہے گی۔ ’’ذبح عظیم‘‘ اسماعیل علیہ السلام قندیل راہ بن کر گم گشتہ راہوں کو منزل مقصود اور مقامِ مطلوب کی رہنمائی کرتی رہے گی۔ زمینِ حجاز میں آج جتنی بھی رحمتیں، رونقیں، شادابیاں، آبادیاں، انواع اقسام کے اعلیٰ اور تر و تازہ پھل، قسم قسم کی سبزیاں، خشک میووں سے اٹی پڑیں دکانیں، مال و دولت کی ریل پیل، تجارت اپنے عروج پر، خوش حالی اپنے جوبن پر، غرض کسی چیز کی قلت اور قحط نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب دعائے خلیل کا فیضان ہے۔ یہ ساری چہل پہل اور نقل و حرکت اور گہما گہمی، سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کی التجاؤں کا پھل ہے۔

اللہ کے رسول امام الموحدین سیدنا ابراہیم خلیل اللہ کی درد میں ڈوبی ہوئی، عجز وانکساری میں رچی ہوئی، خشوع وخضوع کی رقت انگیزیوں سے تر، جذب دروں سے اٹھی ہوئی دلدوز چیخ اور نہاں خانۂ دل سے نکلی ہوئی آہ وفریاد، بارگاہِ لم یزل میں سنی بھی گئی اور قبولیت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آج جو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر سال حج میں ہی نہیں بلکہ سارا سال اللہ کے گھر میں زائرین حج و عمرہ کی آمد ورفت رہتی ہے۔ یہ دعائے خلیلؑ کا نتیجہ نہیں تو پھر اور کیا ہے؟ یہ زندہ معجزہ اور وحدہ لا شریک کی رحمتوں کا یہ سمندر یوں ہی اچھلتا اور لہریں لیتا رہے گا۔ کسی اللہ والے نے ندائے خلیلؑ سے کیا خوب فائدہ اٹھایا ہے اور مستی میں جھوم کر کہا ہے: ؎

یک بار نالہ کردہ ام از درد اشتیاق
از شش جہت ہنوز صدا میتواں شنید

منحر یعنی قربان گاہ میں ہم نے دو بکروں کا گوشت وہیں چھوڑا اور خیر وعافیت کے ساتھ واپس اپنے خیمے میں آئے۔ قربان گاہ سے واپسی پر عجیب وغریب منظر دیکھا۔ اور فی الواقع یہ منظر دیدنی تھا۔ سڑک کے دورویہ سینکڑوں کی تعداد میں حجام یعنی حلاق ایک استرا اور ایک مشین ہاتھ میں لئے حاجیوں کے سر مونڈ رہے ہیں۔ ان کے فن کی باریکیوں اور خون آشام جراحتوں کے پیش نظر ہمیں تو سر منڈوانے کی جرأت نہ ہوئی۔ ان حلاقین یعنی حجاموں میں ہر قوم کے حجام اپنے فن و ہنرمندی کا بھرپور مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اکثر زائرین کے سروں سے ''دورانِ حلاقہ'' خون بھی نکل آیا تھا۔ ان حجاموں میں سے اکثر حضرات کا پیشہ کوئی اور تھا، بس ذرا مال پانی بنانے کے شوق میں اس دھندے میں آ پھنسے۔ بہرحال ان حجاموں میں کچھ مصری تھے، بعض سوڈانی، چند یمنی اور اکثر افریقی، تھوڑے بہت پاکستانی بھی اور ہندوستانی بھی، ہم نے اپنی حجامت اپنے خیمے میں ایک پٹھان بھائی سے بنوائی۔ پاکستانی بھائی نے بڑے خلوص اور پیار کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیا اور بالکل بے لوث! اللہ اسے جزائے خیر دے۔ آمین!

منیٰ کے اس میدان میں حجۃ الوداع کے مبارک موقع پر سیدنا عبداللہ بن معمرؓ نے دائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے شروع ہو کر نبی رحمت ﷺ کا سر مبارک مونڈا تھا۔ زہے عز و شرف ابن معمرؓ کے حضور ﷺ پرنور کا آخری حج اور ابن معمر کی خدمتِ رسول مقبول ﷺ کہ تاریخِ اسلام کے صفحات میں اس مقدس حلاق کا نام نامی اور اسمِ گرامی ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی لاکھوں رحمتوں ہوں پیارے رسول ﷺ پر اور پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر۔ ''کاروانِ شوق'' کے ایک ساتھی نے کلیجی کا گوشت پیش کیا۔ ایک بزرگ ساتھی حاجن نے مصالحہ تیار کیا اور امِ عمران نے یہ تبرک بھونا اور سب ساتھیوں کو پیش کیا۔ تندور سے گرما گرم روٹیاں منگوائی گئیں۔ پھر تندوری روٹی اور کلیجی کے ساتھ ''کام و دہن'' کی تواضع کی۔ جو زائرین اپنے ساتھ آٹا، توا اور چولہا لاتے ہیں وہ ان میدانوں میں تندوروں کے چکروں سے بچ جاتے ہیں اور تضیعِ اوقات سے بھی چھٹکارا مل جاتا ہے ورنہ تندوری روٹی کے لئے گھنٹوں صاحبِ تندور کی خدمت میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں ہم عجمیوں کے لئے زبان کا مسئلہ بھی ہوتا ہے۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر جگہ تندور آپ کے خیمہ کے پاس ہی ہو۔ تندور دور بھی ہو سکتا ہے۔ روٹی کے چکر میں اکثر بوڑھے اور بزرگ حاجی راستہ بھول کر گم ہو جاتے ہیں۔ اگر ساتھ بیوی، بہن، یا والدہ ہو تو پھر روٹی خود ہی پکانی چاہیے اس طرح بڑا آرام رہتا ہے۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طواف افاضہ یعنی طواف زیارت

ام صفوان نے چائے بنائی۔ چائے پینے کے بعد ''کاروان شوق'' پھر ترتیب دیا گیا اور ساتھ ہی کچھ غیر ضروری سامان بھی اٹھا لیا تاکہ یہ سامان ہوٹل میں اپنی قیام گاہ پر چھوڑ آئیں۔ یوں سامان کا وزن بھی کچھ کم ہو جائے گا۔ حج کے دوران غیر ضروری سامان کی بھرمار بھی ایک مستقل دردِ سر بن جاتی ہے۔ جتنا کم ہو، بہتر رہتا ہے سر منڈانے کے بعد سب حاجیوں نے سڑک کے کنارے ہی غسل لے لیا، احرام کھول دیا۔ کپڑے بدلے گئے، عورتوں نے اپنی چوٹیوں سے ایک پور کے برابر اپنے بال خود ہی کاٹے۔ ان بے چاریوں نے نہ غسل کیا اور نہ ہی کپڑے بدلے۔ اس لئے کہ خیمہ میں پانی اور پردہ کا انتظام نہیں تھا۔ کاروانِ شوق میں سے کسی نے تجویز پیش کی، جب سامان چھوڑنے ہوٹل جائیں گے تو یہ سارے مسائل حل ہو جائیں گے۔ لہٰذا چل پڑے ایک چوراہے میں پہنچے ہی تھے کہ حرم شریف کو جاتی ہوئی بس مل گئی۔ آج عید کا دن ہے اور ہر طرف انسانوں کے سر ہی سر نظر آ رہے ہیں۔ ''بس'' ٹھہر ٹھہر کر رینگتی ہوئی قدم زن ہے۔ جو زائرین حج نوجوان، مستعد، چست اور صحت مند تھے وہ تو کب کے رمی جمار، غسل، سر منڈانے کے بعد سوئے حرم چل پڑے ہیں۔ کیونکہ حکمِ خداوندی ہے کہ:

> ''پھر لوگوں کو چاہیے اپنا میل کچیل اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور بیت اللہ کا طواف کریں۔'' (قرآن مجید)

بس حرم شریف کے متصل جا ٹھہری۔ بس سے اتر کر سب سے پہلے ہوٹل گئے۔ وہاں اپنے کمرے میں سامان رکھا، عورتوں نے غسل لیا، کپڑے بدلے اور احرام کھول دیا۔ اسی دن ''کاروانِ شوق'' کا چھوٹا سا قافلہ باب شیبہ سے ہو کر طواف زیارت کے لئے دریائے رحمت میں اتر گیا۔ اللہ والوں کی جتنی تعداد منیٰ میں رمی جمار کرتے ہوئے اور قربانیوں میں مشغول چھوڑ کر آئے تھے، اس سے کہیں زیادہ حرم شریف میں پہنچ کر محوِ طواف ہو چکی تھی۔ بیت اللہ کو دیکھتے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں کی پیاس بجھی۔ مغرب اور عشا کی نماز کے بعد یہ "قافلۂ شوق" بیت اللہ کی نورانی فضاؤں میں بکھر گیا۔ ہر کوئی اپنے حال میں مست ہو کر ہر دم اٹھتی ہوئی موجوں میں گم تھا۔ طے پایا تھا کہ عشق الٰہی کی یہ منزل سر ہوتے ہی فلاں جگہ سب اکٹھے ہو جائیں تا کہ اکٹھے ہی منیٰ واپس جائیں۔ اب احرام کی جگہ لباس نے لے لی تھی۔ اپنی بیوی فریدہ کو ساتھ لیا اور حجرِ اسود کے بالمقابل آئے۔ ایامِ حج میں حجر اسود کا بوسہ ہم ایسے لاغروں کے لئے اور پھر عورت کا ساتھ ہو تو قسمت سے ہی نصیب ہوتا ہے لہٰذا عاشقانِ رب البیت کے ہجوم کے پیش نظر استلام کیا یعنی ہاتھ کا اشارہ کیا۔ تکبیر کہی ہاتھ چوما اور محوِ گردش ہو گئے۔ پھر وہی کعبہ، وہی رنگ و نور میں ڈوبا ہوا ماحول رحمت و رافت میں نہایا ہوا گہوارہ، ہدایت و معرفت کا گنجینہ، علم و حکمت کا خزینہ، مرکزِ دین و دنیا، منبع نورِ حقانی، چشمۂ ہدایت ربانی، گوشۂ امن و امان، کنجِ سکون و عافیت، یہاں دید کے جلوے بھی اور شنید کے کرشمے بھی، ایجاب بھی، اور شہود بھی لاکھوں انسان گردش میں، لاتعداد زبانیں محوِ شکر ہر طرف اللہ کی کبریائی و عظمت کا اعلان، ہر جگہ اسی کی بادشاہی کا اعتراف اور ہر سمت اسی کی پاکی و بزرگی کی تسبیح جاری ہے۔ اسی سوز و گداز میں اللہ کی حمد گاتے، ذکر کرتے، فقیرانہ صدائیں لگاتے اور قلندرانہ التجائیں کرتے ہوئے سات چکر پورے ہوئے۔ اور ہم دونوں آنکھوں میں آنسوؤں کے دریا لئے مقامِ ابراہیم پر آئے اور باری باری دوگانہ پڑھا، فلاح و بہبود کی بھیک مانگی پھر حطیم میں آئے۔ دو رکعت نفل یہاں بھی پڑھے، دعاء و اذکار کے بعد باب الصفا سے ہوتے ہوئے صفا پر پہنچے اور سعی کا آغاز ہوا۔ ساتواں چکر مروہ پر ختم کرنے کے بعد دعائیں مانگیں، دعاؤں کے بعد آبِ زم زم پر آئے، زم زم پینے کے بعد "کعبۃ اللہ" پر نظریں گاڑ کر ایک بار پھر حاجات کا رونا رویا ،اب رات کے دس بج رہے تھے۔ "کاروانِ شوق" کے سب ساتھی مقررہ جگہ پر اکٹھے ہوئے اور پھر ہم منیٰ کو لوٹ گئے کہ ایامِ تشریق (یعنی حج کی گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں کا دن) میں منیٰ میں قیام کرنا ارکانِ حج میں سے ہے اور طریقۂ رسول ﷺ بھی یہی ہے۔ آج کا دن مصروف ترین دن تھا۔ تھکاوٹ، نقاہت اور کھانسی کے باوجود ہم لوگ پورے جوش و خروش کے ساتھ سرگردانِ عمل رہے جذبۂ شوقِ عمل کے گھوڑے کو بار بار تازیانے لگاتا رہا اور یہ رات بھی ذکر و عبادت میں بیت گئی۔ تہجد کا سماں دیکھنے کے قابل تھا، ہر طرف بارگاہِ ذوالجلال میں رکوع و سجود کے ہدیے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر وشکر کے گلہائے تر و تازہ پیش ہو رہے تھے۔ اب تو آنکھیں بھی اشکباری کی رسیا ہو چکی ہیں زبانیں حمد و ثناء کی خوگر، جسم اللہ کے حضور کا عادی اور دل فکرِ آخرت اور خوفِ خدا سے تڑپنے کے مشتاق ہو چکے ہیں۔ تزکیہ نفس، تنقیہ دماغ اور تصفیۂ قلب، سلوک و معرفت کی ان مقدس راہوں میں خوب ہوا۔ سائبان کے نیچے فرش زمین پر، پہاڑوں کی گود، سنگلاخ اور چٹیل بیابانوں میں، لاکھوں انسان گھر بار، اہل و عیال، خویش و اقارب اور وطن چھوڑ کر چند راتوں اور کچھ دنوں کے لئے اپنے رب کی رضا اور خوشنودی کی خاطر یہاں آ کر بس گئے ہیں۔ محلات و قصور میں سونے والے بھی اور جھونپڑیوں میں بسنے والے بھی، شاہ بھی اور گدا بھی، گورے بھی اور کالے بھی، امیر بھی اور غریب بھی عجیب بے سروسامانی کے عالم میں، نہ بستر کمخواب و حریر میسر، نہ حجرۂ شاہی حاصل، نہ تاج نہ تخت، سب خاک نشیں بلا تمیز محتاج و غنی پڑے ہیں۔ مساواتِ محمدی کے رنگ میں رنگے ہوئے اور صبغۃ اللہ میں نہائے ہوئے فخر و غرور اور تکلف و تصنع کا چلن یہاں ممکن ہی نہیں، عرش پر ردائے نور تنی ہوئی ہے اور فرش پر ہر سُو ذکر کی محفل سجی ہے، کوئی شکرِ خدا میں مشغول تو کوئی فکرِ آخرت میں فکر مند، کوئی تلاوتِ قرآن میں محو، تو کوئی نوافل میں اللہ سے لو لگائے ہوئے ہے، کوئی تسبیح و تحمید میں مستغرق تو کوئی اوراد و وظائف میں مست۔

ان پاک فضاؤں میں ناشتے اور کھانے کے بعد عبادت و بندگی کے سوا اور کوئی دوسرا شغل نہیں ہے۔ فجر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر محو ذکر اور مشغول تلاوت رہنے کے بعد ناشتہ کیا پھر قدرے آرام کیا۔ آج حج کی گیارھویں تاریخ ہے دوپہر تک خیمے میں اور پھر ظہر کی نماز کے بعد شیطان لعین کی خبر لی گئی اور انتہائی جوش و خروش کے ساتھ تینوں مردودوں کو کنکریاں ماری گئیں اور ان کے سر پھوڑے۔ اپنی شریک سفر و رفیقہ حیات کی کنکریاں بھی خود میں نے ہی ماریں۔ بے پناہ ہجوم کے پیش نظر عورتوں کے لئے ''رمی جمار'' بہت مشکل ہے۔ آج یہ جمرات سنگریزوں کے نیچے دب چکے تھے لیکن مزید لعنتوں کے لئے سر ابھی تک باہر نکالے ہوئے تھے۔ ''رمی جمار'' کے بعد پیدل چلتے ہوئے آ رہے تھے کہ راستہ میں پاکستانی حج وفد کی طرف سے لگائی گئی ''پانی کی سبیل'' پر نظر پڑی، پانی پیا اور دعائیں دیں۔ حاجیوں کو پانی پلانے کی ہاشمی روایات کو زندہ کرنا بھی پاکستان کے حصہ میں آیا۔ زہے نصیب! یہ اکلوتی سبیل تھی جو منیٰ میں پیاسوں کو سیراب کر رہی تھی، حج وفد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دوسری بڑی اور اہم یہ سہولت بہم پہنچائی کہ ایام حج میں ہنگامی طور پر پاکستان ہاؤس مکہ شریف میں .P.I.A والوں کا دفتر قائم کیا گیا۔ تاکہ پاکستانی حاجیوں کو دور نہ جانا پڑے اور سیٹوں کی تصدیق، توثیق اسی نزدیکی دفتر میں ہو سکے۔ اس دفتر کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ حج وفد کی کارکردگی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ حج وفد کے اراکین ان خیموں کو بھی ملاحظہ کریں جہاں پاکستانی حجاج قیام پذیر ہیں۔ اور پھر دیکھیں معلمین حضرات پاکستانیوں کے ساتھ بالخصوص، ایسا ناروا سلوک آخر کیوں کرتے ہیں؟ انسانوں کے ساتھ حیوانوں جیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ مثلاً خیمہ کی فیس پچاس ریال فی کس لی گئی۔ لیکن خیمہ میں پانی کا انتظام نہیں کیا جاتا، بیت الخلا کی صفائی کا خیال نہیں رکھا جاتا، اس پر مزید یہ ظلم کہ ہمارے خیمہ میں بجلی کی روشنی کا کوئی انتظام نہیں تھا یہ بھی گوارا نہ کیا گیا کہ ایک لالٹین ہی خرید کر لٹکا دیں۔ خیمے میں کوئی جاروب کش نہ آیا۔ اور نہ ہی تین یا چار دن میں ایک مرتبہ بھی جھاڑو دیا گیا۔ بہر حال حج وفد کوشش کرے تو سعودی حکام کی توجہ منیٰ میں نصب کردہ خیموں میں صفائی، روشنی اور بیت الخلاؤں کی سہولت کی طرف مبذول کروائی جا سکتی ہے۔ یہ پیشہ ور معلمین عرفات کے میدان میں جہاں دلوں کا غبار ڈھل کر آنسوؤں کی شکل میں بہہ نکلتا ہے لوہے کو گرم دیکھ کر ضرب لگا دیتے ہیں اور اپنی کوتاہیوں کا اعتراف کرنے کے بعد معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔ اللہ والوں کے صبر و شکر کی یہاں بھی فتح ہوتی ہے اور وہ عفو و درگذر سے کام لے کر معاف کر دیتے ہیں۔ صفائی و طہارت اور صحت و تندرستی کو جو اہمیت قرآن و حدیث میں ہے وہ ہر اللہ والے پر واضح ہے۔ حج وفد کی سبیل پر کچھ دیر ٹھہرے اور پھر اپنے خیمے کو چل دیئے۔ عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں خیمہ میں باجماعت ادا کیں، آج ایک حاجی صاحب نے بکرے کی تازہ ران بڑے خلوص و محبت کے ساتھ عنایت کی۔ ام عمران نے بڑے شوق کے ساتھ مصالحہ تیار کیا اور پھر خوب بھون بھان کر سالن تیار کیا۔ سب ساتھیوں نے خوب سیر ہو کر کھایا کہ قربانی کا گوشت کھانا اور شوربہ پینا سنت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جو سرِ صحرا بھی رزق و نعمت سے نواز رہا ہے۔ تندور سے ایک سے ایک اعلیٰ قسم کی روٹی اور نان مل جاتے ہیں۔ مکئی کے آٹے کی روٹی اور باجرہ، جوار کے آٹے کی روٹی بھی تندور سے دستیاب ہوتی ہے۔ یہ روٹی معدے کے لئے نہایت مفید ہوتی ہے۔ روٹی کو عرب لوگ خبزہ کہتے ہیں۔ یہ خبزہ کئی قسم کا ہوتا ہے۔ گندھے ہوئے آٹے میں زیتون کا تیل اور تھوڑا دودھ بھی ڈال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں جس سے یہ خمیرہ نہایت لذیذ ہو جاتا ہے۔ فراغت کے بعد پھر وہی راز و نیاز کی باتیں، صدق و صفا کی حکایتیں، سوز و گداز میں حمد و شکر کے ترانے بھی اور مہر و وفا کے عہد و پیمان بھی، شرافت و صداقت کے قول بھی، اور توحید و ایمان کے اقرار بھی۔ عشقِ الٰہی میں جلوہ محمد بھی اور درود و سلام میں محبتِ رسول کا ظہور بھی، جلوۂ نور بھی اور نظارۂ حور و قصور بھی، سب کچھ میسر ہے بشرطیکہ رونے والی آنکھ اور پہلو میں تڑپنے والا دل ہو۔ کتنے ہی تھے جو عمل کی بھٹی میں بظاہر تو پڑے ہیں، حرکت زن ہیں لیکن علم و نور کے بغیر تیرگی و ظلمت کی اتھاہ گہرائیوں میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے تھے۔ کیا خوب فرمایا ہے تاجدارِ نبوت نے کہ ''علم کے بغیر عمل گمراہی اور عمل کے بغیر علم وبال ہے۔'' (الحدیث) اللہ تعالیٰ ہم سب کی فروگذاشتیں اور لغزشیں معاف فرمادیں۔ آمین۔ آج کی رات اس بابرکت میدان میں ہماری آخری رات ہوگی، پھر کیا خبر؟ اللہ تعالیٰ کب ان مقدس وادیوں میں دوبارہ لائے۔ نمازِ فجر کے بعد حسبِ معمول اپنے رب کے ساتھ لو لگائی اور پھر تھک کر ناشتے کا سہارا لیا، اللہ رب العزت نے چونکہ فرقانِ حمید میں عجلت پسندوں کے لئے خاص اجازت دے رکھی ہے یعنی:

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرۃ:۲۰۳)

''پس جو جلدی کرے، دو دن میں تو اس پر کوئی گناہ نہیں''

اس رخصت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، ساتھیوں نے خواہش ظاہر کی کہ رمی جمار کے بعد آج ہی حرم شریف پہنچا جائے لہٰذا تقریباً بارہ بجے دن کھانا کھالیا گیا، اور زوال کے بعد رمی جمار کی یعنی شیطانوں کو کنکریاں ماریں اور شیطان سے اپنی نفرت کا اظہار کیا۔ شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے، اللہ رب البیت اس کے شر سے ہمیں بچائیں۔ (آمین) شیطان پر لعنت پھٹکار اور کنکریاں مارنے کے بعد ہم نے سامان اٹھالیا، ''بس'' پکڑی اور حرم شریف کو چل پڑے۔ آج حج کی بارہ تاریخ ہے، عاشقانِ سنت تو تیرہ ذوالحج کو ہی منیٰ کے میدان کو خیر باد کہیں گے، کیونکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم حج کی تیرھویں تاریخ تک منیٰ کے میدان میں ٹھہرے تھے۔

مکہ شریف پہنچتے ہی سامان ہوٹل میں رکھا اور نماز کے لئے حرم شریف میں داخل ہوئے، پھر وہی کیف آگئیں اور اطمینان بخش نورانی فضا اور قربتِ کعبہ نصیب ہوئی، ۱۲ ذوالحجہ کو چونکہ منیٰ سے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپسی کا آغاز ہو چکا تھا اس لئے حرم شریف میں ایک بار پھر وہی کیفیت تھی جو ۷ ذوالحجہ کو تھی۔ کثرت ہجوم کے باعث چلنا دشوار ہو چکا تھا۔ شمع توحید کے پروانے اور عاشقانِ رب البیت جہاں جگہ ملتی، بیٹھ جاتے۔ عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں حرم شریف میں با جماعت ادا کیں۔ اللہ رب البیت قبول فرمائے۔ آمین!

رات کو ہوٹل میں قدرے آرام کیا کہ جسم ناتواں تھکن کے باعث چور چور ہو چکا تھا۔ معدے کی خرابی اور کھانسی نے زور پکڑا، پیٹ کی بیماریوں، نزلہ وزکام اور شدید کھانسی میں تو تقریباً ہر حاجی مبتلا تھا، اگر چہ حفظِ ماتقدم کے طور پر خرید کردہ ادویات برابر استعمال کی گئیں، لیکن اس کے باوجود بھی کھانسی تو رکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ میڈیکل سٹورز پر ہمہ وقت جمگھٹا لگا رہتا ''وکس'' تو دھڑا دھڑ بک رہی ہے۔ حرم شریف میں جہری نمازوں کی دلکش قرأت جو لَے کی حلاوت اور سوز میں گندھی ہوئی اور آبِ کوثر میں دھلی ہوئی، اکثر اوقات نمازیوں کی لگاتار کھانسی کا شکار ہو جاتی اور کان اس آہنگِ داؤدی کو ترس جاتے۔ وجدان اس بدذوقی پر چیخ چیخ اٹھتا اور آنکھیں ملی صحت کی زبوں حالی اور سوختہ جانی پر گریہ کناں ہو جاتیں۔ حضور نبی رحمت ﷺ طواف کے پہلے تین چکروں میں ''رمل'' کرتے۔ تاکہ کفارِ مکہ یہ غلط تاثر نہ لیں کہ مسلمان ہجرت کے بعد مدینہ کے بخاروں کے باعث نحیف ونزار اور لاغر وضعیف ہو گئے ہیں۔ سبحان اللہ، عبادت میں بھی صحتِ بدن کا اظہار، لیکن آج کفر کی کوئی آنکھ بیت اللہ کے گرد گھومنے والوں کی تاک میں نہیں ہے۔ آج تو ملی صحت کا رونا اپنے ہی غمگین اور حزیں دل رو رہے ہیں۔ طوافِ وداع کے سوا اب تک حج کے تمام ارکان کی ادائیگی احسن طور پر ہو چکی ہے۔

آج ۲۶ دسمبر ۲۰۰۷ء ہے۔ اپنی مختصر چھٹی اور محدود زمانہ قیام کے پیشِ نظر، اب یہ شوق دل و دماغ میں سمائے جا رہا ہے کہ کس طرح جلد از جلد مدینۃ الرسول ﷺ پہنچ کر مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کریں اور روضہ اقدس کی زیارت سے بھی فیضیاب ہوں، آنکھوں میں بار بار گنبد خضریٰ کی جھلک اور خیالوں میں شہرِ رسول ﷺ کے کوچہ و بازار آنے لگے: ؏

''کوچہ جاناں کا ہر ذرہ چراغِ طور ہے''

اس شوق نماز میں سرمست ہو کر ہم معلم صاحب کے دفتر گئے اور اپنی قلیل مدتِ قیام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معہ نظر وضاحت کی کہ ۸ جنوری ۱۹۷۵ء کو علی الصبح ہمیں طرابلس کے لئے پرواز کرنا ہے۔لہٰذا حالات کے تقاضوں اور وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے ہمیں بہت جلد مدینۃ الرسول ﷺ جانے کی اجازت دلوائی جائے۔ معلم صاحب نے انکشاف کیا کہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۴ء سے پہلے ہم لوگ مدینہ منورہ نہیں جا سکتے۔ منت سماجت کی لیکن بے ثمر ہوئی۔ اسی سوچ و بچار میں کھوئے واپس ہوٹل آئے۔آتے ہی کھانا تیار کیا گیا، اور کھانے کے بعد میٹھی نیند سو گئے۔ اگلی صبح تہجد کی اذان پر بیدار ہوئے اور سارے ساتھی آگے پیچھے حرم شریف کو چل دیئے۔ نماز تہجد کے بعد کعبۃ اللہ کے بالکل متصل دوزانو ہو کر بیٹھ گئے، رب البیت کا ذکر روحانی بیماریوں کی دوا بھی ہے اور اللہ کے نیک بندوں کی روحانی غذا بھی۔ دوا اور غذا دونوں نے مل کر روح کی بیماریوں کو ایک حد تک ختم کر دیا ہے اور ایمان و ایقان کے مرجھائے ہوئے کنول ایک بار پھر کھل اٹھے ہیں۔ فضا اور ماحول کی اثر پذیریوں کی زندہ و تابندہ کرامتیں دیکھنی ہوں تو آؤ انوارِ الٰہیہ کے ان جھرمٹوں میں کبھی بیٹھ کر دیکھو۔

میں نے پایا ہے اُسے اشکِ سحر گاہی میں
جس دُرِّ ناب سے خالی ہے صدف کی آغوش

بحرِ رحمت میں شناوری کے بعد ہوٹل واپس آئے، ناشتہ کیا اور پھر نماز ظہر تک آرام کیا۔ جوں ہی وادیٔ خیر و یمن میں اذان کی آواز گونجی، لاتعداد انسانوں کے چشمے، ہر کوچہ و بازار میں سے ابل ابل کر بحرِ رحمت میں گرنے لگے۔ ہر سُو اللہ والوں کے جمگھٹے، ہر جانب عاشقانِ رب البیت کی یلغار، ہر طرف نعرہ تکبیر بھی اور وردِ تہلیل بھی، ہر سمت انوارِ الٰہیہ کی بارش میں نہائے ہوئے خدا مستوں کی بھیڑ وہی فضائے ضیابار، وہی جاودانی راحتوں کا ماحول اور وہی ''مقدس'' گھر جو لاکھوں مہمانوں کو اندر سموئے ہوئے ہے۔ فرزندانِ توحید دیوانہ وار اور شاداں و فرحاں اللہ کے گھر کا طواف کر رہے ہیں جوں ہی نماز قائم ہو گی۔ یہ دیوانے، مستانے اور شمعِ توحید کے پروانے بقدم رک جائیں گے اور نماز میں شامل ہو جائیں گے۔ انسانوں کا بحرِ بے کنار جس کی بلند و بالا موجیں رقصاں ہو کر حرم شریف کی حدود سے باہر نکل گئی ہیں۔ حرم شریف سے ملحقہ تمام شوارع نمازیوں کی صفوں سے اٹی پڑی ہیں۔ جدھر نگاہ دوڑاؤ، سر ہی سر نظر آئیں گے۔ یہ بحرِ رحمت ان شاء اللہ قیامت تک یوں ہی اچھلتا، مچلتا اور رقص کناں رہے گا اور اس کی نورانی لہریں یم بہ یم اور قطار اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطار سدا حرکت میں رہیں گی۔ اس گھر کا مالک اپنی بے مثل اور حکمتوں بھری آسمانی کتاب میں تمام جہانوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔

رشد و ہدایت کی یہ عظیم درسگاہ اور حق و صداقت کا یہ ازلی سرچشمہ اللہ کا گھر، پیارا گھر، ضلالت و گمراہی کے تاریک غاروں میں بھٹکے ہوئے انسانوں کو صراط مستقیم کی نشاندہی کرتا رہے گا اور توحید الوہیت کا ترجمان بن کر شرک و بت پرستی کی دھجیاں اڑاتا رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کاروانِ شوق" حرم شریف میں

اللہ کی قدرتوں کا ایک مقدس اور عظیم نشان اس کی دید باعث اضافۂ ایمان بھی ہے اور راحت دل و جان بھی۔ اس کا قرب و وصل بے قراریٔ دل کا درماں ہے اور اس میں گزارے ہوئے چند لمحے حاصل عمر رائیگاں ہیں۔ فیوض و برکات کی کرم فرمائیاں بھی اور انوار و تجلیات کی سوغاتیں بھی شمع ایمان کی مدہم روشنی، نور و تجلی کے اس ہالہ میں نہ بھڑکے گی تو پھر اور کہاں اور کس خطہ زمین پر؟ ہر سو تڑپتے ہوئے دل اور ہر چہرے پر خوف خدا سایہ فگن، وارداتِ قلبی کے اسی ہنگامہ ءرستخیز میں نماز ظہر تمام ہوئی۔ سمندر میں مد و جزر اٹھا۔ لہریں موجزن ہو کر رقصاں ہیں اور جوش و مستی میں آ کر کناروں سے باہر نکل گئی ہیں۔

انہیں لہروں کے دوش پر سوار ہو کر ہم اپنی قیام گاہ تک پہنچے۔ کھانا کھایا اور تھوڑی دیر کمر سیدھی کی۔ پھر وہی اذان کی چہکار اور گونج اور وہی پہاڑوں کا دامن اور آواز کا کڑکا ہے کہ فضا کو چیرتا ہوا اور درو دیوار کو پھاڑتا ہوا، کانوں تک پہنچ جاتا ہے۔ خواہ آپ شہر مقدس کے آخری کناروں میں آسودۂ راحت ہوں! پھر قرب و دوری کا یہاں کیا سوال؟ یہ گھمبیر آواز، یہ انوکھی دعوت اور یہ انداز پکار کہ اللہ! اللہ! بعض دفعہ تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید حضرت اسرافیل نے ہنگامۂ محشر کا صور پھونک دیا ہے اور انسان بے چین و بے قرار ہو کر بے ساختہ گوشۂ امن و امان میں پناہ لینے کے لئے دوڑ پڑے ہیں۔ اللہ کے گھر میں سجدہ ریز ہونے کی طرز پکار اور یہ اندازِ دعوت، مذہب اسلام ہی سکھا سکتا تھا، اللہ کی بندگی کے لئے ندا و پکار کا یہ بے نظیر اسلوب اور میٹھے بول، ایک زندہ و جاوید معجزہ ہے۔ عصر کی نماز کے بعد نفلی طواف کی روحانی لذتوں کا لطف، روح اور بدن دونوں نے اٹھایا۔

آج ۲۷ دسمبر ۴۷ء ہے۔ بیت اللہ میں وہی ہجوم اور بلدِ امین میں وہی چہل پہل ہے۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ بسوں، کاروں اور ٹیکسیوں کا وسیع سلسلہ بھی نقل و حرکت میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروریات زندگی دھڑا دھڑ بک رہی ہیں۔ ہر دکان پر آفاقیوں کی بھیڑ، خرید وفروخت کا بازار خوب گرم ہے۔ کوئی عزیز واقارب کے لئے کپڑا خرید رہا ہے تو کوئی گھڑیوں پر نگاہ جماتے ہوئے اپنی قوت انتخاب کو امتحان میں ڈالے ہوئے ہے۔ کچھ سونا اور زیورات پرکھنے میں مشغول تو کوئی کراکری اور چینی برتنوں کی دکان پر صورتِ سوال بنا کھڑا ہے۔ بزرگ حاجی حضرات اپنے پوتوں اور پوتیوں، نواسوں اور نواسیوں کے لئے تحائف خرید رہے ہیں اور بعد میں ان کا ذاتی بجٹ کم ہو جاتا ہے تو پھر آپس میں لڑتے ہیں۔

انہیں خیالات میں سرگرداں اور محو ہو کر گھر آئے۔ چائے بنائی گئی، جس نے گرتی ہوئی ہمت کو قدرے سہارا دیا اور پھر اذان مغرب گونج اٹھی۔ بھاگم بھاگ حرم شریف پہنچے۔ نماز پڑھی، ذکر کیا اور واپس چلتے بنے۔ تھوڑی دیر آرام کیا۔ پھر وہی صوتِ دلآویز پھر وہی نعرۂ مستانہ وہی صور اسرافیل، وہی کڑکتی اور گرجتی ہوئی آواز وہی دعوت فلاح وخیر، پہاڑوں سے ٹکراتی ہوئی فضا میں رس گھولتی ہوئی اور درودیوار کو جھنجھوڑتی ہوئی سماعت پذیر ہوئی۔ اٹھے، وضو کیا اور پھر بحر رحمت کی پہنائیوں میں کھو گئے۔ نماز قائم اور قرأت جاری۔ یوں معلوم ہوتا جیسے سطحِ آب پر سفینۂ صوت تیرتا ہوا چلا جا رہا ہے۔ پھر دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہچکیاں بندھیں، سانسیں رکیں، آہیں تڑپیں اوپر آسمان پر درخشندہ ستارے تلاوت کے حسن تاثیر کے اعتراف میں دم بخود ہیں اور یوں لگتا ہے جیسے وہ بھی رب العرش العظیم کے سامنے حالت قیام میں ہیں۔ اس پاک ماحول میں اور ان مقدس گھڑیوں میں اللہ والوں نے سجدوں میں معراج کے مزے لوٹے۔

''کاروانِ شوق'' کی مدینۃ الرسول ﷺ روانگی

اختتام نماز کے بعد حرم شریف سے باہر آئے۔ تو ام صفوان نے بے اختیار ہو کر کہا کیوں نہ ایک بار پھر معلم کے دفتر میں جائیں اور التجا کر دیکھیں شاید ہمیں ۲۹ دسمبر ۸۴ء کی بجائے کم از کم ایک دن قبل یعنی ۲۸ دسمبر ۸۴ء کو ہی مدینۃ الرسول ﷺ جانے کی اجازت دے دیں اپنی بیوی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے میں نے اپنا رخ معلم کے دفتر کی طرف موڑ دیا۔ منشی صاحب، دفتر کے باہر ایک بنچ پر جلوہ فرما تھے۔ ہماری شکل دیکھتے ہی ان کی رال ٹپکی اور دیکھتے ہی بولے کہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ آج اور ابھی ابھی مدینہ شریف جانا چاہتے ہیں؟ اور مدینہ شریف جانے کے لئے ٹیکسی بالکل تیار کھڑی ہے۔ سامان رکھو اور چلتے بنو! لیکن حق خدمت اور صلہ محنت یعنی کرایہ ٹیکسی ۷۵ ریال فی کس دینے ہوں گے۔ یہ سب ضروری باتیں وہ ایک ہی سانس میں کہہ گیا۔ اس کے مفاد کی باتیں اور ہمارے شوق کی حکایتیں ہو چکیں تو میں نے ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر رقم ادا کی کہ اندھوں کو اور کیا چاہیے؟ پھر گنبد خضرا کی جھلک، آنکھوں کا نور بھی اور دلوں کا سرور بھی، سبحان اللہ! حج کی سعادتوں سے بہرہ مند ہونے کے بعد جو حسین آرزو اور نیک تمنا، سب سے پہلے قلب و ذہن میں انگڑائی لیتی ہے وہ ہے روضۂ اطہر پر حضوری۔

مدینۃ الرسول ﷺ میں قیام اور مسجد نبوی میں نمازوں کا ذوق وشوق کہ جہاں ایک نماز کا اجر و ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ ایک طرف مسجد نبوی اور روضۂ اقدس کی کشش و محبت تو دوسری جانب بیت اللہ شریف سے دوری و مہجوری کی کسک بھی ساتھیوں کا ساتھ چھوٹا اور ہم دو رہ گئے۔ ایک میں اور میرا سایہ (بیوی) شریک سفر بھی، رفیق حضر بھی اور ندیم قافلہ ہستی بھی۔ دونوں بھاگم بھاگ ہوٹل آئے۔ سامان باندھا، ساتھی الوداع کہنے کے لئے ٹیکسی سٹینڈ تک آئے۔ سامان ٹیکسی میں رکھا، دو مصری پہلے ہی ٹیکسی میں سوار تھے۔ ہماری خوشیوں کا ٹھکانہ نہ تھا کہ ہم 29 دسمبر 74ء کی بجائے آج 27 دسمبر 74ء کو ہی مدینہ منورہ کی طرف کوچ کر رہے ہیں۔

طوافِ وداع

اس شرف و شادمانی کے ساتھ ساتھ دل میں بار بار رنج و غم کی ایک لہر بھی اٹھتی کہ آج رات ہم بلدِ امین کو خیر باد کہہ جائیں گے۔ اللہ کے مقدس گھر سے جدائی کا یہ زخم شاید پھر کبھی مندمل نہ ہو سکے! زندگی کا کیا بھروسہ؟ اور نبض حیات کا کیا اعتبار! کہ کب ڈوب جائے۔ اللہ کے گھر سے جدائی کا یہی غم اور دید و تماشا کی یہی تڑپ۔ نبی رحمت ﷺ کو ہجرت سے چھ سال بعد مقامِ حدیبیہ تک کھینچ لائی تھی۔ پھر زیارت حرم و طواف کعبہ کا یہی جذبہ ءِ خلوص صلح حدیبیہ کا مؤجب بن گیا اور اس ظاہری شکست میں پوشیدہ نصرتوں کا آغاز و ظہور بھی یہیں سے ہوا تھا۔ اسی پاک گھر کی دید و زیارت کے لئے سال میں ایک بار سیدنا ابراہیم خلیل اللہ ملک شام سے چلتے اور پھر وارفتگیٔ شوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیوانہ وار ننگے سر، برہنہ پاؤں، پریشان حال، گردو غبار میں اٹے ہوئے، صحراؤں کو عبور کرتے ہوئے سرزمین حجاز میں پہنچ جاتے اور پھر یہ عاشق صادق اپنے محبوب کے پاک گھر کے گرداگرد، عاشقانہ رنگ، درویشانہ آہنگ لئے، مستانوں کی طرح محوطواف ہو جاتا۔ مرکز انوارِ الٰہیہ کے ہر ہر گوشہ کو نظر نواز کرتا۔ اسی وجدو حال میں سرمست ہو کر کبھی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اس تجلی خانہ کے جلوے دیکھتا اور گاہے زمین پر کھڑے قبلہ رو ہو کر رب البیت کی حمد گاتا، تسبیح پڑھتا اور شکر بجالاتا۔

یا اللہ تیرے گھر سے دوری تجھ سے دوری کا سبب نہ بنے۔ آمین! تیرے مقدس گھر کی قربت نے تو ہم تہی دامنوں اور بے بضاعتوں کو روحانیت کی نعمتوں سے سرشار اور جاودانی رحمتوں سے سیراب کر دیا ہے۔ ہمیں تیری عظمت اور رفعت کا حقیقی شعور اور ادراک اسی خطۂ پاک اور ارضِ مقدس میں ہوا۔ ایمان و یقین کے مرجھائے ہوئے پھول یہیں تازہ ہوئے۔ مولانا حالیؒ نے کیا خوب کہا: ؎

ازل سے مشیت نے تھا جس کو تاکا

کہ اس گھر سے ابلے گا چشمہ ھدیٰ کا

آیاتِ قرآنی "مالك يوم الدين" اور "رب العالمين" کے حقیقی معانی و مفہوم اور صحیح تعبیر و تفسیر، اسی چشمۂ ھدیٰ سے ذہن نشین ہوئی۔ اے اللہ بلا شبہ تو روزِ جزا کا مالک اور تمام جہانوں کا پالنہار ہے۔ جب کبھی بیت اللہ کی نورانی وسعتوں میں نظر دوڑاتا اور پھر اس منبع نور و معرفت اور سرچشمہ حق و ھدیٰ کے گرداگرد تمام دنیا کے انسانوں کو محوِ گردش دیکھتا تو شرح صدر کی لذتوں اور لطافتوں سے جی بھر کر لطف اندوز ہوتا۔

وجدو حال کی گرفت ذرا نرم پڑی تو یک دم خیال آیا کہ ابھی تو ہمیں طواف وداع بھی کرنا ہے۔ ٹیکسی تیار کھڑی ہے۔ میں نے ڈرائیور سے کہا کہ تھوڑی دیر ٹھہرو، ہمیں معلم صاحب سے پاسپورٹ وغیرہ لینے ہیں۔ یہ کہتے ہی ہم دونوں پوری مستعدی اور برق رفتاری کے ساتھ ایک بار پھر آنکھوں میں حسرتوں کے دریا لئے ہوئے، بحر بیکراں کی رحمتوں میں اتر گئے اور اللہ والوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے حجر اسود پر آئے، استلام کیا اور آخری بار محوطواف ہو گئے۔ دیدۂ تر اور چشم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون فشاں بے تاب ہو کر بیت اللہ شریف کے ہر ہر نقش و نگار پر حسرت بھری نگاہیں دوڑاتی رہی اور نالۂ فلک گیر داغِ جدائی کی ٹیس لئے فضاؤں میں بلند ہوتا رہا۔ چشم پرنم کی بے تابیوں کا وہی عالم، آہ و فغاں کی وہی اثر آفرینیاں اور روح و بدن کی وجد آرائیاں، درد و کرب میں تڑپتی ہوئی دعاؤں کے نذرانے بھی اور سوز و تپش میں بھڑک بھڑک کر اٹھتی ہوئی صدائیں بھی۔ ہر زبان سے ترانۂ حمد جاری، ہر سر سجدہ ریز، ہر قدم حالت طواف میں، کوئی اللہ کے گھر کو گھیرے میں لئے ہوئے، کوئی زمزم پر جھکا ہوا گویا زندگی بھر کی پیاس بجھالینا چاہتا ہو، کوئی مقام ابراہیم پر اقرارِ توحید اور شرک سے انکار میں منہمک' تو کوئی حطیم میں زیرِ سایۂ دیوارِ کعبہ سر جھکائے، آنکھیں نیچی کیے ہوئے ماضی و حال کی خطاؤں پر لرزہ براندام ہے۔ کئی ایسے بھی ہیں جو ملتزم پر رخسار لگائے ہوئے وفورِ جذبات میں بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہے ہیں۔ طواف وداع میں رب البیت نے ہمیں اتنی توانائی اور قوت بخش دی تھی کہ ہم درِ کعبہ درِ رحمت اور بابِ خیر و برکت تک پہنچ گئے۔

اپنا سینہ اور رخسار ان مقدس دیواروں پر لگائے کہ جن پر کتنے ہی مقدس رخسار، پاک چہرے اور معصوم بدن مس کرتے رہے۔ یہ وہی در و دیوار ہیں جن کی بنیادیں نبی باپؑ اور نبی بیٹےؑ نے اٹھائی تھیں۔ ان مبارک اور پاک دیواروں کے ساتھ مَس کرتے ہی وجد و حال کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور پھر خدائی رحمت و سکینت ڈھانپ لیتی ہے۔ دیوار کے ساتھ چمٹ کر رونے کا عمل کتنا حقیقی اور عین فطری ہے۔ جب کبھی ایام طفلی میں والدین سے روٹھ کر گھر سے نکل پڑتے تو ہمارے فرار کی حد کمال دروازے سے نکل کر گھر کی بیرونی دیوار تک ہوتی اور پھر دیوار کے ساتھ لگ کر خوب زار و قطار رویا کرتے۔ اتنے میں والدین کا نرم دل پسیج جاتا اور وہ بہلا پھسلا کر پھر اپنے سایۂ عاطفت میں پناہ دے دیتے۔

آج یہی عمل زمانہ بلوغت میں درپیش ہے۔ ان شاء اللہ اس پاک اور مقدس گھر کا مالک بھی ہماری چیخ و پکار سن کر درِ رحمت وا کرے گا اور پھر ہمیں اپنی رحمتوں کی آغوش میں ڈھانپ لے گا۔ آمین! طوافِ وداع، مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز نفل، حطیم میں خشوع و خضوع کا اظہار اور طلب و سوال کا دامن پھیلایا، بیت اللہ، میزابِ رحمت اور پھر غلاف کعبہ کو دیکھا۔ آنکھیں اشکبار ہوئیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل ہجر و فراق کے رنج سے تڑپنے لگا۔ روح بے قرار ہوئی اور نبضیں ڈوبنے لگیں۔ آنکھیں پلٹ پلٹ کر کعبہ کی طرف اٹھتیں اور نور و ہدایت سے فیض یاب ہو کر واپس لوٹ آتیں اور پھر قلب و ذہن کے تمام دریچے خود بخود کھل جاتے اور رحمتوں کا رنگ و نور اپنے اندر جذب کر لیتے۔ انہی قلبی واردات کے اتار چڑھاؤ اور روحانی کیفیات کے مدوجزر میں زبان کج ادا، دل حزیں کی ترجمان بن کر پکار اٹھی۔

یارب البیت، جس طرح تو نے اس دنیا میں اپنی رحمتِ بے پایاں اور فضلِ عمیم کے سبب اپنے گھر کی زیارت کرا دی ہے اسی طرح آخرت میں تیرے نورانی مکھڑے کے دیدار بھی ہو جائیں تو پھر کیا ہی کہنے؟ تو گویا آرزوؤں کا سارا چمن مہک اٹھے۔ میری گڑگڑاہٹوں کی اصل تمنا، بے تابیوں کا صحیح حل، اضطراب و التہاب کا حقیقی راز، فریادوں کا حاصل، دیدۂ تر کی بے قراریوں کا خاص مقصد اور قلب پریشان سے اٹھی ہوئی کوک کا خلاصہ صرف اور صرف تیرے دیدار ہیں۔ اسی آرزو کی تکمیل میں اور اسی خواہش کی تڑپ میں ایک صاحب استقامت قلندر بے اختیار ہو کر یوں پکار اٹھا تھا:

کوک فریدا کوک توں راکھا جیویں جوار
جد تک ٹانڈا ناں پکے کردا رہ پکار

انہی جذبات و احساسات کے بہاؤ میں بہتے ہوئے چشمۂ زمزم پر آئے، روح و بدن دونوں کو خوب سیراب کیا کہ پھر کوئی گھونٹ نہ جانے کب میسر ہو؟ خوب پیا اور بار بار پیا، اوپر آئے اور آنکھوں کو ایک بار پھر مرکز نور و ھدیٰ پر گاڑ دیا اور بارگاہِ رب البیت میں یہ دعا انتہائی جذب و شوق کے ساتھ مانگی گئی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَ شِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ

''اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے علم فائدہ بخش اور کشائش رزق اور تمام بیماریوں سے شفاء''

اس کے بعد آخری بار نگاہوں نے ٹکٹکی باندھی پھر اس نورانی فضا اور روحانی ماحول میں تیزی کے ساتھ گھوم گئیں اور پرنم ہو کر غم دل کا سربستہ راز اگلنے لگیں۔ جذب دروں کی چغلی آنکھوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی کھائی ہی تھی کہ ہم دونوں تیزی کے ساتھ حرم شریف سے یہ دعا پڑھتے ہوئے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ''اے اللہ میں تیرا فضل مانگتا ہوں۔'' باہر آئے اور پیچھے پلٹ کر نہ دیکھا کہ مسلمہ طریق سرورِ رسولاں ﷺ یہی ہے۔ اب احساس ہوا کہ ہم ٹیکسی والے کو چند منٹوں کے لئے کہہ کر آئے تھے لیکن واپس ایک گھنٹہ کے بعد آ رہے ہیں۔ دل ہی دل میں گھبرا رہے تھے کہ ڈرائیور ٹیکسی تو بہت خفا ہوگا۔ دوڑتے ہوئے آئے۔ سڑک پر نگاہ دوڑائی تو ٹیکسی کو موجود پایا اور الوداع کہنے کے لئے ساتھی بھی ہنوز کھڑے تھے۔ دیکھتے ہی بول اٹھے کہ ٹیکسی ڈرائیور کو بڑی مشکل سے روک رکھا ہے اور ایک دفعہ تو یہ مصری میاں بیوی کے ساتھ لڑ بھی چکا ہے۔ ہم کچھ کہے بغیر ٹیکسی میں سوار ہو گئے۔ کاروانِ شوق سے بچھڑنے والے ساتھیوں کو سلام کیا اور یہ مصرع گنگنایا: ع ''وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد''

آج رات بتاریخ 27 دسمبر 74ء بوقت دس بجے رات مکہ شریف کو خیرباد کہنے والے ہیں۔ مدینہ شریف کا ذکر مبارک شروع کرنے سے پہلے چاہتا ہوں کہ مکہ شریف کی ترقی و عروج پر اپنے تاثرات قلم بند کروں۔ حج سے پہلے ہم دونوں میاں بیوی دسمبر 74ء ہی میں اپریل کے مہینے میں عمرہ کر چکے تھے۔ مکہ شریف میں داخل ہوتے ہی جس چیز پر نگاہ پڑتی ہے۔ وہ ہیں مکہ شہر کی بلند و بالا عمارات۔ ایک سے بڑھ کر ایک۔ قدامت یہاں صرف بیت اللہ میں نظر آتی ہے۔ قدامت پر ہمارا ایمان ہے۔ بیت اللہ اتنا ہی قدیم ہے جتنا روئے زمین پر پہلا انسان۔ آج یورپین مصنف یہودی اور عیسائی دونوں بیت اللہ اور مکہ شریف کی قدامت اور تاریخی و مذہبی عظمت کو ختم کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ مکہ شریف اتنا قدیم نہیں جیسا کہ ہم مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ چونکہ قدیم زمانے میں عرب لوگ بالخصوص حضری آبادی جو بیت اللہ کے اردگرد آباد تھی۔ وہ بیت اللہ کے سامنے بلند و بالا عمارات تعمیر کرنا عقیدتاً کعبہ کی توہین خیال کرتے تھے اور خیمے بنا کر ان میں رہتے تھے۔ اس لئے زمانۂ قدیم میں مکہ شریف کو خیموں کا شہر کہتے تھے۔

مکہ کا لفظ کبھی ''بکہ'' کی صورت میں اور کبھی ''بکا'' کی صورت میں آسمانی کتابوں میں جلوہ گر ہوا۔ قرآن شریف میں بکہ کا لفظ مکہ شریف کے لئے استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ فرقانِ حمید میں ہے:

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بے شک سب سے پہلا گھر جو انسانوں کے لئے بنایا گیا وہ یہی ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور ہدایت جہان والوں کے لیے" (ال عمران:۹۶)

مکہ شریف کا ہی ذکر نہیں بلکہ چشمۂ زمزم کا ذکر بھی آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں ملتا ہے۔ حضرت داوٗد علیہ السلام نے مکہ شریف، مروہ اور قربان گاہ میں اسماعیل علیہ السلام کے بارے میں بڑی حسرت سے اور شوق سے دیکھنے کی تمنا کا اظہار آسمانی کتاب زبور میں کیا ہے۔ اس پر مزید حضرت داوٗد علیہ السلام خدا سے کہتے ہیں۔ "اے خدا تیرے مسکن کس قدر شیریں ہیں۔ میرا نفس خدا کے گھر کا مشتاق بلکہ عاشق ہے۔ اے خدا تیرے قربان میرے مالک اور میرے خدا مبارک ہوان لوگوں کی جو تیرے گھر میں ہمیشہ رہتے ہیں اور تیری تسبیح پڑھتے ہیں۔" (ماخوذ از سیرت النبیؐ مولانا شبلیؒ)

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب ہوش سنبھالا تو سب سے پہلے دعوت وارشاد اور تبلیغ و توحید کا پہلا پیغام سنت انبیاء کے مطابق اپنے گھر والوں کو دیا۔ باپ مشرک ہی نہیں بلکہ بت تراش بھی تھا۔ امام الموحدین سیدنا ابراہیم علیہ السلام خدا فراموشی اور بت فروشی بھلا کب برداشت کر سکتے تھے؟ باپ نے اپنا آبائی دین چھوڑنے سے صاف انکار کر دیا، حالات کے تقاضوں اور وقت کی نزاکتوں سے بے نیاز ہو کر سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اہل محلہ کو توحید باری کا درس دیا اور بت پرستی کا بودا پن واضح کیا۔ مشرکین اپنے مذہب اور عقیدے کے خلاف سن کر بھڑک اٹھے۔ پھر یہی دعوت توحید و ایمان اہل شہر کو دی گئی، وہ بھی جدال و قتال پر اتر آئے۔

ایک دن شہر کے لوگ کسی تقریب میں مشغول تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انکی سب سے بڑی عبادت گاہ میں گھس کر سب سے بڑے بت کو توڑ پھوڑ دیا اور کلہاڑے کو دوسرے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب بستی والے واپس آئے تو وہ یہ حشر دیکھ کر غضبناک ہو گئے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر ان کو شک تھا۔ چنانچہ جب ان سے پوچھا گیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ بڑے بت سے پوچھو شائد اسی نے توڑا ہو۔ مشرکین کہنے لگے یہ بت تو بے جان ہے، یہ کیسے توڑ سکتا ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کہا آپ نے تو خدا بنا رکھا ہے۔ آخر کار یہ معاملہ حاکم وقت نمرود کے پاس پہنچا۔ نمرود انتہائی ظالم، جابر اور سفاک بادشاہ تھا۔ اس نے سیدنا ابراہیم کو آگ کے ایک بڑے الاؤ میں ڈالنے کی سزا دی۔ الاؤ کا بندوبست کیا گیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسی بھڑکتی ہوئی اور شعلہ فشاں آگ میں ڈال دیا گیا، لیکن اللہ رب البیت نے آگ کو گلزار بنا دیا اور معجزاتی طور پر ابراہیم علیہ السلام کو بچا لیا گیا۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اب فلسطین کا رخ کیا لیکن اہل فلسطین نے ان کو ٹرخا دیا پھر آپؑ نے مصر کا رخ کیا لیکن وہاں آپؑ کی عزت و ناموس کا سوال پیدا ہو گیا۔ یہاں سے وادی حجاز کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدم بڑھائے۔ آپ کی خواہش تھی کہ تھوڑی زمین ملے اور وہ اللہ کا گھر بنائیں ... لیکن اللہ کی زمین ان پر تنگ ہوگئی۔ آخر کار اللہ کا یہ درویش خدا مست، اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے گھر سے نکل پڑتا ہے۔ پھر یہ عاشق صادق لق ودق صحراؤں، چٹیل اور بے آب وگیاہ میدانوں، خشک اور بادِ سموم سے جھلسے ہوئے پہاڑوں کو عبور کرتے ہوئے، فقیرانہ آہنگ اور قلندرانہ ترنگ میں وادیٔ خیر وایمن میں عین بیت اللہ کے قریب خیمہ زن ہوا۔ جذبۂ شوق کا یہ عالم کہ آتے ہی باپ بیٹا کعبہ کی تعمیر میں جت گئے۔ چند دن میں بیت اللہ کی دیواریں کھڑی کر دیں۔ شمع توحید کے پروانوں کو کوئی چیز بھی کعبہ کی تعمیر سے نہ روک سکی، گرمی کی شدت نہ خوراک کی قلت، نہ پانی کی کمی۔ دونوں باپ بیٹا پروانہ وار اور نشۂ توحید میں سرشار ہو کر محوِ تعمیر رہے۔ تکمیلِ تعمیر کعبہ کے بعد سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے رب البیت سے نہایت عاجزی، فروتنی، انکساری، خاکساری، نیازمندی اور خشوع وخضوع کے ساتھ یہ دعا مانگی:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (البقرۃ:۱۲۷)

”اے ہمارے رب قبول فرما ہم سے (یہ خدمت) بیشک تو ہی سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے“

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (الحج:۲۷)

”اور اعلان کر انسانوں میں حج کا، آئیں گے وہ تمہارے پاس پیدل بھی اور دبلے دبلے اونٹوں پر جو چلے ہونگے دور دراز راستوں سے۔“

رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ (ابراہیم:۳۷)

”اے رب میں نے بسایا ہے اپنی ایک اولاد کو اس وادی میں جہاں نہیں کھیتی باڑی، تیرے محترم گھر کے قریب، اے ہمارے مالک، تاکہ قائم رکھیں نماز، سو کردے انسانوں کے دلوں کو مائل ان کی طرف اور رزق دے تو انہیں ہر قسم کے پھلوں میں سے، شائد کہ وہ شکر گزار بنیں۔“

”اور جب دعا کی ابرہیم علیہ السلام نے اے میرے رب بنادے اس (جگہ) کو امن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا شہر اور رزق دے اس کے باشندوں کو ہر قسم کے پھلوں کا، ان کو جو ایمان لائیں، ان میں سے اللہ پر اور روز آخر پر۔" (البقرۃ:۱۲۶)

"اے ہمارے رب بھیج ان میں ایک رسول ان ہی میں سے (جو) پڑھ کر سنائے ان کو تیری آیات اور تعلیم دے ان کو کتاب و حکمت کی، اور پاک کرے ان کے دلوں اور زندگیوں کو۔ تو بیشک تو ہی ہر چیز پر غالب اور کامل حکمت والا ہے"
(البقرۃ:۱۲۹)

محولہٗ بالا دعائیں جو وقتاً فوقتاً سیدنا ابراہیم خلیل اللہ نے اللہ رب البیت سے مانگیں، بارگاہ اقدس میں سُنی بھی گئیں اور انہیں شرف قبولیت بھی بخشا گیا۔ ان دعاؤں کی قبولیت کے دوررس اثرات نہ صرف روحانی دنیا پر مرتب ہوئے بلکہ ان دعاؤں کی قبولیت کے ثمرات اہل حجاز کی معاشی اور مادی زندگی پر بھی کامل طور پر اثر انداز ہوئے۔ دعائے خلیل کا فیضان ہے کہ آج دنیا کے کونے کونے سے انسانوں کے قافلے سوئے حرم چلے آرہے ہیں۔ صدائے خلیل کچھ اس درد و کرب اور سوز و تپش کے ساتھ بلند ہوئی کہ آناً فاناً پوری دنیا میں سنی گئی۔ اللہ رب البیت نے اس دعا کو نہ صرف قبول کیا بلکہ ایک زندہ و جاوید معجزہ بنا دیا۔ اور ان شاء اللہ یہ معجزہ سدا بہار تو ہے ہی، قیامت تک قائم و دائم بھی رہے گا۔ ہر لحظہ، ہر لمحہ، ہر گھڑی اور شب و روز کی کوئی ساعت نہیں جب شمعِ توحید کے پروانے اللہ تعالیٰ کے گھر کے گرد اگرد طواف نہ کر رہے ہوں۔ یہ منظر عرش پر ہو تو ہو لیکن صفحۂ ہستی پر اسکی نظیر اور کہاں؟

اس خاک کو اللہ نے بخشے ہیں وہ آنسو
کرتی ہے چمک جس کی ستاروں کو عرق ناک

اللہ والے وجد و حال میں جھوم جھوم کر طواف کر رہے ہیں، حمد کے ترانے انکے لبوں پر ہیں۔ اللہ کی حمد کا یہ سلسلہ لامتناہی ہے...... کبھی نہ تھمنے والا، کبھی نہ رکنے والا، آج مکہ شریف اور پورے حجاز میں جو چہل پہل اور گہما گہمی ہے وہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمر ہے۔ آج [illegible] سر بفلک عمارتوں سے بھرا پڑا ہے۔ دنیا کی ہر نعمت اہل حجاز کو میسر ہے۔ ہر قسم کے پھلوں کے ڈھیر، انواع و اقسام کی سبزی و ترکاری، ہر چیز بہ کثرت موجود۔ جدید سامان اور مشینری، کشادہ سڑکیں، نقل و حمل کی سہولیات...... نظم و ضبط میں یہ ملک اپنی مثال آپ ہے۔ جرائم کا اس خطہ پاک میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ونشان نہیں۔ ہر طرف خوشحالی کا دور دورہ ہے:

کیا تو نے صحرا نشینوں کو یکتا
خبر میں، نظر میں، اذان سحر میں

الغرض وادیٔ حجاز کی ساری شادابیاں، کامیابیاں، راحتیں، مسرتیں، روحانی بھی اور مادی بھی اسی دعائے خلیل کے دم سے ہیں۔ اور یہ فیضان کبھی نہ ختم ہونیوالا سلسلہ ہے۔ ان شاء اللہ! یہ عاشق صادق کی نداؤں کا حاصل، دعاؤں کا صدقہ، صداؤں کا جواب اور صدق و نیاز کا انعام ربانی ہے۔ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ نے محض اللہ کی رضا کی خاطر مقدس ہجرت کی گھربار عزیز وا قارب اور وطن چھوڑا اور نہ صرف اپنے اہل وعیال کو ایک اجنبی اور غیر آباد دیس میں آبسایا، بلکہ اللہ کا گھر تعمیر کیا۔ جو ملتِ اسلامیہ کا مرکز بن گیا۔ اور ساتھ ساتھ مکہ شہر کی رونقیں بھی دن بدن بڑھتی گئیں۔ اور آج مکہ شریف، جو کبھی بکہ تھا، دنیائے اسلام کا بہت اہم اور مرکزی شہر بن گیا پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے مکہ شریف کو اور بھی شرف وعزت حاصل ہوگئی۔ تو یہ کیسے ممکن تھا کہ ہم بیت اللہ کا ذکر نہ کریں، سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی پاک سیرت بیان کریں۔ اور مقدس تر اور عظیم وبابرکت شہر کا ذکر خیر نہ ہو۔ سو الحمد للہ ہم نے مختصراً مکہ شریف کے حالات بیان کر دیے ہیں اور الحمد للہ اس کمی کو حتی المقدور پورا کر دیا ہے۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہارم

مدینہ منورہ کی زیارتیں

’’کاروانِ شوق‘‘ دیارِ حبیب میں

آج دسمبر 74ء کی ستائیس (27) اور ایام تشریق کا آخری دن ہے، رات کا سماں، فضا، قدرے خنک، ٹیکسی میں کل چھ نفر، پندرہ منٹ اوپر دس پر ٹیکسی چلی۔ ہم نے سفر کی دعائیں پڑھیں اور پھر درود و سلام کا سلسلہ دراز ہوا چھوٹتے ہی ڈرائیور صاحب نے پاسپورٹ اور ہوائی جہاز کے ٹکٹ اپنے قبضہ میں لے لئے کہ راستے میں قدم قدم پر یہ سفری کاغذات چیک کرتے ہیں اور بالخصوص واپسی کی تاریخ پر کیوں کہ وہ نہیں چاہتے کہ مقررہ ایام سے زیادہ کوئی زائر بھی مدینۃ الرسول ﷺ میں قیام کرے۔ سعودی حکومت کا یہ اقدام اپنی افادیت کے لحاظ سے انتہائی اہم اور احسن ہے اگر زمانہ قیام کی قید اور پابندی نہ ہو تو پھر عاشقانِ رسول ﷺ جانے میں جلدی اور واپس آنے میں تاخیر کریں گے۔ اس طرح مدینۃ الرسول کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ کیونکہ مدینہ الرسول ﷺ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ مکہ شریف کی طرح مدینہ شریف ایک ہی وقت میں لاکھوں انسانوں کو جذب نہیں کرسکتا۔ اس مقدس شہر میں لوگ قسطوں کی صورت میں آتے ہیں۔ اور اسی طرح سلسلہ وار سیدھے جدہ نکل جاتے ہیں۔

اب ذہن کے گوشوں اور نہاں خانہ دل میں بار بار ہجرت رسول ﷺ کا منظر یاد آرہا ہے۔ انہی راہوں میں سے کبھی سید البشر ﷺ ایک صدیق رضی اللہ عنہ کی معیت میں گزرے تھے۔ اپنے آبائی شہر، عزیز و اقارب اور گھر بار کو اپنے رب کی خاطر اور دین اسلام کی ترقی اور وسعت کے لئے، اس پاک بستی کو ظالموں سے تنگ آکر ہمیشہ کے لئے چھوڑ گئے۔ چشم بینا وا ہو تو آج بھی ان مبارک قدموں کے نقوش کا سراغ بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ دشت و جبل کی انہی بے آب و گیاہ وادیوں میں اہل مکہ کے ہاتھوں ستائے ہوئے مہاجرین انتہائی بے سروسامانی، پریشان حالی اور پریشانی کے عالم میں دشت نوردی کرتے ہوئے راہِ عشق و وفا میں خارِ مغیلاں سے اپنے پاؤں زخمی کرتے ہوئے بادِ سموم کے جلا دینے والے جھونکے برداشت کرتے ہوئے، سفر کی کٹھن صعوبتیں جھیلتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے لق و دق صحراؤں کو عبور کرتے ہوئے مدینۃ الرسول ﷺ میں جا پناہ لیتے۔ انہی پُر خطر وادیوں اور دشوار گزار راہوں میں کبھی امت کی عظیم اور مقدس ماں سیدہ اُمِ سلمہؓ کا ناقہ گزرا تھا۔ صحرائے ریگ زار اور سبزہ و گل سے محروم پہاڑوں کا یہ سلسلہ دراز وسائل کی تیز رفتاری کے باوجود بھی ختم ہونے میں نہیں آتا۔ بے ساختہ مجاہدین اسلام اور مہاجرین سابقین کی طاقت و قوت، صبر و ہمت، ارادہ، استقلال، شجاعت، استقامت اور پختگی یقین و ایمان کی داد دینی پڑتی ہے۔ اللہ ان سب سے راضی ہوں۔ آمین!

ٹیکسی کشادہ سڑک پر اندھیروں کو چیرتی ہوئی چلی جا رہی ہے۔ کیا مجال جو حجازی ڈرائیور اونگھ جائے۔ ڈرائیوروں کی چابکدستی اور فنی کمال دیکھنا ہو تو پھر کوئی ان ڈرائیوروں کی مہارت دیکھے۔ ایک سو بیس کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار تو ان کا معمول ہے۔ اب جو اچانک سڑک پر نظر دوڑائی تو دور سب گاڑیاں رُکی ہوئیں نظر آئیں۔ پوچھنے پر پتہ چلا یہ سب سے بڑا مرکز تفتیش ہے۔ جو مسافروں کے کاغذات، پاسپورٹ اور ٹکٹ وغیرہ چیک کرتے ہیں۔ بالخصوص ٹکٹوں پر تاریخ واپسی ضرور بالضرور ملاحظہ کرتے ہیں۔ ہمارے ڈرائیور نے ٹیکسی روکی، ضروری کاغذات ہاتھ میں لیئے معائنہ چوکی پر حاضر ہو گیا۔ پڑتال کے بعد ہمیں بلایا اور کہا گیا، آپ آگے نہیں جا سکتے چونکہ 8 جنوری 75ء کو واپس طرابلس/لیبیا جانا ہے، لہٰذا آج نہیں بلکہ 28 دسمبر 74ء کو مدینۃ الرسول ﷺ جا سکتے ہیں۔ اب کیا کریں؟ انہوں نے تو واپس مکہ شریف جانے کو کہہ دیا ہے۔ اور یہ عرب بھائی انکار کے بعد ذرا مشکل ہی مانا کرتے ہیں۔ ہم نے اپنی مجبوریوں کا رونا رویا اور منت سماجت کی۔ آخر ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رحم ڈال دیا۔ اور ہمیں آگے سفر کی اجازت مل گئی۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا اور پھر ٹیکسی میں بیٹھ گئے۔ ڈرائیور صاحب نے ٹیکسی چلائی لیکن ڈرائیور صاحب نے گاڑی کی رفتار کو اعتدال میں رکھا کہ رات کا وقت اور کاروں کا طویل سلسلہ رواں دواں تھا۔ رات جوں توں بیت رہی تھی اور آگے بڑھ رہے تھے۔ سردی میں بھی اضافہ ہوتا چلا گیا۔ مکہ شریف میں چونکہ گرمی تھی ہم دونوں ٹھنڈے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس لئے ہمیں سردی محسوس ہونے لگی۔ اور اپنی نادانی اور ناتجربہ کاری پر بہت افسوس ہوا۔ گرم کپڑے صندوق میں پڑے تھے اور صندوق ٹیکسی کی ''ڈگی'' میں بند، اب کون ٹیکسی ڈرائیور کو روکے، پھر چابیاں تلاش کرے تب کہیں حفاظتِ بدن کا اہتمام ہو۔ ایک لمبی کارروائی! بہر حال صبر و شکر سے کام لیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے یہ خنکی و برودت اور سردی برداشت کرتے رہے تھے۔ اور اپنی توجہ اور دھیان گنبدِ خضرا کی آرزوئے دید میں لگائے رکھا۔ سفر کٹتا اور وقت گزرتا گیا۔ آدھا سفر طے ہوا تو ڈرائیور نے ایک صحرائی مقہی (قہوہ خانہ) کے پاس ٹیکسی روکی یہ ہوٹل عموماً سڑک کے کنارے بڑی بڑی چار پائیاں یا چار پائی نما بنچ بچھا دیتے ہیں اور مسافر تھوڑی دیر کے لئے ستا لیتے ہیں۔ ڈرائیور صاحبان بھی تازہ دم ہوکر بقیہ سفر کا آغاز کرتے ہیں۔ یہاں تقریباً آدھ گھنٹہ رکے اور پھر ٹیکسی دیارِ حبیب ﷺ کی طرف فراٹے بھرنے لگی۔

مدینۃ الرسول ﷺ کی طرف ''کاروانِ شوق'' بڑھے اور درود وسلام کی حدی خوانی نہ ہو، یہ ممکن ہی نہیں۔ زبان خود بخود نعتِ رسول میں زمزمہ سنج ہو جاتی ہے۔ درود وسلام کی سوغاتوں کے سوا، ایک امتی دربارِ رسول ﷺ میں اور پیش بھی کیا کرے گا؟ دُور اندھیروں میں نگاہیں بے تاب ہوکر گنبدِ خضرا کی تلاش میں رہیں۔ بار بار یہی حسرت، دعا کا روپ دھار کر فضاؤں میں گم ہو جاتی کہ بارِ خدا فجر کی نماز جامع مسجد نبوی میں باجماعت مل جائے۔ ذوقِ نظارہ میں صبر کا پیمانہ لبریز ہوکر چھلکنے لگا۔ مزید انتظار کی اب تاب کہاں؟ سعدیؒ نے شاید انہی راہوں میں اپنی بے تابیٔ دل کا اظہار یوں کیا تھا:۔

مشتاقی صبوری از حد گذشت یارا

گر تو شکیب داری طاقت نماند مارا

آخر مسجد نبوی کے بلند مینار ضیابار اور شہرِ رسول خیر الانام ﷺ کی روشنیاں جلوہ گر ہوئیں۔ درود وسلام کی لے تیز ہوئی پھر گنبدِ خضرا کو دیکھا۔ آنکھوں کو ٹھنڈک اور تازگی محسوس ہوئی اور دلِ بے قرار کو قرار آیا۔ پچھلی رات کا وقت، سردی کا زور، اور ہر سُو خاموشی اور سکون، ٹیکسی بل کھاتی ہوئی سڑکوں پر گھومتی گھماتی، جلد ہی ایک کھلے میدان میں اپنے اڈہ پر جا ٹھہری۔ ڈرائیور کا شکریہ ادا کیا، سامان اتارا، کمزوری اور نقاہت اپنے عروج پر آئی۔ ساتھیوں نے اپنی اپنی راہ لی اور ہم دونوں ایک دوسرے کا منہ دیکھا کیے۔ سردی سے دانتوں کی بتیسی بجنے لگی۔ مزدور اور قلی کی تلاش شروع ہوئی مگر تضیعِ اوقات کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا! سر میں یہ سودا سمائے ہوئے کہ فجر کی نماز ہر حال میں جامع نبوی میں جماعت کے ساتھ ادا کرنی ہے۔ لہٰذا مزید وقت ضائع کیے بغیر۔ سامان اٹھایا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشن میناروں کی سمت چل پڑے۔ ایک صندوق اٹھاتا، دس بیس قدم آگے بڑھتا اور صندوق یہیں چھوڑ کر دوسرا صندوق لاتا، اور فریدہ باری باری وزنی تھیلے اٹھاتی آگے بڑھتی رہی۔ دست و بازو شل ہو گئے اور ٹانگیں تھک کر چور ہو گئیں لیکن جذبۂ شوق اپنے اوج پر اور اُمنگیں اپنے جوبن پر ہیں، اتنی قربت، اتنی دوری، آخر ہانپتے کانپتے، وزن اٹھائے ہوئے آہستہ آہستہ آگے بڑھتے رہے۔ جامع نبوی کے زیرِ سایہ کھلے میدان میں آگئے اور وہیں سامان رکھا۔ پھر اسی میدان میں عورتوں کی صفوں کے پاس ہی فریدہ کو سامان کے پاس قریب ہی بٹھا دیا۔ یہ وہی میدان ہے جو تعمیر کے مراحل سے تیزی کے ساتھ گزر کر حرم نبوی کا حصہ بن جائے گا۔ فریدہ کو تاکید کی کہ اگر نماز قائم ہو گئی تو میرا انتظار کئے بغیر شریکِ نماز ہو جانا۔ میں پانی کی تلاش میں نکلا کہ وضو کر سکوں۔ دائیں بائیں بے چین ہو کر اور ڈرتے ہوئے کہ اسی تگ و دو میں کہیں نماز نہ نکل جائے، ہر سُو بھاگا لیکن افسوس پانی نہ مل سکا۔ حضرت سیّدہ حاجرہؑ کی دوڑیں ایک بار پھر یاد آ گئیں۔ اور پھر بیت اللہ کے زریں نقوش ذہن کے پردہ پر ابھرنے لگے۔ آخر زمین پر بیٹھا اور تیمم کر لیا۔ اتنے میں نمازِ فجر کا آغاز ہوا، شمولیت نماز کے لئے بے اختیار ہو کر بھاگا۔ اور دورانِ سفر مانگی ہوئی دعا بارگاہِ الٰہی میں ہاتھوں ہاتھ شرفِ قبولیت سے نوازی گئی۔ ایجاب و قبول کی تازہ کرامت! سبحان اللہ، وہ علیم و بصیر اور رحمان و رحیم سب کی سنتا اور ضرور سنتا ہے۔ یہ اپنا ایمان بھی ہے اور آزمائی ہوئی بات بھی۔ اور اسی بارگاہِ ذوالجلال سے نوازے ہوئے ایک فقیر گوشہ نشین نے کیا سچ کہا ہے: ؎

یک صبح با اخلاص بیا بر درِ من
گر کارِ تو بر نیاید آنگہ گلہ کن

ہم دونوں کو فجر کی نماز الحمد للہ، جماعت کے ساتھ مل گئی۔ شہرِ رسول مقبول ﷺ میں پہلی سحر اور جامع نبوی میں پہلی نماز ع "یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا" فراغتِ نماز کے بعد فریدہ کو مزید تھوڑی دیر کے لئے فراموش کیا! اور خود شہرِ رسول ﷺ کے پاکستانی ہوٹل کی سمت چل پڑا۔ اب سپیدۂ صبح بھی ساری فضا کو اپنی ضیاباریوں سے منور کر چکا تھا۔ مالک ہوٹل سے مکان کے لئے بات کی، اس اللہ والے نے ایک ایجنٹ کا پتہ دیا۔ جو کہ ملتان کا رہنے والا تھا، اور پاکستانی بھائی تھا۔ آخر باب، مجیدیہ کی طرف بڑھتا ہوا مدینۃ الرسول ﷺ کے مشہور و معروف اور پاکستانیوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مابین ہر دل عزیز معلم جناب سید حیدر الحید ری صاحب کے دفتر پہنچا۔ ان سے ملا، بات چیت ہوئی۔ ایسا شیریں گفتار، مرنجان مرنج، من موہنی صورت اور بُردبار انسان شاید ہی پہلے کبھی آنکھوں نے دیکھا ہو۔ صاحب جلال بھی اور جمال بھی۔ مدینۃ النبی ﷺ کے روایتی گداز و حلم کا جیتا جاگتا ثبوت، نرم خوئی، محبت اور جذبۂ اخوت کی جیتی جاگتی تصویر، یہ پیکر عجز و انکسار خود بھی خلیق و ہمدرد اور اس کے رفیقانِ کار بھی مونس و غمخوار۔ مکہ شریف کے معلمین اور ان کے ایجنٹوں کی ضد، جگہ کے لئے پریشانی کا اظہار کیا، اس نیک دل نے تسلی دی۔ حوصلہ بڑھایا، تھکن دور ہوئی اور غمِ آشیاں کافور ہوا۔ خوشی خوشی واپس آیا اور اُمِ صفوان بارگاہِ قدوس میں سجدہ ریزیوں کے بعد، محوِ ذکر تھی اور سردی کے مارے نیلگوں ہو رہی تھی۔ ہم نے سامان اٹھایا اور معلم موصوف کے دفتر آئے، دم لیا، دانت صاف کئے۔ فریدہ نے ایک عورت سے کمبل مانگ کر اپنے ٹھٹھرے ہوئے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیا۔ معلم صاحب کے کارندوں نے اپنی عمارت کے وہ کمرے دکھائے جو ابھی تک خالی پڑے تھے، کرایہ کی زیادتی اور ساتھیوں کا نہ ہونا سدِ راہ بنے۔ اب دن کے اجالوں نے رات کے اندھیروں کا پوری طرح صفایا کر دیا تھا اور مدینۃ الرسول ﷺ میں آنے والوں کی تعداد و کثرت ہر آن بڑھنے لگی۔ اتنے میں دو (میاں بیوی) ملتان کے رہنے والے بزرگ، جو کہ زندگی میں دوسری بار بیس سال کے بعد حرم کعبہ اور حرم نبوی میں داخل ہوئے تھے۔ زہے نصیب، اور ایک انتہائی شریف پاکستانی نوجوان، انگلینڈ سے کمرِ ہمت باندھے، دوسری بار حج کی سعادتوں سے بہرہ مند ہوئے تھے۔ وہ بھی کمرہ لینے کے لئے ہمارے ساتھ مل گئے۔ اب ہم مل کر مکان لینے والے پانچ ساتھی بن گئے تھے۔ ہم پانچوں ساتھیوں نے مشورہ کیا کہ کیوں نہ معلم کی عمارت سے باہر کوئی مکان دیکھ لیں۔ اللہ مسبب الاسباب ہے۔ اللہ رب العزت نے یہاں بھی ہماری یاوری کی اور ہمارا مسئلہ رہائش صبح آٹھ بجے تک حل ہو گیا۔ ہمیں محلہ مجیدیہ میں جامع نبوی کے بالکل قریب دوسری منزل پر ایک کشادہ کمرہ مل گیا جو روشنی، ہوا، پانی اور دیگر ضروریات کے لحاظ سے بہترین تھا۔

سامان اٹھایا اور چل دیئے۔ کمرہ پر قبضہ کیا، ناشتہ کا سامان اور چولھے کیلئے تیل خریدا۔ پھر ناشتہ تیار کیا گیا۔ ناشتے سے جسم میں توانائی عود کر آئی اور چائے نے رگ و ریشے میں حرارت پیدا

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی۔ مدینہ شریف کا موسم نہایت سرد تھا۔ مدینۃ الرسول میں رہائش مکہ شریف کی نسبت بہت سستی مل جاتی ہے لیکن ہر جگہ رہائش کے لئے چند اچھے ساتھیوں کو ساتھ ملا لینا بہت ہی فائدہ مند رہتا ہے۔

نماز فجر کے بعد چونکہ مکان کی فکر میں لگ گئے تھے، اس لئے ابھی تک روضۂ اطہر پر درود و سلام کے ہدیے پیش نہ کر پائے تھے۔ لہٰذا وضو کیا اور حرم نبوی میں یہ دعا پڑھتے ہوئے: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ "اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے" داخل ہوئے۔

سب سے پہلے تحیۃ المسجد کے دو نفل پڑھے جو صبح نماز سے پہلے، اور نہ بعد میں اب تک پڑھ پائے تھے۔ دوگانہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ اس کی عنایتِ خاص سے ہم دوسری بار مسجد نبوی میں اللہ کے حضور جبیں سائی کا شرف حاصل کر رہے ہیں اور پھر نہایت ادب و احترام اور خاموشی کے ساتھ مواجہہ شریف میں سلام کہا اور پھر درود و صلوٰۃ کا نذرانہ پیشِ رسول ﷺ کیا کہ اے بارِ خدایا رحمتیں بھیج اور برکتیں نازل فرما محمد ﷺ بن عبداللہ پر اور آلِ رسول پر، برکتوں کا انداز اور رحمتوں کا رنگ وہی ہو جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر پیہم برستی اور پھر آلِ ابراہیم علیہ السلام پر لگاتار سایہ فگن رہیں اور درود و سلام وہی پڑھنا چاہیے کہ صاحب روضہ اطہر نے خود سکھایا ہے یعنی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ "اے نبی اکرم ﷺ آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط

"اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر اور اوپر آلِ محمد کے جیسے رحمت بھیجی تو نے حضرت ابراہیمؑ پر اور اوپر آلِ ابراہیمؑ کے۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اے اللہ برکت نازل کر حضرت محمدؐ پر اور اوپر آلِ محمد کے جیسے برکت نازل کی تو نے ابراہیمؑ پر اور اوپر آلِ ابراہیمؑ کے۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روضۂ اطہر پر اپنی فصاحت و بلاغت اور چرب زبانی کو ہرگز کام میں نہیں لانا چاہیے۔ بڑا ہی نازک مقام ہے اور انہیں اندیشوں کے تحت کسی عارف باللہ نے کیا خوب پتے کی بات کہی ہے ع ''باخدا دیوانہ باش و با محمد ہشیار باش''۔ادب و احترام اور احتیاط کے ساتھ زبان کو حرکت میں لائیں۔ پہلے سو دفعہ سوچیں پھر کچھ بولیں۔ وہ بھی نہایت دھیمی آواز میں۔ یہاں آواز کو بلند کرنا اور شور مچانا سوءِ ادب ہے۔ادب و احتیاط کی مزید تاکید کرتے ہوئے، کسی نیک دل اور درویش شاعر نے کیا خوب نصیحت کی ہے: ؎

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ این جا

آج اسی نبیٔ رحمت اور فخرِ موجودات، خلاصۂ کائنات اور سید البشر ﷺ کے روضۂ اقدس پر کھڑے ہیں کہ جس کی بعثت سے پہلے پوری دنیا ضلالت و گمراہی اور تاریکی وظلمات کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں بھٹک رہی تھی اور نکبت و ادبار اور ظلم و جہالت، شرک و الحاد کے تاریک بادل ہر سُو چھائے ہوئے تھے۔ باطل کے طوفانی جھکڑ شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک تباہی و بربادی کا پیغام لئے زوروں پر چل رہے تھے۔ باطل کے یہ طوفانی جھکڑ اور جہالت کی یہ آندھیاں شمع توحید کو ہمیشہ کے لئے گل کر دینا چاہتی ہیں۔ مگر مشیّتِ ایزدی اور قانونِ فطرت کی منشا کچھ اور ہی معلوم ہوتی ہے۔ باطل کو آخر کار حق کے سامنے گھٹنے ٹیکنے ہی پڑیں گے۔ کفر و شرک، فسق و فجور، ظلم و ستم اور خون وخوں ریزی کا دور دورہ تھا، ہر طرف بدی کا راج، ہر جانب شر کے شرارے۔ صفحۂ ہستی پہ بسنے والے اپنے رب سے ناآشنا ہو کر کئی رب بنا بیٹھے تھے۔ کوئی لات و منات کا شیدا، تو کوئی عزیٰ وھبل پہ فدا، کوئی دیوتاؤں کا قائل، تو کوئی شمس و قمر پہ مائل، کچھ آگ کو یزداں بنا بیٹھے، اور بعض درختوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زیرِ سایہ انہی سے لو لگا بیٹھے، کوئی سانپ کی زہرناکیوں کے باوجود اس کا ہو بیٹھا، کوئی تثلیث کی مثلث میں گرفتار ہوا، تو کوئی موسیٰ و عزیر کو معبود بنا بیٹھا، کوئی دریاؤں کی روانی میں محو ہو کر پوجا کے پھول بہتے ہوئے پانیوں کی نذر کرتا رہا، اور تو اور ارضِ خدا پر اللہ کا پہلا گھر جو توحید والوہیت اور نور و ھدیٰ کا سرچشمہ اور سیدنا ابراہیمؑ خلیل اللہ کی ایمانی و تعمیری کاوشوں کا مظہر تھا، مختلف خداؤں سے بھر دیا گیا۔ روشِ آذری کا ہر جگہ چلن ہوا، اور رنگِ ابراہیمیؑ شرک کے گرد و غبار اور کفر کے اندھیاروں میں تھوڑی دیر کے لئے چھپ گیا۔ آخر کب تک؟

حضرتِ انسان سب کو جانتا اور پہچانتا تھا۔ اگر کسی کو نہیں جانتا تھا تو وہ قادرِ مطلق کی ہستی تھی۔

حضرت مولانا مودودیؒ نے ضعیف العقیدہ لوگوں کی کیا خوب تصویر کشی کی ہے: ''اندھیرے میں بھٹکنے والوں کا ہاتھ جس چیز پر بھی پڑ گیا وہ خدا بنالی گئی''۔ روئے زمین پر اگر کوئی اللہ کو خالق، مالک، رازق اور رب مانتا بھی تھا، وہ بھی شراکت کے ساتھ، اللہ کی ذات میں کسی کو شریک بنالینا مشرک کے لئے کوئی بڑی بات نہیں۔ مشرکین کے زعم میں یہ خدا نہیں بلکہ خدا کے ہاں ان کے سفارشی ہیں۔ اللہ رب العزت سب کے گناہ معاف کر سکتے ہیں۔ اور ان شاء اللہ کر بھی دیں گے مگر مشرک کو کبھی نہیں بخشیں گے۔ یہ اٹل فیصلہ ہے۔ مشرکین جو جگہ جگہ ماتھا ٹیکتے ہیں اور اکیلے رب کو نہیں مانتے، ایک مواحد شاعر نے دعوت و ارشاد اور تبلیغ کا کیا اچھوتا انداز اختیار کیا ہے!۔

تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی
بگذر بخدا کہ صد رنگ تراشی

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نبی اور عہد کا رسول ﷺ

انہی ظلمتوں اور اندھیروں میں سرزمینِ مکہ میں "وہ نبی اور عہد کا رسول ﷺ" قدسی شریعت کا حامل، اور دعائے خلیل علیہ السلام کا حاصل، بنو ہاشم کے معزز گھرانے میں پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ گر ہوا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس شمعِ ہدایت کا اجالا چہار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ تاریکیوں کے بادل چھٹ گئے، شرک و کفر کا نام و نشان مٹ گیا۔ ابلیس نے اپنی ناکامیوں اور نامرادیوں پر ویل پکاری، اپنے سر پر خاک ڈال کر رسوائی اور جگ ہنسائی کا باعث بنا۔ شر نے خیر کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے، بدی نے نیکی کا روپ دھار لیا۔ صحرا نشین، تخت نشین ہوئے، ڈاکو اور قزاق رہبر بنے، حق و صداقت کا پرچم لہرایا، اسلام کا بول بالا ہوا، ہاں ہاں! یہاں وہی ذات ستودہ صفات اور وجودِ گرامی استراحت فرما ہے جس نے یتیمی میں آنکھ کھولی اور پھر اس "دُرِ یتیم" کے ایام طفولیت میں مہربان ماں بھی اللہ کو پیاری ہو گئیں اور پھر یہ انتخابِ مشیّت کچھ دیر اپنے نیک دل دادا حضور کی آنکھوں کا نور بنا۔ آپ کا نامِ نامی "محمد ﷺ" دادا جان نے رکھا تھا۔ جب آپ 8 سال کے ہوئے تو دادا جان بھی انتقال کر گئے۔ حضور ﷺ دادا جان کے جنازے میں شامل تھے۔ دادا جان کی موت پر آپ کو بہت صدمہ ہوا۔ جنازے کے ساتھ روتے ہوئے گئے۔ پھر آنحضرت ﷺ کے چچا جان ابی طالب نے آپ کی تربیت اور پرورش نہایت اچھی طرح کی۔ چچا ہونے کا حق ادا کر دیا: ؎

خدائے جہاں را ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردہ بگوہر شناس

اب یہ گوہر نادرہ روزگار شباب کے عالم میں اپنے حلیم الطبع اور نہایت شفیق اور بردبار چچا ابی طالب کا دست و بازو بنا۔ مہربان چچا نے اپنے بھتیجے کو اپنی اولاد سے بھی زیادہ پیار دیا۔ دن کٹتے رہے اور وقت گزرتا چلا گیا۔ جس کے روضۂ اطہر پر آج ہم انتہائی مؤدب کھڑے ہیں۔ وہ پاکباز ہستی ہے جو عین بھرپور جوانی کے عالم میں بھی سارے مکہ میں اپنی صداقت و شرافت اور دیانت و امانت کے سبب "صادق الامین" مشہور تھی۔ بچپن سے ہی آپ کو لہو ولہب اور کھیل تماشے قطعاً پسند نہ تھے۔ آپ راست گو اور سنجیدہ تھے۔ ہر کسی کے کام آتے۔ کسی کو مدد کی ضرورت ہو تو برضا و رغبت مدد کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچپن سے آپ کو بتوں سے نفرت، شرک سے چڑ اور فسق و فجور کے کاموں کو برا جانتے تھے۔

جب یہ اللہ کا محبوب بندہ اور برگزیدہ انسان بلوغت کی حدوں کو چھونے والا تھا۔ تو آپ گاہے بگاہے غاروں کی تنہائیوں میں نورِ حقیقی کی تلاش و جستجو میں گھنٹوں بیٹھتے۔ اور فکر و ادراک کسی خالق و مالک کی لگن میں مگن رہتے۔ غارِ حرا میں ستو ساتھ لاتے، غار میں کئی دن سرگرداں رہے۔ آخر ایک دن موجِ خداوندی جوش میں اور رحمتِ الٰہی وجد میں آئی۔ رب العرش العظیم کے حکم سے جبرئیل کا نزول عرش سے فرش پر ہوا اور غارِ حرا میں نبوت کا تاج حضور ﷺ کے مبارک سر پر رکھا گیا۔ آج اسی تاجدارِ ختم نبوت کے روضۂ اطہر پر احتراماً کھڑے ہیں اور ہمارا ذہن حیاتِ طیبہ کے ایک ایک نقش کو چشمِ تصور میں لا رہا ہے۔ سیرت النبی ﷺ کا ایک ایک مقدس رُخ اور آپ کی مشکلاتِ زندگی اور مصائب و تکالیف کا ہر واقعہ اس وقت مواجہہ شریف میں کھڑے کھڑے، ذہنِ فقیر میں گردش کناں ہے۔ سچی بات تو یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے بادشاہی میں بھی فقیری کی۔

آپؐ نے زندگی بھر اتنے دکھ اٹھائے اور مصائب جھیلے۔ اگر یہ سب دُکھ، مصائب، صعوبتیں اور کلفتیں کوہِ ہمالہ پر بھی وارد ہوتیں تو شاید کانپ اٹھتا۔ اللہ کے پیارے نبی ﷺ کا صبر قابلِ دید، جرأت عدیم النظیر اور امانت و دیانت کے بارے میں دوست دشمن کی زبان پر ایک ہی لفظ تھا صادق الامین۔ مشرکین مکہ نے لگاتار دس سال تک حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ظلم و ستم کا تختۂ مشق بنایا۔ کبھی ان کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے۔ کبھی شعب ابی طالب میں اسیر ہوئے۔ تو کبھی طائف کے بازاروں میں سنگ زنی کا شکار ہو کر خون کی رنگینیوں میں تر بتر ہوئے۔ بدر میں صف آرا ہوئے اور گاہے میدانِ اُحد میں معرکہ آرا ہو کر دندانِ مبارک شہید اور پھولوں جیسا نرم و نازک بدن زخموں سے چور ہوا۔ کبھی خندق کی کھدائی میں محو اور بھوک کی شدتوں میں پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے۔

صاحبِ روضۂ اطہر ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں لشکر کشائیاں بھی کیں اور جہاں آرائیاں بھی۔ فقر و غنا کی عملی تفسیریں بھی اور صبر و رضا کے بے مثل مظاہرے بھی، توکل و قناعت اور حمد و شکر کے روح پرور نظارے بھی، وقت کا جہاں بان و سلطان بھی۔ حبیب ﷺ رحیم و رحمان بھی، فقیرِ خاک نشین اور انتخاب ربِّ عرش بریں بھی۔ جو خود بھوکا رہتا لیکن محتاجوں کو کھلاتا، غریبوں کا مونس و غمخوار، غلاموں کا ملجا، یتیموں کا والی، اخلاق و مروت اور صدق و صفا کا مکمل نمونہ، امت کے لئے عظیم اُسوۂ حسنیٰ، جہانوں کے لئے رحمت، سلطانوں کیلئے اعلیٰ مثال، صابرین و شاکرین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے نور و معرفت اور سلوک و طریقت کا بلند مینارۂ نور، یتیموں کے لئے نشانِ راہ، ایک عظیم و مقدّس باپ، ایک خلیق و صالح خاوند، اولادِ آدم میں مقام و مرتبہ اور کردار و سیرت کے لحاظ سے سب سے بڑا اور کامل انسان، سیّد البشر، آسودۂ راحت ہو کر جنت نشین ہے اور ہم اس محسنِ اعظم کے قدموں میں کھڑے، آنکھوں میں محبت و عقیدت اور خلوص و نیاز کے آنسو لئے نامعلوم ماضی کے دریچوں میں جھانک کر کیا کیا دیکھتے اور پھر کیا کیا کہتے رہے: ؎

بحرفِ می تواں گفتن تمنائے جہانے را
من از شوقِ حضوری طول دادم داستانے را

اس عظیم اور مقدس ہستی کے احسانات کی پاداش میں درود و سلام کہتے اور اللہ سے رحمتیں طلب کرتے رہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ میں لیٹنے والے اس نبی آخر الزماں ﷺ کا فیضانِ نظر ہے کہ پوری دنیا حق و صداقت اور نورِ معرفت کی شمعیں اٹھائے ہوئے یہاں آ پہنچی ہے۔ یہی ہے وہ بابرکت اور مقدس وجود جس نے اکیلے رب کی سچی معرفت بخشی، شرک کو ناپید کیا، حیوانوں کو انسان اور انسانوں کو فرشتہ سیرت بنایا۔ روضۂ منورہ پر حضوری کی چند ساعتوں میں سیرت النبی ﷺ کا ایک ایک زریں لمحہ اور حیاتِ طیبہ کا ایک ایک رُخِ انور جلوہ گر ہو کر ذہن کے پردہ پر ابھرنے لگا اور پاکیزہ و معصوم زندگی کا ہر ہر پہلو چشمِ تصور میں آنے لگا۔ مواجہہ شریف میں ہم دونوں میاں بیوی نے آگے بڑھنے سے پہلے ایک دفعہ پھر سلام کہا اور درود و صلوٰۃ پڑھے۔ ماہر القادری مرحوم کی نعت کا ایک مطلع یہاں بہت یاد آیا: ؎

وارفتہ و بے چارہ ، درماندہ و ناکارہ
دربار میں حاضر ہے ایک شاعر آوارہ

پھر ہم نے بابِ جبریل پر قبلہ رو ہو کر دعا کی۔ یا اللہ ہماری کوئی عبادت بھی ایسی نہ ہو جس کے آخر میں درود و سلام نہ ہو۔ محسن کاکوری نے کیا خوب ہماری ترجمانی کی ہے: ؎

خدا کا ذکر کرے ذکرِ مصطفٰے نہ کرے
ہمارے منہ میں ہو ایسی زباں خدا نہ کرے

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کاروانِ شوق" شیخینؓ کے روضوں پر

مواجہہ شریف میں درود و سلام کی بزم آرائیوں سے لطف اندوز ہونے کے بعد ہم شیخین کے روضوں پر آئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب، شیدایانِ اسلام اور عاشقانِ رسول ﷺ زندگی میں بھی شریکِ سفر رہے اور مر کر بھی یہ رفاقت نہ چھوٹی۔ یہ ارفع و اعلیٰ مقام، ستارۂ نصیب کی یہ بلندی، بخت کی یہ رسائی، قسمت کی یہ رفعت و شان اور ایسا عظیم و مقدس ساتھ! اللہ اللہ!

یہ وہی صدیق رضی اللہ عنہ اکبر ہیں جو بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ بلا چون و چرا اور بغیر کسی دلیل و حجت کے مشرف بہ اسلام ہو کر مقامِ صدیقیت پر فائز ہوئے اور جن کی شان میں نبیٔ رحمت یوں گویا ہوئے: "کہ میں نے دنیا میں ہر کسی کے احسانوں کا بدلہ چکا دیا ہے لیکن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے احسان کا بدلہ نہ چکا سکا۔" آثار و حدیث کی کتابیں مناقب صدیقی سے بھری پڑی ہیں پھر وحیٔ ربانی جن کی تسلی و تشفی کا باعث بنی۔ یارِ غار بھی، رفیقِ سفر بھی اور ندیمِ قبر بھی، حیاتِ رسول ﷺ میں مشیر بھی اور وزیر بھی، وفات النبی ﷺ کے بعد محیٔ السنہ بھی، اور خلیفۃ الرسول بھی۔ یہ وہی صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جو نبی کریم ﷺ کے ایامِ بیماری میں منصب امامتِ نماز پر فائز ہوئے۔ اسی مسجد، اسی نورانی مصلا اور اسی مقدس ماحول میں سترہ نمازیں حیات النبی ﷺ میں ان کی اقتدا میں پڑھی گئیں اور پھر رحمت اللعالمین اسی حجرۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی کھڑکی سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حالتِ نماز میں دیکھ کر خندہ زن ہوئے تھے اور اس جماعت کی امامت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی تھی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نیک دل باپ، نبیٔ رحمت کے مونس و غمخوار، پہلے خلیفۃ الرسول، کئی ممتاز اور چیدہ چیدہ صحابہ کرام کو حلقہ بگوشِ اسلام کرنے والے، مانعین زکوٰۃ کے خلاف ڈٹ جانے والے، مرتدین کو جہنم رسید کرنے والے، جھوٹے نبیوں، کذابوں اور دجالوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے والے، مظلوم غلاموں کو خرید کر آزاد کرنے والے، بظاہر ضعیف و ناتواں لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل کے خلاف ایک عظیم اور مضبوط چٹان بن جانے والے، عزم و ارادہ کے ہمالہ، صبر و استقامت اور فقر و غنا کا حسین امتزاج، تواضع و انکساری اور فروتنی و خاکساری کے پیکر، حق و صداقت کا بلند اور روشن مینار اور قوت و استقلال کا یہ عظیم نشان، اسلام اور وابستگانِ اسلام کے لئے یکہ و تنہا ڈٹ گیا۔ منافقین و مرتدین کی ہر سازش، ہر نئی یلغار اور فتنہ و ارتداد کے ہر ہر محاذ پر غالب آیا۔

جب حضور نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو بڑے بڑے اکابر صحابہ ؓ گھبرا گئے۔ اور صورتِ حال کی نزاکتوں کو بہ تقاضائے بشریت سمجھ نہ پائے۔ بلکہ وصالِ رسول ﷺ کے روح فرسا سانحہ پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب شدتِ غم میں جذباتی ہو کر با آواز بلند کہنے لگے کہ ''جس کسی نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ وفات پا گئے ہیں تو بخدا میں ؓ ایک ہی وار میں اس کا سر تن سے جدا کر دوں گا۔'' ابن خطاب کا یہ کہنا تھا کہ سب اصحابِ رسول خاموش ہو گئے اور سناٹا چھا گیا۔ اتنے میں قلبِ سلیم کے مالک اور ہمیشہ سچ کہنے کے خوگر جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آگے آئے اور حضور ﷺ کے چہرۂ مبارک سے کپڑا ہٹایا اور پیشانی کو بوسہ دیا۔ پھر اصحابِ رسول مقبول ﷺ سے خطاب کیا اور اپنی مختصر تقریر کے بعد سورۃ آلِ عمران کی ۱۴۴ آیہ قرآنی تلاوت کی:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْئًا ط وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○

''اور نہیں ہیں محمدؐ مگر ایک رسول، بے شک ہو گزرے ہیں اس سے پہلے بھی بہت سے رسول تو کیا پھر اگر وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو پھر جاؤ گے تم الٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا الٹے پاؤں تو ہرگز نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ اور اللہ تعالیٰ اجر دے گا شکر گزاروں کو''

جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب آیت تلاوت کی تو صحابہ رسول ﷺ سنبھل گئے۔ اور جناب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا۔ کہ یہ آیت سن کر مجھے ایسا محسوس ہوا۔ شاید ابھی ابھی یہ آیت اتری ہے۔ بہرحال جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی حاضر دماغی، فراست اور ذہن رسا کی بدولت حالات یک دم پرسکون ہو گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مشیت ایزدی پر راضی ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی ایک اور نازک موقع پر جبکہ عرب کے بہت سے قبائل نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ مرتدین اسلام سے پھرنے لگے۔ غرض قبائلی علاقوں میں اسلام کے خلاف شدید ردِ عمل ہوا۔ کیونکہ ان لوگوں کے دلوں میں تعلیماتِ اسلامی ابھی تک رچی بسی نہیں تھی۔ ان پراگندہ اور نازک ترین حالات میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تلوار اٹھانا چاہی تو مجلس شوریٰ میں اکابرین صحابہ نے ان حالات میں تلوار اٹھانے کی اجازت نہ دی اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی رائے سے اختلاف کیا اور خصوصاً سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے شدید مخالفت کی۔ لیکن تقویٰ اور نیک نیتی کی بنا پر۔ کچھ دیر بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یکہ وتنہا گھوڑے پر سوار ہوئے اور تلوار ہاتھ میں لئے میدان میں اکیلے ہی اتر آئے۔ جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب یہ صورتِ حال دیکھی تو آپ نے آپ کے گھوڑے کی باگیں پکڑ لیں اور فرمایا کہ مجلس شوریٰ میں ہم نے اپنی رائے دی تھی۔ یہ نہیں ہے کہ ہم آپ کی اطاعت سے انکاری ہیں۔ لہٰذا لشکر تیار ہوا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تجویز اور طریقِ عمل پر کارروائی کی گئی تو اللہ رب العزت نے انہیں ہر محاذ پر کامیابی اور فتح ونصرت دی۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا: شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِیْ بَکْرٍ "اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا۔" بلاشبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ صاحب الرائے اور ذہنِ رسا کے مالک تھے۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نہایت زیرک، معاملہ فہم اور دوررس نگاہ کے مالک تھے۔ منحرفین کے خلاف بروقت یلغار نے کام کر دکھایا۔ مرتدین تائب ہوئے اور جھوٹے نبیوں کا صفایا کر دیا گیا اور مانعین زکوٰۃ راہِ راست پر آگئے اور پھر انہی پراگندہ حالات اور پُر خطر ساعتوں میں جیشِ اسامہ کا اہتمام بھی گیا۔ اللہ! اللہ! آج اپنے میر کارواں صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں پڑے ہیں اور جنت میں ابدی راحتوں کے مزے لوٹ رہے ہیں۔ حضرت علامہ مشرق حکیم الامت ڈاکٹر اقبالؒ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی مدح میں کیا خوب شعر کہا ہے ؎

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسول بس

ان کے مرقدِ منور و اطہر پر سلام کے بعد مغفرت کی وہ دعا مانگی جو سرور کائنات جب کبھی قبرستان میں جاتے تو مانگا کرتے۔ یعنی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُونَ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

''تم پر سلام اے گھر والو مومنوں اور مسلمانوں میں سے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم جلد ملنے والے ہیں۔ ہم مانگتے ہیں اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت۔'' (مشکوٰۃ)

اب ہم دو قدم آگے بڑھتے ہیں اور حضرت سیدنا عمرؓ بن الخطاب کے روضہ اطہر پر کھڑے ہیں اور اپنے قلب و ذہن کے دریچے وا کر رہے ہیں۔ اور اپنے خیالوں میں کھو کر تقریباً پندرہ سو سال پیچھے جا کر اس عظیم اور قد آور شخصیت، بلند ہمت اور عالی مرتبت صحابی رسول مقبول کو خراج تحسین پیش کر رہے ہیں۔ اس شیرِ یزداں کا رعب و دبدبہ ایسا کہ عام انسان تو درکنار بڑے بڑے سپہ سالار اور بڑے بڑے حاکم بھی سامنا کرنے سے گھبراتے تھے۔ طواف کرتے ہوئے جبلہ بن ایلم غسانی جو غسانی عرب تھا۔ شام کے سرحدی علاقہ پر حکومت کرتا تھا۔ شاہِ روم کا حاشیہ بردار تھا۔ اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہو کر مسلمان ہو گیا۔ لیکن اس کے دل میں ابھی ایمان داخل نہیں ہوا تھا، طواف کرتے ہوئے اس کے احرام کا کچھ حصہ ایک بدو کے پاؤں کے نیچے آ گیا۔ اس ظالم نے ایک زناٹے دار تھپڑ رسید کیا۔ جس سے اس بدو کا دانت ٹوٹ گیا۔ اب جب سیدنا عمرؓ بن الخطاب کو پتہ چلا تو آپؓ نے فرمایا'' دانت کے بدلے دانت اور آنکھ کے بدلے آنکھ'' یہ مغرور انسان یعنی جبلہ بن ایلم غسانی فی الفور اور چپکے سے بھاگ گیا اور پھر مرتد ہو گیا۔ اسی طرح حاکمِ مصر کے بیٹے نے کسی کو مارا پیٹا۔ سیدنا عمرؓ بن الخطاب نے مجرم کو سزا دلوائی۔ اسی طرح اپنے بیٹے پر شراب پینے کے جرم پر حد جاری کی۔ وہ بیچارہ پورے دُرے نہ کھا سکا اور اللہ کو پیارا ہو گیا۔ ایسی ہستی جس کا ذکر پرانے آسمانی صحیفوں میں بھی ہے۔ جب آپؓ بیت المقدس گئے تو یہ منظر قابل دید نی تھا کہ وقت کا عظیم حاکم اونٹ کی مہار تھامے ہوئے خود تو پاپیادہ ہے اور غلام اونٹ پر سوار تھا۔ چشمِ فلک نے ایسا حیرت انگیز اور عجیب و غریب نظارہ کب اور کہاں دیکھا ہو گا؟

اے صاحبِ قبر ہم سلام کہتے ہیں آپ کو اور اللہ رب العزت سے آپؓ کی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ آپؓ وہ مقدس اور عظیم ہستی ہیں جس کی مثال تاریخِ اسلام ہی نہیں، بلکہ تاریخِ عالم میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ ایسا عظیم الشان حاکم، ایسا درویش صفت انسان، ایسا توحید پرست مواحد، ایسا عادل اور منصف مزاج، ایسا صائب الرائے، جس کی رائے اور تجویز کی تائید وتوثیق کئی بار مالک ارض وسمانے اپنی آخری اور الہامی کتاب قرآن پاک میں کی۔ توحید پرست انسان، جو حجر اسود کو یوں خطاب کرتا ہے کہ ''اے حجرِ اسود تو عام پتھروں میں سے ایک پتھر ہے۔ میں تمہیں صرف اس لئے چوم رہا ہوں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو تمہیں چومتے ہوئے دیکھا۔ ورنہ تمہیں کبھی نہ چومتا۔ تو کسی کو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان'' اور یہ فکرِ فاروقی علمائے حق میں آج بھی کارفرما ہے۔ اسلام لانے سے قبل بھی آپ اہلِ قریش میں اپنے علم ودانش اور فکر وادراک کے لحاظ سے ممتاز تھے۔ دوسرے ملکوں میں سفارتکاری کے فرائض (قبل از اسلام) بھی سرانجام دیتے تھے۔

مکہ میں دو آدمی اپنی شخصیت اور اثر ورسوخ کی بدولت محتاجِ تعارف نہیں تھے۔ ابتدا میں ابوجہل کے ساتھ ساتھ سیدنا عمرؓ بن الخطاب نے بھی اسلام کی مخالفت پوری شدت کے ساتھ کی۔ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دونوں کے لئے نبی اکرم ﷺ نے دعا کی۔ سیدنا عمرؓ بن الخطاب کے حق میں دعا قبول ہوگئی۔ لیکن ابوجہل کفر وشرک کی حالت میں غزوہ بدر میں ہلاک ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آبا واجداد میں عقیدۂ توحید کسی نہ کسی صورت میں جلوہ گر رہا: ایسی عدیم المثال اور صاحبِ تقویٰ وتوکل ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں ؎

عمر ہا در کعبہ و بُت خانہ می نالد حیات
تاز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

صاحبِ فضل وکمال اور جلال وجمال بھی، صاحب ثروت بھی، اور صاحب علم ودانش بھی۔ آج یہ عظیم انسان اپنے محبوب کے قدموں اور صدیقِ اکبرؓ کے پہلو میں محوِ استراحت ہے۔ زندگی بھر تو ساتھ تھا ہی، لیکن مر کر بھی ساتھ نہ چھوٹا۔

یہ وہی عمرؓ بن خطاب ہیں جو ایام کفر میں تلوار سونتے ہوئے، مجسمۂ غیظ وغضب بنے مکہ کی گلیوں میں تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اور جذبات وانتقام کی رو میں بہتے ہوئے ابن ارقمؓ کے گھر کا رخ کیے ہوئے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ وہاں درسِ توحید کے جام تشنہ لبوں کو پلا رہے ہیں، یہ ارادہ لئے کہ جاتے ہی (خاکم بدہن) سر قلم کر دوں گا۔ اوپر آسمانوں پر قدرت خندہ زن ہے۔ سیدنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاروق اعظم کی خوش قسمتی سے راستہ میں ابونعیم مل جاتے ہیں۔ تیور دیکھتے ہی بولے ''پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو، تمہاری بہن اور بہنوئی بھی مذہب آباء کے منکر ہو گئے ہیں۔'' یہ آگ بگولہ ہو کر گھر واپس آئے بہن کو پیٹا، بہنوئی کو برا بھلا کہا اور انجامِ کار مشرف بہ اسلام ہوئے۔

حضرت عمرؓ بن خطاب کے جلالت و دبدبہ کا یہ عالم کہ اسی روز نبی اکرم ﷺ سے التجا کی آج نماز چھپ کر نہیں بلکہ سرِ عام اور ڈنکے کی چوٹ بیت اللہ میں پڑھی جائے گی۔ چنانچہ بہانگِ دہل نماز بیت اللہ شریف میں ادا کی گئی۔ سہمی ہوئی فضا نعرۂ توحید و تکبیر سے گونج اٹھی۔ مکہ کے کوچہ و بازار میں مذہب حق کی دھوم مچی۔ کفارِ مکہ نے کانوں میں سرگوشیاں شروع کر دیں کہ لو عمرؓ بھی گیا۔ حضور ﷺ پرنور کی دعاؤں کا حاصل، عمرؓ بن خطاب کی صورت میں جلوہ گر ہوا۔

اور پھر ایسا وقت بھی آیا کہ یہ مقدس وجود پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے اکثر دربار میں آتے، مسجد نبوی میں ایک چٹائی پر بیٹھتے۔ یہی اس کا دربار تھا اور یہی پھٹی پرانی چٹائی اس کا پایہ تخت۔ آسمانی صداقتوں کا ظہور کئی بار اس کے مبارک عہد میں بھی ہوا۔ عظیم فاتح ''فاروق اعظم'' سادگی کا پیکر، عدل و انصاف کا خوگر، مشہور صحابی اور نامور راویٔ حدیث ''عبداللہ'' کے والدِ بزرگوار قیصر و کسریٰ، جس کی ہیبتوں اور لشکر کشائیوں سے کانپ اٹھے۔ وہی کسریٰ جس نے نشۂ غرور میں نامۂ رسول مقبول ﷺ کو چاک چاک کیا تھا۔ اس کی عظیم سلطنت بھی سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہدِ مبارک میں ہی چاک چاک ہوئی۔

''ہم سلام کہتے ہیں اے خلیفۃ المومنین اور اللہ رب العزت سے ایک بار پھر مغفرت طلب کرتے ہیں آپ کے لئے اور درجات کی بلندی بھی۔'' یہ دعا مانگی گئی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ (مشکوٰۃ)

''تم پر سلام اے گھر والو مومنوں اور مسلمانوں میں سے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم جلد ملنے والے ہیں۔ ہم مانگتے ہیں اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت''

سیدنا عمرؓ بن الخطاب کے مرقدِ اطہر پر سلام و مغفرت کے بعد ہم دونوں بابِ جبریل پر آئے۔ اسی درِ رحمت سے گزر کر روح القدس حجرۂ رسول ﷺ میں ضوفگن اور نور افشاں ہو کر وحی و تنزیل کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ ہجوم کے دھکے کھاتے رہے اور سجدہ ریز بھی ہوتے رہے۔ یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو نفل نماز پڑھنے کے بعد قبلہ رو ہو کر ایک بار پھر طلب وسوال کا سلسلہ دراز ہوا اور جب تک دم میں دم اور رگوں میں خون گردش کناں ہے ہم فقیر فقیری کشکول لئے ، اس کے دربار میں ، آخرت کی بھلائی کی بھیک ، علم ودانش کی خیرات ، رزقِ حلال کی کشائش ، صحت وتندرستی کی نعمتیں ، والدین کی بخشش ، بہن بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے التجائیں ، بچوں کی دینداری وصالحیت سے لبریز زندگی اور باغِ بہشت کی سدا بہار بہاریں ، اور پھر ان دائمی بہاروں میں اپنے پروردگار کے نظاروں کی جھلک میں محو ہو کر کسی شاعر کی زبانی ہماری کیفیت کچھ یوں ہو جائے : ؎

رُخ کشودند و لب ہرزہ سرایم بستند
دل ربودند و دو چشم نگر انم دادند

گداوصدا کے بعد ہم روضۂ انور سے نہایت حزم واحتیاط سے اور آہستہ چلتے ہوئے اور زبان کج ادا پر خاموشی وسکوت کے پہرے بٹھا کر آگے بڑھتے رہے ۔ اس مقدس مقام پر تھوڑی سی لغزش بھی دائمی رسوائیوں کا باعث اور تمام نیک اعمال کی تباہی کا موجب بن سکتی ہے ۔

اس مرقدِ اقدس اور روضۂ اطہر میں وہ رفیع الشان اور مقدس رسول ﷺ آسودۂ راحت ہیں کہ جن کی آواز سے اپنی آواز کو اونچا کرنا بھی توہین رسول ہے اور یہ مقدس آواز ''قَالَ قَالَ'' کی دلنواز صداؤں میں آج بھی دنیا کے کونے کونے میں گونج رہی ہے اور قیامت تک اسی طرح ان پاک فضاؤں میں اپنا رس گھولتی رہے گی ۔ حدیثِ رسول خیر الانام کے ہوتے ہوئے اپنی رائے اور قیاس پر ڈٹے رہنا اپنی آواز کو ''مخبرِ صادق ﷺ'' کی آواز سے اونچا کرنا نہیں ہے تو پھر کیا ہے ؟ کسی نے کیا خوب کہا ہے '' کہ قرآن اگر پھول ہے تو حدیث اس کی خوشبو ، قرآن اگر ہیرا ہے تو حدیث اس کی چمک قرآن اگر چاند ہے تو حدیث اس کی چاندنی '' قرآن وسنت لازم وملزوم ہیں ، ایک اگر ''وحی متلو'' ہے تو دوسری یعنی حدیث ''وحی غیر متلو'' ۔

'' رحمت اللعالمین '' کی ایک نمایاں صفت فرقان حمید میں یہ بھی ہے کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ '' اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے ۔ '' کتاب وسنت کے چشمۂ صافی کے ہوتے ہوئے ، قیاس ورائے اور بدعت وضلالت میں الجھ جانا اپنے اعمال کو برباد کرنا نہیں تو پھر اور کیا ہے ؟ قولِ رسول ﷺ کے ساتھ اگر قولِ امتی باہم دست وگریباں ہو جائے تو پھر توہینِ رسول ﷺ نہ ہوئی تو کیا ہوئی ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روضہ رسول ﷺ پر ایسے مست بھی دیکھے جو آداب و احتیاط کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور اپنی لگن میں مگن ہو کر بدعت و ضلالت کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور بعض عقل کے اندھے تو استغاثہ و استمداد کے لئے باقاعدہ لکھی ہوئی پرچیاں جالی مبارک کے جھرنوں کے ذریعے اندر پھینکتے ہیں۔ اب تو ماشاءاللہ جالیوں کے آگے دیوار کھڑی کر دی گئی ہے تاکہ جالی تک کوئی نہ پہنچ سکے۔ جالی سے کوئی بھی زائران پرچیوں کو دیکھ سکتا ہے۔ استغاثہ اور استمداد کے لئے جگہ جگہ پرچیاں ڈالنا، ہر در و دیوار کو چومنا۔ کتاب و سنت کے خلاف یہ ساری بدعات اور شرکیہ افعال عموماً پاکستانی اور ہندوستانی حجاج زیادہ کرتے ہیں۔ اور کچھ کچھ ایرانی اور ترکی حجاج بھی۔ پچھلی صدی کے عظیم مفکر اور حکیم الامت علامہ مشرق نے کتاب و سنت کے چشمۂ صافی تک پہنچنے کے لئے کیسے تیکھے اور حکیمانہ انداز میں امت کو نصیحت کی ہے:

به مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف کرے، اندھی عقیدت اور غلو فی الدین سے بچائے۔ آمین!

''کاروانِ شوق'' ریاض الجنہ میں

اب ہم ریاض الجنہ میں ہیں جس کے بارے میں ارشاد رسول ﷺ یہ ہے کہ ''میرے گھر اور منبر کے درمیان یہ قطعہ زمین جنت کے باغوں میں سے ہے۔'' بلاشبہ یہ ٹکڑا اللہ کی رحمتوں کی کیاری اور اس کی برکتوں کی پھلواری ہے۔ یہاں نمازِ نفل پڑھنے والے جذبۂ شوق لئے دھڑا دھڑ آ رہے ہیں اور اپنے پروردگار کے حضور اپنے پیارے نبی ﷺ کی یاد میں سجدہ ریز ہو رہے ہیں۔ کثرت ہجوم کے باعث یہاں رکوع و سجود میں بھی خاصی دقت پیش آتی ہے۔ بہرحال اخلاص و نیاز اور عبودیت و نیازمندی کا لامتناہی سلسلہ چلتا ہی رہتا ہے۔ ہم ایسے ناتواں تو یہاں نفل پڑھ کر ہی باغ باغ ہو جاتے ہیں۔ باجماعت نماز تو اس گوشۂ فردوس میں صبر و ہمت والے ہی ادا کرتے ہیں۔ صرف وہی جو تن و جسم کی ضرورتوں کو تیاگ کر بارگاہِ یزداں میں دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اعتکاف و مراقبہ اور سلوک و معرفت کی یہ راہِ وفا کٹھن بھی ہے اور دشوار بھی۔ ہم دنیاداروں سے یہ نہ ہو سکا کہ ضروریاتِ بدن اور حاجات کے تقاضوں نے مہلت نہ دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد نبوی کا جمال وجلال

بیت اللہ اگر رب ذوالجلال کی عظمت وجلالت، ہیبت وسطوت اور شان وشوکت کا مظہر ہے تو مسجد نبوی اس کی رحمانیت ورحیمیت اور قدوسیت وربوبیت کی جمال آرا، ظاہری شکل وصورت بھی ایسی کہ دنیائے فن وتعمیر میں اپنی مثال آپ، فنی ندرتوں، تعمیری کاوشوں اور لازوال قدامتوں کا حسین امتزاج، وقت کا ہر خلیفہ اور سلطان اس کے نقش ونگار اور وضع قطع میں رنگ بھر کر اپنی حسرتوں کی تکمیل کرتا رہا۔ محبت وعقیدت اور خلوص ونیاز کی یہ گلکاریاں ہر ہر درودیوار سے ہویدا ہیں۔ بیل بوٹوں کی رنگ آمیزیاں اتنی جاذبِ نظر اور دلکش کہ ہر زائر کی آنکھ ٹکٹکی باندھے محوِ حیرت ہے۔ اعلیٰ پچی کاریوں اور رنگا رنگ صنعت کاریوں اور خط گذاریوں کی قوس قزح دیکھنی ہو تو مسجد نبوی کے درودیوار دیکھو۔ خطاطی کے نادر نمونے، نیز مسجدِ نبوی میں نادرونایاب اور انتہائی قیمتی پتھر استعمال کئے گئے ہیں۔ سنگ مرمر، سنگ سیاہ اور سنگ سبز نہ معلوم کس کس پہاڑ سے تراشے گئے۔ اور ان پتھروں کے نصیب میں مسجد نبوی میں نصب ہونا تھا، کس کس اللہ والے نے ان پر جبیں سائی کی۔ اور قیامت تک مسجد نبوی کے فرش پر جبیں سائی ہوتی رہے گی۔ مسجد نبوی میں ہر سال، ہر ماہ، ہر دن نت نئے اضافے ہوتے رہتے ہیں۔ توسیع واضافہ ایک ناگزیر عمل ہے۔ حرم نبوی کے گردا گرد تمام پرانے مکانات سعودی حکومت نے قابضین سے خرید کر حرم کی توسیع کر دی ہے۔ اس وقت مسجد نبوی بلحاظ رقبہ بھی دنیا کی تمام مسجدوں سے بڑی شمار ہوتی ہے۔ تہذیب، نفاست اور تعمیر وصنعت کا یہ مرقع دن بدن نکھرتا ہی چلا جائے گا۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں حجرۂ رسول ﷺ کے متصل کشادہ زمین پر کھجور کی چھت والی یہ جامع نبوی آج فنِ تعمیر کے لحاظ سے یگانۂ روزگار ہے۔ مسجد نبوی کی وسعتوں کے باوجود انسانوں کا ہر دم اور ہر گھڑی اُمڈتا ہوا ہجوم نماز کے لئے ہر اس شارع پر صفیں باندھ لیتا ہے جو حرم نبوی سے متصل ہو۔ مسجد سے کہیں زیادہ نمازی سڑکوں پر، گلیوں میں اور ہوٹلوں کی چھتوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جبیں سائی کے مزے لوٹتے ہیں۔ بیت اللہ شریف کی طرح کبوتر یہاں بھی ڈیرہ جمائے ہوئے ہیں۔ گنبدِ خضرا کے اوپر، دائیں بائیں، میناروں پر، صحنِ حرم میں اڑ اڑ کر بیٹھتے اور گھڑی دو گھڑی بیٹھ کر پھر محوِ پرواز ہو جاتے ہیں۔ اصحابِ صفہ تو اللہ کو پیارے ہو کر خلد نشیں ہو گئے لیکن ان مرغانِ خدا نے بھی خلوص و پیار اور مہر و وفا کی حد کر دی کہ ہمیشہ کے لئے اس فضائے نور میں آباد ہو کر رہ گئے۔ نہ جانے ان میں کتنے ہیں جو اسلاف کے ہاتھوں دانہ کھانے والوں کی ذریت ہیں۔

حضور پر نور ﷺ کا اولین منبر بھی دیکھا جس پر ''ستونِ حنانہ'' کے سہارے کھڑے ہو کر رشد و ہدایت کے موتی لٹاتے، حق و صداقت کی تلقین کرتے، نورِ معرفت اور توحید والوہیت کا درس لازوال دیتے، صبر و شکر اور توکل و قناعت کے انداز سکھاتے، تبلیغ و وعظ اور علم و حکمت کی تاکید کرتے، اسرارِ دین اور رموزِ شریعت کی عقدہ کشائی کرتے، جنگوں کی تدبیریں یہیں ہوتیں، تنزیلِ وحی کے جاوداں بیانات صحابہ کرام کے گوش گزار کرتے۔ حضور ﷺ کے فراق میں اسی ''ستونِ حنانہ نے'' غمِ فرقت کے آنسو بہائے تھے۔

اس کے بعد اصحاب صفہ کا چبوترہ بھی دیکھا ، جہاں آج بھی اللہ والے بیٹھے ہوئے سراپا وجد و حال اور دنیا کے بکھیڑوں سے کنارہ کش ہو کر محوِ ذکر و تلاوت ہیں اور اللہ کے مکھڑے کی جھلک کے طالب، جو ان شاء اللہ اہلِ جنت کو نصیب ہو گی۔ یہاں بیٹھ کر تلاوتِ قرآن کا حظ و لطف وہی جانتا ہے جو اس چبوترے پر چند ساعتیں بیٹھا ہو۔ یہ وہی مقدس چبوترہ ہے جس پر عشق بازوں اور اللہ والوں کی جماعت دن رات بیٹھے ہوئے ذکر و مراقبہ میں محو رہتی پھر انہی ''اصحاب صفہ'' کی جمعیت خاطر اور دل جمعی کے لئے رب العرش نے دو بار نبی رحمت ﷺ کو تلقین کی:

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

''اور آپ ان لوگوں کو دور نہ کریں جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام وہ اس کی رضا چاہتے ہیں۔'' (الانعام:۵۲)

مسجد نبوی کا کونہ کونہ اور گوشہ گوشہ ذکر و حمد اور درود و سلام کی تکرار سے گونج رہا ہے۔ قربِ رسول ﷺ میں کہا ہوا سلام و درود اور مسجد نبوی میں مانگی ہوئی رحمتیں جھوم جھوم کر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ثنائے خواجہ ﷺ میں درود و سلام کی ان گنت رحمتیں اپنے پیارے اور مقدس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ پر نچھاور کر رہا ہے۔ فرشتے بھی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ وہ بھی درود و سلام کے ہدیے بارگاہِ رسالت میں پیش کر رہے ہیں اور پوری دنیائے اسلام کے مومنین تو ہر دن نماز میں پانچ مرتبہ جہانوں کے رب سے حضور پرنور ﷺ کی خاطر اپنی جھولیاں پھیلاتے ہیں کہ اے مالک ارض وسماء اپنے پیارے حبیب پر رحمتوں کا مینہ برسا اور برکتوں کے انوار نازل فرما۔ آمین! مسجد نبوی کے ہر ہر حصہ کو جی بھر کر دیکھ لینے اور ہر ہر نقش و نگار کو پوری طرح آنکھوں میں بسا لینے کے بعد ہم دونوں حرم نبوی سے باہر نکلے اور گھر آئے۔

آج 28 دسمبر 74ء ہے سارا دن بار بار گھر آنے اور گھر سے مسجد نبوی تک جانے میں گزر گیا اور ہمیں مدینۃ الرسول ﷺ میں ورود مسعود کے پہلے دن ہی جامع نبوی میں باجماعت نماز پوری پانچ مل گئیں اور پھر یہ سلسلہ ذوق و شوق اور جوش و ولولہ اور خلوص و عمل ۷ جنوری ۷۵ء تک جاری رہا۔ ہر نماز تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کی گئی۔ اپنے مختصر قیام میں جامع نبوی میں چھیالیس نمازیں حصہ نصیب ہوئیں۔ اللہ رب العزت قبول کریں۔ آمین۔ فرمودۂ رسول ﷺ ہے ''میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھ لینے کے بعد جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔'' اور پھر ایک دوسری حدیث میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''یہاں ایک نماز کا اجر و ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔'' بزرگی اور تقدس کے لحاظ سے جامع نبوی اس کائنات رنگ و بو میں دوسرے درجہ پر ہے۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہر رسول ﷺ کے کوچہ و بازار

کسی صاحب دل نے کیا خوب کہا ہے: ع ''کوچۂ جاناں کا ہر ذرہ چراغ طور ہے''۔ مکۃ المکرّمۃ میں سر بفلک اور عظیم الشان عمارات کی جدتوں کا جلال و جمال بھی دیکھا اور شہر رسول میں مکانات کی قدامتوں کا حال بھی حرم نبوی کے اردگرد تقریباً تمام مکانات ماسوائے چند جدید ہوٹلوں کے پرانی وضع لئے ہوئے ہیں۔ مسجد قبا روڈ پر دورویہ جدید طرزِ تعمیر کے دومنزلہ فلیٹ ٹائپ مکان ہیں۔ ورنہ مدینہ قدیم تو بالکل ایسے ہی ہے جیسے پنجاب کا کوئی چھوٹا سا شہر یا بڑا قصبہ۔ در و دیوار کی وہی شکستہ حالی، تنگ گلیاں اور وہی کوچہ و بازار جو اپنی قدامتوں پر آپ شاہد ہیں۔ ہوٹل کو عربی میں فندق کہتے ہیں۔ بڑے بڑے جدید ہوٹلوں کی تعمیر روز افزوں ہے۔ غربت و افلاس کے چنگل سے یہ صابرین و شاکرین تیزی کے ساتھ نکل رہے ہیں۔ مہاجرین و انصار کی یہ اولادیں جو ہر سو چہل پہل میں مصروف نظر آتی ہیں۔ ان کو دیکھ کر دل فرطِ محبت اور عقیدت سے بے اختیار ہو جاتا ہے۔ ان گلیوں میں انہی راہوں سے اور انہی پاک فضاؤں میں حضور نبی اکرم ﷺ کئی بار اپنے جانثاروں کے جھرمٹ میں گزرے ہوں گے۔ ان پاک راہوں میں چلتے وقت عالم تصور میں خیالوں کے گھوڑے ہر طرف جولانیاں کرنے لگ جاتے ہیں۔ انہیں فضاؤں میں کبھی سیدنا بلال ؓ کی اذان کا کڑکا، سوتوں کو بیدار اور بیداروں کو سوئے حرم نبوی حرکت زن کرتا ہو گا۔ اقبالؒ نے مومن کی اذان کی شان میں کیا خوب کہا ہے ؎

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

اسی شہر وفا میں مہاجرین و انصار کی محبت و اخوت کی ایسی درخشندہ مثال قائم ہوئی جو متقدمین اور آنے والی نسلوں کے لئے آج بھی شمع راہ ہے۔ ایثار و قربانی کا یہ عالم اور خلوص و بھائی چارے کا یہ حال کہ رہائشی مکان تو درکنار، انصار میں سے وہ ''عبادالرحمٰن'' جن کے پاس دو بیویاں تھیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بیوی اپنے مہاجر بھائی کو دینے کے لئے اصرار کرتے۔ لیکن مہاجرین نے یہ ایثار قبول نہ کیا۔ ''تاریخ عالم'' ایسی عدیم المثال قربانی کی مثالیں پیش کرنے سے قاصر ہے۔ کاروبار کے لئے مہاجرین بھائیوں کو دولت دی، کھیتی باڑی کے لئے زمین دی، باغات میں شامل کیا۔ کسی قسم کی بھی قربانی ہو، بھرپور مدد کی۔

اہلِ مدینہ آج بھی اسی طرح حلیم الطبع اور نرم خو ہیں۔ سختی اور درشتی ان میں نہیں ہے۔ اسی شہر سے خدائی لشکر اٹھ کر قیصر و کسریٰ کی تباہی و ہلاکت کا موجب اور دم توڑتی ہوئی انسانیت کی حیاتِ تازہ کا سبب بنے! انہی گلیوں اور چوراہوں میں اسلامی لشکر ترتیب دیئے جاتے۔ مہاجرین کے لئے عظیم پناہ گاہ اور اہل اسلام کی اولین اور زبردست چھاؤنی۔ اسی مقدس شہر میں حضور ﷺ اترے، یہیں ڈیرہ جما دیا اور پھر وصال کے بعد یہیں خلد نشین ہوئے۔ انصار کا ساتھ نہیں چھوڑا، رہے نام اللہ کا۔ فتح مکہ کے بعد کچھ انصاریوں کو اندیشہ لاحق ہوا کہ شاید اب ہم فیضانِ نبوت سے محروم ہو جائیں گے، لیکن اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے ان کی وفاؤں کا صلہ یوں دیا کہ دارالہجرت کو ہی اپنا شہر قرار دیا۔

یہ وہی در و دیوار ہیں جن سے آج بھی انصاریوں کی مہمان نوازی، جذبۂ خلوص و پذیرائی، ہمدردی و غم خواری، جانثاری و جاں سپاری، وفا و اخلاص، محبت و اخوت اور حلم و بردباری کی ہر دم تازہ مہک اٹھ رہی ہے۔ اس خطۂ پاک کا ہر ذرہ پاک اور ہر سنگ ریزہ مقدس...... کیا جانیں کتنی باران ذروں اور ان راہوں نے پابوسیٔ رسول ﷺ کا شرف حاصل کیا...... دیارِ حبیب کا چپہ چپہ پلکوں کے بل چلنے کے قابل......! یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدس شہر کا سارا کاروبار سمٹ کر حرم نبوی کے زیر سایہ جاری ہو گیا ہے۔ بڑے بڑے ہوٹل اور اہم کاروباری منڈیاں، اہم تجارتی دفاتر اور مراکز حرم نبوی کے پاس پاس ہیں۔ پرانے گھروں میں آج بھی بھیڑ بکریاں نظر آتی ہیں۔ یہ لوگ بکری کا دودھ بیچتے بھی ہیں۔

مدینہ شریف کی زمین زرعی ہے اور کھیتی باڑی ہوتی ہے۔ مکہ شریف کی طرح یہاں کی زمین پتھریلی اور چٹیل نہیں۔ کھجوروں کے باغات ہیں۔ یہاں کی کھجوریں اپنی شیرینی اور لذت کے لحاظ سے منفرد ہیں۔ ہر سال لاکھوں زائرین حج و عمرہ کو آتے ہیں۔ وہ تقریباً سب سوغات کے طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے وطن میں کھجور ضرور لاتے ہیں۔ مدینہ شریف کے کوچہ و بازار میں ہر وقت چہل پہل اور گہما گہمی رہتی ہے۔ یہاں کے تاجروں کی چاندی ہے۔ تاجر پیشہ لوگ خوب دولت کماتے ہیں، سارا سال ان کا کاروبار عروج پر رہتا ہے اور اللہ کا فضل اتنا ہے کہ ان کے ہاں کبھی مندا نہیں ہوتا۔

مشہور ہے امام مالکؒ روضۂ اطہر ﷺ کے پاس بیٹھ کر حدیث کا درس دیتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا میں ہر شخص کی بات رد کی جاسکتی ہے ماسوائے اس صاحب قبر کے......! مدینۃ الرسول کے احترام کا یہ حال تھا کہ کبھی اس شہر کی گلیوں میں سواری پر نہیں بیٹھتے تھے۔ رفع حاجت کے لیے حرم کی حدود سے باہر جاتے تھے۔ مدینۃ الرسول سے محبت کا یہ عالم تھا کہ سوائے حج کے سفر کے کبھی مدینہ شریف سے باہر نہیں گئے۔ مسجد نبوی کے احترام کو ملحوظ رکھتے۔ ایک روز دورانِ مناظرہ خلیفۂ وقت کو ڈانٹ دیا کہ مسجد میں آہستہ بولو۔

آج 31 دسمبر 74ء ہے، سال عیسوی کا آخری دن۔ رحمتوں کا سال، برکتوں کا زمانہ...... پل بھر میں گزر گیا: ؎

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اسی سال صفوان پیدا ہوا، عمرہ بھی نصیب ہوا، روضۂ اطہر پر حاضری بھی دی اور ایک رات عالم خواب میں زیارت رسول ﷺ بھی۔ پھر زندگی میں سب سے بڑی سعادت، مالی اور بدنی عبادت یعنی حج بھی بخت آوری کا باعث بنا اور اسی سال کے آخر میں ایک بار پھر مدینۃ الرسول ﷺ میں قیام کا شرف، مسجد نبوی میں نمازوں کی معراج اور درود و سلام کی سوغاتیں پیش کرنے کی نیک اور مبارک ساعتیں میسر آئیں۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کاروانِ شوق" جنت البقیع میں

آج ساتھیوں نے زیارات مدینہ شریف کی خواہش کا اظہار کیا، نمازوں کی قضا کے پیش نظر زیارتوں کے لیے بہترین وقت صبح کی نماز سے لے کر ظہر کی نماز تک ہے اور ظہر کی نماز بہر حال مسجد نبوی میں پڑھنی چاہیے۔ ناشتہ اور دیگر حوائج ضروریہ سے فراغت کے بعد ہم ٹیکسی سٹینڈ پر آئے۔ یہ اڈہ ٹیکسی جنت البقیع کے قبرستان کے بالکل قریب ہے۔ یہاں رائے بدلی کہ دیگر زیارتوں سے پہلے کیوں نہ یہ عظیم اور مبارک قبرستان دیکھا جائے، رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ہم سب قبرستان کے صدر دروازے کی طرف بڑھے۔ عورتوں کو قبرستان میں قطعی نہیں جانے دیتے اور اس روک و ممانعت میں سراسر حکمت و دانائی اور فائدے ہی فائدے ہیں۔ ورنہ یہ حوازادیاں، قبرستانوں میں جا کر شرک و بدعت اور توہم پرستی کی ایسی ایسی عجوبۂ روزگار اختراعیں نکال لیتی ہیں کہ موجد شر و فتنہ یعنی "ابلیس" بھی کان پکڑ لیتے ہیں لہٰذا ہم نے عورتوں کو دروازے کے قریب قبرستان کی دیوار کے زیر سایہ چھوڑا اور تلقین کی کہ آپ باہر سے ہی سلام کہہ سکتی ہیں اور دعائے مغفرت مانگ سکتی ہیں۔ دعا یوں پڑھنی اور ایسے مانگنی ہے جو حضور پر نور ﷺ خود جنت البقیع میں آکر مانگا کرتے تھے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَ اَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُّؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ،

"اللہ کا سلام ہو تم پر، اس بستی کی جماعت مومنین اور کل قیامت کو وعدہ کے مطابق تمہیں تمہارے نیک عملوں کے پورے اجر ملیں گے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ بخش دے اہل بقیع غرقد والوں کو۔"

اس تاکید اور نصیحت کے بعد کاروانِ شوق صدر دروازے سے ہوتا ہوا قبرستان کی حدود میں داخل ہو گیا۔ شہر خموشاں پر نگاہ پڑتے ہی زندگی کی بے ثباتی اور کارکنانِ قضا و قدر کی یورشوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احساس جاگزیں ہوا اور موت وفنا کا خوف یکدم قلب وذہن پر چھا گیا۔

دنیا کے اس مقدس ترین قبرستان میں چوب وسنگ اور گنبد ومحراب کی صنعت کاریاں اور خیالوں کے تاج محل تو نہیں ہیں لیکن پوری انسانیت کا نچوڑ، ساری کائنات کا حاصل، ساری مخلوق کا خلاصہ اور شناسانِ خدا ورسول ﷺ زیر خاک ہو کر خلد نشین ہو گئے ہیں۔ صدق وصفا اور اخلاص ونیاز کا ایسا خزینہ کہاں؟ اور کس خاک میں ہو گا؟ اللہ والوں کے مدفن، ستاروں کے مخزن، جانثاروں کے روضے، ان میں بنات مطاہرات بھی اور ازواجِ طیبات بھی، عم رسول ﷺ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی اور ائمہ عظام اہل بیت بھی اور ابن رسول ﷺ بھی، سیدۃ النساء اور خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا، عاشقانِ حدیث بھی اور وقت کے عظیم اور یگانۂ روزگار فقیہہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود بھی، امام مظلوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان بھی، انہی اللہ والوں کی قربتوں سے تھوڑا آگے امام مالک کا مرقد عین اپنے استادِ مکرم سیدنا حضرت نافع رحمہ اللہ کے قریب، فاتح ایران سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بن وقاص بھی۔ یہیں کہیں آسودۂ راحت ہیں اور جلیل القدر صحابیٔ رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ بھی۔ انہی یارانِ محفل میں محفل آراء ہیں۔ آسمانِ علم وادب کے یہ درخشندہ ستارے زندگی میں بھی اپنے ماہتاب ﷺ کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں گردش کناں رہے اور آج مر کر بھی گنبد خضرا کے پہلو میں پڑے ہیں۔ سبحان اللہ! مؤرخین کے عام اندازے کے مطابق اس خطہ پاک میں دس ہزار صحابہ وتابعین مدفون ہیں۔ سب کو سلام کہا ان کے لیے اللہ سے مغفرتیں اور درجات کی بلندی طلب کی۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کاروانِ شوق'' میدانِ احد میں

مدینۃ الرسول کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں گریہ کناں رقت خیزیوں کے بعد جو آنسو بچ گئے تھے ان کو سمیٹا، ٹیکسی لی اور جبل احد کو سدھارے۔ مقدس پہاڑ، خونِ شہیداں سے رنگین میدان اور تاریخ اسلام کی اہم رزمگاہ ٹیکسی تھوڑی دیر میں لے آئی۔ ہم اترے جدال وقتال کے لیے نہیں بلکہ میدانِ احد کی فقط زیارت کے لیے، جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کی دید و زیارت' زہے نصیب اللہ اکبر! جبل احد کے دامن میں قدم رکھتے ہی خون جوش میں آجاتا ہے اور نگاہیں عالم تصور میں ان ناپاک اور ظالم ہاتھوں کے کھوج میں لگ جاتی ہیں جو رحمۃ للعالمین پر دراز ہوئے اور پھر ان تیرہ بختوں کے ملعون ہاتھوں کی وحشت ناکیاں یہاں تک بڑھیں کہ موتیوں ایسے تابدار دندانِ مبارک شہید کر دیئے گئے۔ پھر سرورِ رسولاں ﷺ کی مبارک اور نورانی پیشانی اور بازوؤں پر پتھروں سے چرکے لگائے گئے۔ حق و باطل کی اس دوسری بڑی پیکار میں عم رسول ﷺ سیدنا حمزہؓ، شیر خدا کے قلب وجگر چبائے گئے۔ کفار کی درندگی اپنی انتہا پر اور وحشت و شقاوت اپنے شباب پر، اس دامنِ کوہ میں آئی تھی۔

دشمنانِ اسلام شکست بدر کی ندامتیں اور خجالتیں مٹانے آئے ہیں۔ کینہ وانتقام کی آگ میں بجھے ہوئے تیروں سے آراستہ اور دشمنی ونفرت کے زہر میں نہائی ہوئی شمشیر وسناں سے پیراستہ ہو کر حامیان اسلام اور اسلام کو صفحۂ ہستی سے نیست ونابود کرنے آئے ہیں۔ قدرت خدا اور مشیت یزداں محو تماشا ہے اور کفار کی یلغار اور ظالموں کی چیرہ دستیوں پر خندہ زن۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

انہیں کیا خبر کہ نخل اسلام کی آبیاری کے لیے ان کشتگانِ راہِ حق کا خون رنگ لائے گا اور شجر اسلام شیطانی یورشوں اور طاغوتی سازشوں کے اٹھائے ہوئے ہر طوفان کا مقابلہ کرتے ہوئے پھلتا، پھیلتا اور پھولتا رہے گا اور کفر و باطل مٹنے کے لیے ہے اور آخر مٹ جائے گا۔ حق و باطل کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رن میں ستر انتہائی جلیل القدر صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔ بظاہر فتح و شکست کا ٹھیک فیصلہ تو نہ ہو سکا لیکن ظالموں کے منحوس قدم اور ناپاک سائے شہر رسول ﷺ میں نہ پڑ سکے۔

اسی میدان میں چشم تصور نے حضرت صدیقہؓ بنت صدیقؓ کو مشکیزہ اٹھائے ہوئے ادھر ادھر بھاگتے اور زخمیوں کو پانی پلاتے ہوئے اور مجاہدین اسلام کے زخموں پر پٹیاں باندھتے ہوئے بھی دیکھا اور یہیں اسی فضائے رست خیز اور ہنگامۂ ماضی میں نبی رحمت کی نور افشاں پیشانی سے خون افشانی کی کثرت نے بنت رسول ﷺ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کو پریشان کر دیا ہے۔ سیدۃ النساء بار بار چٹائی جلا کر زخم میں راکھ بھرتی ہیں۔

اسی میدانِ کارزار میں یہ غلط افواہ بھی پھیلائی گئی کہ (خاکم بدہن) اللہ کے رسول تو شہید ہوئے۔ اب لڑنے سے کیا حاصل؟ اور اسی فضائے خون آشام میں جانثاروں کا یہ نعرۂ حق بھی گونجا کہ وہ نہیں تو اب زندگی بے کیف ہوئی۔ جینے میں کیا مزا لڑو اور موت کی راہِ مستقیم اختیار کرو جو سیدھی جنت کو جاتی ہے۔ خونِ شہیداں نے اس میدان کی یاد کو لازوال بنا دیا ہے۔ مجاہدین اسلام نے اپنی لاشوں کے پشتوں سے کفر کے زبردست سیلاب کو روک لیا اور اس معرکہ کے بعد مکہ والوں کی کمرِ ہمت ہمیشہ کے لیے ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد وہ کہیں بھی جم کر نہ ٹھہر سکے اور نہ کسی نظم و ضبط کے ساتھ دوبارہ معرکہ آراہی ہو سکے۔ شہدائے احد کو سلام کے بعد مغفرت کی دعائیں پورے جذب و خلوص اور محویت کے عالم میں مانگی گئیں اور آنکھیں بہت دیر تک اشک افشانی میں مصروف رہیں۔ اے اللہ تمام شہدائے اسلام پر اپنی خاص رحمتیں نازل فرما۔ آمین!

تاریخ اسلام میں ان شہیدوں کے نام باقاعدہ طور پر محفوظ ہیں۔ مدینہ شریف کی زیارتوں میں میدانِ احد کی خاص اہمیت ہے۔ ان شہدا کی تدفین بھی اکٹھے ہی کی گئی۔ سب سے دردناک منظر سیدنا حمزہؓ کی شہادت پیش کر رہی تھی۔ جب سیدنا حمزہؓ کی بہن حضرت صفیہؓ بھائی کی لاش مبارک کو دیکھنے کے لیے جا رہی تھیں حضور ﷺ نے اپنی پھوپھی صفیہؓ کو روکا تو حضرت صفیہؓ نے حضور ﷺ کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ صبر کا مظاہرہ کریں گی اور جزع فزع نہیں کریں گی۔ لہٰذا ان کو لاش مبارک دیکھنے کی حضور ﷺ نے اجازت دے دی۔ انہوں نے اپنے بڑے بھائی کی لاش کے رُوح فرسا منظر کو بڑے ضبط و تحمل اور صبر کے ساتھ دیکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''دید و نظارہ کے پیاسے'' سیدنا عثمانؓ ذوالنورین کے کنویں پر

جبل احد کی زیارت کے بعد ٹیکسی سیدھی سیدنا عثمان غنیؓ کے کنویں پر آئی۔ یہ انتہائی گہرا اور تاریخی کنواں اب آباد نہیں لیکن اس کے قرب و جوار میں اب بھی سبزہ و شادابی کے دلکش مناظر آنے والوں کی نگاہوں کا مرکز بنے رہتے ہیں۔ یہ وہی کنواں ہے جو کبھی یہودیوں کی ملکیت تھا اور میٹھے پانی کے ذخائر سے لبالب مسلمانوں کی غربت وافلاس اور تنگ دستی کا یہ حال کہ پینے کے لیے وافر میٹھا پانی تک میسر نہ تھا۔ سیدنا عثمان غنیؓ کی دولت ہر آڑے وقت اور کٹھن گھڑی میں ملت بیضاء کے کام آئی۔ مسجد نبوی کی تعمیر و توسیع میں بھی آپ نے حصہ لیا اور پھر تاریخ اسلام میں ایک برا وقت ایسا بھی آیا جب باغیوں اور شر پسندوں نے امام مظلوم کو اپنے ہی گھر کی چار دیواری میں محصور کر دیا اور مسجد نبوی میں نماز کی بندش کے ساتھ اس کنویں کا شیریں پانی بھی بند کر دیا گیا۔ اللہ! اللہ! سیدنا عثمان غنیؓ نے اظہارِ حق کے لیے کہا تھا کہ ''مجھے اس مسجد میں نماز سے روکا گیا جس کی زمین کی قیمت اور تعمیر و توسیع کے تمام اخراجات میں نے برداشت کیے۔ اس کنویں کا پانی بند کیا گیا۔ جو میں نے یہودیوں سے خریدا تھا تا کہ انصار و مہاجرین کو پانی کے لیے یہودیوں کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔'' ظالم بے رحم اور سنگدل بلوائیوں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا۔ وفادار، صالحہ اور عفیفہ سیدہ نائیلہؓ سید عثمانؓ کو بچاتے ہوئے ان ستمگیروں کی تلوار کا وار اپنے ہاتھ پر روکا اور ہاتھ مبارک کی انگلیاں شہید کروالیں۔ وفاداری جرأت و شجاعت و قربانی کی یہ چٹان جذبۂ خلوص اور ایثار کا یہ پیکر تاریخ اسلام میں اپنا نام سنہرے حروف میں رقم کر گئیں۔ اللہ تعالیٰ ان شہدائے کرام کے درجات بلند کرے۔ آمین!

اگر چہ اب یہ کنواں ویران ہے لیکن اس کی سنہری یادیں تاریخِ اسلام میں ہمیشہ زندہ اور محفوظ رہیں گی۔ ایثار و قربانی کا یہ عظیم الشان جذبۂ خلوص و ایمان کی انمٹ یادگار ہے۔ آج یہ کنواں اُجڑ چکا ہے (اب سنا ہے کہ جامع نبوی کی توسیع میں آ گیا ہے) اس کنویں کی برکت یہ دیکھی کہ اس کے اردگرد کافی دور تک کھجوروں کے باغات اور حدنگاہ تک سبزہ ہی سبزہ نظر آتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کاروانِ شوق'' میدانِ خندق میں

اب ہمیں ٹیکسی والا جو موحد بھی ہے زیارت بھی کرواتا ہے اور تاریخی جگہ کا تعارف اور تمام معلومات مہیا کرتا ہے۔ ہمارا ٹیکسی والا مزدور خوش قسمتی سے مدینہ یونیورسٹی کا طالب علم بھی تھا۔ اس تاریخی مقام پر لے آیا جہاں کفار کی یلغار سے مدینہ اور اہل مدینہ کو محفوظ رکھنے کے لیے حضرت سلمان فارسیؓ کی تجویز پر ایک بہت بڑی اور گہری خندق کھودی گئی تھی اور خندق کی کھدائی میں تاجدار نبوت خود بھی تیشہ کناں رہے۔ اسی خندق کی کھدائی میں امیر لشکر ﷺ نے بھوک کی شدت کو کم کرنے کے لیے شکم مبارک پر دو پتھر باندھ رکھے تھے۔ جب ساتھیوں نے بھوک کا رونا رویا تو امیر کارواں اور سپہ سالارِ اعظم نے اپنا دامن اٹھایا اور یہ نظارۂ صبر و شکر یارانِ لشکر کو دکھایا۔ انجام کار فتح حق کی ہوئی اور اسی فتح کی یاد میں یہاں مسجد فتح تعمیر ہوئی اور پھر سب اللہ والے اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوئے۔ اس میدان میں کل پانچ مسجدیں ہیں جو نشیب و فراز میں واقع ہیں۔ خندق تو اب یہاں نظر نہیں آتی۔ اس جنگ خندق کے بعد مشرکینِ مکہ کی کمر فی الحقیقت ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد وہ اکٹھے ہو کر کبھی مسلمانوں کے مقابل نہ آسکے۔ یہاں ہم نے تحیۃ المسجد کے دو نفل ہر مسجد میں ادا کیے۔

''کاروانِ شوق'' مسجدِ قبلتین میں

مقام خندق کی زیارت کے بعد مسجد قبلتین دیکھی۔ یہ وہی تاریخی اور مقدس مسجد ہے جس میں دورانِ نماز تحویل قبلہ کا حکم ربانی ہوا تھا۔ مقدس رسول ﷺ کا بے قرار ہو کر بار بار عرش کو دیکھنا رب العرش العظیم کو بھا گیا اور اپنے پیارے رسول ﷺ کی دلی منشا جان کر اللہ رب العزت نے بیت اللہ کو ہی قبلہ قرار دے دیا۔ نماز کی پہلی دو رکعتیں تو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی گئیں اور بقیہ دو رکعتیں بیت الحرام کی طرف۔ چونکہ اس مبارک مسجد میں دونوں قبلوں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھی گئی اس لیے اس مقدس مسجد کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔ یعنی دو قبلوں والی۔ یہاں بھی ہم نے مسجد میں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد کے دو نفل ادا کیے۔ دونوں محرابوں کے نشان بھی دیکھے۔ دوگانہ کے بعد دعائیں مانگی گئیں اور پھر اللہ کا فضل طلب کرتے ہوئے ہم باہر آگئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کاروانِ شوق'' مسجدِ قبا میں

حضور نبی اکرم ﷺ نے ہجرت کے بعد اور مدینہ شریف میں ورودِ مسعود سے پہلے شہر سے دو میل کے فاصلے پر سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی۔ تاریخ اسلام میں اس مسجد کو مسجد قبا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ! مقام نبوت کی یہ رفعت وشان کہ ہجرت کے بعد اور عین غریب الوطنی میں اللہ کے برگزیدہ رسول کو جو فکر سب سے پہلے دامن گیر ہوئی وہ خانۂ خدا کی تعمیر و بنا ہی تھی۔ اخلاص و نیاز اور زہد وتقویٰ کی انہی کیفیات کو خدائے عزوجل نے اپنی آخری اور حکمتوں بھری نورانی کتاب میں یوں بیان فرمایا ہے:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ (التوبہ:۱۰۸)

''البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد رکھی گئی ہے تقویٰ پر اول روز سے۔''

اس بابرکت اور عظیم الشان مسجد میں تقریباً ہر وقت بھیڑ لگی رہتی ہے۔ فرمان رسول ﷺ کے مطابق اس مسجد میں دو رکعت نماز نفل کا اجر وثواب عمرہ کے برابر ہے اور یہ مبارک حدیث آج بھی مسجد میں عین محراب کے اوپر ایک کتبہ پر لکھی ہوئی آویزاں ہے۔ وحی وتنزیل کے لیے حضرت جبریلؑ کی منزل یہی عظیم مسجد تھی۔ زندگی بھر سرورِ رسولاں کا یہ معمول رہا کہ آپ ﷺ یوم السبت یعنی ہفتہ کے روز دو رکعت نماز نفل پڑھنے کے لیے اس مسجد میں ضرور جایا کرتے تھے۔ اس مسجد کی زیارت کے لیے بہترین وقت فجر کی نماز کے بعد کا ہے۔ پیدل بھی آسانی کے ساتھ جایا جا سکتا ہے کچھ زیادہ دور نہیں اور ہر وقت تیار ٹیکسیاں بھی مل جاتی ہیں جو آنے جانے کا ایک ریال لیتے ہیں۔

یہ دعا پڑھتے ہوئے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔'' (آمین) مسجد میں داخل ہوئے اور پھر پورے جذب وشوق کے عالم میں دو نفل پڑھے۔ نفلوں کے بعد بارگاہِ لم یزل میں التجائیں بھی کیں۔ ان مذکورہ بالا مساجد کے علاوہ بھی کئی تاریخی مساجد ہیں مثلاً مسجد غمامہ، مسجد سیدنا علیؓ، مسجد سیدنا ابوبکرؓ، مسجد سیدنا عثمانؓ اور مسجد سیدنا عمرؓ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپسی کا زخم

شہر رسول ﷺ میں دس دن کا مختصر قیام پل بھر میں گزر گیا۔ امن کے یہ دن اور سکون کی راتیں ذکر کی گھڑیاں اور گداوصدا کی یہ ناقابل فراموش ساعتیں پلک جھپکتے ہی تمام ہوئیں۔ ان کیف آگین لمحات روح پرور نظاروں اور ایمان وایقان سے سرشار شب وروز کے بعد واپسی کا آغاز ہوا۔ آج 6 جنوری 75ء ہے۔ تہجد وفجر کی نمازوں کے بعد اپنی رہائش گاہ پر آئے، سامان باندھا اور حرم نبوی کی آخری جھلک، روضۂ اطہر ﷺ پر الوداعی درود وسلام اور دو رکعت نماز نفل پڑھنے کے لیے کہ حدیث رسولِ خیر الانام ہے ''آنے والا جانے سے پہلے یہاں دو رکعتیں ضرور پڑھے۔'' آنکھوں میں غمِ جدائی کے امڈتے ہوئے آنسو اور دل حزیں میں حسرتوں کے طوفاں لیے مسجد نبوی میں داخل ہوئے۔ دو رکعت نماز نفل ریاض الجنۃ میں ادا کی اور پھر دیر تک بارگاہِ بے نیاز میں مجسمۂ صورتِ سوال بنے، رحم وکرم اور لطف وفضل کی بھیک مانگتے رہے۔ خیابانِ ارم کے گوشۂ نور میں بیٹھ کر لطف روحانی، سرور جاودانی اور خاص حظِ قلبی پایا۔ ہنگامۂ ہستی کے اس قطعۂ بہشت میں تو دو گھڑی بیٹھ لیا نہ جانے عاقبت میں کیا انجام ہو؟ بادلِ نخواستہ یہاں سے اٹھے کہ جنت کے اس ٹکڑے سے اٹھنے کو کس کا دل چاہتا ہے؟

آہستہ آہستہ ادب واحترام اور نہایت خاموشی کے ساتھ مواجہہ شریف میں آئے یعنی حضور پرنور ﷺ کے روبرو، سلام پیش کیا۔ درود وصلوٰۃ کے لیے بارگاہِ ذوالجلال میں دامن پھیلایا، آنکھوں سے گداز ومحبت اور اخلاص ونیاز کے آنسو رواں ہوئے۔ دل تڑپا چشم فقیر بےنوا روئی۔ تڑپتی ہوئی نگاہوں نے تکرارِ دید کا عجب سماں باندھا، خیالوں نے محبت رسول ﷺ اور عشقِ نبی کی محفل سجائی۔ جذبات وفورِ شوق میں مچلے اور پھر فرطِ عقیدت میں سیلاب بن کر حریم دل کی دیواروں سے ٹکرانے لگے۔ عقل نے کہا کہ یہ مقامِ ہوش ہے اور دل چیخا یہ جائے بےخودی ہے۔ قریب تھا کہ عقل ووجدان اور قلب وشعور باہم دست گریباں ہو جاتے کہ ہم چل دیئے۔ کاش اُس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت مجھے شکیل بدایونی کی نعتیہ غزل کا یہ مصرع یاد ہوتا تو میں ضرور گنگناتا اور لطف لیتا: ع ''میری آرزو محمدؐ میری جستجو مدینہ''۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمرؓ بن الخطاب کی پاک قبروں پر بھی الوداعی سلام کہا۔ اس کے لیے بھی مالک ارض وسما سے بخشش و مغفرت اور ان دونوں کے درجات کی بلندی طلب کی۔ آمین! بعد میں بابِ جبریلؑ پر آئے۔ دو رکعت نمازِ نفل یہاں بھی ادا کی۔ پھر وہی روش فقیراں اور بندہ پروری کی بات چلی۔ یہاں سے بھی یہ ازلی دریوزہ گر خالی نہیں سیرابی روح و بدن کے بعد ہی اٹھے۔ رحمتوں کو سمیٹا، نوازشوں سے اپنے جیب و داماں بھر لیے اور برکتوں کے خرمن سجائے ہوئے گنبد خضرا پر پیاسی نگاہوں نے دائمی سیرابیوں کے جام پیے اور بار بار پیے۔ شرابِ محبت اور خمارِ عقیدت کی جھلک آنکھوں میں اتری اور ادھر دلِ بے قرار سے فریاد بن کر ایک ہوک اٹھی۔ عاصی کرنالی نے کیا خوبصورت ترجمانی کی ہے: ؎

مدینے سے ہمارا قافلہ چلنے کا وقت آیا
الٰہی قافلہ چلنے میں کچھ تاخیر ہو جائے

باب مجید سے ہوتے ہوئے محلّہ مجیدیہ میں اپنی قیام گاہ پر آئے۔ قلی لیا، سامان اٹھوایا اور ہجوم کو چیرتے ہوئے ٹیکسی سٹینڈ کی طرف چل دیئے۔ راستے میں مدینۃ الرسول ﷺ کے کوچہ و بازار اور ہر ہر در و دیوار کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے چلتے رہے اور دل ہی دل میں یہ دعائیں کرتے ہوئے کہ ''اے باری تعالیٰ ایک بار پھر اپنے پیارے رسول ﷺ کے پیارے شہر مدینہ طیبہ میں لائیو۔'' آمین ثم آمین!

تقریباً دس بجے دن ٹیکسی چلی اور ہم آنکھوں میں آنسوؤں کا طوفان لیے داغِ جدائی سے آہیں بھرتے ہوئے اور درود و سلام پڑھتے ہوئے مدینۃ الرسول ﷺ کو خیر باد کہہ گئے۔ ٹھیک تین بجے بعد دوپہر ہماری ٹیکسی حاجی کیمپ جدہ پہنچ گئی۔ پانچ گھنٹوں میں یہ طویل مسافت طے ہوئی۔ جدہ میں پھر وہی انسانوں کا سمندر تلاطم بپا ہے۔ حج سے پہلے اگر آنے والوں کا ہجوم تھا تو اب واپس جانے والوں کا اژدہام ہے اور نہ جانے یہ سلسلہ نقل و حرکت ابھی کب تک چلتا رہے۔ حاجی کیمپ (مدینۃ الحجاج) میں قدم رکھتے ہی سامان سڑک کے کنارے رکھا۔ ام صفوان کو پاس کھڑا کیا اور خود پاسپورٹ اور ٹکٹ لیے وکیل حجاج کے دفتر گیا۔ خروج کی مہریں لگوائیں۔ دخول و خروج کی جدید کارروائیوں اور نئی زحمتوں کو وہی جانتے ہیں جو ان راہوں سے گزرے ہیں۔ خروج کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہروں کے بعد واپس آیا، سامان اٹھایا اور ایک برآمدے میں ڈیرہ جمادیا۔

ام عمران نے سامان سلیقے سے رکھا، قرینے سے بیٹھے اور پھر دم لینے کے بعد کھانے کی فکر ہوئی۔ کھانا تیار کیا گیا کہ ان خانہ بدوشوں اور جہاں گردوں کے پاس ہر وقت اور ہر حال میں معقول راشن ہوتا۔ زادِراہ کے بغیر دشت نوردی ممکن ہی نہیں، کھانا کھایا اور اللہ رب العالمین کا شکرادا کیا۔

اب میں نے پاسپورٹ اور ہوائی ٹکٹ لیے اور سعودی ایئر لائنز کے ہنگامی دفتر گیا جو صرف حجاج کی سہولتوں کے لیے حاجی کیمپ کے بالکل قریب ہی کھولا گیا تھا۔ معمول ہے کہ جدہ سے پرواز کرنے والے مسافر اپنے ہوائی دفتر میں اپنی روانگی سے چوبیس گھنٹے پہلے دفتر متعلقہ میں پاسپورٹ جمع کروا دیں اور یہ طریق وضابطہ عام حالات یعنی ''موسم حج'' کے علاوہ بھی جاری رہتا ہے۔

کھڑکی کے قریب پہنچتے ہی ایک اہلکار نے دیکھتے ہی اگلی صبح آنے کو کہا، سو واپس آ گیا۔ اتنے میں ام عمران نے بڑی خوش اسلوبی اور چابکدستی سے ایک بنچ پر قبضہ کر لیا پھر تو ان تھکے ہاروں کے وارے نیارے ہو گئے۔ تمام نمازیں اپنے ٹھیک وقت پر ادا کی گئیں۔ شام کو چائے کا دور چلا۔ حج کے موسم میں جہاں آگ جلے اور چولہا گرم ہو تو بوڑھی خواتین خود بخود چلی آتی ہیں۔ پھر ان کو چائے کی پیالی پلا دو تو لاکھوں دعائیں دیں گی اور کروڑوں بلائیں لیں گیں خواہ وہ کسی ملک کی بھی ہوں۔ حاجی کیمپ کے وسیع میدان میں ہم مصریوں کے جھرمٹ میں رہے۔ ہر کوئی سراپا خلوص اور مجسمۂ ایثار واخوت۔

دوسرے دن صبح آٹھ بجے حسب ہدایت ہوائی کمپنی کے دفتر پہنچا۔ پاسپورٹ جمع کروا دیئے گئے اور ساتھ ہی ٹکٹ بھی۔ کہا گیا کہ نشستوں کی تصدیق کے لیے شام پانچ بجے آؤ، دل ہر وقت فکر وغم میں ڈوبا ہوا تھا کہ یا اللہ خیر۔ طرابلس/لیبیا میں ہمارے دخول کی تاریخ 8 جنوری 75ء ہے اگر سیٹ کی تصدیق نہ ہو سکی تو پھر کیا ہوگا؟ ذہن میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہوتے رہے اور ساتھ دعائیں بھی نکلتی رہیں۔ جو کبھی رائیگاں نہیں جاتیں۔ اس رندِ خراباتی کا یہ تجربہ بھی ہے اور دعویٰ بھی کہ بارگاہِ بے نیاز میں ہر دعا قبول ہوتی ہے لہٰذا یہ دعا بھی قبول ہوئی اور پانچ بجے شام جا کر کھڑکی سے ٹکٹ اور پاسپورٹ واپس لیے جو کہ اب الحمدللہ مصدقہ تھے۔ اللہ بزرگ وبرتر کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ سب امور اپنے اپنے مناسب وقت پر انجام پا گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کی رات جدہ حاجی کیمپ میں ہماری آخری رات ہے اور ان شاء اللہ العزیز صبح آٹھ بجے 8 جنوری 75ء کو ہم عازمِ سفر ہوں گے۔ انہی حسین خیالوں میں کھو کر چند ساعتوں کے لیے سو گئے اور پھر تین بجے رات اٹھ بیٹھے۔ تہجد کی نماز پڑھی۔ پھر چائے نوشِ جان کی، سامان باندھا، ٹیکسی پکڑی اور ساڑھے چار بجے ہم قدیمی مطار یعنی پرانے ایئرپورٹ پر آئے کہ ہمارے جہاز کو یہاں سے پرواز کرنا تھی۔ سامان قلی نے اٹھایا، وزن کرلیا اور کمپنی والوں کے سپرد کیا اور ہم صوفے پر بیٹھ گئے۔ فجر کی نماز یہیں مطار میں پڑھی، ہم سے پہلے ایک پرواز کراچی کو جانا تھی۔ اس میں جانے والے لاہور کے جواں سال، شعلہ بیاں خطیب اور مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل نامور عالم دین علامہ احسان الٰہی ظہیر اور روزنامہ مشرق کے چیف ایڈیٹر بھی ان کے ساتھ ہی ملے۔ یہ دونوں صاحبانِ علم و فضل سعودی گورنمنٹ کی دعوت پر حج کرنے آئے تھے۔ ان کو لاہور کی طرف مائل بہ پرواز دیکھ کر دل حزیں ایک بار پھر مضطرب ہو گیا:۔

اب موسم گل یاد نہ گلشن کی فضا یاد
اس طرح قفس میں رہے کچھ بھی نہ رہا یاد

اور بے اختیار وطن کی محبت جاگ پڑی۔ عزیز و اقارب کی یاد بھڑک اٹھی اور حسرتیں زبان پر آ کر پکار اٹھیں کہ کاش ہم بھی حج کے بعد اپنے وطن جاتے اور والدین، بہن بھائی اور دوست احباب ہم پر محبت و خلوص کے پھول نچھاور کرتے اور پھر پوشیدہ محبت کا اظہار و انکشاف، آنکھوں میں رواں ہو کر ''یہ آنسو'' اور ''وہ آنسو'' کر دیتے۔ دیکھو کسی دل جلے مگر رقیق القلب شاعر نے کیا خوب کہا اور سچ کہا:۔

ٹھہرے گا دل تھمیں گے اشک
آہ! مگر ابھی نہیں

مسافت کی تھکن دور ہوتی اور روح کی خلش کافور ہو جاتی لیکن پیٹ کی مجبوریوں اور معاش کی مشکلات نے وہ مارا کہ ہائے! ہائے! صبح آٹھ بجے جدہ سے سوار ہوئے اور بعد دوپہر تین بجے طرابلس ایئرپورٹ پر اترے، مقامی عرب حاجنوں نے منزل پر پہنچنے کی خوشی میں نیز حج کی سعادتوں سے بہرہ مند ہونے کی مسرت میں روایتی چیخ ماری اور پھر اپنا یہ عالم! کہ واحسرتا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے استقبال کے لیے کسی بہن بھائی کا قدم نہ اٹھا اور نہ والدین نے بازو پھیلائے اور نہ کوئی بغل گیر ہوا! ہمارا مبارک سفر کہنے کو تو کٹ گیا لیکن منزل ابھی کہاں؟ شام کے چھ بجے گھر پہنچے، دروازہ کھولا، اندر آئے۔ پھر وہی غریب اور وہی شامِ غریباں، وہی کنجِ قفس اور وہی جان لیوا تنہائیاں، مایوسیوں کا مسکن، غربتوں کا مدفن، سفر کی ذہنی تھکان سے برا حال، سردرد اپنی انتہائی شدتوں پر، درد و کرب کی انہی کیفیات میں وضو کیا پھر بارگاہِ قدوس میں شکرانے کے نفل پڑھے اور حمد و شکر کے بعد میں نے کمرہ صاف کیا اور امِ صفوان نے چائے تیار کی۔ تھوڑی دیر کے بعد کھانا کھایا آہ! پھر وہی لیل و نہار، وہی فکرِ فردا اور غمِ امروز گویا روحانی دنیا سے خروج ہوا اور مادی دنیا میں پھر دخول ہوا۔

یونس بصیر
یکم اکتوبر 1975ء
بوقت 9 بجے رات
27 رمضان المبارک

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا

اے رب کعبہ تو غنی و بے نیاز ہے اور ہم سراپا صورتِ سوال اور محتاج و بے کس، نہ کوئی دعویٰ نہ زور، نہ دلیل نہ حجت، بس اک آہِ بے کراں اور نالۂ فلک گیر لیے تیرے بلند اور عظیم عرش پر دستک دیتے ہیں اور فریاد بلب ہیں کہ تیری رحمت سے اگر باغ جنت کے کسی گوشۂ عافیت میں پناہ مل گئی تو اپنے نورانی مکھڑے کی ایک جھلک ادھر بھی کہ ؎ "عاشقانِ جنت برائے دوست می دارند دوست" فی الحقیقت اللہ کے عشاق کی منزل ابھی بہت دور ہے۔ اللہ رب العالمین ہمت اور استقامت دے اور یہ کاروانِ شوق، نورِ حقیقی کی تلاش میں یوں ہی صحرا نوردی کرتا رہے۔ دیکھیے مرزا غالب کیونکر انکشافِ حقیقت کرتے ہیں: ؎

نہ ہوگا یک بیابان ماندگی سے ذوق کم میرا
حباب موجۂ رفتار ہے نقشِ قدم میرا

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب پنجم

حضور نبی اکرم ﷺ کا حجۃ الوداع

حضور پرنور ﷺ کو ہجرت کیے ہوئے دس سال کا طویل عرصہ گزر چکا تھا۔ مکۃ المکرمہ اور بالخصوص مسجد الحرام جہاں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے کی یاد میں حضور ﷺ بہت بے تاب اور بے قرار رہتے۔ حج اور طواف کی تمنا اور آرزو دن بدن شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ کعبۃ اللہ کو دیکھنے کے لیے آنکھیں ترس گئی تھیں اور یہی حال صحابہ کرامؓ کا تھا۔ جن میں سے اکثر کے بیوی بچے ابھی تک مکہ شریف میں رہائش پذیر تھے۔ بیت اللہ کی زیارت حضور ﷺ کو خواب میں بھی ہوئی۔ کعبۃ اللہ سے محبت والفت کا یہ عالم تھا کہ آغازِ نبوت میں جب نماز فرض ہوئی تو شروع میں قبلہ نماز بیت المقدس تھا۔ حضور ﷺ کی دلی آرزو تھی کہ بیت اللہ قبلۂ نماز قرار پائے اور اسی دلی تمنا کا اظہار یوں ہوتا کہ نبی اکرم ﷺ بار بار اپنا چہرۂ مبارک آسمان کی طرف اٹھاتے، اظہارِ تمنا کی یہ معصومانہ ادا، اللہ رب العزت کو بھا گئی۔ رحمت خداوندی جوش میں آ گئی اور عین نماز کی حالت میں تحویل قبلہ کا حکم ربانی آ گیا۔ آدھی نماز بیت المقدس اور بقیہ آدھی نماز بیت اللہ کی طرف رخ کر کے ادا کی گئی۔ مدینہ شریف کی جس مسجد میں یہ تبدیلی وقوع پذیر ہوئی۔ تاریخ اسلام میں اس مسجد کا نام نامی ''مسجد قبلتین'' ہے۔ راقم کو بھی یہاں حج کے دوران دو رکعت نماز نفل ادا کرنے کا شرف حاصل ہے۔ اس اچانک تبدیلی پر مسلمانوں میں مسرت وشادمانی کی لہر دوڑ گئی۔

ہجرت کے چھٹے سال حضور پرنور ﷺ کا کعبۃ اللہ کی دید وزیارت کے لیے دل امڈ آیا۔ چودہ سو صحابہ کا لشکر ترتیب دیا گیا۔ قافلۂ شوق اللہ کے رسول کی قیادت میں سوئے حرم رواں دواں ہوا۔ آلات ضرب وحرب سے بے نیاز ہو کر چل پڑے ہیں۔ محض کعبۃ اللہ کی دید ونظارہ کے لیے عربوں کا روایتی ہتھیار یعنی تلوار وہ بھی نیام میں۔ مکہ کے قریب ایک منزل کے فاصلے پر حدیبیہ نامی مقام پر حضور ﷺ نے پڑاؤ کیا۔ سفارت کے لیے سیدنا عثمانؓ غنی کو مکہ شریف سرداران مکہ کے پاس بھیجا کہ ان کو ہمارے آنے کا مدعا اور غرض وغایت بیان کریں۔ اتنے میں جھوٹی افواہ پھیلا دی گئی کہ حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا گیا ہے۔ حضور پرنور ﷺ اس اندوہ ناک اور روح فرسا خبر پر بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غضبناک ہوئے اور سیدنا عثمانؓ کے قتل کا بدلہ لینے کے لیے قسم کھائی اور فرمایا ’’جب تک عثمانؓ کے قتل کا بدلہ نہ لوں گا واپس نہیں جاؤں گا۔‘‘ قتلِ عثمانؓ کی خبر جھوٹی نکلی۔ اسی دوران حضور نبی اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے پاس ایک بڑا ببول کا درخت تھا۔ اس کے نیچے بیٹھ کر قتلِ عثمانؓ کا بدلہ لینے کے لیے اپنے جانثاروں اور پاکبازوں سے اپنے ہاتھ پر وفاداری و جاں نثاری کی بیعت لی۔ اس بیعت کی منظر کشی مالک ارض وسما نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں کی ہے۔

معاہدۂ حدیبیہ سردارانِ مکہ اور حضور پرنور ﷺ کے مابین ہوا۔ بظاہر اس کی اکثر شرائط مسلمانوں کے حق میں نہ تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے معاہدۂ صلح حدیبیہ کو مسلمانوں کی فتحِ مبین قرار دیا ہے۔ فی الواقع اس کے بعد ۸ ہجری میں مکہ شریف فتح ہو گیا اور سورۃ النصر کے مطابق لوگ گروہ در گروہ اور قافلوں کی صورت میں اسلام میں داخل ہونے لگے۔ اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے سارا جزیرۃ العرب مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ اب اللہ کا رسول ﷺ وقت کا حاکم اور مملکت خداداد کا فرماں روا بھی تھا۔ ایسا عادل حاکم، ایسا درویش صفت سلطان اور ایسا انسانِ کامل چشمِ فلک نے ہرگز نہ دیکھا ہو گا۔ ایسا بادشاہ جس کے قصر وایوان میں نہیں بلکہ حجرۂ مبارک میں تین تین ماہ تک لگاتار چولہا گرم نہیں ہوتا تھا۔

اب اللہ کے رسول نے حجۃ الوداع کی تیاری کا اعلان کر دیا کیونکہ سورۃ النصر کے نزول کے بعد حضور ﷺ کو اپنے وصال کا اشارۂ غیبی مل چکا تھا لہٰذا اللہ کا پیارا رسول چاہتا تھا کہ تمام احکاماتِ شریعت کی توضیح وتشریح کریں اور بنیادی اصول کھول کر امت کے سامنے بیان کریں۔ ضابطہ اخلاق ومعاملات کی اہمیت اور ضرورت واضح کی جائے۔ ہجرت کرنے کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ حضور ﷺ نے حج کا باقاعدہ اعلان کروایا۔ اس مقدس ہستی کے ساتھ حج کرنے والے دیکھتے ہی دیکھتے کارواں کی تعداد ایک لاکھ تک پہنچ گئی۔

بروز ہفتہ آپ ﷺ نے غسل فرمایا۔ اس دن ذیقعدہ کی ۲۶ تاریخ تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے چادر اور تہبند پہنی۔ ظہر کی نماز کے بعد مدینہ شریف سے روانہ ہوئے۔ حضور ﷺ کی ازواج مطہرات، اس مقدس کارواں کے ساتھ تھیں۔ قافلۂ شوق نے اپنا پہلا پڑاؤ ذوالحلیفہ کے مقام پر لگایا۔ اہل مدینہ کے حاجیوں کی میقات بھی ذوالحلیفہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ اور جانثاروں نے رات یہیں بسر کی۔ اگلے دن پھر غسل فرمایا۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے آپ ﷺ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشبو لگائی۔ اس کے بعد احرام باندھا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر قصویٰ پر سوار ہو کر بلند آواز سے تلبیہ پڑھا:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ،
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

''حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں بے شک تمام تر تعریف اور انعام تیرا ہی ہے اور سلطنت بھی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے''

حضرت جابرؓ جو اس دلکش منظر کے راوی ہیں کہتے ہیں حضور پرنور ﷺ کی مقدس سواری کے ارد گرد انسانوں کا ہجوم تھا۔ جدھر دیکھو انسانوں کے سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ چشم فلک نے قدسیوں کا ایسا جم غفیر کہاں دیکھا ہوگا؟ بیعت رضوان کے موقع پر اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں ان پاکبازوں کے عادات و خصائل اور مناقب و شمائل کا نقشہ خوب کھینچا ہے۔ ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان چمک رہے ہیں۔ پرانی آسمانی کتابوں میں کبھی ان کو قدوس کہا گیا تو کبھی حمادون۔ پوری انسانیت کا نچوڑ جن کو اللہ کے نبی ﷺ نے تعلیم دی ہو۔ جن کا تزکیہ نفس اللہ کے رسول نے کیا ہو۔ تاریخ انسانیت میں ان جیسا کوئی بھی نہیں۔ اخلاق میں اعلیٰ، کردار میں بے مثال، عاجزی و انکساری ان کی فطرت، زہد و تقویٰ ان کا شعار، ایثار و قربانی میں پیش پیش۔ شمع توحید کے پروانے اللہ کے نبی ﷺ پر جان نچھاور کرنے والے تہجد گزار بھی اور شب زندہ دار بھی۔

ان سب اللہ والوں نے بھی بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھنا شروع کر دی۔ حضور ﷺ بھی اونچی آواز سے تلبیہ پڑھتے جا رہے تھے۔ کوئی اونچا ٹیلہ آ جاتا تو تین بار تکبیر با آواز بلند کہتے اور راستہ میں برابر تلبیہ کرتے رہے اور اتوار کے دن چوتھی ذوالحجہ کو صبح کے وقت حضور ﷺ اپنے مقدس ساتھیوں کے جلو میں مکہ شریف پہنچ گئے۔ یہ سفر نو دن میں طے ہوا۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ باب بنی شیبہ سے مسجد الحرام میں داخل ہوئے۔ جب کعبۃ اللہ پر نظر پڑی تو یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَ تَعْظِيْمًا وَ تَكْرِيْمًا

''اے اللہ! اس گھر کی بزرگی اور عظمت اور عزت اور زیادہ کر۔''

اس کے بعد حضور ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دے کر تین طواف (رمل) کیے اور چار طواف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہستہ چل کر پورے کیے۔ حضور ﷺ ہر طواف کے اختتام پر حجرِ اسود کو بوسہ دیتے، رکن یمانی کو ہاتھ سے چھوتے۔ ہر استلام پر بسم اللہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر طواف پورے کر کے مقام ابراہیم پر تشریف فرما ہوئے اور یہ آیت تلاوت فرمائی: وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ''اور مقام ابراہیم پر مصلےٰ بناؤ یعنی نماز ادا کرو'' یہاں پر اللہ کے رسول نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قل ھو اللّٰہ اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ قل یاایھا الکافرون پڑھی۔ اس کے بعد بیت اللہ کی جانب لوٹے اور حجرِ اسود کو چوم کر مسجد الحرام کے دروازہ باب الصفاء سے نکل کر سیدھے کوہِ صفا پر پہنچے تو یہ آیہ قرآنی پڑھی:

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (البقرۃ:۱۵۸)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

اس کے بعد حضور نبی رحمت صفا کی بلندی پر آ گئے۔ اب قبلہ صاف نظر آنے لگا۔ آپ ﷺ قبلہ رو کھڑے ہوئے اور اللہ رب البیت کی کبریائی بیان کی اور توحید بھی' پھر بارگاہِ ذوالجلال میں یہ دُعا مانگی:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اُس کی بادشاہی اُس کے لیے تعریف ہے' وہی زندہ کرتا ہے' وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے اُس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اس نے اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کی مدد کی اور اُس نے کفار کے لشکر کو شکست دی''

اب حضور پرنور ﷺ صفا کی چوٹی سے اترے اور رخِ انور کو مروہ کی طرف کیا۔ زبانِ مبارک پر دعا، ذکر اور تکبیر و تہلیل جاری ہے۔ اب آپ مروہ کی طرف قدم زن ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں شمع توحید کے پروانے، اللہ رب العزت کی حمد و ثنا، دعا اور تکبیر و تہلیل کرتے ہوئے مروہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وادی میں جس جگہ نچلی سطح آتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں حضور ﷺ نے قدرے دوڑ لگائی، صحابہ کرامؓ بھی اسی طرح دوڑے۔ اللہ کے نبی ﷺ کے جانثاروں، وفاداروں اور جانبازوں کو سلام، یہ وہی خدائی لشکر ہے۔ جس نے بدر میں دشمن کو نیست ونابود کیا یہ وہی اللہ کے سپاہی ہیں جو جنگِ اُحد میں اپنی جان پر کھیل گئے۔ کبھی حنین میں دشمن کے خلاف صف آرا ہوتے ہیں تو کبھی جنگِ احزاب میں خندق کی کھدائی میں مصروف عمل نظر آتے ہیں۔ گاہے جنگِ موتہ میں شہادت کے جام نوشِ جاں کرتے ہیں تو کبھی خیبر شکن کا اعزاز حاصل کرتے ہیں۔ سعی کے دوران تکبیر وتہلیل کا سلسلہ ابھی جاری تھا کہ مروہ کی چوٹی آ گئی۔

مروہ کی چوٹی پر اللہ کے نبی ﷺ نے پھر وہی طلب وسوال اور دعاو گدا کا دامن پھیلایا اور قبلہ رخ ہو کر دعائیں مانگیں۔ پھر اسی اندازِ گدائی اور اسی طریقِ فقیرانہ میں صحابہ کرامؓ نے بارگاہِ بے نیاز میں نالہ وفریاد کی۔ اسی طرح سعی کے سات چکر صفا پر مکمل ہوئے۔ اس کے بعد اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں حج کی بجائے پہلے عمرہ ہی کرتا۔ لہٰذا تم میں سے جس کے پاس ھدی نہیں ہے وہ اپنا احرام کھول دے اور حج کی جگہ پہلے عمرہ ہی کر لے۔ حضور ﷺ کا یہ فرمان سننے کے بعد جن کے پاس ھدی موجود تھی۔ ان سب نے احرام نہیں کھولا اور جس کے پاس ھدی نہیں تھی ان سب نے احرام کھول دیا۔

صحابیٔ رسول سراقہؓ بن جعشم نے دریافت کیا کہ حضور ﷺ یہ رخصت صرف اس سال کیلئے یا ہمیشہ کیلئے حضور ﷺ نے یہ سن کر اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر دو مرتبہ ارشاد فرمایا کہ نہیں! بلکہ عمرہ اور حج مل گئے ہیں یعنی حج تمتع جس میں عمرہ کرنے کے بعد آپ احرام کھول دیتے ہیں۔ حضرت علیؓ یمن سے قافلۂ حجاج کے ساتھ کچھ اونٹ لے کر حضور ﷺ کے پاس آئے۔ نبی اکرم ﷺ بھی چونکہ حج کی نیت سے نکلے تھے اس لئے ھدی کے طور کچھ اونٹ لے کر آئے تھے۔ یہ سب مل کر یک صد اونٹ جمع ہو گئے۔

آٹھویں ذوالحج کو سب فدائیانِ اسلام حج کا احرام باندھ کر منیٰ کی طرف چل دیئے، حضور ﷺ اس وقت قصویٰ پر سوار تھے۔ اسلامی فوجوں کے سپہ سالار بھی اور مملکتِ خداداد اسلامیہ کے تاجدار بھی ایک لاکھ سے بھی زائد شمع توحید کے پروانے، مجاہدین اسلام اور غازیانِ دین و ملت اپنے میرِ کارواں کی معیت میں جن کے ہونٹوں پہ اللہ کی حمد وثنا ہویدا ہے چلے آرہے ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے آٹھویں ذوالحج کے دن منیٰ میں قیام کیا، اگلے دن فجر کی نماز کی ادائگی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد نویں ذوالحج کو کاروانِ قدسیان اپنے امیر کی اطاعت میں ساتھ ساتھ رواں دواں ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ راستہ میں مزدلفہ میں نہیں ٹھہرے اس طرح اللہ کے رسول نے قریش کی یہ بدعت اور یہ جدت جو دین ابراہیم علیہ السلام میں نہیں تھی۔ مگر قریش نے اپنی برتری کے اظہار کے لئے اختیار کر رکھی تھی ختم کر دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے مسجد نمرہ کے قریب اونٹ کے بالوں کا خیمہ نصب کرنے کو کہا، خیمہ تیار کر لیا گیا۔ جزیرۃ العرب کا فرماں روا اونٹ کے بالوں کے چھوٹے سے خیمہ میں فروکش ہوا اور تھوڑی دیر آرام فرمایا۔ جب دوپہر ڈھل گئی تو حضور ﷺ قصویٰ پر سوار ہو کر میدان میں آئے اور اونٹنی کے اوپر ہی سے اپنا خطبہ پڑھا۔

خطبہ حجۃ الوداع

آج پہلا حج اور پہلا موقع تھا کہ اسلام اپنی شان وشوکت اور جاہ وجلال کے ساتھ جلوہ گر ہوا اور ایامِ جاہلیت کی تمام غیر اسلامی رسوم اور رواجوں کو ختم کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ”آج جاہلیت کے تمام دستور میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں۔“ انسانیت کی ترقی وترویج کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ غلط قسم کی جاہلی تفریق تھی۔ کہیں ذات پات تھی تو کہیں طبقہ وارانہ تقسیم ان امتیازات نے انسانیت کو جکڑ رکھا تھا۔ کوئی امیر خاندان میں پیدا ہو گیا تو اس کی گویا لاٹری نکل آئی اگر غریب گھرانے میں پیدا ہو گیا۔ تو وہ گویا ساری زندگی کیلئے غلام بن گیا۔ غلامی کا یہ طوق اللہ کے نبی ﷺ نے انسانیت کے گلے سے اتار پھینکا اور ببانگ دہل اعلان فرمایا کہ:

> ”تم سب کا رب ایک ہے اور باپ بھی ایک، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کی بناء پر۔ جو زیادہ متقی ہے وہ سب سے افضل ہے۔“

اسلام نے یہ جاہلی تفریق اور لسانی تعصب، قبائلی برتری کا نشہ، طبقہ وارانہ تقسیم، آقا اور غلام کا تصادم، آجر اور اجیر کا جھگڑا ہمیشہ کے لیے ختم کرا دیا۔

ایامِ جاہلیت میں مذہبی رہنماؤں نے بھی اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی تھی۔ وہ لوگوں سے مال بٹورتے، حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیتے۔ ادھر یہود ونصاریٰ کے علماء حق کو چھپاتے اور اللہ کے احکامات میں تحریف کرتے۔ ہر بات اور ہر مسئلہ میں اللہ کی واضح ہدایت کو بدل دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید میں ان علمائے سو کی خوب قلعی کھولی ہے۔ کہ کس طرح یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی آیات کو بیچ دیتے ہیں۔ اور اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ڈال لیتے ہیں۔ پوری دنیا کے انسان طرح طرح کی مشکلات اور مصائب میں جکڑے ہوئے تھے، انسانیت بری طرح کراہ رہی تھی۔ غلامی کا دور دورہ تھا، انسان بڑی بڑی سُوقوں میں، بازاروں میں اور چوراہوں میں یوں بکتا تھا جیسے پھل، سبزی اور دیگر اشیائے خوردونوش۔ اکثر آقا اپنے غلاموں کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھتے، غلاموں پر طرح طرح کے ظلم ڈھائے جاتے۔ بالکل جانوروں جیسا سلوک کیا جاتا۔ حکمران ظالم اور فرعون بنے بیٹھے تھے، وہ اپنے تئیں خدا کا سایہ کہلواتے تھے۔ حضور رحمت اللعالمین نے اعلان فرمایا: ''سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔'' پھر غلاموں کے بارے میں اعلان فرمایا کہ ''جو خود کھاؤ ان کو بھی وہی کھلاؤ۔ جو خود پہنو ان کو بھی وہی پہناؤ۔'' غلاموں کے بارے میں یہ ارشاد دو بار زور دے کر فرمایا۔

عرب میں چھوٹی چھوٹی اور معمولی باتوں پر قتل کا بازار گرم ہو جاتا تھا اور پھر سلسلہ قتال وجدال کئی کئی سال چلتا۔ جانوروں کو پانی پلانے اور گھوڑوں اور اونٹوں کی دوڑ پر جھگڑا ہو جاتا۔ اور قتل و غارت گری کا سلسلہ نسل در نسل چلتا۔ قبائل آپس میں برسرِ پیکار ہو جاتے، اللہ کے رسول ﷺ نے اعلان فرمایا: ''آج میں اپنے خاندان میں ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا قتل معاف کرتا ہوں۔'' اس طرح اس سلسلہ قتل و غارت کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اونچ نیچ کو ختم کیا اور مساوات کا درس دیا۔ عرب سوسائٹی میں ہر طرف پسماندگی چھائی ہوئی تھی۔ معاشرت میں پسماندہ، تمدن میں پست تر، سماج، حالت دگرگوں، سرزمین عرب ہر وقت خون سے رنگین رہتی تھی اور قتل کا بدلہ لینا مقتول کا قرض خیال کیا جاتا تھا۔ نبی رحمت ﷺ کے اعلان سے عرب سوسائٹی میں سکون اور امن پیدا ہو گیا۔

معاشی ناہمواریوں کی وجہ سے عالم عرب ہی نہیں بلکہ پوری دنیا سودی کاروبار میں جکڑی ہوئی تھی۔ امیر امیر سے امیر تر ہو رہا تھا اور غریب غریب سے غریب تر ہوتا جا رہا تھا۔ ایک دفعہ جو انسان سود کے جال میں پھنس جاتا پھر ساری زندگی اس گورکھ دھندے سے نہیں نکل سکتا تھا غریب سود پر قرض لینے کے سبب اپنے قرض خواہوں کے غلام بن چکے تھے۔ ان کا رواں رواں قرض میں جکڑا ہوا تھا۔ اللہ کے رسول نے اعلان فرمایا آج میں اپنے چچا عباس کا سود معاف کرتا ہوں اور آج سے جاہلیت کے سارے سود ختم کر دیئے گئے ہیں۔ عرب معاشرہ میں عورت کی حیثیت ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکاؤ مال کی تھی۔ ان کی کمائی کھائی جاتی جوا میں عورتوں کو داؤ پر لگایا جاتا اور غلاموں کی طرح آنِ واحد میں مالک بدل جاتا اور یہ صنف نازک بکتے بکاتے کہیں کی کہیں پہنچ جاتی۔ شادی اور طلاق ان کے ہاں ایک مذاق تھا۔ یہ مظلوم طبقہ دن بدن پستا چلا جا رہا تھا۔ اللہ کے نبی رحمت نے حجۃ الوداع میں اعلان کیا کہ ''عورتوں کے ساتھ ظلم نہ کرو۔ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تم پر حق ہے۔'' عربوں میں جان و مال کی کچھ قدر نہ تھی۔ جو شخص جب چاہتا اور جس کو چاہتا قتل کر دیتا تھا اور جس کا مال و دولت چاہتا چھین لیتا تھا۔ حجۃ الوداع کے دن وقت کا عادل اور رحم دل فرماں روا ساری دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام دیتا ہے:

إِنَّ دِمَائَكُمْ وَ أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ حُرْمَةُ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا إِلَى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ

''تمہارا خون اور تمہارا مال تا قیامت اسی طرح حرام ہے جس طرح اس دن اس مہینہ اور اس شہر میں حرام ہے۔''

اسلام سے پہلے جتنے مذاہب بھی دنیا میں ظہور پذیر ہوئے۔ علمائے سو اور ان کے ماننے والوں نے ان کی اصل روح غائب کر دی اور حقیقت حال کا پتہ چلانا مشکل ہو گیا۔ بندوں کی حرص و ہوس حق پر چھا گئی۔ اللہ کے رسول نے اعلان فرمایا:

''میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے اس کو مضبوط پکڑ لیا تو تم کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ ہے کتاب اللہ۔''

اس کے بعد آپ نے چند بنیادی احکام کا اعلان فرمایا:

''لوگو! اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے، بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر پیدا ہوا، جس پر حرام کاری ثابت ہو، اس کی سزا پتھر ہے۔ حساب و کتاب اللہ کے ہاں ہوگا''

جو لوگ اپنے آباؤ اجداد کے سوا کسی اور سے نسب ملائیں اور جو غلام اپنے آقا کے سوا کسی اور قوم یا شخص کی طرف غلامی کی نسبت کرے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے نہ اس کی توبہ قبول ہے نہ فدیہ نہ فرض نہ نفل۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمعِ عام کی طرف خطاب کیا: ''تم سے قیامت کے دن میرے بارے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کیا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟" لوگوں نے عرض کیا کہ "ہم شہادت دیں گے کہ آپ ﷺ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض پورا کر دیا یعنی سب احکام پہنچا دیئے۔" اس کے بعد آپ ﷺ نے کلمہ کی انگلی اٹھائی اور تین بار فرمایا: "اے اللہ تو گواہ رہنا، اے اللہ تو گواہ رہنا، اے اللہ تو گواہ رہنا۔" اسی اثنا میں جبکہ آپ فرائض نبوت سرانجام دے رہے تھے تو یہ آیہ مبارکہ اتری:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ (المائدہ:۳)

"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور میں نے پسند کیا تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا"

خطبہ سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا اور ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی۔ پھر اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے۔ وہاں کھڑے ہو کر دیر تک قبلہ رو ہو کر دعا میں مصروف رہے۔

حضرت نبی اکرم ﷺ نے غروب آفتاب تک یہیں قیام فرمایا۔ پھر جب نیر تاباں ڈھلتے ڈھلتے مغرب میں ڈوب گیا تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ناقہ پر اپنے پیچھے بٹھایا، وقت کا نبی ﷺ اور اپنے عہد کا بادشاہ دونوں موقف پر تشریف لائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "میں نے اس جگہ قیام کیا ہے حالانکہ سارا عرفات موقف ہے۔" اب حضور ﷺ مزدلفہ کو چل پڑے۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آگے پیچھے اور دائیں بائیں موجزن ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی سواری کا دبدبہ اور جلالتِ شان ماشاء اللہ! سبحان اللہ! آگے پیچھے کوئی ہٹو بچو نہیں اور نہ کوئی حفاظتی دستہ ننگی تلواریں لئے گھیرا ڈالے ہوئے۔ پیچھے غلام زادہ منہ بولے بیٹے کا بیٹا (یعنی زید رضی اللہ عنہ کا بیٹا) ناقہ پر سوار ہے۔ یہ مقدس سواری آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی ہے۔ حضور ﷺ نے اونٹ کی مہار اتنی کھینچ کر رکھی تھی کہ اس کا سر نیچے رہے اور ہجوم میں کسی کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ یہ ہے مقام نبوت اور یہ ہیں رحمت اللعالمین۔ اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو کہے جاتے ہیں۔ آہستہ چلو، اطمینان سے چلو۔ جب کسی بلندی پر گزر ہوتا تو قصویٰ کی مہار کو ڈھیلا کر دیتے تھے تا کہ وہ بآسانی چڑھائی چڑھ سکے۔

بالآخر یہ قافلہ شوق حمادون کا لشکر اور قدسیوں کا کارواں اللہ کی حمد وثناء کرتا ہوا مزدلفہ میں پہنچ گیا۔ حضور ﷺ نے عشاء کے وقت مغرب اور عشاء کو جمع کیا اور نماز ادا فرمائی۔ بیچ میں کوئی اور نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ پڑھی اور طلوع فجر تک مزدلفہ میں آرام فرمایا۔ صبح فجر کی نماز، اذان اور اقامت کے ساتھ پڑھی۔ نماز کے بعد قصویٰ پر سوار ہو کر مشعر الحرام میں آئے اور قبلہ رو ہو کر اللہ کی حمد کرتے رہے۔ تکبیر اور تہلیل بھی اور اللہ کی توحید بھی بیان کرتے رہے۔ جب دن کا اجالا اچھی طرح ہر طرف چھا گیا اور طلوع آفتاب سے پہلے ہی آپ واپس چل پڑے اور فضلؓ بن عباس کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ فضلؓ بڑے وجیہہ گوری رنگت والے، خوبصورت بالوں والے خوبرو جوان تھے۔ اتنے میں کچھ عورتوں کی سواریاں بھی نظر آئیں تو فضلؓ بن عباس ان عورتوں کو دیکھنے لگے۔ حضور ﷺ نے آپ کا منہ پکڑ کر رخ دوسری طرف کر دیا۔ اتنے میں آپ ﷺ وادیٔ محسّر میں آ گئے۔ اس وادی میں آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو ذرا تیز چلایا تا کہ جلد از جلد اس وادی سے نکل جائیں۔ اسی وادی میں ابرہہ کے لشکر پر ابابیلوں کا عذاب آیا تھا۔ اصحاب فیل اس وادی میں سارے کے سارے جل مرے تھے۔

حضرت نبی اکرم ﷺ نے وادی محسّر سے ایک ایسا راستہ اختیار کیا جس سے آپ ﷺ سیدھے جمرۃ الکبریٰ پر پہنچ گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں کھڑے ہو کر جمرہ کبریٰ پر سات کنکریاں ماریں۔ ہر کنکری پر آپ ﷺ تکبیر پڑھتے تھے، پھر لوگوں سے خطاب کر کے فرمایا۔ ''مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی (غلو) سے برباد ہوئے۔'' اسی دوران آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''حج کے مسائل سیکھ لو میں نہیں جانتا شاید کہ اس کے بعد مجھے دوسرے حج کی نوبت آئے۔''

جمرۃ الکبریٰ سے فارغ ہونے کے بعد آپ ﷺ منیٰ کے میدان میں تشریف لائے۔ قدوسیوں کا مقدس لشکر ساتھ ساتھ غازیانِ اسلام کا اژدھام، ایک عظیم الشان اجتماع ایک بہت بڑا جم غفیر۔ مؤرخین کے ایک عام اندازے کے مطابق ایک لاکھ چوبیس ہزار کا مجمع۔ مہاجرین کعبۃ اللہ کے دائیں طرف، انصار بائیں طرف اور درمیان میں عام مسلمانوں کی صفیں تھیں۔ حضور پرنور ﷺ ناقہ پر سوار تھے اور ناقہ کی مہار سیدنا بلالؓ کے ہاتھ میں تھی۔ پیچھے حضرت اسامہؓ، حضور ﷺ پر کپڑے سے سایہ کیے ہوئے ہیں تا کہ سرکار دو عالم ﷺ کے جسمِ مبارک پر دھوپ نہ پڑے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک اوپر اٹھایا اور لوگوں کے جمِ غفیر پر نگاہ دوڑائی تو ہر طرف انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آیا۔ وادی میں شمع توحید کے پروانے اور پہاڑوں کی ڈھلوانوں پر اللہ والوں کا ہجوم ان میں حضری بھی ہیں اور بدوی بھی۔ کالے بھی اور گورے بھی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی بھی اور عجمی بھی، حمد وثنا کے ترانے الاپ رہے ہیں۔ ان کی تکبیر وتہلیل سے دشت وجبل وجد میں ہیں اور فضائے وادیٔ ایمن ان کے ذکر وعبادت سے چہک رہی ہے۔ ہر سو اللہ کی حمد کے زمزمے، ہر جانب اس کی رحمت کے دریا موجزن، روحانیت اپنے اوجِ کمال پر، رحمانیت کے روح پرور نظارے اور رحیمیت کے تازہ پھول ہر جگہ کھل پڑے ہیں۔ بس دیکھنے کے لیے چشم بینا چاہیے۔ قدسی شریعت کا حامل اور وہ نبی اور عہد کا رسول فی الواقع آج وادیٔ مکہ میں جلوہ فرما ہے۔

غازیانِ اسلام کے جھرمٹ میں یہ جانثاران نبی ﷺ، یہ فدائیانِ رسول اور یہ مجاہدین اسلام پوری انسانیت کا نچوڑ تمام کائنات کا خلاصہ ایک ایسی بے مثال امت جو تاریخ عالم میں اور نسل انسانی میں امت وحید اور ملت فرید ہے۔ ساری دنیا کی درسگاہیں مل جائیں اور شب وروز درس وتدریس کا انتظام کریں۔ لیکن ایسے شاگردانِ رشید کبھی تیار نہ ہوسکیں۔ جیسی جماعت درسگاہِ نبوی نے تیار کی جن کے تقدس، تقویٰ اور زہد وورع کے ایمان پرور واقعات آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں بھرے پڑے ہیں۔ حضرت نبی اکرم ﷺ تاجدار ختم المرسلین ہیں۔ اب ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تریسٹھ اونٹ حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ سے منیٰ میں ذبح کیے۔ پھر برچھا حضرت علیؓ کو دیا۔ باقی سینتیس اونٹ حضرت علیؓ نے ذبح کیے۔ حضور ﷺ نے قربانی کا گوشت کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا اور قربانیوں سے فراغت کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کعبہ کی طرف چل پڑے۔ ظہر کی نماز مسجد الحرام میں پڑھی۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ اپنے خاندان والوں کے پاس زمزم پر آئے بنو ہاشم حاجیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ''اے بنو ہاشم پانی کھینچتے جاؤ۔ میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا اگر یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ سب لوگ سبیل پر ٹوٹ پڑیں گے۔''

حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ نے اپنی آنکھوں سے اپنی تیئس سالہ جدوجہد اور رات دن کی تگ ودو کا نتیجہ دیکھا۔ اپنی محنت کا پھل اپنی کاوشوں کا حاصل اور اپنی تبلیغ وترغیب کا صلہ اپنی زندگی میں دیکھا۔ اللہ کی راہ میں اپنا گھر بار، عزیز واقارب، اپنا مقدس شہر اور سب سے بڑھ کر اللہ کا گھر چھوڑنا پڑا۔ کفار نے ظلم وستم، جبر واستبداد اور وحشت وبربریت کا کون سا حربہ تھا جو آزمایا نہ ہو۔ راہوں میں کانٹے بچھائے گئے، بیت اللہ میں دوران نماز ظالموں نے گلے میں پھندا ڈالا۔ ہجرت پر مجبور کر دیا گیا۔ قتل کی سازشیں کی گئیں۔ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھیوں کو ایسی ایسی ایذائیں اور دردناک عذاب دیا گیا کہ تاریخ عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اللہ کے نبی ﷺ کو ہجرت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد بھی چین سے بیٹھنے نہیں دیا گیا۔ جنگ بدر میں اہل مکہ کے لشکری اللہ کے رسول کو ختم کرنے آئے تھے۔مگر خود ہی مجاہدین اسلام کے ہاتھوں واصل جہنم ہو گئے۔اہل مکہ کی کمر ٹوٹ گئی۔لیکن انتقام کی آگ ان کے سینوں میں ابھی تک جل رہی تھی۔ان ظالموں نے جنگ احد میں پھر یلغار کی۔اس جنگ میں اللہ کے مقدس اور پیارے رسول کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ چہرے پر زخم آئے اللہ کے نبی کو ایذا دی گئی اور چہرہ مبارک خون آلود کیا گیا۔عم رسول سیدنا حمزہؓ کو نہ صرف شہید کیا بلکہ وحشی درندوں نے آپ کی لاش کا مثلہ کیا اور ہندہ نے سیدنا حمزہؓ کا جگر چبایا اور اپنے من کی آتش انتقام کو ٹھنڈا کیا۔ایک چھوٹی سی غلطی کی وجہ سے فتح شکست میں بدل گئی۔اسلامی لشکر کے 72 جانباز شہادت کے بلند مرتبہ پر فائز ہوئے۔ظالم دشمن نے اس پر بھی بس نہیں کی بلکہ جنگ خندق میں ایک بار پھر اسلام کو نیست و نابود کرنے کے ارادے سے چڑھ آیا۔لیکن منہ کی کھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔اس کے بعد کفار کسی جگہ جم کر نہ ٹھہر سکے۔ ۸ ہجری میں اللہ کے رسول ﷺ نے دس ہزار قدوسیوں اور حمادون کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی۔فاتح اعظم نبی اکرم ﷺ نے بغیر خون بہائے مکہ فتح کر لیا۔مزاحمت کوئی خاص نہیں ہوئی۔رحمت اللعالمین نے ظالموں کو معاف کر دیا اور اعلان فرمایا کہ آج تم سے کوئی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ بلکہ جو کوئی رئیس مکہ اور دشمن رسول کے گھر پناہ لے گا! اسے بھی معاف کر دیا جائے گا۔اللہ کے رسول نے سیدنا حمزہؓ کے قاتل حبشی کو بھی معاف کر دیا اور ابوسفیان کی بیوی ہندہ کو بھی۔ بعد میں یہ سب لوگ مسلمان ہو گئے۔ دنیا کے بادشاہوں اور فاتحین کی طرح نہ شہروں کو اجاڑا گیا اور نہ بے گناہوں کو قتل کیا گیا اور نہ بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو ہلاک کیا گیا۔بغیر خون بہائے مکہ فتح ہو گیا۔دنیا کے تاجدار شہروں کو تاخت و تاراج کرتے، عزت والوں کو ذلیل اور درس گاہوں کو آگ لگا کر تباہ و برباد کرتے اور ہنستی کھیلتی آبادیوں کو قبرستان بنا دیتے ہیں۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ششم

مکہ مکرمہ کی تاریخ

مکہ شریف اللہ کے گھر اور نبی آخر الزماں کے مولد و مسکن ہونے کی بناء پر اور امام الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دار الہجرۃ ہونے کے سبب دنیا بھر کے تمام شہروں سے افضل، مقدس ترین اور عزت و حرمت میں بلند ترین ہے۔ قرآن شریف اور دوسری آسمانی کتابوں میں اسے بکہ بھی کہا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں سورۃ الحج میں ارشاد فرماتے ہیں:

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ (سورۃ الحج:۲۶)

''اور جب مقرر کی تھی ہم نے ابراہیم کے لئے جگہ اس گھر کی کہ شریک نہ بنانا میرے ساتھ کسی کو اور پاک رکھنا میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے قیام کرنے والوں کے لئے اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے''

ایک جگہ قرآن پاک میں اللہ رب العزت نے مکہ شہر کی قسم کھائی اور یوں ارشاد فرمایا:

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ (البلد:۱،۲)

''نہیں، قسم کھاتا ہوں میں اس شہر (مکہ) کی اور تم (اے محمدؐ) رہتے ہو اس شہر میں''

اس عظیم الشان شہر کی اللہ رب العزت قسم کھاتے ہیں۔ اور اللہ کا پیارا رسول اس مقدس شہر میں رہائش پذیر ہے۔ جس شہر میں اللہ رب العزت کا مقدس گھر ہو اور جس شہر میں اللہ کا پیارا رسول بھی رہتا ہو۔ اس کی عظمت، بزرگی، عزت، حرمت اور رفعت شان کو ہمارا سلام۔

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

''کیا نہیں جگہ دی ہم نے انہیں حرم میں جو امن والی ہے کہ کھنچے چلے آتے ہیں اس کی طرف ہر قسم کے رزق ہماری طرف سے لیکن ان میں سے بہت سے لوگ نہیں جانتے''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ الحج کی آیت ۲۵ میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِیْ جَعَلْنٰہُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ الْعَاکِفُ فِیْہِ وَالْبَادِ ؕ وَمَنْ یُّرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْہُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝

''بے شک وہ لوگ جو کافر ہیں اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے، اور مسجد حرام سے جسے بنایا ہے ہم نے سب انسانوں کے لئے برابر ہے اس میں رہنے والا اور باہر سے آنے والا، اور جو شخص بھی ارادہ کرے گا اس میں کج روی کا ظلم کے ساتھ، چکھائیں گے ہم اسے دردناک عذاب''

مکہ شریف کے اہلِ کفار کی ستم رانیوں اور دست درازیوں سے تنگ آکر جب اللہ کے مقدس رسول نے ہجرت کیلئے رختِ سفر باندھا تو مکہ شریف کو چھوڑنے سے پہلے بڑے حسرتناک لہجے میں فرمایا:

وَاللّٰہِ اِنَّکَ لَاَحَبُّ الْبِقَاعِ اِلَی اللّٰہِ وَلَوْ لَا اِنِّیْ اُخْرِجْتُ مِنْکَ مَا خَرَجْتُ

''اے مکہ خدا کی قسم تو صفحۂ ہستی پہ بہترین خطۂ ارض ہے۔ تو اللہ کو بہت پیارا ہے۔ اگر میں یہاں سے اذیتیں دے کر نکالا نہ جاتا تو کبھی مکہ نہ چھوڑتا۔'' (ترمذی)

حضور ﷺ پرنور نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

''شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ اس شہر میں اس کی عبادت کی جائے۔''

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے حرم بنایا ہے اس لئے یہاں کے کانٹے نہ کاٹے جائیں نہ یہاں کے شکار کو بھگایا جائے اور نہ گری پڑی چیز اٹھائی جائے۔''

اس بابرکت شہر کا ذکر مبارک قرآن و حدیث میں تو جگہ جگہ آپ کو نظر آئے گا۔ اس مقدس اور حرمت والے شہر کا ذکر پرانی آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں بھی ہے۔ کبھی بکہ کے نام سے اور کبھی مکہ کے نام سے۔ یہاں تک کہ صفا و مروہ اور کوہ فاران کا ذکر بھی ملے گا اور یہ مقدس پہاڑ مکہ شریف میں ہیں۔ یہود اور نصاریٰ نے مکہ اور بکہ اور کوہ فاران کے نام پر گمراہ کرنے کی بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاوشیں کی ہیں۔لیکن باطل حق کے مقابل کب ٹھہرتا ہے۔مکہ شریف دنیا کا خوبصورت، مقدس، عزت وحرمت والا مثالی شہر ہے۔روحانیت کا مرکز، رشد وہدایت کا منبع، حق وصداقت کا سرچشمہ اورنور ولایت کا بحرِ بیکراں، گنجان آباد، بارونق بازار، کشادہ سڑکیں، پورے ملک میں سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے۔ٹریفک ہردم رواں دواں رہتی ہے۔سفرآسان اورمنزلوں کا بُعد ختم ہوگیا ہے۔ مارکیٹیں درآمدی مال سے اٹی پڑی ہیں۔ان مارکیٹوں میں روزانہ اربوں ریالوں کی تجارت ہوتی ہے۔دنیا جہان کی اشیاء آپ کو بآسانی ملیں گی۔مکہ شریف کی مارکیٹوں میں زیورات، الیکٹرک اورالیکٹرانکس کا سامان اوردیگر گھریلو استعمال کی اشیاء وافر مقدار میں ملیں گی۔اس پرمزید یہ کہ ٹی وی، کیمرے، گھڑیاں، کپڑا، قالین، فرنیچر، کراکری، برتن وغیرہ ہروقت دستیاب ہیں۔

مکہ شریف کی زمین پتھریلی اورچٹیل ہے اورپہاڑوں کی کثرت ہے۔زمین بے آب وگیاہ اورموسم شدید گرم، پہاڑیاں خشک جو بادسموم کے جھونکوں سے روسیاہ ہوچکی ہیں، زمین ناقابل زراعت، لیکن اللہ رب العزت کا فضل عمیم اوررحمت بے پایاں کے سبب اوردعائے خلیلؑ کے نتیجہ میں سارا سال ہرسبزی آپ کو ملے گی اور ہر پھل آپ کی خواہش کے مطابق تروتازہ اور لذیذ اورخوب سے خوب تر۔یہ سب اہل مکہ پر اللہ کا خاص فضل ہے۔اس وقت مکہ شریف کی آبادی تقریباً پندرہ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔مکہ شریف میں سارا سال اب حج کا موسم رہتا ہے۔کیا مجال جو کسی چیز کی قلت ہو۔انسانوں کے کارواں چلے آرہے ہیں اوراپنی روحانی پیاس بجھا کر سیراب ہوکر واپس جارہے ہیں۔مکہ شریف کی رونقیں دن بدن روزافزوں ہیں۔حرمین شریفین میں کوئی مشرک اورکافر نہیں آسکتا۔دیگر مذاہب کیلئے جدہ اورریاض کی مارکیٹیں موجود ہیں، ان میں بھی کروڑوں کی خریداری ہوتی ہے۔جدہ اور ریاض کی مارکیٹیں اب بین الاقوامی حیثیت اختیار کرچکی ہیں۔مکہ شریف کا یہ روحانی مرکز قیامت تک یوں ہی آباد وشاد رہے گا اوراللہ والے کعبۃ اللہ کی زیارت سے مستفید ہوتے رہیں گے۔رحمت وبرکت کا بحرِ بیکراں یوں ہی لہریں لیتا رہے گا اورشمع توحید کے پروانے کارواں درکارواں، قطار اندر قطار اورگروہ درگروہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہوکر اپنے گناہوں کی معافی اوراپنی لغزشوں کی مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔اوروہ ذات لم یزل اپنی رحمتوں کے ڈونگرے برساتی رہے گی۔مکہ شریف کو ام القریٰ بھی کہتے ہیں۔یعنی چھوٹے چھوٹے قریات کی ماں۔اس میں بھی مکہ شریف کو عزت، حرمت اور بزرگی دی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد الحرام کا حدود واربعہ

اس صفحہ ہستی پر مذہب اسلام کے جتنے بھی مقدس مقامات ہیں مثلاً ہیکل سلیمانی، بیت المقدس اور جامع نبوی وغیرہ ان سب میں مسجد الحرام فضیلت اور بزرگی کے لحاظ سے سب سے افضل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ''مسجد الحرام میں ایک نماز کا اجر وثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے'' اس سے پتہ چلا، سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کیلئے بنایا گیا وہ یہی مسجد ہے۔

مسجد الحرام کے دروازے

مسجد کے اندر چاروں طرف برآمدہ ہے اور مسجد کے چوبیس دروازے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں:

مغرب کے چار دروازے

1-باب الوداع 2-باب ابراہیم 3-باب الداؤدیہ 4-باب العمرہ

مشرق کے پانچ دروازے

1-باب السلام 2-باب قائیتبا 3-باب النبی 4-باب العباس 5-باب علی

جنوب کے سات دروازے

1-باب النساء 2-باب النعلہ 3-باب الصفا 4-باب الرحمۃ 5-باب اجیاد
6-باب التکیہ 7-باب الحمیدیۃ

شمال کے آٹھ دروازے

1-باب العتیق 2-باب الزیادۃ 3-باب المعکمہ 4-باب السلمانیہ 5-باب الدریبہ
6-باب الزمامیہ 7-باب الباسطیہ 8-باب القطبی

حرم شریف میں موذن کے لئے سات مقامات

باب السلام، باب الزیادۃ، باب الحکمہ، باب العمرہ، باب علی، باب الوداع، باب قائیتبا

ان مقامات سے جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو پوری دنیا کے انسان سوئے حرم رواں دواں ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلاف کعبہ

خانہ کعبہ پر غلاف چڑھانے کی رسم تو بڑی ہی قدیم ہے۔ تاریخی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ سب سے پہلے سیّدنا اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا تھا۔ فتح مکہ کے بعد آنحضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے اجداد کی سنت کو زندہ کیا اور غلاف چڑھایا۔ حضور ﷺ کے بعد خلفائے راشدین بھی سنت نبویؐ پر پوری طرح کاربندرہے۔ آپؐ کے زمانہ میں دس محرام الحرام کو خانہ کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ لیکن بعدازاں سال میں دوبار یہ تقریب منائی جاتی تھی۔ ساتویں صدی عیسوی میں ایک عباسی خلیفہ نے سیاہ رنگ کا غلاف چڑھایا۔ تقریباً ایک ہزار برس تک خانہ کعبہ کا غلاف مصر میں تیار ہوتا رہا۔ مگر جب مصر میں صدر ناصر کی حکومت قائم ہوگئی تو سعودی عرب اور مصر کے مابین اختلافات کی خلیج حائل ہوگئی اور ۱۹۶۳ء میں یہ سعادت پاکستانیوں کے حصہ میں آئی۔ غلاف کعبہ مولانا مودودیؒ کی نگرانی میں تیار کیا گیا اور سعودی عرب لے جانے سے قبل پورے ملک میں اس کی نمائش کی گئی۔ ۱۹۷۹ء میں خانہ کعبہ کا جو غلاف تیار کیا گیا، اس میں آٹھ سو کلوگرام ریشم اور تین سو کلوگرام سونے اور چاندی کے تار استعمال کیے گئے۔ اس میں ۶۵۸ کلومیٹر کپڑا استعمال کیا گیا۔ جو چودہ میٹر لمبے ۴۷ ٹکڑوں پر مشتمل تھا۔

بحوالہ: اردو جامع انسائیکلوپیڈیا (جلد دوئم)

مدیر اعلیٰ مولانا حامد علی خان

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہفتم

حج کا طریقہ

حج کی تاکید اور فضیلت

حج ہر اس مسلمان مرد اور عورت پر اللہ کی طرف سے فرض ہے، جو اس کی طرف راستے کی طاقت رکھتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اور لوگوں پر اللہ کے لیے بیت اللہ کا حج ہے جو اس کی طرف راستے کی استطاعت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ جہان والوں سے بے نیاز ہے"

(ال عمران:۹۸)

حج زندگی میں ایک بار فرض ہے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"حج ایک بار ہے جو اس سے زائد کرے گا تو یہ نفل ہے" (ابوداؤ، مسند احمد)

البتہ ہر پانچ سال بعد تکرار مستحب ہے۔ اس لیے کہ آپ اللہ عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ:

"جس بندے کو میں نے جسمانی صحت اور روزی میں وسعت دی ہے اور وہ پانچ سال گزرنے کے بعد بھی میرے پاس نہیں آتا تو وہ محروم ہے"

(صحیح ابن حبان وسنن بیہقی)

حج اور عمرہ کے نتیجہ میں انسان کا نفس گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور دارِ آخرت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اعزازات حاصل کرنے کا اہل اور مستحق ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس شخص نے اس گھر کا حج کیا اور جنسی باتوں میں انہماک اور نافرمانی سے اجتناب کیا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو گیا، جیسا کہ وہ اس دن تھا جب اس کی ماں نے اس کو جنم دیا" (صحیح مسلم)

"جو شخص حج نہیں کرتا اور اسے ضروری کام، بیماری یا ظالم حکومت کی رکاوٹ بھی نہیں وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی" (مسند احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرائط فرضیت حج

احادیثِ مبارکہ میں درج ذیل شرائط واضح طور پر بیان کی گئی ہیں:

1- اعمال کی صحت اور قبولیت کے لیے ایمان شرت ہے مزید براں عاقل بالغ اور صاحب استطاعت ہو یعنی حج کے اخراجات اور زادِ راہ کیلئے معقول رقم ہو۔ گھر میں جن کو چھوڑ کر جا رہا ہے ان کیلئے بھی اتنا مال ہو کہ وہ اپنی گزر اوقات اچھے طریقے سے کر سکیں۔ ان کو تکلیف اور پریشانی نہ ہو۔

2- راستوں کا پُر امن اور محفوظ ہونا بھی شرط ہے۔ اگر راستے میں قزاق اور لٹیرے ہوں تو پھر آپ حج پر نہیں جا سکتے۔

3- عازمِ حج تندرست و توانا ہو، مریض نہ ہو۔ اس کو ایسی مرض لاحق نہ ہو جو دورانِ سفر اس کی صحت کو متاثر کرتی ہو۔

4- عورت اکیلی حج کا سفر نہیں کر سکتی۔ لازم ہے کہ ساتھ اس کا حقیقی محرم ہو۔

حج کے اہم ارکان

مناسکِ حج میں سے تین ارکان نہایت اہم اور حج کیلئے ان پر عمل کرنا اشد ضروری ہے۔ ان میں سے خدانخواستہ کوئی رکن کسی وجہ سے رہ جائے تو پھر حج نہیں ہوتا، وہ ارکان حسب ذیل ہیں۔

1 - احرام کا باندھنا (احرام کا باندھنا مرد اور خواتین دونوں کیلئے لازمی ہے اور احرام کا باندھنا یا پہننا ہی حج کی نیت بھی ہے) احرام کے بغیر حج نہیں ہوتا۔

2 - وقوف عرفات (9 ذی الحجہ کو زوال کے بعد میدان عرفات میں ٹھہرنا، یہ ٹھہرنا اگر رہ گیا تو حج نہیں ہوگا۔

3 - طوافِ افاضہ یا زیادہ (10 ذی الحجہ کو قربانی کے بعد طواف کرنا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرم کے لئے شرعی پابندیاں

عازم حج جب دو سفید چادریں لے لیتا ہے۔ تو محرم بن جاتا ہے۔ ان دو چادروں کو احرام کہتے ہیں۔ اب محرم پر کچھ پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں۔ ہر مُحرم کو ان پابندیوں کا ہر حال میں خیال رکھنا چاہیئے۔

1) محرم خوشبو استعمال نہیں کر سکتا۔
2) بالوں میں کنگی یا برش نہیں کر سکتا۔ (گیسو آرائی نہ ہو)
3) سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتا۔
4) جسم کے کسی حصہ سے بال نہیں کاٹ سکتا۔
5) ناخن نہیں کاٹ سکتا۔
6) زوجہ کے ساتھ بوس و کنار نہیں کر سکتا۔
7) حرم کی حدود میں پودے، درخت اور گھاس وغیرہ نہیں کاٹ سکتا۔
8) حرم کی حدود میں کسی قسم کا شکار نہیں کر سکتا اور نہ ہی شکار کو تنگ کر سکتا ہے۔
9) زوجہ سے مجامعت نہیں کر سکتا (اس شرط سے حج فاسد ہو جاتا ہے)

اوپر دیئے گئے ممنوعہ افعال کرنے پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے۔
اگر بکرا قربان کرنے کی استاعت ہو تو بکرا بطور فدیہ دے وگرنہ چھ (6) مساکین کو کھانا کھلائے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو تین دن کے روزے رکھے۔

خواتین کا احرام

خواتین حالتِ احرام میں سلے ہوئے کپڑے پہن سکتی ہیں۔ کپڑے سادہ اور باوقار ہونے چاہئیں۔ زرق برق نہیں، بالخصوص زرد اور سرخ رنگ نہیں ہونا چاہیے۔ خواتین اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ نہ ڈھانکیں۔ سر کے بال چادر وغیرہ میں بالکل پردہ میں ہوں۔ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور شرم وحیا کا ہر حال میں خیال رکھیں۔ تقویٰ عورتوں کا بھی زادِ راہ ہے۔

موجودہ دور میں بیت اللہ میں عمرہ اور حج کے موقع پر بہت رش ہوتا ہے اس لیے بعض علماء اکرام کے نزدیک منہ ڈھنکنا ضروری ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ طواف کے دوران جب کبھی قافلے قریب سے گزرتے تھے تو اس وقت وہ منہ کو کپڑے سے ڈھانک لیتی تھیں۔ یہ علماء اکرام اس حدیث مبارکہ کو پیش نظر رکھتے ہیں۔

حج بدل کیا جا سکتا ہے

اگر کوئی اللہ کا بندہ حج بدل کرنا چاہتا ہو اور وہ ہو بھی مالدار، تو وہ اپنے بیٹے، بھتیجے، بھانجے یا کسی اور کو خرچ دے کر حج بدل کر سکتا ہے۔ لیکن حج بدل کرنے والا خود پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ حدیث میں ہے حضورؐ کے پاس ایک صحابی تشریف لائے اور کہا کہ حضورؐ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، کمزور بھی اور ناتواں بھی۔ ان میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ حج کر سکیں۔ حضورؐ نے اجازت دی بیٹے کو کہ اپنے باپ کی جگہ حج کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عازمین حج کے لئے چند ضروری باتیں

1- حج یا عمرہ کی نیت زبان (منہ) سے ضروری نہیں۔ بلکہ حج کا معنی ہی ارادہ یا قصد کرنا ہے۔ نمود ونمائش کی ضرورت نہیں۔ حج کی نیت اللہ کی رضا ہو، اللہ کی توحید کی معرفت ہو اور حضور پر نور ﷺ کی سنت سے واقفیت، حج اس طرح کرنا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے خود کر کے دکھایا۔ اپنی مرضی کو قابو میں رکھیں۔

2- پاکستان سے حکومت کی طرف سے جانا چاہتے ہیں تو بنک میں درخواست جمع کروائیں حکومت کی حج پالیسی کے مطابق شناختی کارڈ اور انٹرنیشنل پاسپورٹ بنوائیں۔ اگر پرائیویٹ حج پر جانا چاہتے ہیں تو حکومت کے منظور شدہ حج اور عمرہ ایجنٹ سے رجوع کریں۔ پرائیویٹ حج پر جانے کی صورت میں آپ اپنی سہولت سے چالیس دنوں سے کم عرصہ میں بھی حج کر سکتے ہیں۔

3- بیرونِ ملک ہیں تو ٹکٹ خریدیں، پاسپورٹ حاصل کریں نیز متعلقہ ہیلتھ (بلدیہ) کے دفاتر سے متعدی امراض کے ٹیکے لگوا کر سرٹیفکیٹ بنوائیں۔ ٹکٹ، پاسپورٹ اور ہیلتھ سرٹیفکیٹ اکٹھے رکھیں اور ان کو بھی کیش کی طرح سنبھال کر رکھیں۔

4- زادِراہ ضرورت سے تھوڑا زیادہ رکھیں۔ سب سے ضروری اور مفید زادِ راہ تقویٰ ہے، بعض جگہ راقم نے بزرگ حاجیوں کو لڑتے اور گتھم گتھا ہوتے ہوئے دیکھا، محض پیسوں کی خاطر، بزرگ حاجی صاحبان جاتے ہی خریداری شروع کر دیتے ہیں۔ پوتے، پوتیوں، نواسے، نواسیوں کیلئے تحفے اور دیگر اشیاء کیلئے خرچ کر بیٹھتے ہیں۔ نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ ان کا بجٹ کم ہو جاتا ہے۔

5- اکیلے حج کرنے سے بہتر ہے کہ آپ گروپ کی شکل میں جائیں۔ اس طرح ایک دوسرے کی مدد اور تعاون بھی حاصل ہو جاتا ہے اور خاطر خواہ بچت بھی ہو جاتی ہے۔

6- احرام کی دو چادریں لٹھے یا کاٹن کی برائے احرام، چونکہ آپ نے حج تمتع کرنا ہے لہٰذا دو احرام بنوایئے، ایک عمرہ کیلئے اور دوسرا حج کیلئے۔ احرام کے کپڑے کا رنگ لازماً سفید ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز اپنے استعمال کیلئے آٹھ جوڑے کپڑے پہننے کیلئے رکھ لیں۔

7- اگر آپ کے ساتھ زنانہ ساتھی ہو تو کھانا خود پکایئے۔ لہٰذا چند ضروری برتن ساتھ رکھ لیں۔ لوٹا مت بھولئے گا۔

8- اپنے ساتھ سامان کم سے کم رکھیں۔ بستر بند میں بستر تکیہ وغیرہ۔ یاد رہے مکہ شریف میں سردیوں میں بھی گرمی ہوتی ہے لیکن مدینہ شریف میں نومبر دسمبر جنوری میں سردی ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر حج کا سفر سردیوں میں ہو تو موسم کے مطابق کپڑے رکھیں۔

9- حج کا سفر مذہبی اور روحانی سفر ہے۔ بہتر ہوگا اگر آپ قرآن پاک اور سیرت رسول ﷺ کی کچھ کتابیں ساتھ رکھ لیں۔ وقت گزاری کے لئے گپ شپ کی جگہ دینی کتابوں کا مطالعہ کریں ،اللہ کا ذکر کریں اور درود شریف پڑھیں۔

10- حج کے مناسک اور مسائل پڑھیں تا کہ آپ معلم کی مدد کے بغیر آسانی کے ساتھ اور سکون کے ساتھ حج کر سکیں۔

11- اپنا کیش یا ٹریولرز چیک وغیرہ کو سفر میں بہت سنبھال کر رکھیں۔ بیلٹ کا استعمال کریں۔ طواف میں بھی اپنا کیش ساتھ رکھیں۔

12- شناختی کارڈ، پاسپورٹ، ٹکٹ اور ٹریولرز چیک کی تین فوٹو کاپیاں ساتھ رکھیں۔

13- ہر حال میں صبر وشکر سے کام لیں، لڑائی جھگڑے سے پرہیز کریں۔

14- قرض ادا کریں۔ کسی کا دل دکھایا ہو تو اس سے معافی مانگیں۔

15- حج کی درخواست منظور ہو جائے تو آپ کو حج مبارک، اگر درخواست منظور نہ ہو تو رشوت نہ دیں صبر کریں۔ اگلے سال پھر کوشش کریں، اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرے گا۔

ایک ضروری ہدایت

عازمین حج کے لئے ضروری ہے کہ وہ حج کے موضوع پر کوئی مستند کتاب اپنے ساتھ رکھیں۔ اس کتاب سے عازمین حج کو قدم قدم پر رہنمائی ملے گی اور مناسک حج کی ادائیگی بھی ٹھیک طور پر ہو جائے گی۔ حج اتنا مشکل نہیں ہے جتنا اسے پیشہ ور معلمین نے بنا رکھا ہے۔ اگر حج اور عمرہ کی دعائیں یاد کر لیں اور وہ بھی ترجمہ کے ساتھ، پھر تو کیا ہی کہنے! دعائیں صرف وہ یاد کریں جو قرآن وحدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لی گئی ہوں، قرآن وحدیث کی دعائیں بہت مختصر مگر جامع ہوتی ہیں۔ مثلاً دعائے حضرت آدمؑ "رَبَّنَا ظَلَمْنَا" حج میں میدان عرفات کی خاص دعا ہے اور توبہ ومعافی کیلئے نسخۂ کیمیا، پتھر سے پتھر دل بھی اسے پڑھے تو ان شاء اللہ اس کا دل پگھل جائے گا اور آنکھوں سے بے اختیار گریہ طاری ہو جائے گا، دل صیقل ہو جائے گا اور روح بالکل لطیف۔ عازمین حج کو پتہ ہونا چاہیے کہ سعی میں صفا و مروہ کی چوٹیوں پر کیا کیا دعائیں پڑھنی ہیں۔ او بطن وادی میں کیا پڑھنا ہے؟ پھر مقامِ ابراہیمؑ پر کیا پڑھنا ہے؟ مقامِ ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز پڑھنی ہے، پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ "سورۃ الکفرون" اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ "سورۃ الاخلاص"۔

حطیم کے اندر نماز پڑھنے کا اجر وثواب اتنا ہی ہے جتنا کہ بیت اللہ کے اندر پڑھنے کا۔ اے رب البیت کروڑوں رحمتیں بھیج سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر جن کے سبب ہمیں معلوم ہوا کہ حطیم میں نماز پڑھنا ایسے ہی ہے جیسا کہ بیت اللہ کے اندر یعنی اجر وثواب میں کوئی فرق نہیں۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکانِ حج کی مسنون دعائیں

حج کے لیے روانگی کے وقت

حج کیلئے گھر سے روانہ ہوتے وقت وضو کریں پھر بڑے خضوع خشوع کے ساتھ دو رکعتیں نماز سنت پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ کافرون اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے ساتھ سورۃ اخلاص پڑھیں۔ دو رکعت سنت کے بعد آیت الکرسی اور سورۃ لایلاف پڑھیں۔ انشاء اللہ سفر خیر و عافیت سے طے ہوگا۔ پھر چلنے سے پہلے نہایت عجز و انکساری اور اخلاص و نیاز کے ساتھ حضرت نبی اکرم ﷺ کی تعلیم کردہ دعائے ذیل پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَہٗ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَھْلِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ (مسلم)

''اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اس عمل کا جسے تو پسند کرے سوال کرتے ہیں، اے اللہ! آسان کردے ہم پر ہمارا یہ سفر اور کم کردے اس کی دوری، اے اللہ! تو ہی سفر میں ساتھی ہے اور خلیفہ (کارساز) گھر میں، اے اللہ! میں پناہ میں آتا ہوں تیری، سفر کی تکلیف سے اور پریشان حالت کے دیکھنے سے اور مال اور گھر میں تکلیف دہ واپسی سے''

گھر والوں کے لئے دعا

حج پر جانے والا ہر زائر حرم اپنے اہل و عیال کیلئے یہ دعا مانگے:

اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ (احمد، ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں تمہیں اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں کہ نہیں ضائع ہوسکتیں اس کے سپرد کی ہوئی چیزیں۔''

گھر والے حج پر جانے والے کیلئے یہ دعائیں کریں

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (مسند احمد، ترمذی)

''میں اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرا آخری عمل۔''

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ

''اللہ تعالیٰ تمہیں تقویٰ کا زادِ سفر عطا فرمائے اور تمہارے گناہ معاف فرمائے اور جہاں بھی تم ہو تمہارے لئے نیکی کے کام آسان فرمائے۔''

جب کوئی مسافر یا زائر حرم گھر سے نکلے تو اس کو یہ دعا پڑھنی چاہیے

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ (ابوداؤد)

''اللہ کے نام سے میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ اللہ کی توفیق کے بغیر نقصان سے بچنے اور فائدہ کے حصول کی طاقت نہیں۔''

مسافر کی روانگی کے بعد اس کے اہل خانہ یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ

''اے اللہ اس کیلئے مسافت کی دوری گھٹا دے اور اس کا سفر آسان کر دے۔''

سواری پر سوار ہونے کی دعا

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ ○ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ (الزخرف)

''اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا اور اس کی قدرت کے بغیر ہم اسے قابو میں نہیں لا سکتے تھے اور یقیناً ہم کو اپنے رب ہی کی طرف واپس جانا ہے''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاز پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

''اللہ کے نام سے چلنا اس کا اور رکنا اس کا، بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے۔''

غیر ہموار سطح زمین پر چلتے وقت کی دعائیں

جب آپ کے سفر میں چڑھائی آئے تو تین مرتبہ ''اللّٰہ اکبر'' کہیں۔ اور جب اترائی میں قدم زن ہوں تو ''سبحان اللہ'' پڑھیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا یہی معمول تھا۔

جب بستی میں داخل ہوں تو درج ذیل دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَاذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا (نسائی شریف)

''اے ساتوں آسمانوں اور ان چیزوں کے رب جن پر یہ سایہ کئے ہوئے ہیں اور ساتوں زمینیں اور ان چیزوں کے رب جن کو یہ اٹھائے ہوئے ہیں اور شیطانوں کے رب جنہیں انہوں نے گمراہ کیا ہے اور ہواؤں کے رب اور جو انہوں نے اڑائی ہیں میں تجھ سے اس بستی اور اس کے باسیوں کی اور اس میں موجود چیزوں کی بہتری کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے اور اس کے باسیوں کے شر سے اور شر سے جو ان میں ہے۔''

دورانِ سفر کسی جگہ ٹھہرنے کی دعا

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (مسلم شریف)

''میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورانِ سفر صبح کی دعا

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ (مسلم شریف)

''اللہ کی حمد و ثنا سننے والے نے سنی اور اس کے فضل و انعام کو اور ہم پر اس کے احسان کی خوبی کو۔ اے اللہ تو ہماری حفاظت کر اور فضل فرما اور ہم دوزخ سے بچنے کیلئے یہ دعا کرتے ہیں۔''

دورانِ سفر شام کی دعا

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خَلَقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ○

''اے زمین تیرا اور میرا رب اللہ ہی ہے۔ میں تیرے شر سے اور جو کچھ تجھ میں ہے اس کے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر پیدا ہے اس کے شر سے اور جو کچھ تجھ پر چلتا ہے اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور شیر اور کالے ناگ اور سانپ اور بچھو کے شر سے اور اس زمین کے رہنے والوں کے شر سے اور شیطانوں اور اس کی اولاد سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔'' (ابوداود)

جب حج یا عمرہ کا احرام باندھیں تو یہ تلبیہ پڑھیں

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

''میں حاضر ہوں اے اللہ، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تعریف تیرے ہی لئے ہے اور سب نعمتیں تیری ہی دی ہوئی ہیں اور ملک بھی تیرا ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔''

میرے بعض بھائی اور بہنیں اور دیگر بڑے بزرگ اتنے پڑھے لکھے نہیں ہوتے اور وہ لمبی لمبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائیں اور تلبیہ یاد نہیں کر سکتے۔ دین اسلام دین فطرت ہے۔ اس میں مشکلات نہیں بلکہ آسانیاں رکھی گئی ہیں۔ لہٰذا وہ لوگ جو طویل تلبیہ یاد نہیں کر سکتے وہ یہ چھوٹا سا تلبیہ یاد کر لیں۔ یہ بھی حضور ﷺ کا تعلیم کردہ ہے۔

لَبَّيْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ (نسائی شریف)

''میں حاضر ہوں، اے معبود برحق میں حاضر ہوں۔''

تلبیہ کا اجر و ثواب

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں۔ ''جو شخص صبح سے ہی آفتاب کے طلوع سے غروب ہونے تک تلبیہ کہتا ہے تو سورج اس کے تمام گناہ لے کر ڈوب جاتا ہے اور یہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا اس روز ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو'' (ابن ماجہ)

حضرت خلاد بن سائبؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''میرے پاس جبریل آئے تھے اور یہ کہہ کر گئے ہیں کہ میں اپنے صحابہ کو بلند آواز سے تلبیہ کہنے کا حکم دوں'' (ابن ماجہ)

حضرت سہل بن سعد سعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جب تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے تو انتہائے زمین تک جتنے شجر اور حجر اس کے دائیں اور بائیں ہوتے ہیں سب اس کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہیں۔''

تلبیہ اللہ رب العزت کی بہت بڑی عبادت ہے اور حاجیوں کو کثرت سے لبیک کہنا چاہیے۔

کعبہ دیکھ کر یہ دعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّ تَكْرِيْمًا

''اے اللہ اس گھر کی عزت، عظمت اور بزرگی زیادہ کر۔''

مسجد الحرام میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (مسلم)

''اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طواف کے ساتوں چکروں میں کیا پڑھیں

اللہ کا دین بالکل آسان ہے۔لیکن دِقت پسند اور بدعت کی طرف مائل پیشہ ور مطوفین نے طواف کی دعائیں اتنی لمبی اور کثرت سے بنادی ہیں کہ زبانی یاد بھی کرنا چاہیں تو مشکل پیش آتی ہے۔ ہر چکر کی علیحدہ علیحدہ دعا، اس پر مزید عجمیوں کیلئے زبان کا مسئلہ بھی۔ ایسے میں دعا کی تاثیر کا رنگ کیونکر نمایاں ہو۔ اللہ کے رسول نے ایک حدیث میں پیش گوئی بھی کی ہے کہ عنقریب ایک قوم آئے گی جو لمبی لمبی اور مبالغہ آمیز دعائیں کرے گی، لہٰذا ہمیں وہی دعائیں مانگنی چاہئیں جو اللہ اور اس کے نبی اکرم ﷺ نے امت کو تعلیم کی ہیں۔ وہ بہت چھوٹی چھوٹی بھی ہیں اور نہایت جامع بھی۔ اسی طرح خالقِ ارض وسما نے جو دعائیں قرآن میں ذکر کی ہیں۔ وہ نہایت ہی مفید اور جلد قبول ہونے والی ہیں۔ ایک شرط ہے کہ دعاؤں کا ترجمہ ضرور سیکھنا چاہیے۔ ان شاء اللہ! قبول بھی ہوں گی اور آپ پر رقت طاری ہوگی۔ اور آنکھیں گریہ کناں، ان شاء اللہ! میدانِ عرفات میں مانگی گئی دعائیں بارگاہِ صمدیت میں سنی بھی جاتی ہیں اور قبولیت کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے۔ راقم کا یہ ایمان ہے تجربہ ہے اور دعویٰ بھی ہے کہ یہ محاورہ ”کہ اللہ کے گھر دیر ہے، اندھیر نہیں“ غلط ہے اور یہ فقیر ابن فقیر اور بندۂ عاصی کہتا ہے کہ ”اس کے گھر میں دیر ہے نہ اندھیر“ وقت کے پیمانے اس رب کریم کے ہاتھ میں ہیں۔

میدان عرفات میں دعائے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام جو ہر پڑھنے والے کو گداز و نیاز اور عجز وانکساری کے ساتھ اشک بار کردیتی ہے اور آنکھیں ہیں کہ گریہ کناں ہو کر دامنِ عصیاں کو دھو رہی ہیں۔ دعائے آدمؑ کی پہلی ضرب جب دل و دماغ پر لگتی ہے یعنی ”ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا“ یقین جانئے آنِ واحد میں دل و دماغ کی سکرین پر گناہوں کی فلم چلنے لگتی ہے۔ غور سے دیکھیں کوئی گناہ پسِ پردہ نہ رہ جائے۔ دعاؤں کی اثر پذیری دواؤں کی تاثیر سے کہیں زیادہ زود اثر ہے گریہ کناں ہونا اور اللہ کے ذکر میں محویت اور انہماک میں دیدہ تر اشک فشاں ہو جائے تو انشاء اللہ حج مبرور اور مقبول ہوگا۔ اور حج مبرور کی جزا، جنت کے سوا کیا ہوسکتی ہے؟ عمرہ میں پہلی دفعہ جب ہم نے معلم کی امارت وقیادت میں عمرہ کیا، تو وہ مطاف میں دعا پڑھتے وقت ہم سے چار میٹر کے فاصلہ پر ہوتا تھا۔ وہ دعائیں پڑھتا چلا گیا اور ہم ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر بنے پیچھے پیچھے چلتے گئے۔ کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ کیا کریں۔ طواف میں اخلاص و نیاز کہاں سے آتا؟ آنکھیں گریہ کناں کیونکر ہوتیں؟ قلب و ذہن میں رقت و زاری کیسے طاری ہوتی؟ اور دلِ بے قرار کو سکون کیسے اور کہاں سے ملتا؟ دعا و عبادات میں دل کی حضوری نہ ہو تو پھر اللہ سے دوری اور مہجوری خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی انسان سے قرض مانگیں تو وہ ناراض ہوتا ہے لیکن اللہ نور السمٰوٰت سے طلب و سوال کا دامن پھیلائیں تو باری تعالیٰ خوش ہو جاتے ہیں کہ میرے بندے نے مجھ سے مانگا ہے پھر مانگنے والے کو دیا جاتا ہے۔

سیدنا آدمؑ اور سیدہ حواؑ کو میدان عرفات میں توبہ و معافی کیلئے بلایا گیا تو اللہ رب العزت نے دعا کے بول بھی دونوں کو خود ہی سکھائے۔ میاں بیوی دونوں نے رَبَّنَا ظَلَمْنَا کی دلنواز صدائے آہ و فریاد لگائی۔ کہ بارگاہِ یزداں میں سنی بھی گئی اور قبولیت کے شرف سے عزت افزائی بھی ہوئی۔ اللہ کی عدالت میں حضرت انسان کے خلاف پہلا مقدمہ، پہلا جرم یا لغزش اور پہلی اپیل یا دعا پر اللہ نے معاف کر دیا۔ اب اولادِ آدم ہر سال اپنے اپنے مقدمات لے کر "عرفات کی عدالت" میں خود ہی پیش ہوتی ہے اور پھر بغیر کسی تشدد کے خود ہی اعترافِ گناہ کرتی ہے۔ کوئی گواہ یا شاھد نہیں، خود ہی ملزم اور خود ہی قاضی، اپنے اپنے گناہوں کی ہر کوئی اللہ رب العزت سے معافی مانگ رہا ہے۔ اور اللہ غفور الرحیم عفو و درگذر سے کام لے کر معاف کئے جا رہے ہیں۔ اس طویل تمہید کے بعد اب میں مطلب کی بات پر واپس آتا ہوں، وہ یہ کہ ہمیں یعنی عازمینِ حج کو بالخصوص مناسک حج اور ارکان حج کی تکمیل و ادائیگی میں اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی بیان کردہ دعائیں، اوراد و وظائف پڑھنے چاہئیں۔ اپنی من مانی نہیں کرنی چاہیے۔

طواف کے چکروں میں حضور نبی اکرم ﷺ نے دعائے ذیل پڑھی

طواف کا پہلا چکر شروع کرنے سے پہلے حجرِ اسود کا استلام یعنی حجر اسود کو بوسہ دے کر طواف شروع کرنا چاہیے۔ مسجد الحرام میں داخل ہوتے ہی دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد پہلا طواف شروع ہو گیا۔ پہلا قدم رکھتے ہی پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (ابن ماجہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اللہ ہی کیلئے ہے ہر تعریف اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت"

حج کو آسان بنائیں

ہر طواف میں یہ دعا ترجمے کے ساتھ پڑھیں۔ اور اچھی طرح زبانی یاد کر لیں۔ بڑے خلوص اور خشوع وخضوع اور عجز وانکساری کے ساتھ ساتوں چکروں میں یہ دعا پڑھیں۔ ان پڑھ اور تھوڑے پڑھے لکھے عازمین حج آسانی کے ساتھ یاد کر سکتے ہیں۔ اب امید کرتے ہیں کہ آپ لمبی اور طویل دعاؤں کے چکر میں نہیں پڑیں گے۔ ہمارے دین میں آسانیاں ہی آسانیاں ہیں، طواف کرتے وقت دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہئیں۔ جو حاجی دورانِ طواف باتیں نہیں کرتے تو ان کے دس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں اور دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور دس درجے بلند کیے جاتے ہیں۔ اور جو حاجی طواف کے دوران باتیں کرتے ہیں وہ رحمت میں ایسے داخل ہو گا جس طرح کوئی پانی میں اپنے پیر ڈبوئے۔ (ابن ماجہ)

رُکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان پڑھنے کی دعا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

"اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا" (البقرۃ:۲۰۱)

رُکن یمانی اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَيْرٍ (حصن حصین)

"اے اللہ تو نے جو کچھ مجھے رزق دیا ہے اس پر مجھے قناعت عطا کر اور میرے لئے اس میں برکت ڈال اور میری ہر غائب چیز پر خیر کے ساتھ نگہبان ہو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام ابراہیمؑ پر دو رکعت نماز

اللہ رب البیت کی پاکی و بزرگی بیان کرتے ہوئے آپ کے سات طواف پورے ہو گئے ہیں۔اب آپ مقامِ ابراہیمؑ پر آجائیں تو یہ آیہ قرآنی پڑھیں:

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى (سورۃ البقرہ:۱۲۵)

''اور بناؤ مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ۔''

اس کے بعد دو رکعت نماز مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھیں۔پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھیں۔دوگانہ پڑھنے کے بعد دستِ سوال اٹھائیں اور جھولی پھیلائیں اپنے لئے اور اپنے والدین کیلئے اور اپنے بہن بھائیوں کیلئے دعائیں مانگیں۔والدین کی بخشش اور دیگر احباب کیلئے خیرو بھلائی طلب کریں۔اس طرح ہر مقام پر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کریں۔

سعی صفا و مروہ کی دعائیں

مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد حجر اسود کو بوسہ دے کر باب الصفا کے راستہ سے صفا پر آجائیں اور یہ آیہ قرآنی پڑھیں۔

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ (سورۃ البقرہ:۱۵۸)

''بے شک صفا اور مروا اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔''

صفا کی بلندی پر آجائیں۔جب آپ کو بیت اللہ نظر آئے تو اللہ کی توحید اور تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھیں۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ،

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت اور اسی کی تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد کی اور اکیلے سب گروہوں کو شکست دی۔"

مروہ کی چوٹی پر بھی دعائے مذکورہ پڑھیں۔

جب دعائے مذکورہ پڑھ چکیں تو وادی میں اتریں تو دوڑیں۔ جب مروہ آئے تو صفا کی طرح اس کی چوٹی پر آ کر قبلہ رُو ہو کر وہی دعا جو صفا پر مانگی تھی۔ دست سوال اٹھا کر گداوصدا کے وہی بول پھر پڑھیں۔ اور اللہ رب البیت سے اپنے من کی مرادیں مانگیے اور حاجات کا رونا رو دیجیے۔

صفا اور مروہ کی درمیانی وادی میں پڑھنے کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ط

"میرے پروردگار میری لغزش معاف کر، مجھ پر رحم فرما، بیشک تو بڑی عزت بزرگی والا ہے۔"

صفا و مروہ کے سات پھیرے مروہ پر آ کر ختم ہوں گے۔ ان سات پھیروں کو صفا اور مروہ کی سعی کہتے ہیں۔ مروہ پر آ کر بال بھی کٹواتے ہیں (مرد بھی اور عورتیں بھی) اب آپ کو صفا اور مروہ کی سعی کے بعد خوب شدت کے ساتھ پیاس لگی ہوگی۔ لہٰذا آب زم زم نوشِ جان کریں اور خوب جی بھر کر من اور تن کی پیاس بجھایئے۔ تن کی اس لیے کہ اکثر حاجی صاحبان اپنے کپڑے بھی زم زم سے تر کر لیتے ہیں اور بعض بزرگ حاجی اپنا کفن زم زم میں دھو کر وہیں سکھا لیتے ہیں اور پھر کفن کیلئے ان چادروں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ آپ کا طواف ہو چکا، سعی صفا و مروہ بھی کر لی گئی۔ زم زم بھی پی لیا گیا۔ لیجئے آپ کا عمرہ ہو گیا۔ اللہ رب البیت قبول کرے۔ آمین! اب حج تمتع والے اپنا احرام کھول سکتے ہیں۔

قارن اور مفرد احرام نہ کھولیں۔ قارن یعنی حج قرآن والے، جنہوں نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا، ان کا احرام 10 ذی الحج کے دن کھلے گا۔

خواتین کا طواف اور سعی صفا و مروہ

خواتین بالکل مردوں ہی کی طرح طواف کریں گی۔ طواف القدوم میں پہلے تین چکروں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمل نہیں کریں گی بلکہ معمول کے مطابق سات چکر پورے کریں گی۔ البتہ ہجوم سے ہٹ کر کنارے کنارے طواف کرنا ہوگا۔ اسی طرح سعی میں بھی معمول کے مطابق چلنا ہوگا۔ دعائیں اور ذکر بھی وہی ہیں، توحید اور تکبیر بھی اسی طرح۔

عمرہ کرنے کے بعد آپ کو احرام کھول کر منیٰ جانے سے پہلے مکہ کے قیام کے دوران تمام نمازیں باجماعت اور مسجد الحرام میں ادا کرنا ہوں گی۔ اس طرح ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔ پھر یہ قیمتی گھڑیاں، سعید ساعتیں، نورانی ماحول، بابرکت دن اور رنگ و نور میں نہائی ہوئی راتیں...... کہاں نصیب؟ آپ حج کو آئے ہیں۔ زہے نصیب، آپ کو حج اور عمرہ مبارک ہو۔ مسجد الحرام بحرِ رحمت ہے۔ اس کی رحمتوں، رافتوں اور نورانی و روحانی موجوں سے لطف اندوز اب نہیں ہوں گے تو پھر کب؟

منیٰ جانے سے پہلے نفلی طواف کریں۔ مقامِ ابراہیم پر نفل نماز پڑھیں۔ پھر قبلہ رُو ہو کر جب تک فراغت ہو ربِ کعبہ سے سرگوشیاں کریں، دعائیں کریں۔ اپنی ضروریات زندگی کی دہائی دیجئے۔ رزق کی کشادگی طلب کریں، والدین زندہ ہوں تو ان کے لئے مزید زندگی لیکن صحت و تندرستی والی زندگی مانگیں۔ بہن بھائیوں کی خیر و عافیت طلب کریں۔ ملک و قوم کے لئے بقا اور ترقی کا سوال کریں۔ اپنی بخشش اور مغفرت مانگیں۔ اللہ کرے آپ کے دل و دماغ مسجد الحرام کی پاک اور مہکتی ہوئی فضاؤں میں معلق رہیں اور آپ کو عرشِ عظیم کا سایۂ رحمت و سکینت نصیب ہو۔ آمین یا رب العالمین! جب ہجوم کم ہو تو طواف کے دوران حجرِ اسود کا بوسہ لیں۔ بابِ ملتزم کے قریب غلافِ کعبہ کو پکڑ کر اور دیوارِ کعبہ کے ساتھ اپنا سینہ لگائیں اور کبھی رخسار بھی، پھر روئیں، گڑگڑائیں، تڑپیں، لیکن حدِ ادب کو ملحوظ خاطر رکھیں۔ موقع ملے تو حطیم میں رکعتیں پڑھیں۔ نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ، گریہ کناں ہو کر۔ پھر بارگاہ لم یزل میں ہاتھ پھیلائیں، دامن پھیلائیں اور بازو پھیلا کر اللہ کی رحمتوں، نوازشوں اور کرم فرمائیوں کو سمیٹیں۔ حطیم میں پڑھی گئی نماز نفل درجے میں بیت اللہ کے اندر پڑھی گئی نماز کے برابر ہے۔

علما کہتے ہیں مکہ شریف میں فرائض کے بعد سب سے بڑی عبادت اللہ کے گھر کا طواف ہے۔ یاد رکھیں سنت اور نفل آپ ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں لیکن طواف ایسی عبادت ہے جو اور کہیں نہیں ہو سکتی، لہٰذا موقع سے فائدہ اٹھائیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کے طواف تین قسم کے ہیں۔

(۱) طواف قدوم (۲) طواف افاضہ (۳) طواف وداع

(۱) طواف قدوم

آپ عمرہ کر چکے ہیں۔مکہ شریف میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے یہی طواف کیا جاتا ہے۔اس طواف کو طواف دخول، ورود، تحیہ اور طواف لقا بھی کہتے ہیں۔

(۲) طواف افاضہ

وہ طواف ہے جو دسویں ذی الحجہ کو حاجی احرام کھول کر اور قربانی کرنے کے بعد منیٰ سے آکر کرتے ہیں۔اسے طوافِ زیارت بھی کہتے ہیں۔

(۳) طوافِ وداع

یہ طواف الوداعی طواف ہے۔یعنی مکہ شریف سے رخصت ہونے پر جو آخری طواف کیا جاتا ہے۔اسے طواف وداع کہتے ہیں۔ بیت اللہ کو چھوڑتے وقت ایک زائر صادق پر عجیب کیفیت طاری ہوتی ہے۔اللہ رب العزت طواف وداع کرنے والوں کو بار بار حج وعمرہ کیلئے لائیں۔اور فیوض وبرکاتِ خداوندی سے مالا مال کریں۔آمین۔

ان مذکورہ طوافوں کے علاوہ نفلی طواف ہیں جو آپ ہر وقت کر سکتے ہیں۔

اللہ کے پیارے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے گا۔اس کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔

طواف کے دوران رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہ کریں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو سوائے حجر اسود اور رکنِ یمانی کے بیت اللہ کے اور کسی رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ہشتم

دعا کی اہمیت اور فضیلت

"الدعا" تاثیر کا سائل ہوں

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں، ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے قبول کرتا ہوں، اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میرا حکم مانیں اور وہ مجھ پر ایمان لائیں تاکہ راہ یاب ہوں" (سورۃ البقرہ:۱۸۶)

"اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کرو، میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا" (سورۃ المومن:60)

احادیث رسول مقبول ﷺ میں بھی دعا کی اہمیت، افادیت اور بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

ایک حدیث مبارکہ میں تو دعا کو عبادت قرار دیا گیا ہے۔ حضور سرور کائنات اور فخر موجودات ﷺ نے فرمایا ہے کہ "دعا مومن کا ہتھیار اور دین کا ستون بھی، اور زمین و آسمان کا نور بھی" (حاکم)۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں سوال اور دعا کا ایک فرق بتایا گیا ہے کہ سوال کا نتیجہ عطا اور دعا کا نتیجہ قبولیت ہوتا ہے (ابوداؤد)۔ "اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا کرو کہ تمہیں دعا کی قبولیت کا یقین ہو" (ترمذی)۔

حضرت فضالہ بن عبید بیان کرتے ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسول ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی اور دعا کی **اللھم اغفرلی وارحمنی** (اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما)۔ یہ سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اے نمازی تم نے عجلت میں دعا کی۔ جب تم نماز پڑھ کر بیٹھو تو پہلے اللہ کے شایانِ شان حمد بیان کرو، مجھ پر درود بھیجو اور پھر دعا کرو۔

اس کے بعد ایک اور شخص نے سکون کے ساتھ نماز پڑھی، پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی،

الدعا: تاثیر کا سائل ہوں یہ مضمون ہفتہ وار معروف مذہبی رسالہ "الاعتصام" 20 مارچ تا 26 مارچ 2009ء میں اشاعت پذیر ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا اے نمازی! دعا کر قبول ہو گی (ترمذی) حضور نبی اکرمؐ نے فرمایا ''جو اللہ تعالیٰ سے نہیں مانگتا، اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے (حصن حصین)۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ نہیں ہے'' (ابن ماجہ)۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ دعا مانگنے سے عاجز نہ بنو (یعنی دعا مانگنا چھوڑ نہ دو) کیوں کہ دعا کرنے سے کسی کا کچھ ضائع نہیں ہوتا۔ جو چاہے اس کی دعا مصائب و آلام میں قبول ہو، اسے چاہئے کہ وہ آسائش اور فراوانی رزق کے وقت کثرت سے دعا کرتا رہے۔ (ابن حصان)

دعا کی قبولیت کے لئے نیت کا اخلاص اور رزق حلال کا حصول نہایت ضروری ہے۔ بارگاہِ رب العزت میں ان دعاؤں کو پہلے شرف قبولیت دیا جاتا ہے، جن میں اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہو۔ دعا میں حضورِ قلب اور اللہ کی ذاتِ باری پر یقین کامل لازمی ہے۔ دعا کے الفاظ کو تین بار دہرایا جاسکتا ہے۔ نیز ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا طریقہ رسول ﷺ ہے۔

آپ خوشی خوشی اور حُسنِ ظن کے ساتھ سفر کے لئے بغیر کسی خوف و خطر انتہائی پرسکون حالات میں بحری جہاز میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے پاس بیٹھے ہوئے ہم سفروں کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف ہیں۔ خوف و ہراس اور سراسیمگی کا کوئی شائبہ تک کسی کے چہرے پر نظر نہیں آتا کہ یکا یک جہاز کا کپتان ہنگامی طور پر اعلان کرتا ہے کہ ہم اس وقت طوفانِ بادوباراں اور تند و تیز ہواؤں کے جھکڑوں میں پھنس چکے ہیں۔ سمندر کی بپھری ہوئی موجوں اور قطار در قطار اٹھتی ہوئی لہروں سے نبرد آزما ہیں۔ جہاز سینہ بحر پر ڈولتے اور ہچکولے کھاتے سوئے منزل رواں ہے۔ اعلان سنتے ہی سب مسافر یک زبان ہو کر اللہ کو پکار اٹھتے ہیں کہ اے بحر و بر اور ارض و سما کے مالک ہمیں غرق ہونے سے بچا لے۔ تمام مسافروں پر خوف سے رقت طاری اور آنکھوں سے گریہ جاری ہو جاتا ہے۔ بلا تمیز ملک و قوم اور مذہب و ملت سب مسافروں کی زبان پر ایک ہی دعا، ایک ہی پکار اور ایک ہی التجا آتی ہے کہ اے خدائے بزرگ و برتر ہمیں زندگی بخش دے۔ لاچاری و بے قراری، پریشان حالی اور خوف و ڈر میں مانگی گئی اس دعا کو رب کریم مقبولیت بخشتا ہے۔ طوفان ٹل جاتا ہے اور سب مسافر اپنی منزل پر بحفاظت پہنچ جاتے ہیں۔

جب فضا میں ہر طرف امن و سکون کا عالم اور سناٹا چھایا ہوا ہو اور پوری بستی کے لوگ لیلائے شب کی آغوش میں میٹھی نیند سو رہے ہوں؛۔ آپ شب خیزی کے لئے اٹھیں۔ دیکھیں نظیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیشاپوری کیا مشورہ دیتے ہیں: ؎

عبادت سحری را مکن نظیری کم
کہ ہر چہ کرد دعا ہائے صبح گاہی کرد

بارگاہِ بے نیاز میں اپنا دامن پھیلایئے، اپنی لغزشوں، خطاؤں، گناہوں اور سیاہ کاریوں کی طویل فہرست کو تصور میں لایئے، پڑھیے اور غور سے دیکھیے۔ ان شاءاللہ آنِ واحد میں آپ کو اپنی نافرمانیوں، بغاوتوں، سرکشیوں اور اعراض و انکار کی ساری کارستانیوں کا پتہ چل جائے گا۔ اقلیم سخن کے تاج دار غالب فرماتے ہیں: ؎

آتا ہے داغ حسرت دل کا شمار یاد
مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

بے قراری، بے بسی اور لاچاری کی اس کیفیت میں اپنی جبینِ نیاز کو خاک ارضی پر رکھیے، جذب دروں، خشوع و خضوع اور پورے سوز و گداز کے ساتھ گڑگڑایئے، آنکھوں میں نم ہو اور گردن میں خم ہو اور یہ وجودِ فانی خشیت الٰہی سے لرزہ براندام ہو۔ پھر زاری و فروتنی کے دریا میں ڈوب کر اپنے مالک و خالق اور رب سے لو لگایئے، ذاتِ بے ہمتا سے جی بھر کر باتیں کیجیے۔ جن کا لب لباب عجز و بندگی، خاکساری و لاچاری، فقیری اور دریوزہ گری کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہو۔ آپ کی یہ فریاد، گڑگڑاہٹ، ذلتِ فریاد، دعا اور پکار کی کھنک، نالوں کی تپش، بلند آسمانوں کو چیرتی ہوئی نہایت سرعت کے ساتھ حریم ذات تک جا پہنچے گی اور رحمتِ خداوندی جوش میں آ کر آپ کی التجاؤں، صداؤں اور تمناؤں کو شرفِ قبولیت بخشے گی۔ بقول حضرت حکیم الامت اقبالؒ ہے: ؎

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے راہرو منزل ہی نہیں

دعاؤں کی قبولیت کے لئے رات کا سناٹا اور ماحول کا سازگار ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ جس حال میں اور جہاں کہیں بھی آپ ہوں اگر آپ پر کوئی افتاد یا مصیبت آن پڑی ہے تو اس لحظہ رب العرش العظیم کو پکاریئے۔ ذاتِ باری تعالیٰ اپنی صفات کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ یہاں تک کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذاتِ کبریا ہماری شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ اگر آپ صحرا نوردی کرتے ہوئے کسی دشت میں یا ریگستان میں بادِ سموم کے طوفانی بگولوں میں پھنس گئے ہیں تو اس قابلِ رحم حالت، بے کسی اور گم گشتہ راہی میں اپنے ربِ کریم سے راہ نمائی طلب کیجئے۔ وہ ذات رحیم و کریم آپ کو ریگستان کے عذاب سے نجات دلائے گی۔ اس لئے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

حضرت یونس علیہ السلام ایک تو سمندر میں اور دوسرے مچھلی کے پیٹ میں، ظلمت در ظلمت، بے بسی کی انتہا اور مجبوری کا یہ تماشا شائد ہی چشمِ فلک نے کبھی دیکھا ہو؟ سمندر کی اتھاہ گہرائیوں اور بحرِ بے کنار کی پہنائیوں میں اور اس پر مزید مچھلی کے پیٹ میں، اندھیروں میں گم، ایک اسیر ناتواں علیہ السلام اپنے مالک و خالق اور رب کو یوں پکارتا ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ (الانبیاء:۸۷)

''الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، بلاشبہ میں ہی ظالم ہوں''

دکھی دل کی پکار اور فریاد کی یہ گونج اسی ساعت بارگاہِ ذوالجلال تک پہنچ گئی اور مچھلی نے اللہ کے حکم پر یہ مقدس وجود اور عظیم امانت ساحلِ سمندر کے حوالے کر دی۔

سید البشر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) بدر کے میدان میں جبکہ حق و باطل کی پہلی آویزش، خیر و شر کا پہلا معرکہ، نیکی اور بدی کی پہلی جنگ کا آغاز ہونے ہی والا تھا کہ فخرِ موجودات سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مقدس سر اور نورانی پیشانی بدر کی خاک پر رکھ کر اللہ رب العزت سے فریاد کناں ہوئے ''اے رب ہم کفر کے مقابلے میں تھوڑے ہیں، ہماری مدد کر اور ہمیں فتح نصیب کر، آج اگر ہم مٹ گئے تو دنیا میں تیرا کوئی نام لیوا نہ رہے گا''۔ بارگاہ قدس میں یہ پکار قبول ہوئی اور مسلمانوں کو مشرکین مکہ کے خلاف عظیم فتح نصیب ہوئی۔

بنی نوع انسان کے جدِ امجد حضرت آدم علیہ السلام ایک لغزش پر جنت سے نکال دیئے گئے۔ میاں بیوی آدم اور حوا علیہما السلام دونوں میں جدائی و فراق کی وسیع خلیج حائل ہو گئی۔ میدانِ عرفات میں جبلِ رحمت پر حضرت آدم اور سیدہ حوا علیہما السلام ایک طویل مدت کے بعد ملے اور بارگاہِ ذوالجلال میں توبہ، عفو و درگزر اور معافی کے لئے درج ذیل الفاظ کے ساتھ فریاد کناں ہوئے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

''اے رب ہمارے ہم نے اپنے پر ظلم کیا اب اگر تو نے ہم سے درگزر نہ فرمایا اور رحم نہ کیا تو یقیناً ہم خسارہ پانے والوں میں ہو جائیں گے۔'' (الاعراف:۲۳)

سیدنا زکریا علیہ السلام جب عالمِ ضعیفی کی آخری حدوں کو چھو رہے تھے تو ایک رات کے پہلے پہر ''محراب'' میں کھڑے اللہ سے لو لگائے بڑی حسرت سے بیٹے کی خواہش کا اظہار کچھ اس والہانہ انداز میں کیا کہ جواباً اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو بیٹے (حضرت یحییٰ علیہ السلام) کی خوش خبری دے دی۔

جدالانبیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھا رہے تھے، گرمی کی شدت اور دھوپ کی تمازت سے ہر چیز جھلسی جارہی تھی۔ باپؑ اور بیٹا دونوں پسینہ سے شرابور اور مشقت سے چور تھے۔ اس بلد مقدس میں آپ دونوں نے جو بھی دعا کی اور جو کچھ مانگا ان کو ملا اور اس کے باسیوں کو بھی مل رہا ہے اور قیامت تک ملتا رہے گا۔ انشاء اللہ العزیز!

الغرض جب کبھی کوئی مظلوم انسان یا خطا کار و ناہنجار حالتِ محرومی، ناگہانی مصیبت، وبائی مرض میں مبتلا اور حادثہ کا شکار ہو جاتا ہے اور تمام ظاہری اسباب اور مالی وسائل منہ موڑ لیتے ہیں تو پھر حالات کی زد میں آیا ہوا یہ مجبور، بے سہارا اور لاچار انسان اللہ رب العالمین کی چوکھٹ پر سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور پکارتا ہے کہ اے جہانوں کے رب میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور فریاد بلب ہوں تو ہی میری مدد کر، مجھے سیدھا راستہ دکھا اور حالات کی ستم کاریوں سے محفوظ رکھ۔ تو صاحب کن فیکون، مالک الملک اور ہر چیز پر قادر ہے۔ مجھے مصیبتوں، دکھوں، بیماریوں، ناگہانی آفتوں اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھ۔

تو ہی اولاد بخشتا ہے، تو ہی موت و حیات کا مالک ہے، تو ہی رزق میں برکت ڈالتا ہے، تو ہی روزِ جزا کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ بے شک تیرے سوا میرا کوئی پرسانِ حال اور مددگار نہیں۔ میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں اور تجھ ہی سے مدد مانگتا ہوں۔ ایک صوفی بزرگ شیخ فریدالدین عطارؒ نے کیا خوب فرمایا ہے: ؎

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

تیرا کوئی شریک اور ثانی نہیں، میری دعاؤں کو قبول کر، التجاؤں کو منظور کر، خطاؤں کو معاف فرما اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی کر، تو بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ میں اپنی لغزشوں اور سیہ کاریوں کا اعتراف اور تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں۔ مردِ قلندر، درویش خدا مست حضرت علامہ اقبالؒ نے میرے جذبات، وارداتِ قلبی اور وجدانی کیفیات کی عکاسی کچھ اس طرح کی ہے: ؎

میں بلبلِ نالاں ہوں اک اجڑے گلستاں کا
تاثیر کا سائل ہوں محتاج کو داتا دے

تو عزوجل اس کی دعا قبول فرماتا ہے۔

آپ کی دعاؤں کا طالب
بندہ حقیر، فقیر ابن فقیر
یونس بصیر
۲۷ ذی الحج ۲۰۰۸ء
مورخہ ۲۷ دسمبر ۲۰۰۸ء

نوٹ: میری بڑی حسرت اور دلی آرزو تھی کہ میں اپنی تصنیف کردہ کتاب "صحن حرم" میں میدان عرفات کی دعاؤں کے باب سے پہلے ایک خصوصی نوٹ لکھوں۔ اس وقت تو نہ لکھ سکا۔ یہ کمی اللہ رب العزت کی مدد سے اپنی صوابدید کے مطابق اب پوری کر دی ہے۔ حُسنِ تاثیر بخشنے والی اور قبولیت کا تاج سر پر رکھنے والی اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ذاتِ گرامی ہے۔ ان شاء اللہ العزیز معزز قارئین اور صاحبانِ فکر و نظر کو دعا کے متعلق میرے یہ ٹوٹے پھوٹے اور بکھرے ہوئے الفاظ پسند آئیں گے۔ ؎

خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدانِ عرفات میں حج کی دعائیں

یوم الحج کی دعا

1 - لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا اس کا کوئی ساجھی نہیں ہے، اس کی بادشاہت ہے اور اس کی ہر تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے۔''

ذاتِ لم یزل کا یہ مقدس ذکر، اپنی فضیلت و کرامت، عظمت و شان اور جلال و جمال کے لحاظ سے افضل ترین ذکر ہے۔ رب العرش العظیم کے مرکز تجلیات اور منبع وحی و تنزیل میں اس ذکر و دعا کی رسائی بہت سرعت کے ساتھ ہوتی ہے اور قبولیت کا عز و شرف بھی جلد از جلد پاتی ہے۔ ذاتِ کبریا کے نور کی کرنیں، کائنات رنگ و بو میں ہر آن اور ہر سُو اپنی ضیا باریوں اور نور افشانیوں میں رقصاں ہیں۔

یہ پاک اور بابرکت ذکر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تک، ہر نبی کی مبارک زبان پر جاری رہا ہے۔ میدانِ عرفات میں یہ ذکر بڑے شوق و ذوق، سوز و گداز، خشوع و خضوع، عجز و انکساری، فروتنی و زاری اور عبودیت و نیاز مندی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ حضرت اقبال رحمہ اللہ بھی ذکر کا مشورہ دیتے ہیں:۔

نہ چھوڑ اے دل فغاں صبحگاہی
اماں شاید ملے اللہ ھو میں

ایسی جامع دعا، اتنا مختصر اور بلیغ ذکر، اللہ کی حمد و ثنا میں ایسے میٹھے اور دلکش بول کسی اور مذہب میں کبھی دیکھے نہ سنے! جب تک آپ کی سانسیں آ جا رہی ہیں اس افضل ترین ذکر کو حرزِ جان بنائیے اور اٹھتے، بیٹھتے، چلتے پھرتے، تنگ و تاریک راستوں میں، دشوار گزار گھاٹیوں میں، پہاڑوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھلوانوں پر اور صحراؤں کی پہنائیوں میں، افتاں وخیزاں، رواں دواں ہو کر صدا لگاتے رہیں، دعا والتجا کرتے رہیں، پھر دیکھئے جذبِ اندروں کا سوز اور دلِ حزیں کا گداز و اخلاص مل کر آپ کو کیونکر وجد و حال میں سرمستیوں پر مجبور کر دیتے ہیں۔ حضرت اقبالؒ اللہ سے کیا طلب کرتے ہیں:۔

تڑپنے پھڑکنے کی توفیق دے

دلِ مرتضےٰ، سوزِ صدیقؓ دے

روحانیت کا یہ عروج و کمال، وارداتِ قلبی کا یہ جلال و جمال اور کیف و مستی کا یہ غلبہ، اللہ کرے روز افزوں رہے۔ آمین! لیکن خیال رہے شریعت کی گرفت کبھی ڈھیلی نہ ہونے پائے: ع ''اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبانِ عقل''

طریقت کہیے، یا کچھ اور تصوف وغیرہ: لیکن یاد رہے تصوف وطریقت کی زمامِ کار مکمل طور پر شریعت کے قابو میں ہونی چاہیے: ع ''گر فرقِ مراتب نہ کنی زندیقی'' اللہ والے، توحید پرست اور درویش خدامست کہتے ہیں، ''در عبادت بیخودی لازم تراست''، حج تو نام ہی التجاء و دعا کا ہے اور صدا و گدا کا بھی، پھر اس آہ و بکا، نالہ و فریاد میں دعاؤں کی تکرار ہوگی اور تکرار میں گریہ طاری ہوگا، ہچکی بندھے گی اور دامن آنسوؤں کی بارش سے تر ہوگا۔ آپ کی دعا شرفِ قبولیت سے نوازی جائے گی، آپ کا تقویٰ، خشیت، پرہیزگاری، سوز و گداز، اخلاص و نیاز اور درد و کرب کام آگئے ہیں اور سب سے بڑھ کر آپ کی خوش نصیبی اور فیروز بختی کا واحد سبب اللہ رب العزت کا فضل بے پایاں ہے: قربان جاؤں حضرت اقبالؒ پر جو کہتے ہیں:۔

تھا یہ بھی کوئی ناز کسی بے نیاز کا

احساس دے دیا مجھے اپنے گداز کا

2 - اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ فِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا

''اے اللہ میرے دل میں نُور پیدا فرما اور میرے کانوں میں بھی نُور اور میری آنکھ میں نور دے۔''

اے ذاتِ کبریا تیری حمد و ثناء کے بعد یہ بندہ گنہ گار تیرا شکر گزار ہے۔ میرے جسم کا رُواں رُواں تیری کرم فرمائیوں، تیری نوازشوں، تیری مہربانیوں اور تیری رحمتوں کا ممنونِ احسان ہے جس نے نبی آخر الزماں ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ پھر ہم خاک نشینوں اور بے نواؤں کو آپ کی اُمت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کیا اور امامُ الموحدین سیّدنا ابراہیمؑ کی ملّت میں شمول کا عزّ و شرف بھی بخشا۔ ریگستانِ عرب میں اللہ کی نظرِ انتخاب، وادیٔ مقدّس میں بیت اللہ کے قرب و جوار میں بسنے والے گھرانے بنو ہاشم کے ایک فردِ مقدّس پر پڑی، جو اہلِ مکہ کے ہاں اعلیٰ اخلاق، احسن عادات، افضل کردار و سیرت، ایمان و تقویٰ، اور امانت و دیانت کے سبب ''صادق الامین'' کے لقب سے مشہور ہو چکے تھے۔ ان کا پیارا نام ''محمد'' ﷺ تھا۔ ہم اپنے نبیٔ رحمت پر مقدور بھر درود شریف اور صلوٰۃ و سلام بھیجتے ہیں اور ان شاء اللہ یہ سلسلہ خیر و برکت حیاتِ مُستعار کی آخری سانسوں تک چلتا رہے گا۔

اے پروردگار! یہاں ہم اپنے پیارے رسول کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتے۔ مذکورہ بالا دعا پر غور کریں۔ یہ معجز نما کلام، یہ بلاغت و فصاحت، الفاظ کا یہ چناؤ۔ اور عبارت کا یہ بہاؤ، سبحان اللہ! ''اے اللہ میرے دل کو روشن کر دے۔ میری آنکھوں میں نُور پیدا کر دے۔ اور میرے کانوں کی حسنِ سماعت کو منوّر کر دے۔'' کیا انمول نوادرات ہیں اور کیسے سچے موتی جو زبانِ گوہر بار سے نکلے ہیں۔ یہ اعضا روشن اور منوّر ہو گئے تو پھر تاریکی اور اندھیرا رہ کہاں گیا؟ حضور پُرنور کی ایک حدیث ہے جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے: ''مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نُور سے دیکھتا ہے۔'' جب قلب و ذہن روشن ہو گئے تو غلط عقیدہ، پراگندہ سوچ، خیالاتِ فاسد اور جھوٹ و جہالت اور شرک و بدعت دل و دماغ میں کیسے آئیں گے؟ اللہ کے نور میں ہر چیز اپنی اصل شکل میں آپ کو نظر آئے گی۔ یہی اس عطائے خداوندی، بلیغ دعا اور فصیح پُکار کی حکمت ہے۔ دید میں ہر چیز سوائے حق اور سچ کے اور شنید میں بھی ہر وہ چیز سنائی جائے گی، جو پاک ہو، صاف ہو، طیب ہو۔ کلامِ حق اور بیانِ صادق ہو۔ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے میری شنید و دید اور سماعت کو تمام لغویات، ہفوات اور ہذلیات سے بچا لیا۔ تُو تو خود بھی زمین و آسمان کا نُور ہے۔ ''العلم نور'' علم بھی نور ہے یہ نور گم کردہ راہیوں کو صراطِ مستقیم کا پتہ دیتا ہے۔ نور اور روشنی، امن و سکون اور راحت و آرام کا راحت کدہ ہے۔ ظلمت و تاریکی، تیرگی و اندھیرا اور جہالت و ناخواندگی، فتنہ و فساد کی آماجگاہ ہے۔ نور نشانِ منزل کا پتہ دیتا ہے۔ اس طرح علم کی روشنی آپ کو صراطِ مستقیم تک کشاں کشاں لے جائے گی۔ علم نور ہدایت ہے قرآن بھی نور ہے، لیکن رُشد و ہدایت کا یہ نور آپ کو خیر کی معرفت، بھلائی کا راستہ، جنّت کی نوید دے گا اور جہنم کی وعید بھی۔ جس کا قلب منور ہو، آنکھیں نُورانی اور کان بھی نورانی ہوں۔ تو اندھیرا اور تاریکی خود بخود رفو چکر ہو جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن قیمؒ نے روح کو بھی ''نورانی جسم'' کہا ہے۔''هو جسم نورانی علوی خفیف''وہ ایک نورانی علوی لطیف جسم ہے۔ بات ہورہی تھی نُور کی۔ اللہ کے پیارے رسول نے ہم سے کوئی چیز چھپا نہیں رکھی۔ وحی کے ذریعہ اللہ سے جو لیا وہ اُمّت کو جوں کا توں دیا۔ ہم دین و مذہب کے معاملے میں سُست ہوگئے ہیں ورنہ ذاتِ کبریا کی نوازشیں موج در موج آتی جاتی ہیں۔ بحرِ رحمت تو ہر دم تلاطم بپا ہے۔ اور اللہ والے بحرِ رحمت میں ہر آن اور ہر گھڑی غوطہ زن ہیں۔ لیکن دنیا دار دُنیا کی رنگینیوں میں کھوگئے ہیں۔ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کو فراموش کرچکے ہیں۔ آخر میں حضرت اقبالؒ کا ایک شعر آپ کو سناتا ہوں، دل کے کانوں سے سُنیے:۔

رہے ہیں اور ہیں فرعون میری گھات میں اب تک
مگر کیا غم کہ میری آستین میں ہے یدِ بیضا

3- يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ (ترمذی)

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت (قدم) رکھ۔''

حضور نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ انسانی جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ سنور جائے تو سارا جسم سنور جاتا ہے۔ اگر یہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔ پھر یہ خاکی وجود شر اور شر انگیزی کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ حضرت اقبالؒ کے خیال کے مطابق ملّت کے پاسبانوں کی حالت کچھ یوں ہے:۔

وہی دیرینہ بیماری ' وہی نامحکمی دل کی
علاج اس کا وہی آبِ نشاط انگیز ہے ساقی

قلب کے بارے میں حضرت شاہ ولی اللہ مُحدّث دہلویؒ لکھتے ہیں:''شعبہ قلب در مضغہ صنوبری اقامت دارد''شعبہ قلب کی قیام گاہ صنوبری شکل کے لوتھڑے میں ہے۔''

شیخ الاسلام امام غزالیؒ قلب کی تعریف کرتے ہیں: القلب هو العرش والصدر هوالكرسي و ذالك النور و هو مفتاح اكثر معارفه ''قلب عرش ہے اور سینہ کرسی ہے اور یہ نور اکثر معارف کی کُنجی ہے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلب کی تعریف

هِیَ قوۃ لطیفۃ رُوحانیۃ وقوۃ باطنیۃ: ''قلب ایک روحانی و باطنی قوت ہے۔'' دل کا مقام و مرتبہ اور قدر و منزلت سمجھنے کے لیے ایک حدیث قدسی ملاحظہ فرمائیں: لا یسعنی سمائی والارض ولٰکن یسعنی قلب العبدی المومن

''میری سمائی نہ میرے آسمان میں ہو سکتی ہے اور نہ میری زمین میں' لیکن بندۂ مومن کے دل میں میری سمائی ہوتی ہے۔''

ایک اور حدیث میں ہے: لا یسعنی الا قلب مومن۔ ''میری سمائی بجز قلب مومن کے اور کہیں نہیں ہو سکتی۔''

قلب کی تعریف میں ان تمہیدی کلمات کے بعد اس دعائے رسول ﷺ مقبول کے متعلق ہم اپنے ٹوٹے پھوٹے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اُمّ المومنین حضرت سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب بھی حضور ﷺ پرنور میرے گھر میں نماز پڑھتے تو نماز کے بعد ہمیشہ یہ مبارک دُعا پڑھتے: ''یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ'' نماز کے بعد اس دعا کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھتے۔ ایک سطر کی یہ دعا اپنے اختصار و جامعیت کے لحاظ سے ایک معجزہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی زبانِ گوہر بار اور نطقِ گل افشاں سے نکلے ہوئے یہ الفاظ ادب عالیہ کی جان ہیں...... بلکہ ادبِ عالیہ اگر کوئی ہے تو وہ صرف نبی اکرم کا کلام ہے۔ معدنِ رسالت کے یہ انمول موتی اور لعل و مرجان' اپنے حسنِ تاثیر سے قیامت تک ذاکرین اور عابدین کو پرسکون اور ثابت قدم رکھیں گے۔ علم و ادب' دین و مذہب اور فقہ و حکمت کی انتہائی اور آخری بلندیوں کو چھوتے ہوئے یہ مبارک کلمات ہماری عبادت کا حصہ بنے اور ہمارے دینی نصاب میں یہ دُعا رفعت و شان اور معنی و بلاغت کی بلندیوں پر ہے۔

اللہ کے حضور' حضورِ قلب کے ساتھ' آہ و فریاد کا نرالا ڈھنگ' اور بارگاہِ لم یزل میں التجا و دعا' اور طلب و سوال کا صحیح طریقہ سیکھنا ہو تو کوئی دعائے رسول ﷺ سے سیکھے۔ پھر بارگاہ قدس میں اخلاص و نیاز' ذوق و شوق' خشوع و خضوع اور عجز و انکساری کے ساتھ فقیرانہ آہنگ اور خاکسارانہ رنگ میں کاسۂ گدائی ہاتھ میں لیے مانگیے' گڑگڑائیے۔ آنکھیں گریہ کناں ہوں' اور پھر پڑھیں ''یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ'' ان شاءاللہ آپ کا قلب و ذہن دین پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دین کی تعلیمات پر جم جائے گا۔ انشراح صدر بھی ہوگا۔ ثابت قدمی' انشراح صدر اور استقامت بہت بڑی نعمت اور اللہ کا خاص فضل وکرم ہے:۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جس خوش نصیب کو یہ نعمتیں مل گئیں تو پھر کیا غم اور کیا کم۔ سچ جانو تو اس کے مقدر کی کھیتی سرسبز و شاداب ہو کر لہلہا اُٹھی ہے۔ بس دعا اس کا ذکر اور اس ورد کو حرزِ جان بنالیں۔ میدان عرفات کے علاوہ' اس دعائے رسول ﷺ کو ہر نماز کے بعد پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ سے مانگنا نہ بھولیے۔ دربارِ خداوندی کی چوکھٹ نہ چھوڑیے۔ میں اپنے ہی جملہ پر اس کو ختم کرتا ہوں۔

''شیوۂ فقیری اگر ہاتھ پھیلانا ہے تو روشِ تونگری پھیلائے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھنا ہے۔'' آخر میں علامہ مشرق حضرت اقبالؒ فرماتے ہیں:۔

تیری نماز میں باقی جلال ہے نہ جمال
تیری اذان میں نہیں ہے مری سحر کا پیغام

-4 اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِيْ (ابوداؤد)

''اے اللہ میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے اور مجھے خوف سے بچا اور امن دے۔''

یہ دعا بھی اپنی جامعیت' اختصار' روانی' شستگی اور سلاستِ زبان کے لحاظ سے نہایت بلیغ اور آسان ہے۔ ایک گناہ گار جب اپنے مالک وخالق کے سامنے عجز وانکساری' زاری وفروتنی' اخلاص ونیاز' سوز وتڑپ اور درد وکرب کے ساتھ التجا ودعا کرتا ہے۔ کہ میری سیاہ کاریوں' خطاؤں' لغزشوں اور گناہوں پر پردہ پوشی کر۔ تو ذاتِ کبریا کی صفت ستاری بھی ہے اور غفاری بھی۔ خداوند کریم نہ صرف گناہوں اور عیبوں پر پردہ ڈال دیتے ہیں بلکہ اپنی غفاری سے ساری لغزشیں معاف بھی کر دیتے ہیں۔

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے ایک چھوٹے سے جملے میں فصاحت وبلاغت کے دریا بہا دیئے ہیں۔ سلاستِ زبان اور روانی ایسی ہے کہ دعا سُنتے ہی یاد ہوجائے اور زبان پر جاری ہوجائے۔ سبحان اللہ! چھوٹی سی دعا میں گناہوں پر پردہ پوشی کی التجا اور سزا وتعزیر کے خوف سے نجات بھی طلب کی ہے۔ گویا چھوٹی سی التجا میں سب کچھ مانگ لیا۔ طلب وسوال' گدا وصدائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقیری کے یہ نرالے انداز سکھانے والے پر لاکھوں سلام اور ہمہ وقت برستی رحمتیں نازل ہوں۔ ہر کوئی دریا کو کوزہ میں بند نہیں کر سکتا۔ یہ اللہ کی دین ہے۔ یہ دعا زبانی یاد کرلیں۔ میدان عرفات کے علاوہ نمازوں کے بعد' رات کو کروٹیں بدلتے ہوئے پڑھیں۔ اللہ کے مقدس رسول ﷺ کے تعلیم کردہ یہ میٹھے بول گنگنائیں۔ ان شاء اللہ گناہوں پر پردہ پوشی بھی ہوگی اور امن و سکون بھی نصیب ہوگا۔ دیکھیے حضرت اقبالؒ بھی ذکر نیم شبی کا مشورہ دیتے ہیں:۔

مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا
تھم اے رہرو کہ شاید پھر کوئی مشکل مقام آیا

5 - اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ

"اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان اعمال کے شر سے جو میں نے کیے اور ان اعمال کے شر سے جو میں نے نہیں کیے۔" (مسلم شریف)

یہ مبارک دعا عام آدمی کے ذہن میں آسانی کے ساتھ نہیں آ سکتی' عام طور پر عام سائلین اللہ ربّ العزت سے اولاد، رزق کی فراوانی، صحت و تندرستی اور دوزخ سے بچاؤ اور جنت میں داخل ہونے کی تمنا کرتے ہیں۔ اس سے آگے ذہن نہیں جاتا' لیکن اللہ تعالیٰ کے مقدس رسول کی نگاہِ دُوررس' اور دُوراندیشی کا ذرا تصور کیجیے۔ اس دعا کی اہمیت اور افادیت کا پتہ صحیح مسلم شریف اور ابوداؤد کی اس حدیث سے پورے طور پر سامنے آتا ہے۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت فروۃؒ بن نوفل کا بیان ہے کہ میں نے اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ سے کہا' مجھے آنحضرت ﷺ کی کوئی دعا بتلائیں تو آپ نے یہی دعا بتلائی۔

زندگی میں کبھی کبھار نا کردہ گناہ بھی وبالِ جان بن جاتے ہیں۔ مثلاً قتل کے مقدمہ میں آپ کو کوئی خواہ مخواہ ملوث کر دے۔ یا چوری یا ڈاکہ میں آپ ملوث نہیں ہیں اور کوئی ظالم اہلکار آپ کو زچ کرنے کے لیے یا پھر رشوت لینے کی خاطر آپ کا نام بھی ملزمان میں شامل کر دے۔ اس سے بڑا اور ظلم کیا ہوگا؟ ایسے اہلکاروں کے لیے جو اپنے مالی مفاد کی خاطر یا کسی انتقامی جذبہ کے تحت کسی کا نام ناحق شامل کر دیتے ہیں۔ اُن کے لیے حضور ﷺ کی حدیث ہے جس کے راوی حضرت عبداللہ بن عمر ہیں۔ اُن ظالم اہلکاروں کے لیے حضور ﷺ پرنور کا اِنتباہ' عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ رسول ﷺ خدا نے فرمایا: "مظلوم کی بددعا سے بچو یہ آگ کے شعلوں کی مانند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان کو جاتی ہے۔" ایک دوسری روایت میں حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ خدا نے فرمایا' مظلوم خواہ کافر ہی کیوں نہ ہو اس کی بددُعا سے بچو کیونکہ اس کی قبولیت میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوتی۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:۔

بترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگامِ دُعا کردن
اجابت از درِ حق بہرِ استقبال می آید

اس بندہ عاصی کو اس دعا کے بول بہت ہی مرغوب ہیں۔ الحمدللہ یہ دعا میں بچپن سے اور بالخصوص حج کے بعد کسی نہ کسی وقت بارگاہِ لم یزل میں مانگتا ہوں۔ جب کبھی غموں کے مُہیب بادل ہرسُو چھا جاتے ہیں تو یہ دعا کام آتی ہے۔ مصائب ٹل جاتے ہیں اور قلب و ذہن کو سکون نصیب ہوتا ہے۔ ناکردہ گناہوں کے جُرم میں کافی لوگ پھنس جاتے ہیں۔ کچھ بچ نکلتے ہیں اور چند ایک جیلوں میں پڑے دن گن گن کر گزار دیتے ہیں۔ لیکن وہ اہلکار جن کی بدولت وہ مظلوم سزا کاٹ رہے ہیں وہ یاد رکھیں' اللہ کی پکڑ بڑی شدید ہے۔

6- اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ (ترمذی شریف)

"اے اللہ مجھے خیر کی راہ سجھا اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچالے۔"

اللہ کے رسول ﷺ کی یہ دعا بھی مختصر' سلیس' زبان پر انتہائی خفیف' اور معنی و مفہوم کے لحاظ سے بحرِ بے کنار' حسن کلام کا اعجاز' اظہارِ بیان کا انداز' اور طلب و سوال میں اندازِ گدائی اپنے عروج پر اور صدائے فقیراں نئے آہنگ کے ساتھ' سوئے فلک لگائی گئی اور بڑی تیزی کے ساتھ یہ دُعا' بارگاہِ قُدس میں پہنچ بھی گئی۔ ذاتِ باری نے سائل کی فریاد کو سُنا اور فوری تعمیل کا حکم دیا۔ راقم نے زندگی کا زیادہ تر حصہ غریب الوطنی میں گزارا ہے' مشکلات زندگی کا حصہ ہیں جب کبھی کوئی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹا۔ تو یہ دعا میرے لیے رحمتِ خداوندی کا ذریعہ بن گئی۔ یعنی ناممکن، ممکن میں اور غموں کی رات' مسرت و شادمانی کا دن بن گیا۔

جب آدمی مصائب و آفات اور مشکلات و پریشانیوں میں گھرا ہوا ہو تو یہ دعا خدائے بزرگ و برتر کے کرم کا سبب بن جائے گی۔ میدانِ عرفات کے علاوہ ہر الجھن میں' ہر دکھ میں اور ہر مشکل فیصلے میں یہ دعا آپ کے لیے شمع راہِ ہدایت بن جائے گی۔ طرح طرح کے مصائب میں گرفتار' بیٹیوں کے رشتہ کرنے میں اندیشۂ ناکامی کا خوف' کاروبارِ زندگی میں مشعلِ راہ' گم کردہ راہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے منارۂ نور' اللہ کے ہاں گنتی والا حساب نہ کھولیں۔ وہ حساب لینے میں زبردست ہے۔ لہٰذا اللہ پر توکل کریں اللہ کا ذکر بھی کریں۔ اور کاروبارِ زندگی بھی' دست بہ کار اور دل بہ یار رہے۔ ذوق وشوق خشوع وخضوع' سوز وگداز' درد وکرب اور تڑپتے پھڑکتے ہوئے اک آہِ دلدوز کے ساتھ فریاد بہ لب ہو کر حاکم الحاکمین کو پکاریئے۔ اے اللہ مجھے خیر وبھلائی کی راہ سجھا' مجھے اپنی ذات کے شر سے بچا۔ میں خیر اور شر کی معرفت نہیں جانتا۔ لہٰذا تو اس اندھے فقیر اور بے نور کی مدد کر۔ اور مجھے اس جنجال سے نکال۔ تو ہی میری چارہ سازی کر۔ تیرے سوا کون ہے؟ جو مجھے راہ دکھائے اور میری مدد کرے۔ ایک صوفی شاعر نے جو صاحبِ دل بھی ہے اور صاحبِ نظر بھی۔ کیا خوب فرمایا ہے:

یک بار نالہ کردہ ام از دردِ اشتیاق
از شش جہت ہنوز صدا میتواں شنید

7- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْهَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْهَا اَبَدًا (مستدرک حاکم)

"اے اللہ میں خطاؤں سے تیرے آگے ایسی توبہ کرتا ہوں پھر کبھی (گناہ) نہیں کروں گا۔"

یہ دعائے رسول مقبول ﷺ اپنے حسنِ عبارت' جامعیّت' اختصار' عظمت و وقعت' رفعتِ شان' سادگی بیان' روانی' جملوں کی ساخت اور الفاظ کی تہذیب وترتیب کے لحاظ سے ادب عالیہ کا منارۂ نور ہیں نبی ﷺ سے زیادہ خوش گفتار' مؤدب اور مہذب کون ہوسکتا ہے؟ اس دعا کا موضوع اور لُبِ لباب گناہوں سے توبہ ہے اور توبہ بھی توبۃ النصوح یعنی سچی توبہ۔ توبہ کے ساتھ یہ وعدہ بھی کہ اب آئندہ کبھی گناہوں کی طرف نہیں لوٹوں گا' یہ عہد و پیمان اور قول وقرار آقا اور بندہ کے درمیان طے پایا' اللہ ربّ العزّت بندۂ عاصی کو استقامت کی توفیق دے۔ اپنے عہد و میثاق کو توڑنا مومنوں کا شعار نہیں' اور نہ ہی توبہ کرکے پھر گناہوں کی طرف لوٹنا مومنوں کا شیوہ ہے۔ توبہ کر لینے کے بعد اللہ کے نیک بندے ارادہ و استقلال کی چٹان بن جاتے ہیں۔ گناہوں کی رنگینی اور خطاؤں کی دلکشی انہیں مرغوب نہیں کر سکتی۔ اور نہ گناہوں پر آمادہ۔ یہی توبۃ النصوح ہے:

ساقی ہے دور جام ہے بادل گھرے ہوئے
اور مرا حال یہ کہ میں توبہ کیے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کو توڑنا' اللہ ربّ العزّت کے ساتھ مذاق ہے' کیونکہ اللہ کے نیک اور صالح بندے جب ایک دفعہ عہد کر لیتے ہیں پھر اس عہد کو توڑتے نہیں۔ عہد و پیمان' اور قرار و میثاق کو توڑنا بنی اسرائیل کا فعل شنیع ہے۔ ہفتہ کے دن کو عربی میں یوم السبت کہتے ہیں۔ سبت کے دن بنی اسرائیل نے اپنا عہد جو اللہ کے ساتھ کیا تھا توڑ دیا تھا۔ اللہ ربّ العزّت نے سزا کے طور پر ان کو سؤر اور بندر بنا دیا۔ اور یوم السبت کو نشانِ عبرت بنا دیا' اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عہد و پیمان پر قائم رکھیں۔ آمین! آخر میں حکیم الامت علامہ مشرق کا ایک شعر پیش خدمت ہے:۔

میں نے پایا ہے اُسے اشکِ سحر گاہی میں
جس دُرِ ناب سے خالی ہے صدف کی آغوش

8- لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْاٰخِرَةِ (طبرانی)

"حاضر ہوں اے میرے اللہ میں حاضر ہوں بے شک بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔"

عربی زبان کی مشہور ضرب المثل ہے خیر الکلام ما قل و دل۔ "یعنی بہترین کلام وہ ہے جو مختصر ہونے کے ساتھ اپنے معنی و مفہوم اور کلام کی اصل روح کو خوب واضح کرتا ہو۔" میں پہلے بھی گزشتہ اوراق میں واضح کر چکا ہوں کہ حضور ﷺ پرنور کو زیادہ طویل' مقفع اور پُرتکلف دعائیں پسند نہ تھیں۔ آپ کی دعاؤں میں اختصار' روانی' سادگی' خلوص اور صداقت کا اظہار ملے گا۔ اس دعا کا پس منظر دیکھیں تو پھر اندازہ کریں کہ نبی اکرم ﷺ کی دُوررس نگاہ کہاں تک پہنچی ہے یعنی ایک دم دنیائے رنگ و بو کو چھوڑ کر آخرت کی جانفزا وادیوں میں پہنچ گئی۔ خیال نبوی ﷺ کی اڑان اور پرواز' خاکی دنیا کے مقدس ترین قطعہ ارض سے شروع ہوئی اور منزل مقصود اور مقام مطلوب یعنی فردوس بریں تک جا پہنچی۔

جب نبی اکرم ﷺ نے میدان عرفات میں حجۃ الوداع میں قدم رنجہ فرمائے۔ انسانوں کے بحرِ بے کنار کی طرف نظر اٹھائی تو ہر سُو' دیوانوں' پروانوں اور عاشقانِ خدائے بزرگ و برتر کی صداؤں سے فضا گونج رہی تھی۔ لَبَّيْك لَبَّيْك کی صدائیں بلند ہو کر عرش عظیم تک پہنچ رہی تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے قدم مبارک میدان عرفات میں رکھا تو مجاہدین اسلام اور غازیانِ دین کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ ہلکا سا تبسّم ہونٹوں پہ آیا ہی تھا' کہ بلند آواز میں لَبَّیْكَ پکاری اور یوں بے اختیار یہ جُملہ' یہ دُعا' یہ حاضری کا اعلان' "لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ اِنَّمَا الْخَیْرُ خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ" یعنی اللہ تیرا شکر ہے کہ اسلام پھیل گیا، حق چھا گیا، باطل مٹ گیا' سب بہتر لیکن اصل کامیابی و کامرانی آخرت کی ہے۔ قرآن حکیم میں اکثر مقامات پر آخرت کا دوام اور بہتری بتائی گئی ہے۔ یہ زندگی چند روزہ' فانی اور مختصر ہے۔ اصل زندگی آخرت کی ہے۔ سورۃ الاعلیٰ کی آیت ۱۷ میں ارشاد فرمایا: "حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔"

آپ دُعا میں غور کرتے جائیں۔ ان شاء اللہ فصاحت' و بلاغت' اختصار' اسلوبِ بیان اور فکرِ آخرت کی جھلکیاں اور نور و معرفت کی کرنیں کہکشاں کی طرح نظر آئیں گی۔ حضرت اقبالؒ امت مسلمہ کی نشاۃ ثانیہ کے لیے جو تڑپ رکھتے ہیں اس کی ٹیس اللہ! اللہ!

کیا عجب میری نوا ہائے سحرگاہی سے
زندہ ہو جائے وہ آتش کہ تری خاک میں ہے

9- اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وشَتَاتِ الْاَمْرِ وَ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَ شَرِّ مَا تَھُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ

"اے اللہ! تو میرے سینے کو کھول دے اور میرے کام کو آسان کردے اور تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں سے اور کام کی پریشانی سے اور قبر کے فتنے سے۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو دن میں ہوتی ہے اور اس چیز کی برائی سے کہ چلائیں اس کو ہوائیں۔"

اس دعا کا ابتدائی حصہ' جو دُعائے حضرت موسیٰؑ کے نام سے مشہور ہے' حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے دربار میں جانے سے پہلے مانگی تھی۔ اس دعا کی مقبولیت' جامعیت' گداو صدا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقانیت' مانگنے کا ڈھنگ' درد و سوز' پیچ و تاب' اخلاص و نیاز اور نالہ و فریاد کا نرالا انداز' حُسنِ تاثیر میں ڈوبے ہوئے یہ بول سیّدنا موسیٰؑ کی زبان مبارک سے نکلے ہی تھے کہ اُن کا دھواں عرش اعظم پر حریم ذات تک جا پہنچا' دعا و التجا کی سادگی و معصومیت' صدا و گدا کی صداقت آہ و بکا کی سسکیاں' آہیں اور ہچکیاں کام کر گئیں۔ سیّدنا موسیٰؑ کی تمام گزارشات' اور ساری مانگیں پوری کر دی گئیں۔ حضرت موسیٰؑ کا سینہ کھول دیا گیا' بھائی ہارون کو نبوت مل گئی اور سیدنا ہارونؑ کا تعاون اور مدد بھی حاصل ہو گئی۔ فصاحت و بلاغت سے بھی نواز دیا گیا۔ معجزات سے بھی آپ کو سرفراز فرمایا گیا۔

حضرت محمد ﷺ نبی آخرالزّماں نے جو دُعا اپنی اُمّت کو سکھائی اُس کے ابتدائی جملے تو حضرت موسیٰؑ کی دعا سے ملتے ہیں۔ لیکن دوسرے جملے دعائے رسولؐ کے علم و حکمت اسرار و رموز' نور و معرفت اور اعجازِ بیان کی ساری خوبیاں اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ فصاحت اور بلاغت کی تمام خوبیاں ایک ایک لفظ سے چھلک رہی ہیں۔ بلاشبہ نبی آخرالزّماں ﷺ کو جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے۔ نیز حضرت نبی اکرم ﷺ 'افصح العرب' ہیں یعنی عربوں میں فصاحت میں فصیح ترین عرب ہیں اور آپ خود فرماتے ہیں کہ "بنو قریش میں سے ہوں اور میری زبان' بنی سعد کی زبان ہے۔" سیّدنا موسیٰؑ کی دعا بھی فصاحت و بلاغت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

سیّدنا موسیٰؑ کی دعا کے فصیح و بلیغ ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ اللہ رب العزّت نے اپنی آخری کتاب قرآن پاک میں "سورہ الم نشرح" میں بیان کیا ہے کہ اے رسول ﷺ کیا ہم نے آپ کا سینہ کھول نہیں دیا' سیّدنا موسیٰؑ نے کئی سو سال پہلے اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ سے اپنا سینہ کھول دینے کی استدعا کی تھی۔ دور اندیشی' دوررس نگاہ کا کمال' انبیاء تو پہلے ہی صاحبِ قلبِ سلیم' فہم مستقیم اور صاحبِ ادراک و شعور ہوتے ہیں۔ اس پر مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور پوری کائنات کا نچوڑ اور خلاصہ ہوتے ہیں۔

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے دعا کے دوسرے حصّہ میں اپنی طرف سے لفظ و بیان کے ایسے قیمتی اور نایاب موتی' جواہرات اور لعل و یاقوت جڑ دیئے ہیں کہ دعا کا رنگ مزید نکھر گیا ہے۔ نیز ان مرصّع نگینوں نے دعائے رسولؐ کو الفاظ و حروف کی قوسِ قزح بنا دیا ہے۔ اور دعا میں اتنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامعیت پیدا کر دی ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ حضور پُر نور ﷺ نے شرح صدر کے بعد اپنے فرائض منصبی، کام میں سہولت اور تکمیل آرزو کی دعا کی ہے۔

اس کے بعد رات کے اندھیروں، ظلمتوں، اور تاریکیوں میں جو جرائم جنم لیتے ہیں ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے۔ اور جو گناہ دن کے اُجالوں میں کیے جاتے ہیں یا سرزد ہو جاتے ہیں اور قبر کے فتنوں سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے۔ جو لوگ بحری سفر کرتے ہیں یا ساحلی علاقوں میں رہتے ہیں وہ اس دعائے رسول ﷺ کی صداقت و حقانیت اور طلب و مانگ کی موزونیت اور اہمیت و افادیت کی گواہی دیں گے۔ حضور پُر نور ﷺ کی دعا میں کتنی دور اندیشی، ژرف نگاہی، قوتِ مشاہدہ اور جذبۂ ہمدردی کی کارفرمائی ہے اللہ تعالیٰ خود قرآن پاک کی سورۃ الانشراح میں فرماتے ہیں: ''کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا اور تیرا ذکر بلند نہیں کیا۔''

راقم نے خود عمر کا کافی حصہ ساحل سمندر پر گزارا ہے۔ اللہ کے رسول کی دعا میں پوری انسانیت کے لیے خیر ہی خیر ہے۔ جب سمندروں میں مدّ و جزر پیدا ہوتے ہیں اور سمندری طوفان آتے ہیں تو اللہ یاد آتا ہے۔ موجیں قطار اندر قطار، مستانہ وار آتی ہیں ساحل سے ٹکراتی ہیں۔ موجوں کا موجزن ہونا، بپھرنا، تھرکنا، تڑپنا اور رقص کناں ہونا ساحل سمندر پر کھڑے ہو کر دیکھنے سے بھی اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور کبھی کبھار کوئی سرکش اور بے رحم موج کسی نہ کسی ساحلی شہر کو ایک ہی نوالے میں نگل کر تلاطم بپا اور بپھرے ہوئے سمندر میں غائب ہو جاتی ہے گزشتہ سال سونامی لہر نے کتنے ہی شہروں کے نام و نشان تک مٹا دیے۔ مولانا حالیؒ نے کیا خوب کہا ہے۔ ویسے تو ان کا سارا کلام ہی خوب تر ہے:

دریا کو اپنی موج کی طغیانیوں سے کام
کشتی کسی کی پار ہو یا درمیاں رہے

طوفانوں کی تندی و تیزی اور ہواؤں کا دباؤ بڑے بڑے بحری جہازوں کو آناً فاناً پانی کی تہہ میں لے جاتا ہے۔ اسی طرح پتہ نہیں کتنے سفینے غرق آب ہو کر سمندر کی تہہ میں بیٹھ جاتے ہیں۔

حضور پُر نور ﷺ جب کبھی طوفانِ باد و باراں دیکھتے تھے تو گھبرا جاتے تھے اور خیر کی دعائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے۔ حضور پُرنور ﷺ کی ایک اور دعا ہے اس میں بھی خیر کی ہواؤں کو مانگا ہے اور طوفانی اور شر والی ہواؤں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی ہے۔ شر والی ہوائیں تباہی‘ بحری جہازوں کی غرقابی‘ شہروں کی ویرانی‘ فصلوں کا اجڑنا‘ حادثات کی کثرت اور بے سکونی کا باعث بنتی ہیں۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ سے خیر کی ہوائیں طلب کرتا ہے اس کا مطلب ہے‘ رزق کی برکت‘ فصلوں کا سرسبز و شاداب ہونا‘ ہوائیں بارش لاتی ہیں اور بارانی علاقوں میں بارش نہ ہو تو وہاں کے لوگوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ بارش سے بہار اور بہار سے چمن کی رونق ہوتی ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے اس دعا میں قبروں کے فتنوں سے بھی اللہ کی پناہ طلب کی ہے۔ دیکھا جائے تو امت مسلمہ کا زوال اور ادبار کی وجہ قبریں بھی ہیں۔ ہمارے ملک میں قبر پرستی ایک زبردست فتنہ ہے۔ شرک و بدعت کا سارا ہنگامہ اور فتنہ و فساد یہی پیر پرستی اور قبر پرستی ہے۔ حضرت اقبالؒ نے کیا سچی بات کہی ہے:۔

صوفی و برہمن میں کیا فرق رہا باقی
وہ بُت کی کرے پُوجا یہ پُوجے مزاروں کو

اب غور کریں۔ اس دعا میں اللہ کے رسول رحمت للعالمین نے کیا کچھ اللہ سے نہیں مانگا۔ صرف اس ایک دعا میں۔ اندھیروں میں جو گناہ پنپتے ہیں ان سے پناہ‘ دن کے اجالوں میں جو ڈاکے ڈالے جاتے ہیں اور جو جوڑ توڑ اور بے ایمانیاں کی جاتی ہیں‘ ان سے بھی اللہ کی پناہ مانگی ہے۔ پھر طوفانوں سے پناہ اور قبروں کے فتنوں سے اللہ کی پناہ۔ حضرت اقبالؒ فرماتے ہیں:۔

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے
فقیہہ‘ صُوفی‘ شاعر کی ناخوش اندیشی

دعائے سیّدنا آدم علیہ السلام

10- رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الاعراف:۲۳)

”اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور رحم نہیں کرے گا‘ تو ہم تباہ و برباد ہو جائیں گے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمِ اوّل سے پہلی خطا، پہلی لغزش، پہلی نافرمانی اور پہلی معصیت اور دشمن ابلیس لعین اور شیطان مَردُود کی پہلی کامیابی، پہلی فتح، خیر و شر کا پہلا معرکہ، حق و باطل کی پہلی آویزش، سچ اور جھوٹ کی پہلی پیکار، اور خاکی و ناری کی پہلی جھڑپ۔ تخلیقِ آدم کے بعد سیّدنا آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام دونوں میاں بیوی خلد نشیں تھے۔ شیطان کو آدم علیہ السلام کی یہ عزّت افزائی، اور پذیرائی ایک آنکھ نہ بھائی چرب زبانی اور شیطانی ریشہ دوانی بالآخر کامیاب ہوئی۔ اور آدمِ اول، شیطان مردود کے جھانسے میں آ گئے۔ اس درخت کا پھل کھالیا، جو کہ خالقِ کائنات نے ممنوعہ قرار دے رکھا تھا۔ بس پھر کیا تھا شیطان لعین نے خوشی کے شادیانے بجائے۔ اُدھر حریمِ ذات میں قہرِ خداوندی جوش میں آ گیا۔ اور نتیجتاً سیّدنا آدم علیہ السلام اور سیّدہ حوا علیہا السلام کا خروج لگا دیا گیا۔ آدمِ اول نے جلد بازی میں ٹھوکر کھائی۔ اور یوں آدمِ اول عرش سے فرش پر آئے۔ آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام کے درمیان ہجر و فراق کی خلیج حائل ہوگئی۔ رحمان و رحیم کی رحمانیت حرکت میں آئی۔ سیدنا آدم علیہ السلام کو دعائے آدم کے بول سکھائے گئے۔ میدان عرفات میں جبل رحمت پر اپنے خالق اور مالک کے سامنے دامن پھیلایا اور یوں پکارے:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

یہ دعا، ایک دُکھی دل کی پکار، ایک غریب الدیار کی آہ و بکا ایک خطا کار کی فریاد، ایک نافرمان کی معذرت، اور ایک بھٹکے ہوئے انسان کی بارگاہِ ذوالجلال کی عدالتِ عظمٰی میں پہلی دردناک رحم کی درخواست، جو بفضل خداتعالیٰ پہلی پیشی پر منظور ہوگئی۔ اور حضرتِ انسان کو معاف کر دیا گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی بریت پر شیطان مردود ایک بار پھر رُسوا ہوا، ذلیل ہوا، اور شکست خوردہ ہو کر ویل پکارتا ہوا، دیوانوں کی طرح سر میں خاک ڈال کر، بادِ سموم کے جھونکوں کے سنگ، ریگستانی بگولوں میں پابہ زنجیر ہو کر بھٹکتا رہا۔ بھٹکنا اور ذلت و خواری اس کا نصیب اور لعنت و پھٹکار اس کا مقدّر ٹھہری۔ عازمین حج کو دعاؤں کا یہ نچوڑ، گناہوں کا یہ تریاق، لغزشوں کا یہ ربانی توڑ، اور خطاؤں کا یہ علاج، زبانی رٹ لینا چاہیے۔ پھر میدانِ عرفات میں عجز و انکساری اور سوز و گداز کے ساتھ یہ دعائیں پڑھیں ان شاء اللہ جلد آپ پر رقّت طاری ہوگی اور گریہ جاری ہو جائے گا اور گناہ دُھل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیں گے۔ یہ دعا پڑھتے ہی گناہوں کی فلم کی ریل دماغ میں چلنے لگتی ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ کس حکیمانہ انداز میں ہمیں خبردار کرتے اور اعمال صالح کی ترغیب دیتے ہیں: ؎

کرے گی داورِ محشر کو شرمسار اک روز
کتاب صوفی و مُلا کی سادہ اوراق

دعائے آدمؑ یوں تو ہر وقت اور ہر آن پڑھی اور مانگی جا سکتی ہے لیکن میدان عرفات میں اس کا وِرد اور سمجھ کر پڑھنا' آپ کی روحانیت اور جذبۂ اندروں کے سوز و گداز اور وجدان کے پیچ و تاب کو توبہ و غفران کے لیے آمادہ بہ طلب و سوال اور مائل بہ نالہ و فریاد کرے گا' یہ پاک ذکر اپنا رنگ جمائے گا اور حُسنِ تاثیر کی سُرعت قبولیت اور بارگاہ لم یزل میں حریم ذات تک براہ راست رسائی اور فوری پذیرائی کے جلوے ظہور میں آئیں گے اور پھر غفران و رحمت کی موسلا دھار بارش ہوگی اور سارے گناہ دُھل جائیں گے۔

میدانِ عرفات میں حشر کا سماں ہے' لاکھوں عاشقانِ راہِ حق' توبہ و استغفار کے لیے بارگاہِ قدوس میں ہاتھ پھیلائے' دست بہ دعا ہیں ہر کوئی اپنے گناہوں کی فہرست لیے' گریہ و زاری میں مبتلا' خطا کار بِلک بِلک کر رو رہا ہے' گناہ گار کی ہچکی بندھی ہوئی' ظالم لرزہ براندام ہے' گناہ گاروں اور سیاہ کاروں کی آہوں' سسکیوں' چیخوں' ہچکیوں اور نالہ و فغاں کا دھواں عرفات کے میدان سے اٹھا اور سیدھا عرش عظیم پر ذات حریم تک جا پہنچا' دعا اور پکار کا ایک ہی موضوع' دنیا بھر سے آئے ہوئے لاکھوں انسانوں کی ایک ہی التجا اور ایک ہی آرزو' کہ الہ العالمین۔ ہمیں معاف کر دو' ہمیں بخش دو' آخرکار رحمت خداوندی جوش میں آ گئی' حضرت انسان کی گریہ زاری' عبودیت' سوز و گداز' پیچ و تاب اور تڑپنے پھڑکنے کی ادا اللہ تعالیٰ کو بھا گئی۔ اور سب گناہ گاروں کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ آخر میں اقبالؒ کے عارفانہ شعر پر قلم کو روکتا ہوں: ؎

متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی
مقامِ بندگی دے کر نہ لُوں شانِ خداوندی

11- اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ، فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ

''اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں۔ اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں اپنے اوپر تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس تو مجھے معاف کر دے سچی بات یہ ہے کہ تیرے سوا کوئی بھی معاف کرنے والا نہیں۔''

درس گاہِ نبوت میں مُعلّمِ اعظم اور مربیٔ بے بدل نے' طالبانِ رُشد و ہدایت اور عاشقانِ خدا' متلاشیانِ راہِ حق اور شمعِ توحید کے پروانوں کو جو دعائیں پڑھنے کے لیے سکھائی ہیں ان سب میں یہ دعا نہایت جامع اور توبہ و مغفرت کے لیے اہم ترین ہے' اللہ کے رسول کے فرمان کے مطابق اگر کوئی شخص دن کے وقت اسے یقینِ کامل کے ساتھ سمجھ کر پڑھے اور شام سے پہلے فوت ہو جائے' تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا' اور اگر رات میں پڑھے یقین و ایمان اور غور و فکر کے ساتھ اور دن نکلنے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتیوں میں سے ہوگا۔

یہ دعا عرفات کے میدان کے علاوہ ہر جگہ اور ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے۔ بالخصوص ہر نماز کے بعد پڑھیں۔ اس دعا میں اقرارِ گناہ بھی ہے اور اظہارِ تمنا بھی۔ اعترافِ نعمت بھی ہے اور تجدیدِ عہد و پیمان بھی' ایک عاصی برملا اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اور پھر اپنی آنکھوں میں ندامت کے آنسو لیے اللہ رب العزت سے فریاد کرتا ہے کہ اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے۔ تو میرا آقا ہے مالک ہے خالق ہے۔ گناہوں کو تسلیم کرتا ہوں اور تیری نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں یہی میری دعا اور یہی میری پکار ہے کہ مجھے معاف کر دے بخش دے۔ تیرے سوا میرا کوئی نہیں۔ مجھے شیطان لعین کے مکر و فریب اور چالبازیوں سے محفوظ رکھ۔

ایک صوفی بزرگ حضرت ابوالخیر خیری کس امید و یقین کے ساتھ فرماتے ہیں:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ — گر گبر و کفر و بُت پرستی باز آ

ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست — گر صد بار توبہ شکستی باز آ باز آ!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے مقدس رسول ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی ان دعاؤں کا وصف‘ دراصل عطائے خداوندی ہے۔ دربارِ الٰہی سے دیا گیا مفہوم اور زبانِ رسالتماب ﷺ ہو تو پھر جو دعا مرتب ہوگی وہ معجز نما اور پُر تاثیر ہوگی۔ علمائے راسخین فی العلم کہتے ہیں۔ کہ دعائیں وہی مانگنی چاہئیں جو قرآن وحدیث سے لی گئی ہوں۔ اپنی لفاظی اور چرب زبانی کا دعاؤں میں تجربہ نہیں کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ہمیں خیر وشر کی معرفت نہیں ہے۔ بقول شاعر:

لبِ صادق سے ان کے جو سخن تقریر ہو جائے
کبھی قرآن بن جائے کبھی تفسیر ہو جائے

جب قرآن وحدیث کا مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے‘ اللہ خالق ارض وسما نے جو دعائیں قرآن پاک میں جگہ جگہ بیان کی ہیں وہ اپنے اختصار‘ جامعیت اور مضمون کے لحاظ سے زبان پر آسانی کے ساتھ چڑھ جاتی ہیں (خواہ قاری عربی ہو یا عجمی) یعنی زبان پر بے حد خفیف ہیں‘ اور یہی قرآنی دعاؤں کا اعجاز ہے۔ جس طرح ہم اللہ کی حمد وثنا اس کے شایانِ شان نہیں کر سکتے‘ بعینہٖ قرآنی دعاؤں کی صحیح تعریف کا حق پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ دعائیں اتنی معنی خیز‘ پُر تاثیر‘ واضح اور آسان ہیں کہ تھوڑی دیر میں ازبر ہو جاتی ہیں۔ اگر ان دعاؤں کا معنی ومفہوم سمجھ میں آ جائے تو ماشاءاللہ پھر کیا کہنے!

اسی طرح نبی اکرم ﷺ کی دعائیں ہیں جو فصاحت وبلاغت کی جان ہیں‘ اختصار‘ جامعیت‘ بیان اور حسنِ تاثیر کے لحاظ سے بھی پیش پیش ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے انمول موتیوں اور قیمتی لعل ویاقوت کی لڑیاں پرودی گئی ہیں۔ الفاظ دعاؤں میں یوں جگمگ کر رہے ہیں جیسے رات کو آسمانِ اوّل پر تارے‘ اللہ کے نبی ﷺ کی زبانِ ترجمان وحی سے نکلے ہوئے یہ الفاظ‘ نہیں بلکہ موتی ہیں۔ دن رات ان کا ورد کر رہے ہیں جہاں جہاں اللہ کا نام لینے والے بستے ہیں ان دعاؤں نے اپنی ضیا پاشیوں کی وجہ سے کارگہِ ہستی کو بقعۂ نور بنا دیا ہے۔ کاشانۂ نبوت سے جاری شدہ یہ دعائیں یہ اذکار واوراد ووظائف وہ قیمتی اور گرانمایہ سوغاتیں ہیں‘ جن کی چمک دمک کبھی ماند نہیں پڑ سکتی۔ اللہ کا نبیؐ صبغۃ اللہ میں رنگا ہوا۔ اور نبی اکرم ﷺ کی دعائیں بھی اُسی رنگ میں رنگی ہوئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کر دیکھیے' مانگ کر آزمایئے' ان شاء اللہ دعاؤں کی شنید بھی ہوگی اور روزِ حشر اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی دید بھی ہوگی۔ بس ضرورت ہے صرف اللہ سے لَو لگانے کی۔ یقین کامل اور ایمان واثق کے ساتھ جذبِ دَروں کا دھواں اٹھے جس میں سوز و ساز کی تپش بھی ہو اور اخلاص و گداز کی دولت بھی۔ خشوع و خضوع اور عبودیت و نیازمندی کے آنسو بھی اگر ساتھ شامل ہو جائیں۔ تو پھر دعا کی سرعتِ رسائی اور ربُّ العرشِ العظیم کے دربار میں اس کی پذیرائی کے نتیجے میں گناہگار سائل کی فوری رہائی اور حوصلہ افزائی پھر جنت میں داخلہ اور دائمی' عیش و آرام۔ یہ نصیب اللہ! اللہ! گرامی نے کیا نقشہ کھینچا ہے اللہ کی رحمت کا:۔

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگارِ ما

ایں را نہایئے است نہ آں را نہایئے

12- اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (ترمذی شریف)

"اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے کرم کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھ سے درگزر فرما۔"

یہ مبارک دعا عام طور پر میدان عرفات میں پڑھی جاتی ہے لیکن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہ دعا خاص برائے لیلۃ القدر' اللہ کے مقدس رسول سے سیکھی' آپ ماہِ رمضان المبارک کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش و جستجو میں قیام فرماتیں تو یہ دعائے رسول سوز و گداز اور جذبۂ شوق کے ساتھ پڑھتیں حسنِ تمنا اور جمالِ آرزو دیکھیں کہ اللہ کے رسول ﷺ سے فرماتی ہیں "یا رسول اللہ ﷺ اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو اللہ ربُّ العزت سے کیا طلب کروں؟" جواب میں اللہ کے مقدس رسول ﷺ نے دربارِ خداوندی میں گدا و صدا کے لئے یہ مذکورہ دعا بتلائی' لیلۃ القدر کی عظمت و وقعت' قدر و قیمت' مقام و مرتبہ' رفعت و شان اور بزرگی و فضیلت کا اندازہ لگانے سے ہم قاصر اور عاجز ہیں۔ رنگ و نور سے جھلملاتی ہوئی یہ رات' دراصل انوارِ ربانی اور تجلیاتِ سبحانی کی جلوہ آرائیوں کا دلکش مظاہرہ ہے' ملائکہ مقرّبین عرشِ اعظم سے آسمان اول پر نزول فرما ہیں۔ اور حمد و ثنا اور تسبیح و تحمید کے ترانے پڑھ رہے ہیں اور قطار اندر قطار اُتر رہے ہیں'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان دنیا پر نوریوں کی گہما گہمی اور چہل پہل ہے' کچھ ذکر و فکر میں ہیں' بعض حالتِ سجدہ میں پڑے ہوئے ہیں اور اللہ کی پاکی و بزرگی بیان کر رہے ہیں۔ خالقِ ارض و سما بھی آسمانِ اول پر نزول فرما ہیں ادھر فرشِ زمین پر خاکیوں نے بھی رمضان شریف کی طاق راتوں میں اللہ کے ذکر و دعا کی محفلیں سجا رکھی ہیں مبارکباد اور داد و تحسین کے مستحق ہیں وہ پاکباز درویش خدا مست جو سر جھکائے ہوئے' جھولی پھیلائے ہوئے۔ چپکے چپکے اور بڑے عجز و نیاز کے ساتھ ربّ ذوالجلال سے سجدوں میں سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے "نماز مومن کی معراج ہے۔" ذاتِ کبریا خود کہتی ہے' کہ "میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں براہِ راست مجھے پکارو میں سمیع بصیر ہوں' میرے دربار کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔ یہ دَر روزِ اول سے کھلے ہیں اور ابد تک کھلے رہیں گے۔ مجھے نہ نیند آتی ہے نہ اُونگھ' نہ تخلیہ میں جاتا ہوں اور نہ تھکتا ہوں۔ میرے دربار میں وسیلوں' واسطوں اور سفارشیوں کا کیا کام؟ کیا میں ان کی مدد کا محتاج ہوں؟ ہرگز نہیں۔ میں تو ہر چیز پر قادرِ مطلق ہوں۔"

دعائے اُم المومنین سیّدہ عائشہؓ صدیقہ بڑی سادگی' معصومیت' عجز و انکساری' اختصار کے باوجود انتہائی جامع اور مکمل' سلاستِ زبان کا اعلیٰ نمونہ' شستگی و روانی کا اچھوتا انداز اور لفظ و بیان کا حیرت انگیز شاہکار دیکھنا ہو تو پیارے رسول کی پیاری دعاؤں کو بنظرِ غائر پڑھو۔ پڑھنے کے بعد غور و فکر کرو' پھر گڑگڑا کر بارگاہِ ذوالجلال میں ہاتھ پھیلاؤ اور دیدہ تر کی نمی آنکھوں میں جاری رہے اور نالۂ نیم شبی کا سلسلہ ٹوٹنے نہ پائے ان شاء اللہ کبھی نہ کبھی تیر ہدف پہ بیٹھے گا' نورِ حقیقی ملے گا اور کیف و سرورِ دائمی بھی نصیب ہو گا' یوں بھی آپ کی زندگی کا چمن نکہتِ بادِ بہاری سے مہک اُٹھے گا۔ اور آخرت میں باغِ بہشت کی فضائے جانفزا اور روح پرور نظارے ہمیشہ کے لیے آپ کے نصیب کا حصہ بن جائیں گے۔ شب بیداروں اور شب زندہ داروں کا کام ہے کہ وہ اپنی سعی و کاوش کو جاری رکھیں۔ امید و یقین اور ایمان و ایقان کی نورانی قندیل ہاتھ میں لیے تلاش و جستجو میں سرگرمِ عمل رہیں۔ مرزا غالب نے کیا خوب کہا:۔

آتا ہے داغ حسرتِ دل کا شمار یاد
مجھ سے گناہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے بالا میں بڑی عاجزی' معصومیت اور نہایت سادگی کے ساتھ معافی اور بخشش مانگی گئی ہے۔ اللہ کے مقدّس رسولؐ نے الفاظ کے رنگ برنگ موتی' ہیرے اور انمول لعل یاقوت' اس تہذیب و نفاست اور قرینے سے جڑے ہیں کہ دعا کی رفعت و منزلت' اور فضیلت و شان بلند تر ہوگئی ہے۔ اس پر مزید یہ کہ یہ دعا قیمتی موتیوں' نورانی ہیروں کا ایک انمول مرصّع ہار بن گئی ہے۔ ان نوادرات کی ضیا پاشیاں اور نور افشانیاں لیلۃ القدر کی رات میں اپنے نکتۂ عروج پر ہوتی ہیں ادھر ملائکہ مقرّبین کا نزول' افلاک کی وسعتوں اور پہنائیوں میں حمد و ثنا اور ذکر و بیان کی دل آویز اور میٹھی آوازیں ہر سُو گردش کناں ہیں۔ نُوری شب القدر کی رات اپنے پر پھیلائے ہوئے آسمانوں کی بلند فضاؤں میں محوِ پرواز ہیں حالتِ پرواز میں بھی ان کی زبانوں پر تسبیح و تحمید کے بول ہیں اللہ کی حمد و ثنا ان کی روحانی غذا ہے اور تسبیح و تحمید ان کا اوڑھنا بچھونا ہے' جس طرح مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی' اسی طرح ملائکہ بغیر حمد و ثنا اور تسبیح و تحمید کے نہیں رہ سکتے۔ رمضان شریف کی طاق راتوں میں نوریوں نے فلک پہ عرشِ عظیم کی رونقوں کو چار چاند لگا رکھے ہیں۔ ہر سُو نور کی کرنیں اور ہر طرف رنگ و نور کے فوارے پھوٹ رہے ہیں۔ اور فرش پر خاکیوں نے اللہ کے ذکر کی دھوم مچا رکھی ہے۔ رمضان کی طاق راتوں میں اللہ والوں نے قریہ بہ قریہ' کوبہ کو اور نگر نگر اللہ کے گھروں میں شب بیداریوں اور زندہ داریوں کا اہتمام کر رکھا ہے۔ درویش خدا مست کھوجیوں کی طرح ہاتھوں میں چراغ لیے لیلۃ القدر کی تلاش میں جُت گئے ہیں۔ ان شاء اللہ کبھی نہ کبھی یہ رات اللہ والوں کے مقدّر کا حصہ بن جائے گی۔

بہر حال امید و یقین کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے' نا اُمیدی کوئی اچھی بات نہیں۔ اللہ ربُّ العزّت پر کامل یقین رکھیئے۔ اور دلِ بینا کی دولت اللہ تعالیٰ سے طلب کریں۔ دیکھیے حضرت اقبالؒ کیا خوب مشورہ دیتے ہیں:۔

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور' دل کا نور نہیں

اس دعا کی جامعیّت' اور اثر آفرینی کا یہ عالم ہے' کہ میدان عرفات میں بھی اس دعا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکت سے مایوسی اور نااُمیدی کے تاریک بادل جلد چھٹ گئے اور قلب و ذہن کی پریشانی اور بے اطمینانی دُور ہوگئی' دعائے سیّدہ عائشہ صدیقہؓ کا وِرد حرزِ جان بنالیں اور اپنی راتوں میں بھی یہ دعا یاد رکھیں اور لیلۃ القدر کی عنبر افشانیوں اور ضیاپاشیوں سے اپنے قلب و روح کو عنبر آگیں کریں۔ جگر مُرادآبادی مرحوم کا یہ شعر لکھے بغیر نہیں رہ سکتا:

یہ بھی نہ جا سکے گی گر وہ نہ آئیں گے
دامن پکڑ لیا ہے شبِ انتظار کا

اللہ تعالیٰ ہر متلاشیٔ راہِ حق کو لیلۃ القدر کی نوازشوں' رحمتوں' برکتوں اور انوار و فیوض سے نوازیں۔ آمین!

13- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَ التُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (مسلم شریف)

"اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور غنا کا۔"

یہ دعا بھی اللہ کے مقدس رسول ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے وہ نورانی اور انمول موتی ہیں۔ جن کی قدر و قیمت ایک جوہری ہی جان سکتا ہے۔ یعنی اللہ والا درویش خدا مست اور متّقی انسان۔ فصاحت و بلاغت اختصار اور جامعیّت اس دعا میں بھی بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہ دعا بھی آپ میدان عرفات کے علاوہ ہر جگہ اور ہر وقت پڑھ سکتے ہیں۔ اللہ حاکم الحاکمین کا دربار ہر وقت کھلا ہے کبھی بند نہیں ہوتا' اور نہ ہی صاحب دربار کبھی تخلیہ میں جاتا ہے اور نہ ہی کبھی سوتا ہے۔ آرام کی ضرورت نہ نیند کی حاجت' اللہ کے در پر جب چاہیں دستک دیں۔ فریاد کریں' سوال کریں' منّت سماجت کریں اور چیخ و پکار کریں۔ آہ و فریاد کی شنید بھی ہوگی اور تعمیل بھی۔ رزق مانگو گے' ملے گا' زندگی مانگو گے ملے گی' اولاد مانگو گے ملے گی' گناہوں اور خطاؤں کی معافی طلب کرو' انشاءاللہ ضرور معافی مل جائے گی۔ اس ذاتِ کبریا سے نہ مانگو۔ تو ناراض ہوتی ہے۔ مانگتے ہیں تو خوشی خوشی دعاؤں کی قبولیت بھی ہوتی ہے اور غفران و نجات کی بشارت بھی۔

ہمارے پیارے رسول ﷺ نے ہمیں بشارت دی ہے: "الصلوٰۃ معراج المومنین" بلاشبہ آپ سجدہ میں پڑے ہوئے اللہ تعالیٰ سے راز و نیاز کی باتیں کرسکتے ہیں۔ بس شوقِ سجدہ شرط ہے ذوقِ تماشا ہو تو اللہ کے دربار سے بہت کچھ ملتا ہے اور وافر مقدار میں۔ حضرت اقبالؒ انسان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رفعتِ شان اور عروج و اقبال کی خبر دیتے ہیں:۔

خاکی ہے مگر اس کے انداز ہیں افلاکی
رومی ہے نہ شامی ہے' کاشی نہ سمرقندی

یا اللہ میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ تیرے سوا کون ہے جو ہدایت دے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بہت کوشش کی کہ آپ کے شفیق چچا اللہ پر ایمان لے آئیں اور لا اِلٰہ الا اللہ پڑھ لیں۔ مگر مشیت ایزدی کو منظور نہ تھا۔ کلمہ نصیب نہ ہوا' ہدایت کا مالک و مختار اللہ ہی ہے۔

اِس دعا میں دوسری چیز جو اللہ کے رسول نے اللہ رب العزّت سے طلب کی ہے وہ ہے تقویٰ۔ سچ تو یہ ہے کہ مذہب کا سارا دارو مدار نیّت اور تقویٰ پر ہے۔ تقویٰ نہیں ہے تو عقیدے کی ساری عمارت آنِ واحد میں گر جاتی ہے۔ قبا (مدینۃ الرسول ﷺ) میں جو پہلی مسجد تعمیر کی گئی' تعمیر کرنے والوں کی نیّت اور جذبۂ خلوص کی منظر کشی اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب میں خوب کی ہے۔ یوں فرمایا'' کہ اس مسجد کی بنا تقویٰ پر رکھی گئی۔'' تقویٰ اور پرہیز گاری نہ ہو تو ساری عبادت اور طاعات بے روح ہو جاتی ہیں۔ تقویٰ کے بعد پارسائی کی طلب کی گئی ہے اور آخر میں دل کی امیری اور غنا طلب کی گئی ہے یعنی دل کی تونگری۔ اقبالؒ کیا خوب کہتے ہیں:۔

خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں غلامی میں
زرہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغنا

عربی زبان کے مشہور ادیب ڈاکٹر طٰہٰ مصری نے کہا تھا کہ قرآن پاک نہ نظم میں ہے نہ نثر میں' اسی طرح اللہ کے مقدس رسول ﷺ کا کلام بھی نظم میں ہے نہ نثر' بلکہ کبھی کبھار کلام کے کچھ حصے مقفّٰع ہوتے ہیں مگر عام فہم اور پڑھنے میں سلیس ہوتے ہیں اور زبان پر بالکل خفیف' یہ اللہ کے نبیؐ رحمت کے کلامِ دلنشین کا اعجاز ہے۔ اللہ رب العزّت نے اپنی آخری کتاب قرآن پاک میں شاعروں کے بارے میں ان کی مبالغہ آرائی کے سبب کچھ اچھی رائے نہیں دی۔ شاعر اکثر خیالات کی دنیا میں بھٹکتے ہوئے اور کھوئے کھوئے رہتے ہیں۔ منزلِ مراد اُن کے نصیب میں کم ہی ہوتی ہے۔ اللہ خالق کائنات نے حضرت محمد ﷺ کو'' جامع کلمات'' دے کر مبعوث فرمایا ہے۔ اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید یہ کہ "حضورِ پُرنور" فصیح ترین عرب ہیں۔ اور یہ سارے اوصاف خداوند کریم کے عطا کردہ ہیں' فصاحت و بلاغت میں اللہ کے نبی ﷺ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

اب اس دعا کی فصاحت و بلاغت' شستگی' روانی اور سلاستِ زبان ملاحظہ فرمائیں جیسے فنونِ لطیفہ کے کسی ماہر فنکار نے قیمتی موتیوں اور انمول لعل و یاقوت اور مرجان کو ایک طلائی زنجیر میں پرو کر' ایک عجوبہ روزگار مرصّع ہار بنا دیا ہے۔ جملوں کی ساخت' لفظوں کا انتخاب' کلام کی موزونیت' اور زبان و بیان کی روانی' اس پر مزید یہ کہ' اس دعا میں اللہ کے مقدّس رسول نے' اللہ رب العزّت سے چار چیزیں مانگی ہیں جو روحانی زندگی کے لیے مکمل نصاب ہیں۔

(1) ہدایت (2) تقویٰ (3) عفاف (4) غنا۔

1- ہدایت جس کو مل جائے یقیناً وہ فیروز بخت ہے۔

2- تقویٰ یعنی خدا کا خوف اور ڈر جو ایمان کی مضبوطی اور استقامت کے لیے بہت ضروری ہے۔

3- عفاف یعنی پارسائی اور شرم و حیا اور پاکدامنی وغیرہ۔

4- غنا یعنی بے نیازی، بے پروائی وغیرہ۔

ہدایت' تقویٰ' عفاف اور غنا جس خوش قسمت انسان میں یہ چاروں اوصاف جمع ہو جائیں' ان شاء اللہ وہ روحانی طور پر انسانِ کامل اور بندہ مومن ہوگا۔ جس طرح مادی وجود کا ظہور عناصر اربعہ (چار عناصر) سے ہوا ہے۔ ایک ہندو شاعر چکبست لکھنوی کا شعر ہے:۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انہی اِجزا کا پریشان ہونا

اب اللہ رب العزّت کے رسول ﷺ کی دعا میں' جو حکمت و فراست' اور اسرار و رموز ہیں وہ ہم عقل کے اندھے نہیں سمجھ سکتے۔ ہدایت' تقویٰ' عفت اور استغنا یعنی دل کا غنی ہونا اور نظر میں بھی حرص و لالچ وغیرہ نہ ہو۔ مسجد قبا کی بنیاد جب رکھی جا رہی تھی تو اُسی وقت جبرئیل علیہ السلام وحی لے کر آئے۔ مسجد قبا کی بنا تقویٰ پر رکھی گئی۔ حضورِ پُرنور ﷺ کا معمول تھا کہ ہر ہفتہ کے دن قبا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے۔ وہاں مسجد قبا میں دو رکعت تحیۃ المسجد ضرور پڑھتے۔ یاد رہے دو رکعتوں کا اجر و ثواب عمرہ (مسجد قبا میں دو رکعت نماز پڑھنے کا اجر و ثواب حج عمرہ کا ثواب ہے) کے برابر ہے۔

14- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَجِيْرُكَ مِنَ النَّارِ (ترمذی شریف)

"اے اللہ میں آگ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں"

خدائے بزرگ و برتر کی ذکر کردہ وہ دعائیں جو قرآن پاک میں ہیں۔ وہ بھی جامعیت' اختصار' فصاحت و بلاغت' اور سلاستِ زبان کے لحاظ سے اظہار مدعا اور طلب و سوال کے لحاظ سے اسلوبِ گداگری اور آداب فقیری کا گنج گرانمایہ ہیں۔ جن لوگوں کو مانگنے کا ڈھنگ نہیں آتا' وہ قرآن و حدیث میں دی گئیں دعائیں غور و فکر اور ذوق و شوق کے ساتھ پڑھیں۔ یاد کریں اور اُن کا ترجمہ و مفہوم سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل حال ہو تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

میر درد نے کیا پتے کی بات کہی ہے:

تحریک ہے یہ اس یدِ قدرت کی ورنہ کب
بے دست و پا صبا سے کوئی پات ہل سکے

اس دعا میں رحمت اللعالمین ﷺ نے ایک جملے میں اللہ تعالیٰ سے سب کچھ مانگ لیا ہے۔ حضرت سعد بن وقاصؓ مشہور صحابی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ ایک دفعہ ان کے صاحب زادے نماز کے بعد دعا مانگ رہے تھے۔ اے اللہ! میں تیری جنت چاہتا ہوں' جنت کی تمام رونقیں اور تمام انعامات وغیرہ وغیرہ۔

والد بزرگوار حضرت سعدؓ نے جب یہ سُنا تو بیٹے کو قریب بلایا۔ اور کہا کہ بیٹے جب تو دوزخ سے بچ گیا تو دوزخ کی ہر چیز سے بچ گیا۔ یعنی طوقوں' زنجیروں اور بیڑیوں سے اور جب تمہیں جنت مل گئی تو جنت کے سارے لوازمات اور انعامات بھی مل گئے۔ اس لیے دعا کو طول کیوں دیتے ہو۔ پھر حضور ﷺ پر نور کی حدیث سنائی کہ عنقریب زمانہ آئے گا۔ جب لوگ خواہ مخواہ دعاؤں میں مبالغہ آرائی کریں گے اور دعاؤں کو طول دیں گے۔ آج ہم دیکھتے ہیں مجالس میں' اجتماعوں میں ایک ایک گھنٹے کی دعا ہوتی ہے۔ دعا مذکورہ میں حضور ﷺ نے آگ سے بچاؤ کی دعا مانگی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس دعا میں حکمت کے خزانے پوشیدہ ہیں۔ آگ سے اللہ نے بچا لیا تو لازماً جنت بھی مل گئی۔ اور جب جنت مل گئی تو جنت کے سارے لوازمات بھی مل گئے۔ اقبالؒ فرماتے ہیں:۔

حدیثِ دل کسی درویش بے گلیم سے پوچھ
خدا کرے تجھے تیرے مقام سے آگاہ

15- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

''اے اللہ میں تجھ سے عذابِ قبر کی پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ دوزخ کی پناہ مانگتا ہوں، اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور موت وحیات کے فتنوں سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

''اے اللہ میں گناہوں اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ حضورِ قلب، خشوع خضوع، سوز وگداز، درد وکرب، اور عبودیّت ونیاز مندی کے ساتھ، اور بالکل یکسو ہو کر اگر ذاتِ باری تعالیٰ کو پکارا جائے۔ تو بالآخر بقول اقبالؒ دعاؤں اور آہوں کا جواب آتا ہے:۔

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر، اُٹھتے ہیں حجاب آخر

حضور پرنور ﷺ کی دوسری دعاؤں کی طرح یہ دعا بھی معدن رسالت کے چمکدار اور قیمتی موتیوں سے ضوفگن ہے اور اس کا ایک ایک لفظ عنبر آگیں اور ضیا گستر ہے۔ لعل ویاقوت کے یہ جواہر پارے اپنی ظاہری چمک دمک کے ساتھ ساتھ اپنی معنوی شان وشوکت، روحانی عظمت ورفعت، اور ادبی فصاحت وبلاغت کے نادر نمونے ہیں۔ دعائے بالا میں ہر قسم کے مصائب وفتن سے اللہ کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ اور جسے اللہ خالقِ ارض وسما نے امان دے دی۔ اُسے پھر کیا غم اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا کم؟ عذابِ قبر' دوزخ کی آگ' فتنہ دجّال اور موت وحیات کے فتنے' پھر قرض کی لعنت سے نجات اور دیگر باقی ماندہ گناہوں کی بخشش۔ اللہ ربّ العزّت کی پناہ اور گناہوں کی معافی مل گئی اور قرض کے وبال سے بھی بچ گئے۔ تو پیچھے رہ کیا گیا؟

اللہ کے مقدّس رسول ﷺ نے اتنی جامع دعا کو چند جملوں میں سمو دیا ہے۔ اختصار بھی' جامعیت بھی' عبارت آرائی کا حسن اس پر مستزاد! زبان وبیان میں نہ کوئی اُلجھن نہ مُشکل' نہ کوئی ابہام' ہر بات روز روشن کی طرح واضح' ہر جملہ کلام کا حُسن ہے' کلام مربُوط' ادب واحترام اور تہذیب ونفاست اپنی بلندیوں پر۔

دل چاہتا ہے کہ ہر اللہ والا حضور ﷺ کی چھوٹی چھوٹی مگر انتہائی جامع اور بلیغ دعاؤں کو ازبر کرے۔ پھر راتوں میں خصوصاً سحری کے وقت اللہ کی بارگاہ میں حمد وثنا کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیم کردہ دعائیں پڑھے۔ ان شاء اللہ صراطِ مستقیم پر کبھی نہ کبھی آ ہی جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عذابِ قبر' عذاب دوزخ' فتنہ دجال اور اس کی طاغوتی اور شیطانی یورشوں سے' اور موت و حیات کے تمام فتنوں سے' قرض کے وبال اور دیگر تمام گناہوں سے بچائے۔ آمین! دیکھیے حضرت اقبالؒ آج کے مسلمان سے کتنے رنجیدہ ہیں:۔

اُٹھا میں مدرسہ و خانقاہ سے غم ناک
نہ زندگی نہ محبت نہ معرفت نہ نگاہ

16- لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (بخاری مسلم)

''اللہ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے کی ہمت ہے نہ نیکی کرنے کی طاقت۔''

حضور نبی ﷺ رحمت نے مشہور صحابی حضرت عبداللہؓ بن قیس کو فرمایا۔ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں؟ عبداللہؓ نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تم کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے' جن میں سب سے ادنیٰ ان میں غم ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی بشارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق اگر اس ذکر کو عرفات کے علاوہ بھی' جس جگہ اور جس موقع محل پر سوز و گداز' اخلاص و نیاز اور عجز و انکساری کے ساتھ پڑھیں گے۔ تو ان شاء اللہ ہر عبادت میں اللہ تعالیٰ مدد فرمائیں گے اور بڑی سے بڑی موذی امراض اور خطرناک بیماریوں سے بھی شفا دیں گے۔ ہر عبادت میں شمولیت اور ہر نیکی پر عمل اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے ہی سرانجام پا رہا ہے۔ اگر اُس کا فضل اور توفیق شامل حال نہ ہو تو ہم نیکی کی طرف ایک قدم بھی نہ چل سکیں۔

اللہ تعالیٰ کے سارے نام مقدس اور بزرگی والے ہیں۔ ذکر و عبادت میں جو آپ کے من کو' وجدان کو اور دل کو بھا جائے۔ جب بھی گھر سے نکلیں بالخصوص کسی نیک کام کے لیے' نماز کے لیے یا پھر کسی کی عیادت کے لیے۔ تو یہ ذکر و دعا ضرور پڑھیں۔ سوز سے پڑھیں۔ دردِ اشتیاق کے ساتھ ذکر کریں۔ ان شاء اللہ ہر نیک کام اور ہر عبادت احسن طریق سے سرانجام پائے گی۔ سچ مُچ یہ ذکر اور یہ میٹھا اور دلکش وظیفہ جنت کے خزانوں میں سے خاص خزانے سے بخشا گیا ہے۔ کسی نیکی یا اللہ کے دربار میں حاضری سے پہلے جب تک یہ ذکر نہ پڑھا جائے اطمینان قلب نصیب نہیں ہوتا۔ اگر ''لاحول'' پڑھ لی جائے تو ہر عبادت یا ہر نیکی کا کام سکون اور خیر و عافیت سے طے پا جاتا ہے۔

اس ذکر کی برکت سے غموں کے مُہیب بادل چھٹ جاتے ہیں۔ استقامت اور دوامِ عبادت کے لیے اللہ تعالیٰ کی ذات خاص مدد کرتی ہے۔ انا اور تکبر' اور فخر و غرور کے لیے یہ دعا بہترین تریاق ہے۔ یہ دعا' مزاج میں عاجزی' فروتنی' مسکینی' زاری' اخلاص اور خاکساری پیدا کرتی ہے۔ جس دعا یا ذکر کو پڑھا جائے خدارا پہلے اس کا ترجمہ اور مفہوم قلب و ذہن میں اتاریئے۔ پھر دیکھیے نتائج؟ ان شاء اللہ سکونِ قلب بھی' اور ذکر و عبادت میں سوز و گداز بھی نصیب ہوگا۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے عبادت میں ہماری عدمِ رغبت اور ذکر و فکر میں ہمارے اعراض کی کیا خوب تصویر کشی کی ہے: ؎

رہا نہ حلقۂ صُوفی میں سوزِ مشتاقی
فسانہ ہائے کرامات رہ گئے باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ اَسْئَلُكَ

''اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس وسیلے سے تیرے لیے ہے سب تعریف نہیں کوئی عبادت کے لائق مگر تُو' تو بڑا مہربان اور احسان کرنے والا اور پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا' اے صاحب بزرگی اور بخشش کے' اے ہمیشہ زندہ اور قائم' میں تجھ سے التجا کرتا ہوں۔'' (مشکوۃ شریف)

عربوں کی فصاحت و بلاغت' جوشِ خطابت' شعلہ بیانی' الفاظ کی ساحری' قوتِ حافظہ اور یاد داشت کے ناقابلِ یقین معجزے' اندازِ بیان کی جلوہ گری' اور کبھی کبھی یہ آتش بیانی جدال و قتال کا رُوپ بھی دھار لیتی ہے۔ اور پھر یہ سلسلہ حرب و ضرب شبِ ہجراں کی طرح طویل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور نسل در نسل آگ اور خون کا یہ کھیل کھیلا جاتا ہے۔ عربوں کی شاعری اور نثر دونوں میں کلام کی حِدّت' بیان کی جرأت اور انتقام کی آگ برابر لگی ہوئی ہے۔ ان کے شعراء اور ادیب جلتی پر تیل کا کام کریں گے۔ یہ توقع نہیں کہ وہ اپنے حریف پر پھول نچھاور کریں گے۔ یہ تو ان کے لیے اسلام کا آنا نیک فال ثابت ہوا اور اسلامی انقلاب نے سب کو بھائی بھائی بنا دیا۔ نسلی امتیاز اور خاندانی تکبر و غرور کو ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کر دیا۔ مذکورہ بالا دعا ایک صحابی کی زبان سے نکلی ہوئی ہے۔ نبیؐ رحمت نے اپنے کانوں سے سُنی نہ صرف تائید فرمائی بلکہ اسی دعا میں اسم اعظم آ جانے سے دعا کی قبولیت کی ضمانت بھی دی۔

تو یاد رہے اس دعا کے بول ایک صحابی کے ہیں جو درس گاہِ نبوت سے فیض یافتہ ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوب کر کہے گئے ہیں۔ میدانِ عرفات میں بھی پڑھیئے۔ اور زندگی بھر جب لیلائے شب کی آغوش میں جائیں۔ تو اس دعا کا وِرد کریں۔ ان شاء اللہ انشراحِ صدر ہو گا اور نصیب کی کھیتی لہرا اُٹھے گی۔ اور مقدر کا گلشن بھی گُلہائے تر و تازہ سے مہک اٹھے گا۔

اس دعا میں ایک فقیرِ پُر تقصیر نے ہاتھ پھیلا کر اللہ کی حمد و ثنا اور تعریف و تحسین کا وسیلہ دے کر یاد کیا اور ساتھ ہی اقرار کیا ہے کہ ساری حمد تیرے لیے ہے اور تیرے سوا عبادت کے لائق اور کوئی نہیں۔ اے اللہ تو اتنا بڑا' عظیم اور ربُّ العرشِ عظیم ہے۔ تو نے ہی زمین و آسمان بنائے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت میں تو ہی زندہ ہے باقی ہر چیز فانی ہے۔ تو زندہ بھی ہے اور دوسروں کو قائم رکھنے والا بھی ہے۔ ہم تجھی سے ہر چیز زندگی' رزق' بخشش اور جنت اور جنت میں تیری زیارت کے طلب گار ہیں۔ زہے نصیب۔

تیرے عشق کی انتہا چاہتا ہوں
میری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

18- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ (مشکوۃ شریف)

''اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے نعمتوں کے ختم ہونے سے اور سکون و آرام کے ختم ہونے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے۔''

اُردو زبان کی مشہور ضرب المثل ہے۔ ''قدرِ نعمت بعدِ زوال'' یعنی کسی نعمت کی قدر و قیمت زوالِ نعمت کے بعد ہوتی ہے۔ بارگاہِ ذوالجلال میں ہر دم اولاد کی نعمت' مال و دولت کی عطا' رزق کی فراوانی' صحت و تندرستی کا انمول تحفہ اس پر مزید اللہ تعالیٰ کا فضلِ بے پایاں اور کاروبارِ زندگی میں دوام اور عروج و ترقی میں برکت کے لیے اس ذات کبریا کی شکر گزاری اور سپاس گزاری میں جُت جانا چاہیے۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر جب تک جاری رہے گا' اللہ کی رحمتیں اور برکتیں آپ پر سایہ فگن رہیں گیں اور رزقِ زندگی اور مال و دولت میں نت نئے اضافے ہوں گے۔ اور تکبّر و رعونت پر سب کچھ چھن جانے کا اندیشہ لہٰذا اللہ کا خوف' تقویٰ' اور عاجزی کو ہر وقت پیش نگاہ رکھیں۔

ایک دوسری حدیث اور مشہور دعا میں اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی اُمّت کو کیا مقدّس اور با مقصد تعلیم اور نہایت اعلیٰ تربیت دی ہے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ عِبَادَتِكَ

''اے اللہ (میری مدد فرما) اپنی یاد پر' اپنے شکر پر اور اپنی خوبصورت عبادت پر۔''

اس دعا اور التجاء پر خدائے بزرگ و برتر' آپ کی عبادت میں سوز و گداز اور اخلاص و نیاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں برکت ڈال دیں گے۔ آپ کی شکرگزاری اور جذبۂ سپاس گزاری میں اضافہ ہوگا۔ اور آپ اللہ تعالیٰ کے رُوبرو اپنے عجز کا اور شکرگزاری کا اظہار کرتے رہیں گے۔ اللہ کی شکرگزاری کو بھول جانا...... اور یہ خیال کرنا کہ یہ ساری نعمتیں میں نے اپنی عقل اور تجربہ کی بنا پر حاصل کی ہیں۔ بہت بڑی غلط فہمی ہے جو شیطان آپ کے قلب و ذہن میں ڈال دیتا ہے۔ پھر اس کا نتیجہ سوائے خسارے اور نقصان کے اور کیا ہوگا؟

درس گاہِ نبوّت کے مُعلّمِ اعظم اور مزّکیِ اُمّت نے جو دُرِّ ناب ان دعاؤں میں جڑ دیئے ہیں ان کی چمک دمک نے کلامِ رسول ﷺ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ الفاظ جو حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک پر آئے' اور موتی بن کر فضائے بسیط میں بکھر گئے ہیں۔ حصولِ نعمت کے بعد زوالِ نعمت ہو جائے تو انسان کی زبوں حالی دیکھی نہیں جاتی جو لوگ نعمتوں کی شکرگزاری اور سپاس گزاری میں سست اور غافل ہو جاتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں پھر ان سے عطا کردہ نعمتیں چھین لی جاتی ہیں۔ اس طرح جس آدمی سے آرام و راحت اور سکونِ چھن جائے' وہ آدمی پاگل ہو جاتا ہے۔ حضرت آتش نے کیا خوب کہا ہے:

کرے جس قدر شکر نعمت وہ کم ہے
مزے لوٹتی ہے زباں کیسے کیسے

اللہ کی ذات ان مومنین اور صالحین کو پسند کرتی ہے جو نیک اعمال اور طاعات میں بڑے باقاعدہ اور انتہائی مُستعد ہوتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو صاحبِ استقامت اور اپنے عقیدہ میں مخلص ہوتے ہیں۔ جو لوگ سُستی اور غفلت میں مُبتلا ہو کر نماز قائم کرتے ہیں' اُن نمازیوں پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ویل (ہلاکت) پُکاری ہے۔ اگر کسی قوم میں ناشکری' عبادات میں غفلت اور حُبِّ دنیا غالب آ جائے۔ تو پھر اس سے بڑی بربادی کیا ہوگی؟ اس قوم پر عذاب آئے گا۔ عذاب کا مآل و نتیجہ تباہی کے سوا کیا ہوگا؟ ایسے عذابوں کی تباہ کاریاں اور دردناکیاں بہت دنوں تک دیکھی جا سکتی ہیں دوسروں کے لیے یہ غافل قومیں عبرت کا نشان بن جاتی ہیں۔ ایسے ناگہانی عذابوں سے محفوظ رہنے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ کو یاد کریں اور اللہ کو یاد کرنے کے ڈھنگ اور طریقے اللہ کا رسول سکھلاتا ہے۔ مذکورہ دعا کے بول' اللہ کے رسول نے اپنی اُمّت کو تعلیم کیے ہیں۔ انسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی عاجزی کے ساتھ دربارِ خداوندی میں اپنی عرض پیش کرتا ہے اور یوں گویا ہوتا ہے کہ اے میرے مالک جونعمتیں اور برکتیں تُو نے مجھے دے رکھی ہیں ان میں دوام بخش' ان نعمتوں میں زوال اور کمی نہ ہو بلکہ مزید برکت ہو۔ اور آرام وسکون میں بھی برکت ڈال اور ناگہانی عذاب سے بچا اور عذاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھ۔ اور ہر طرح کی ناراضگی سے بھی ہمیں بچانا۔ آمین۔ اس دعا کے موتی بھی' تو زبان رسولؐ سے نکلے ہیں۔ وہی خوبصورت انداز گدا' وہی عاجزانہ اسلوبِ دعا اور وہی رنگِ فقیری نمایاں ہے۔

مذکورہ دعا بھی اپنے اختصار' جامعیت' روانی' سلاستِ زبان اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے عربی زبان کا شاہکار ہے۔ اللہ کے مقدس رسولؐ نے اپنی امت کو اسلوبِ عبادت' اندازِ گدائی اور بارگاہِ ذوالجلال میں پیش ہونے کے آداب تک سکھائے۔ مگر ہم سب کچھ فراموش کر بیٹھے ہیں۔ حضرت اقبالؒ بھی ہماری اس روش پر خوش نہیں ہیں۔

دل ہے مسلمان میرا نہ تیرا
تُو بھی نمازی ' میں بھی نمازی

19- رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

''یا اللہ ہمیں دُنیا اور آخرت میں اچھائیاں عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔'' (البقرۃ:۲۰۱)

اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے دعا کی تعریف میں ایک دفعہ ارشاد فرمایا'' کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔'' ایک اور موقع پر فرمایا: ''دعا ہی عبادت ہے۔'' درج بالا دعا قرآنی دعا ہے۔ دین و دنیا دونوں کی بہتری کی بہترین اور آسان ترین دعا ہے۔ یہ دعا فصاحت و بلاغت کی عمدہ مثال' اور لفظ و بیان کا حُسن و جمال' روانی اور شُستگی کا کمال اور ذاتِ باری کا جلال ہے۔ یہ مشہور دعا' طواف کے دوران رکنِ یمانی کے آتے ہی مانگی جاتی ہے۔ اس دعا میں ایک سائل' ایک فریادی اور ایک عاصی نے دین اور دنیا کی ساری اچھائیاں طلب کی ہیں اور ساتھ ہی جہنم کے عذاب سے چھٹکارا بھی۔ یہ سب مانگیں پوری ہو جائیں۔ تو باقی کیا رہ جاتا ہے۔ یہ اعجاز ہے اس دعا کی جامعیت اور اختصار کا' اور فضیلت و رفعتِ شان کا یہ دعا پڑھنے میں آسان' اور از بر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں آسان تر ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ایک مسلمان کی بیمار پُرسی کی' اُسے دیکھا کہ وہ کمزوری کی وجہ سے چڑیا کے بچے کی مانند ہوگیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو کوئی خاص دعا کیا کرتا تھا؟ اُس نے کہا جی ہاں میں دعا کیا کرتا تھا۔ ''یا اللہ تو مجھے آخرت میں جو سزا دینا چاہتا ہے وہ دنیا میں ہی دے لے۔'' آپ نے فرمایا: سُبحان اللہ تمہیں اس کی استطاعت کہاں تجھے تو یہ دعا کرنی چاہیے تھی۔ ''یا اللہ ہمیں دنیا اور آخرت میں اچھائیاں عطا فرما اور دوزخ کی آگ سے بچا۔'' جوں ہی اس نے یہ دعا کی اللہ نے اُسے صحت دے دی۔ اللہ کے مقدس رسول ﷺ کی دعاؤں کا آہنگ اور اسلوبِ بیان' قرآنی دعاؤں سے ملتا جلتا ہے۔ دعائے بالا حج کے دنوں میں حرم میں بھی' اور میدان عرفات میں بھی۔ زبان زدِ عام و خاص ہے۔ بارگاہ رَبّ ذوالجلال میں یہ دعا' حسنِ تاثیر اور اپنی رسائی اور پھر پذیرائی و قبولیت کے لحاظ سے افضل ترین ہے۔ اسلام میں رہبانیت اور دنیا سے کنارہ کشی جائز نہیں ہے۔ حضرت اقبالؒ نے کیا خوب ترجمانی کی ہے:۔

مصلحت در دین ما شان و شکوہ
مصلحت در دین عیسیٰ غار و کوہ

20- اَستغفِرُاللّٰہِ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الحَیُّ القَیُّومُ وَ اَتُوبُ اِلَیہِ

''میں اس اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ زندہ اور قائم ہے اور اس کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔'' (بحوالہ مشکوٰۃ و ابوداؤد)

یہ دعا' یہ ذکر' اور یہ وِرد حرزِ جان بنا لینے کے قابل ہے۔ جامعیت' اختصار' روانی اور لطافتِ بیان کے لحاظ سے انتہائی مقبول اور اپنے مقصد کے لیے بہت مفید اور کارگر ہے۔ ذکرِ نیم شبی کے لیے یہ بہترین ورد وظیفہ ہے۔ حضرت بلال بن کثارؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے ''جو یہ دعا پڑھے اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ میدانِ جنگ سے پیٹھ دکھا کر بھاگا ہوا ہو......'' یوں بھی اس دعا میں اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے'' حیٌّ قیوم''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ میدان عرفات میں کثرت سے پڑھی جانے والی دعا ہے۔ فرمان رسول کے مطابق دعا بھی عبادت ہے۔ دوسرے موقع پر ارشاد فرمایا' کہ عبادت کا مغز ہی دعا ہے۔ میدان عرفات کے علاوہ اسے ہر جگہ پڑھ سکتے ہیں۔ مسجد میں ہر نماز کے آخر میں یعنی دعا کے بعد یہ ذکر جاری رکھیں ان شاء اللہ رب ذوالجلال کی رحمت جوش میں آئے گی اور پڑھنے والے کے تمام گناہ اللہ رب العزت معاف کریں گے اس دعا کا آغاز اَسْتَغْفِرُاللّٰہ یعنی "اے اللہ میں (گناہوں) کی معافی چاہتا ہوں" سے ہوتا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ ہر نماز کے بعد تین دفعہ اَسْتَغْفِرُاللّٰہ کہتے۔ اس طرح دن بھر میں تقریباً سو مرتبہ یہ کلمۂ استغفار پڑھتے۔ ہم اپنا اندازہ خود لگا سکتے ہیں' کبھی کبھار ایک اللہ والا مردِ مومن راہِ راست سے بھٹک جاتا ہے لیکن جوں ہی اس کا ضمیر جھنجھوڑتا ہے اور احساس زندہ ہوتا ہے۔ وہ بارگاہِ لم یزل میں اپنے گناہوں کا اقبال واعتراف کر کے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ذات' جس کی رحمت اُس کے غضب پر چھائی ہوئی ہے اس بندۂ عاصی پر اپنا فضل عمیم اور رحمت بے پایاں کر دیتی ہے اور سیہ کار کی سیہ کاریاں' خطا کار کی خطا کاریاں اور ایک بدکردار کی بدکرداریاں آنِ واحد میں معاف کر دی جاتی ہیں۔

وہ ذاتِ کبریا قرآن پاک میں خود کہتی ہے "اے نبیؐ میرے بندوں کو بتاؤ میں انتہائی غفور اور مہربان ہوں۔" "وہ مجھ سے مانگیں میں دوں گا' وہ رحمت باری تعالیٰ اتنی غفور اور اتنی ودود ہے کہ طلوعِ فجر سے پہلے آسمان اول پر اعلان فرماتی ہے کہ "ہے کوئی مانگنے والا' ہے کوئی سوال کرنے والا' ان مبارک گھڑیوں میں جو کوئی بیدار ہوگا اور رُو بہ کردگار ہوگا۔ وہ مانگے گا اور نوازا بھی جائے گا۔ جو اللہ کی چوکھٹ چھوڑ کر اِدھر اُدھر ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں۔ وہ خسارہ پانے والے ہیں۔ شاعرِ مشرق نے کیا مضبوط گرفت کی ہے:۔

بتوں سے تجھ کو اُمیدیں خدا سے نااُمیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے

یاد رکھیے' کوئی دعا' کوئی ندا' کوئی پکار اور کوئی صدا قبول نہیں ہوگی۔ بلکہ اللہ مالک الملک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دربار میں جمع ہو جاتی ہے پھر اپنے وقت پر قبولیت کا تاج پہنے ہوئے واپس ہوتی ہیں۔ ماہ و سال کی گنتی اور وقت و ساعات کے پیمانے اُس کے اپنے ہیں۔ دنوں اور وقت کا کوئی تعین نہیں ہے۔ اپنا ایمان اور مشاہدہ ہے کہ بارگاہ ذوالجلال میں اندھیر ہے نہ دیر اس کو پکاریئے' اُس کی چوکھٹ پر دستک دیجئے۔ بڑے عجز کے ساتھ' انتہائی اخلاص کے ساتھ ہمہ تن حضورِ قلب کے ساتھ' انکساری اور خاکساری کے ساتھ' ذاتِ باری سے مانگیے' انشاء اللہ محرومی اور مایوسی نہیں ہوگی۔ لیکن یاد رہے:۔

تو عرب ہو یا عجم ہو کر لاالہ الااللہ
نعتِ غریب جب تک ترا دل نہ دے گواہی

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' نہ ہی کوئی حاجت روا' نہ ہی کوئی مشکل کشا اور نہ کوئی فریاد رس ہے۔ وہی رزق دیتا ہے' وہی اولاد دیتا ہے' وہی مارتا ہے اور وہی زندہ کرتا ہے اور وہی ربِ ذوالجلال ہر چیز پر قادر ہے' مختار ہے جسے وہ دینا چاہے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جس سے روک لے اُسے کوئی دے نہیں سکتا۔

21- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

''اے اللہ میں تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں' تیری ناراضگی سے اور تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں' تیری سزا سے اور تیرے (عذاب) سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں' میں پوری طرح تیری تعریف کر ہی نہیں سکتا۔ تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے اپنی ذات کی خود تعریف کی ہے۔'' (مسلم)

یہ دعائے رسول مقبول ﷺ بھی معدنِ رسالت کے ان تابندہ موتیوں اور ضیا گستر نگینوں سے جڑی ہوئی وہ مرصّع اور مبارک دعا ہے کہ جس کے پڑھنے سے دلِ حزیں کو سکون' اور ذہن پریشان کو راحت نصیب ہوتی ہے۔ دراصل ذکر و دعا' اور حمد و ثنا' روح کی غذا ہیں۔ ہمیں اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مَیں'' اور ''پندارِ نفس'' کو کچل کر بارگاہِ لم یزل میں اپنے ہر عمل سے اپنی بے بسی' بے نوائی' اور عجز و ناتوانی کا اعتراف کرنا ہوگا۔ اس پر مزید یہ کہ اپنی درماندگی' بے بضاعتی' کم مائیگی اور بیچارگی کا اقرار و اعلان بھی کرنا ہوگا اور فی الواقع انسان ہے بھی کمزور' اور ضعیف!

بلاشبہ ہم اللہ تعالیٰ کی مدد اور پناہ و امان کے بغیر کچھ کر بھی نہیں سکتے اور نہ ہی اُس کی مدد و استعانت کے بغیر ایک پل بھی زندہ رہ سکتے ہیں۔ اُس کی رُبوبیّت ہر چیز کی نشو و نما اور ساخت و پرداخت میں برابر کام کر رہی ہے۔

اب دعائے بالا کی حکمت' بلاغت اور فصاحت کو ملاحظہ کیجیے کہ کس پیارے اور اُچھوتے انداز میں اللہ رب العزّت سے پناہ مانگ کر انسان اپنے تمام کردہ گناہوں کی سزا سے بھی بچ گیا اور اللہ تعالیٰ کی پناہ و امان بھی مل گئی۔ اور جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ کی پناہ مل گئی۔ گویا اس کے بخت و نصیب کی ساری کلیاں کھِل اٹھیں۔ اور اس کا گلشنِ ہستی مہک اُٹھا' اللہ کی رضا' خوشنودی' جنّت اور جنّت کی تمام نعمتیں' اور رونقیں بھی اس کے نصیب کا حصہ بن گئیں۔ حافظ شیرازی کیا مشورہ دیتے ہیں:۔

تو بندگی چُو گدایان بشرط مزد مکن
کہ دوست خود روشِ بندہ پروری داند

اس دعا کے آخر میں اپنی عجز بیانی کا اعتراف بھی ہے اور کشفِ حقیقت بھی' یعنی اے خالق کائنات! جس طرح تو خود اپنی تعریف کر سکتا ہے' ہم تیری حمد و ثنا تیری شایانِ شان کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لیے کہ ہم اپنی حدِ ادراک اور شعور سے آگے نہیں نکل سکتے۔ اے ذاتِ کبریا تو عظیم تر ہے بقول شاعر: ع ''اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم'' بالکل سچ ارشاد فرمایا جنابِ رسالتمآب ﷺ نے کہ ''اے رب العرش الکریم ہم تیری تعریف کماحقہٗ کرنے سے عاجز ہیں۔ تو اپنی مدح و ثنا اور تعریف و تقدیس خود ہی اپنی شان کے مطابق کر۔'' اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب قرآن پاک میں خود فرماتے ہیں۔'' اگر سارے سمندر سیاہی بن جائیں اور ساری دنیا کے جنگلات کے درخت قلم بن جائیں۔ تو اللہ رب العزت کی ذات و صفات کی حمد و ثنا اور تعریف و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدح کرنے میں اپنے تئیں عاجز پائیں گے۔" یعنی اللہ کی صفات اور ذات کی مدح و ثنا کرتے کرتے، سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے گی لیکن میرے اور تیرے رب کی صفات ختم نہیں ہوں گی...... ہماری عقل و شعور اور فہم و ادراک کی ایک حد ہے ہم اس سے آگے نہیں جا سکتے۔ مرزا غالب کے الفاظ میں:۔

اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بُو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا

وہ ذات غفور الرّحیم ہے۔ ہمیں اپنی بساط اور ہمت کے مطابق اللہ کی حمد و ثنا میں رات دن محو رہنا چاہیے۔ شب بیداریوں میں بھی اس کا ذکر، اور شب زندہ داروں کی زبان پر بھی اس کا تذکرہ ہر دم جاری و ساری رہنا چاہیے۔ دعا و سوال اور ذکر و فکر ہمارا اوڑھنا اور بچھونا ہونا چاہیے۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ ہمارے معلم اعظم نبی اکرم ﷺ ہیں۔ اللہ والوں کو عبادت میں محو و بیخود دیکھ کر فلک پر ملائکہ بھی رشک کرتے ہیں۔ اے اللہ ہم نے آپ کی ذات کا مشاہدہ نہیں کیا اور نہ ہی بنی اسرائیل کی طرح ہم تیری زیارت و دید کا مطالبہ کریں گے۔ کیونکہ اس دنیاوی آنکھ سے ہم تیرے نور کی ایک جھلک بھی نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن اے پروردگار تیری کرم نوازی سے اگر ہم سیہ کاروں کو جنت میں کوئی کونہ کھدرا مل گیا تو پھر تیری دید و زیارت کی تمنا، ہم بھی کریں گے۔ اور ان شاء اللہ تیرا جمال و جلال ضرور دیکھیں گے۔ بقول نواب صدیق حسن مرحوم:۔

تیری یکتائی کے دعوے میں نہیں دخل دلیل
حُجتِ عقل سے ہے دُور تو بُرہان سے الگ

22- اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بلا کی مشقت سے اور بدبختی آنے سے اور تقدیر کی برائی سے اور دشمنوں کی ہنسی سے۔ (بخاری شریف)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم آفات و مصائب اور ناگہانی اور اچانک حادثوں سے محفوظ رہنے کے لیے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگو۔

یہ دعا اپنے اختصار و جامعیت' فصاحت و بلاغت' منفرد اسلوبِ بیان کے لحاظ سے بڑی جامع ہے۔ اس میں اللہ رب العزت سے ہر قسم کی بیماری سے بچنے کے لئے التجا کی گئی ہے۔ آفات میں حادثاتی اموات' متعدی امراض کا اچانک پھوٹ پڑنا' عمارات میں آناً فاناً آگ کا لگ جانا' سیلاب کی صورت میں ہزاروں جانوں کا پانی میں ڈوب جانا' زلزلوں کا سلسلہ بھی ہلاکتوں کا باعث بن جاتا ہے۔ ابھی پچھلے سال ہی بالاکوٹ' مانسہرہ اور آزاد کشمیر کا کافی علاقہ زلزلے سے متاثر ہوا۔ بعض خاندانوں کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔

اللہ کے پیارے رسول نے معدنِ رسالت سے نکلے ہوئے لعل و مرجان اور قیمتی موتیوں کا ایک مرصع ہار بنا دیا ہے۔ خوش بختی قوموں کی ہو یا فرد کی' وہ کسی وقت بھی ناگہانی آفت کے سبب بدبختی میں بدل سکتی ہے۔ بعض دفعہ انسان اپنے گھر سے خوشی خوشی نکلتا ہے اور اچانک کسی حادثہ کا شکار ہو جاتا ہے اور ناگہانی موت واقع ہو جاتی ہے۔ اس دعا میں اللہ کے نبی ﷺ نے کیا خوب دُعا سکھلائی ہے کہ ''اے اللہ مجھ پر کوئی ایسی آفت یا مصیبت نہ آئے جس سے میرے دشمن خوش ہوں اور مجھ پر ہنسیں''

غرض اس ایک سطر کی دعا میں رسولِ اکرم ﷺ نے کیا کچھ نہیں مانگ لیا۔ بلاؤں سے عافیت' ناگہانی حادثوں سے تحفظ' تقدیر اور بدبختی کے بے رحم فیصلوں اور دشمنوں کی ہنسی مذاق سے اللہ کی پناہ طلب کی ہے۔ الفاظ و معانی کا یہ سمندر ایک کوزے میں بند کر دیا۔ یہ کلام' یہ دُعا' یہ ذکر' یہ نصیحت کوئی اللہ کا خاص برگزیدہ نبی ہی کر سکتا ہے۔ عام انسان کے بس کا روگ نہیں۔ اتنی مختصر اور اتنی جامع دُعا زبان پر ہلکی اور وزن میں بھاری۔ اور مطالب و معانی کا ایک خزانہ۔ یا اللہ! تو اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل کر ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ پر جنہوں نے ہمیں یہ تعلیم دی۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں میں حُسنِ تاثیر بھی ہے اور بارگاہِ ربانی میں فوری قبولیت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعجاز بھی حضور پرنور ﷺ کی دعاؤں میں الفاظ و بیان کا یہ شکوہ طرزِ کلام کی یہ رفعت' جملوں کی یہ ساخت اور حُسن ترتیب' فصاحت و بلاغت اور معنی و حکمت کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اور نور و معرفت کا خزینہ بھی' حضور نبی اکرم ﷺ افصح العرب یعنی عربوں میں فصیح ترین ہیں۔ آپ ﷺ کی زبانِ گوہر بار اور نطق عنبر آگیں سے نکلے ہوئے الفاظ ادب و انشا کے چمکتے ہوئے وہ قیمتی ہیرے اور موتی ہیں' جن کی مثال اور نظیر اس جہانِ رنگ و بو میں کہیں نہیں ملتی۔

ایسی ارفع و اعلیٰ دعائیں اور بارگاہِ ذوالجلال میں گدا و صدا' اور نالہ و فریاد صرف اور صرف اللہ کا رسول ہی کر سکتا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کی نگاہِ دُور رس کہاں تک جاتی ہے۔ اس کا اندازہ کچھ آپؐ کی دعاؤں سے ہوتا ہے۔ علمائے حق اکثر تاکید کرتے ہیں کہ دعائیں ہمیشہ قرآن و حدیث والی پڑھیں۔ پہلے تو اُن کا ترجمہ اور مفہوم ذہن نشین کریں پھر رات کی تنہائی میں اللہ رب العزت سے لو لگائیں۔ پہلے تو اس ذاتِ کبریا کی حمد و ثنا کریں' پھر سجدے میں پہلے تسبیح کریں' پھر اپنی ذات والدین اور اولاد کے لیے جو چاہیں طلب کریں۔ دستِ سوال دراز کریں۔ اپنا دامن پھیلائیں' جب روتے روتے آپ کی ہچکی بندھ جائے اور ماحول روحانی بن جائے۔ دل و دماغ پر وجدانی کیفیت طاری ہو جائے تو اسی حالتِ فقیری میں کاسۂ گدائی ہاتھ میں لئے ربّ العرش العظیم کو پکاریئے' منت سماجت کیجئے' پھر سوز و گداز کے ساتھ' اپنے گناہوں' خطاؤں اور لغزشوں پر نظر دوڑائیں اور بارگاہِ ربانی میں اپنے گناہوں کی معافی طلب کیجئے۔ بیشک اللہ کی ذات غفور الرحیم ہے' وہ معاف کر دے گا' لیکن مشرک کو کبھی معاف نہیں کرے گا۔ شرک میں ملوث انسانوں کا ہجوم دوزخ کی طرف ہانک دیا جائے گا۔ جیسے مال مویشی کو۔ آخر میں ہم دعا گو ہیں' اے اللہ تو ہمارے حال پر رحم فرما' ناگہانی آفتوں اور آنا فانا جو بلائیں آتی ہیں' ہمیں ان کی مشقت اور دست درازیوں سے محفوظ رکھ۔ آمین۔ تقدیر کی برائی سے ہم تیری پناہ میں آتے ہیں' ہمیں جگ ہنسائی اور رسوائی سے بچانا۔ آمین۔ علامہ اقبالؒ نے ہماری ذلت اور خواری کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے: ؎

ترا تن رُوح سے نا آشنا ہے
عجب کیا! آہ تیری نارسا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنِ بے رُوح سے بیزار ہے حق
خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب نہم

فریضۂ حج کی پاسبانی*

الحمد للہ بفضل خداتعالی اس کتاب کے مصنف کو 1975ءمیں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔اس طرح اس عاصی کے ساتھ تقریباً بیس لاکھ عازمین حج کو۔حج کی صعوبتوں اور گوناگوں کلفتوں کو جھیلنے کے بعد حج مبرور اور حج مقبول کی روح پرور اور جانفزا'نوید مسرت'اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے یوں دی:

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ اَلْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ (صحیحین)

''ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور حج مقبول کی جزا تو جنت ہی ہے۔''

کامیاب و کامران'فیروز بخت اور خوش نصیب ہیں وہ حجاج کرام جن کو اللہ کے نبی ﷺ رحمت نے یہ خوش خبری دی'اس پر مزید'اللہ کے رسول نے فرمایا:

مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

''جس شخص نے اس گھر کا حج کیا اور جنسی باتوں میں انہماک اور نافرمانی سے اجتناب کیا،وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگیا،جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا۔''یعنی بالکل پاک اور معصوم۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں:

''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں اللہ سے دعا کرتے ہیں تو وہ قبول

---

* ''فریضۂ حج کی پاسبانی'' کی تلخیص اردو ڈائجسٹ کے شمارہ جنوری 2009ء میں اشاعت پذیر ہوچکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے دعا ان کی اور اس سے معافی چاہتے ہیں تو معاف کر دیتا ہے ان کو۔"

دنیا بھر سے آئے ہوئے انسانوں کا یہ سمندر" میدان عرفات میں لرزہ براندام ہے۔ آہوں' سسکیوں' ہچکیوں' چیخ و پکار' نالہ وشیون اور آہ و بکا کا شور نیلے آسمانوں کی چادر کو چیرتا ہوا' حریم ذات تک جا پہنچا غلغلہ در گنبدِ افلاک کے بعد' دعاؤں کا سوز اور نالہ وفریاد کی تپش' صاحب عرش تک جا پہنچی۔ حضرت اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے:۔

میرے دیدہ تر کی بے خوابیاں
میرے دل کی پوشیدہ بے تابیاں

آج دنیا بھر کے انسان لباس فقیری پہنے ہوئے' کاسۂ گدائی ہاتھ میں لئے ایک ہی صدا اور ایک ہی ندا لگا رہے ہیں۔ کہ اے رب البیت ہمیں معاف کر دے۔ ہمارے گناہ اور لغزشیں' ہماری خطائیں اور نافرمانیاں' بخش دے' تیرے دربار' اور تیری چوکھٹ کے سوا اور کہاں جائیں؟ تیرے سوا ہمارا اور کون ہے؟ بارگاہ ذوالجلال میں درقبولیت وا ہوا اور رحمتِ خداوندی جوش میں آئی۔ حضرت سعدیؒ نے شاید اسی موقع کے لیے یہ شعر لکھا تھا:۔

نداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیان را خطا بخش و بس

آج شیطان مردود باور اہو چکا ہے۔ حضرت انسان کی بندگی' نیازمندی' عبودیت اور عجز و انکساری اور خاکساری دیکھ کر پتہ نہیں کہاں گم ہو گیا ہے۔ اللہ والوں کا تقویٰ و پارسائی' خشوع و خضوع اور شوقِ عبادت دیکھ کر دیل پکارتا ہوا اور اپنے سر میں خاک ڈالتا ہوا۔ لق و دق صحراؤں میں بادِ سموم کے شعلوں اور تند و تیز بگولوں میں جکڑا گیا ہے۔ شیطان کی سرکشی اور بغاوت اُسے لے بیٹھی۔ ابن آدم کی پُر خلوص بندگی کام آ گئی۔ کیا خوب کہا حکیم الامتؒ نے:۔

یہ بندگی خدائی' وہ بندگی گدائی
یا بندۂ خدا بن' یا بندۂ زمانہ

آج حج کا دن ہے توبہ وانابت کا دن ہے' غفران اور بخشش کا دن ہے۔ فضا گنہ گاروں کے حق میں سازگار ہوتی جا رہی ہے۔ فریادیوں کی فریاد بار آور ثابت ہوئی' گنہ گاروں کی دعاؤں کو شرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبولیت بخشا گیا۔ بحرِ رحمت میں مدّ و جزر اٹھا' رحمان کی رحمانیت اور رحیم کی رحمیت نے جوش مارا اور میدان عرفات کے سوالیوں کو معاف کر دیا گیا۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے: ؎

راس آئے بھی تو کیوں آئے جہنم کی ہوا
ہم کو جنت کے لئے پیدا کیا تھا تو نے

حرمین شریفین فی الواقع مرکزِ رُوحانیت ہیں۔ اس فضائے نورانی میں جب تک حاجی رہتا ہے ملائکہ کی طرح لطیف ہو جاتا ہے۔ کثافت' لطافت میں' شقاوت' رحمت ورافت میں' نفرت' محبت میں' اور تکبّر اور کینہ' اخلاص و مروت میں' ڈھل جاتے ہیں۔ فضائے نورانی میں مدتوں سے لگا ہوا زنگ آنِ واحد میں اُتر جاتا ہے۔ اور قلب و ذہن صقیل ہو جاتے ہیں۔

ہر حاجی کی زندگی میں فوری طور پر انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اور اس انقلاب کے اثرات زندگی بھر انسان کی سیرت و کردار میں جاری وساری رہنے چاہئیں۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا نہیں۔ جوں ہی حاجی حرمین شریفین سے نکلتا ہے۔ خود بخود محسوس ہونے لگتا ہے کہ وہ مادی دنیا میں داخل ہو چکا ہے۔

آج عرفات کے بابرکت میدان میں توبہ و مغفرت اور رب البیت کی عفوو درگزر اور بخشش و مُعافی کے بعد' حجاج کرام ہلکے پھلکے' لطیف' اور معصوم ہو گئے ہیں۔ جیسے ماں نے ابھی جنا ہو۔ یعنی نومولود بچے کی طرح پاک' اتنا بڑا رُوحانی انقلاب برپا ہو گیا اور کارگہ ہستی میں کانوں کان کسی کو خبر نہ ہوئی۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ حضرت علامہ اقبالؒ نے شاید اسی موقع کے لیے یہ شعر کہا ہے: ؎

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر' اٹھتے ہیں حجاب آخر

تھوڑی دیر پہلے لاکھوں انسان بارگاہِ ذوالجلال میں لرزاں و ترساں تھے' زبانیں گنگ' اور دیدہ تر تھے۔ اب گناہوں کی معافی پر اللہ رب العزّت کے شُکر گزار بن کر دعا گو ہیں کہ اے اللہ ہمیں دینِ متین پر چلنے کی استقامت' عقیدۂ توحید کی فہم اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین! کسی اللہ والے نے کیا خوب کہا ہے: ؎

با دو قبلہ در رہِ توحید نتواں رفت راست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا رضائے دوست باید' یا رضائے خویشتن

ان تمہیدی جملوں کے بعد ہم اپنے موضوع پر آتے ہیں۔ جس کا بیان کرنا اور واضح کرنا انتہائی ضروری ہے۔ راست گو بزرگ کہتے ہیں کہ "حج کرنا آسان لیکن اس کا سنبھالنا بہت مشکل ہے۔" یعنی میدانِ عرفات میں کیے گئے قول و قرار عہد و پیمان اور میثاق و حلف کی پاسداری و نگہداشت اور حفاظت و صیانت بڑا کٹھن کام' مشکل مہم اور اپنی دنیاوی خواہشات اور نفس کے خلاف زبردست جہاد ہے۔

جوں ہی ہم اپنے وطن کے لیے جدّہ سے پرواز کرتے ہیں۔ روحانیت کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگتی ہے۔ دل و دماغ پر سفلی جذبات اور دنیاوی خواہشات کا غلبہ' صبغۃ اللہ کا رنگ اڑنے لگا اور وضع داریوں کے تکلفات میں نت نئے اضافے' نماز رہ گئی مگر نماز کی روح کا پتہ نہیں کہاں گم ہوگئی؟ علامہ مشرق حضرت اقبالؒ نے میرے خیالات کی کیا خوب ترجمانی کی ہے:۔

نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں تُو باقی نہیں ہے

حجاج کرام جب وطن واپس آجاتے ہیں۔ تو آہستہ آہستہ نیکی اور خیر کے سائے سمٹنے لگتے ہیں اور دل و دماغ پر دنیاوی اثرات مرتّب ہونے لگتے ہیں۔ جذبۂ عمل میں جو خلوص اور جوش و ولولہ تھا' وہ "عنقا" ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ وہی حاجی صاحب ہیں جو آپ کو مکہ شریف میں اور کبھی مدینہ الرسول ﷺ میں ملے جب بھی ملے نہایت خندہ پیشانی سے ملے۔ فرشتہ صفت انسان' جو ہر نیکی اور خیر کے کام میں پیش پیش ہوتے' ہر بھلائی اور خیر کے کام پر یوں لپکتے جیسے شیر ہرن پر اور عقاب اپنے شکار پر' حرمین شریفین میں ہر ضعیف اور کمزور بوڑھے حاجی کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کبھی کسی ناتواں حاجی کا وزن اٹھانے میں مدد کر رہے ہیں۔ وزن اٹھاتے ہی نہیں بلکہ گھر تک پہنچا کر آتے۔ خدانخواستہ کوئی ساتھی بیمار ہو جاتا تو ہسپتال لے کر جاتے' علاج کرواتے' تیمارداری کرتے' کوئی بھوکا ہوتا تو اُسے کھانا کھلاتے۔

بلا شبہ حرمین شریفین گہوارہ امن و سلامتی ہے۔ انسانی جانوں اور مال کا محافظ ہے حج کا موسم ہی نہیں۔ بلکہ چار مہینے لگاتار حرمت والے مہینے قرار پائے۔ حرم شریف میں انسان تو انسان جانور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک کو شکار کرنا اور مارنا سخت منع ہے۔ اسی طرح جدال و قتال بھی منع ہے' اللہ کے دین کا نام "اسلام" ہے۔ یعنی "امن و سلامتی" دنیا میں اور کوئی مذہب ہے جو اس طرح امن و سکون کی آبیاری کرتا ہو۔ اور اپنے ہر عمل اور ہر حال میں امن و شانتی کا درس دیتا ہو۔ لیکن مغربی میڈیا ایک ہی رَٹ لگا رہا ہے وہ یہ کہ مذہب اسلام دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اسلام کے ماننے والے تنگ نظر اور بنیاد پرست ہیں۔ یہ سب بے بنیاد پراپیگنڈا ہے اور اس میں حقیقت کا شائبہ تک نہیں جھوٹ تو جھوٹ ہی ہے اس کے پاؤں کہاں ہوتے ہیں۔ اسلام' انسان تو درکنار جانوروں پر بھی رحم کی تلقین کرتا ہے۔ مثلاً یہ کہ جانوروں پر زیادہ وزن نہ ڈالو' ان کی خوراک کا خاص خیال رکھو۔ یہاں تک کہ بلی کو مت مارو۔ مارنا ہو تو روئی کا گالا بنا کر مارو۔ یہ ہے اللہ کے نبی ﷺ رحمت کی رحمت اللعالمینی!

ضمناً اسلام کی امن پسندی کا ذکر آ گیا' ہاں تو جب تک حاجی صاحبان مرکزِ روحانیت اور منبعٔ نور و معرفت اور مہبطِ وحی میں رہتا ہے۔ ایک مثالی انسان بن کر رہتا ہے۔ کردار و سیرت کے لحاظ سے بلند ترین مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ حضرت اقبالؒ سیدنا جبریل کو یوں ہی نہیں کہتے: ؎

نہ کر تقلید اے جبریل میرے جذب و مستی کی
تن آساں عرشیوں کو ذکر و تسبیح و طواف اولیٰ!

لیکن جوں ہی حاجی صاحب وطن واپس پہنچتے ہیں۔ سستی اور کاہلی اُن پر غلبہ پا لیتی ہے۔ عزیز و اقارب حاجی صاحب کا استقبال کرتے ہیں اور خیر و عافیت پوچھنے کے ساتھ ساتھ مبارک باد بھی دیتے ہیں۔ حاجی صاحب تھکاوٹ' نقاہت اور کمزوری کا عذر پیش کرتے ہیں۔ اب باجماعت نماز کی جگہ' گھر میں اکیلے نماز شروع ہو گئی۔ آہستہ آہستہ اکیلے نماز پڑھنا عادت بن گئی۔ نہ وہ جوش رہا نہ جذبہ' ورنہ یہی حاجی صاحب حرمین شریفین میں' اذان کی پہلی ہی للکار پر مسجد الحرام کی طرف بھاگ رہے ہوتے تھے۔ تو کبھی مدینۃ الرسول میں جامع نبوی کی طرف بھاگم بھاگ باجماعت نماز میں شامل ہو رہے ہوتے تھے۔ کیا مجال جو ایک نماز بھی فوت ہو۔ حاجی صاحب کو یقین ہے کہ پچھلے گناہ تو اللہ نے معاف کر دیئے۔ آئندہ بھی دیکھ لیں گے۔ یہ سوچ بہت خطرناک ہے اور یہ نظریہ بہت ہی گمراہ کن۔ غفلت اور کاہلی کی پہلی ضرب کا نشانہ نماز بنی۔ اب نوبت بہ اینجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسید۔ کہ گھر والی نماز میں بھی ذوق وشوق نہ رہا' نماز کی جگہ نیند اور آرام نے لے لی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں حاجی صاحب نے نماز سے رشتہ توڑا۔ اور کاروبار میں جُت گئے۔ معاشرے اور ماحول میں ''حاجی'' صاحب تو مشہور ہو گئے۔ لیکن نمازی نہ رہے۔ ہمارے ہاں ہی حاجیوں کے خلاف پراپیگنڈہ نہیں ہوتا۔ بلکہ باہر عرب دنیا میں بھی یہی روش ہے۔ حاجی بہت بدنام ہے۔ جب راقم حج کرنے کے بعد طرابلس پہنچا۔ تو عرب دوستوں نے مجھ پر آوازہ کسا۔ حاج مَرّۃً اتّقِ شرّہٗ یعنی ''جو پہلی مرتبہ حج کر کے آیا ہے اُس کے شر سے بچو'' اگر بامحاورہ ترجمہ کروں۔ تو معنی ہوگا ''حاجی کے ڈنک سے بچو۔'' آخر ایسا کیوں ہے؟ اس لیے کہ ہم وقتی طور پر تھوڑا بہت بدل جاتے ہیں۔ لیکن بعد میں وہی باتیں' وہی گھاتیں' وہی جھوٹ اور وہی دھوکہ دہی' وہی مکر وفریب اور وہی اندازِ تاجرانہ' کاروبار میں ہیرا پھیری' معاملات میں گڑبڑ' وعدہ خلافی' لین دین میں تُو تکار' دنیا کا رنگ غالب اور مذہب کی گرفت بالکل ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔

ٹیکس میں چوری اور ہر بات میں سینہ زوری عادتِ ثانیہ بن گئی یہاں اردو فلم کے ہیرو کا ایک مکالمہ یاد آ گیا۔ جب ہیرو کہتا ہے ''چوری ڈاکہ میرا پیشہ ہے اور نماز میرا فرض۔'' حاجی صاحب کی سوچ اور فکر بھی کچھ ایسا ہی رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ وہ تقویٰ وپرہیزگاری' ذوق وشوق' جوش وولولہ' اور جذبۂ عمل جو حرمین شریفین میں اپنے جوبن اور عروج پر تھا' آخر شیطان کے ہتھے چڑھ گیا۔ عبادات میں وہ رغبت تو کیا' اصل عبادات ہی چھوٹیں۔ وہی ابلیس جو عرفات ومزدلفہ کے میدانوں میں شکست خوردہ ہو کر بھاگ کھڑا ہوا تھا۔ آج پھر حضرت انسان پر غالب آ گیا۔ اِلّا ماشاءاللہ ؏ ''پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا''۔ حاجی صاحب' میدانِ عرفات میں کیے گئے عہد وپیمان' قول وقرار اور وعدے ومعاہدے' سب بھول گئے۔ میدان عرفات میں بہائے گئے آنسو مدت ہوئی فضائے ریگ زار میں خشک ہو گئے۔ بارگاہِ الٰہی میں کی گئی چیخ اور پکار صدا بصحرا ہو گئی۔ محشر نما میدان میں دن دہاڑے کی گئی توبہ! توبۃ النصوح نہ ثابت ہوئی۔ بلکہ بقول امیر ؔگلاٹھوی: ؎

میکدے میں پاؤں رکھتے ہی چھناکا سا ہوا
جام تو سالم نظر آتے ہیں توبہ ہو تو ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کچھ حاجیوں کی سب کی نہیں (خاکم بدہن) تو یہ سرِ بازار لوٹ گئی' کہاں وہ حرمین شریفین کا نورانی ماحول اور ملکوتی فضا اللہ! اللہ! اور کہاں یہ مادی دنیا' ہر جگہ بگاڑ' ہر سُو فتنہ وفساد' ہر جگہ ہنگامۂ رستخیز' حرمین شریفین کی رات' ملائکہ کے ہمہ وقت نزول اور صعود کی رات' وہاں راتیں اُس کی یاد سے چہکتیں اور دن اُس کے ذکر سے مہکتے ہیں۔ برکتوں کے سیلاب در سیلاب اُمڈے چلے آرہے ہیں اور رحمتوں کی رم جھم اور برکھا بدستور اور لگاتار جاری ہے۔ حرمین شریفین میں اللہ والے دن رات حمد وثنا اور ذکر وفکر میں محو ہیں گا ہے سجدوں میں معراج کا لطف' کبھی رکوع میں عجز ونیاز کا سرور' تو کبھی بحرِ رحمت میں موجوں کے سنگ طواف میں سرمست ہو کر اللہ سے لَو لگائے ہوئے رواں دواں ہیں۔ حضرت اقبالؒ نے ایک عابد وزاہد کو کیا خوش خبری دی ہے:

علم کی حد سے پرے بندۂ مومن کے لیے

لذّتِ شوق بھی ہے' نعمتِ دیدار بھی ہے

خوش قسمت اور فیروز بخت ہیں وہ حجّاج کرام جو توبہ پر قائم ہیں۔ صراطِ مستقیم پر کشاں کشاں چلے جارہے ہیں جو دُنیاداری سے دور نہیں تو اس کی رنگینیوں میں محو بھی نہیں۔ کہ اللہ اور اُس کے رسول کے احکامات وفرامین کو یکسر فراموش کر دیں جو ہر حال میں اعتدال پر چلنے والے ہیں۔ جہاں تک راقم کا مشاہدہ اور تجربہ ہے' سارے مذہب کی بنیاد تقویٰ اور استقامت پر ہے۔ یعنی خدا کا خوف اور مستقل مزاجی۔ تو سارا بگاڑ یہیں ہے کہ ہم موروثی مسلمان ہیں۔ کلمہ گو تو ضرور ہیں۔ لیکن حقیقتاً ایمان ہمارے قلب وذہن میں رچا بسا نہیں۔ مثال کے طور پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قبائلی عربوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور بہت سے اعرابی مرتد ہو گئے۔ یہ لوگ مسلمان تو ضرور ہوئے تھے لیکن اسلام کی تعلیمات کی حقانیت اُن پر ابھی واضح نہیں تھی۔ یعنی یہ لوگ ابھی تک ایمان کی حقیقی لذت سے ناآشنا تھے۔ ایمان ابھی تک ان کے رگ وپے میں سرایت نہیں کیا تھا۔ وہ مسلمان تو تھے لیکن ابھی تک مومن نہیں ہوئے تھے' لہٰذا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کچھ مرتد ہو گئے اور باقیوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقل مزاجی کا مظاہرہ کیا۔ قبائلیوں سے زکوٰۃ بھی لی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرتدین کی بغاوت کو بھی کچل دیا۔ اس کٹھن گھڑی اور مشکل ترین وقت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''سیدنا ابوبکر صدیق کا سینہ اللہ نے کھول دیا ہے۔'' اسی طرح وہ حاجی صاحبان جو شیطان کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں...... اور دنیا کی رنگینیوں اور عیش وعشرت میں کھو جاتے ہیں۔ اُن کو حج تو یاد رہ جاتا ہے لیکن حج کی ضروریات اور تقاضوں کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں۔ تقویٰ اور استقامت کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں۔ ابوعلی الجوزؒ جانی کا یہ حکیمانہ قول بلاشبہ آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے:

''استقامت کا طالب بن' کرامت کا طالب نہ بن' تیرا نفس تجھ سے کرامت طلب کرتا ہے اور تیرا رب تجھ سے استقامت کا طالب ہے۔''

تقویٰ اور استقامت چھوڑنے سے حاجی صاحبان دنیا میں کھو گئے اور اپنے مالک اور خالق کو یکسر بھول گئے۔ ارکان اسلام پر عمل درآمد رُک گیا۔ نفسانی خواہشات' مادی احتیاجات' سفلی جذبات اور حُبِّ دنیا حد سے بڑھ گئی۔ حالت اعتدال نہ رہی اور میانہ روی میں جو خیر وبرکت ہے وہ ہم یکسر فراموش کر چکے ہیں۔ گناہوں اور لغزشوں کا پلڑا بھاری ہونے لگا' ایمان میں بیشی نہیں۔ بلکہ روز بروز کمی ہونے لگی۔ اُدھر ابلیس پھندا لیے شکار کو نکل پڑے ہیں۔ اللہ کی پناہ' جو حاجی صاحبان ضعیف الاعتقاد ہوتے ہیں اور ان کے ہاں ایمان کی کمی ہو جاتی ہے ایسے لوگ بڑی جلدی شیطان کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایمان کی برتری اور زیادتی نیک کام کرنے سے زیادہ ہوتی ہے۔

علامہ قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں: فَاعْلَمْ اِنَّ الایمَان یزید بالطاعَات و یَنْقِصُ بالمعصِیَة یعنی ''ایمان ثواب کے کام کرنے سے زیادہ ہوتا ہے اور گناہ کرنے سے گھٹ جاتا ہے۔''

قرآن پاک غور وتدبر اور ترجمہ کے ساتھ پڑھا جائے۔ اپنے سوئے ہوئے ضمیر کو جگائیے اور اپنی متاعِ گم گشتہ یعنی ایمان کو تر وتازہ کیجئے۔ دیکھو حکیم الامّت کیا مشورہ دیتے ہیں:

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کُشا ہے نہ رازی نہ صاحبِ کشاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اقبالؒ نے کیا خوب پیشین گوئی کی تھی:۔

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہ کامل نہ بن جائے!

خوش نصیب ہیں وہ حجاج کرام جن کے ایمان و یقین اور علم و عمل میں اللہ تعالیٰ نے برکت ڈالی۔ یہی وہ قدسی صفت انسان ہیں جو راسخ العقیدہ تو ہیں ہی' قلب سلیم کے مالک' ادراک و شعور کی قندیلوں کے وارث بھی ہیں اور عقل و فہم کی مشعلیں لیے' گم کردہ راہوں کو صراطِ مستقیم دکھانے میں ہمہ تن مشغول ہیں۔ ان کو توفیق ایزدی اور اللہ کی مدد حاصل ہے۔ یہ اللہ کے خاص بندے ہیں۔ اپنے عقائد پر سختی سے اور ڈٹے ہوئے ہیں۔ الحاد و تشکیک اور شک و ریب کا کوئی کانٹا کبھی ان کے دل میں نہیں چبھا۔ حقوق و فرائض کی ادائیگی میں ہمہ وقت تیار اور مستعد رہتے ہیں۔ اصل میں یہی وہ پاکباز' خاکسار' جاں نثار اور وفادار حاجی ہیں۔ جو اپنے عہد پر قائم رہے' اپنے عمل پر پورے اترے اور اپنی توبہ پر ثابت قدم رہے۔ نہ صرف اپنی توبہ کی حفاظت کی بلکہ اپنی توبہ کو توبۃ النصوح ثابت کیا۔ ان اللہ والوں کو اللہ کے حضور دست بستہ قیام میں' گاہے رکوع میں اور کبھی حالت سجود میں دیکھ کر ملائکہ عرشِ بریں پر رقص کناں ہیں حضرت انسان کا سوز و گداز دیکھ کر رشک میں شاداں و فرحاں بھی ہیں اور حیران و ششدر بھی۔ خاکدانِ ارضی پر بسنے والے انہی درویشوں کی مدح میں حضرت اقبالؒ نے کیا رنگ اختیار کیا ہے:۔

پیکر نوری کو ہے سجدہ میسّر تو کیا
اس کو میسّر نہیں سوز و گدازِ سجود

حج کے مبارک موقع پر میدانِ عرفات میں سیّدنا حضرت عمرؓ فاروق نے حجاج کرام کو بڑی کثیر تعداد میں دیکھا' تو بے اختیار بولے: "راس کثیر حجاج قلیل" یعنی سر تو بہت نظر آتے ہیں لیکن ان میں حاجیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ زمین پتھریلی' شورزدہ' اور بنجر ہو تو بیج کا کیا قصور؟ اب تصویر کا دوسرا رخ دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ جو حاجی حرمین شریفین میں تو اپنی عبادات میں' مناسک حج کی ادائیگی میں' طاعات کی ترغیب میں پیش پیش تھے۔ حرمین شریفین سے خروج کے بعد ان کا روحانی عروج یکدم پستی پر کیوں آ گرا؟ دراصل حاجی صاحبان کی مذہبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیاد کچھ کمزور فکر ناقص' سوچ پریشان' ذہن منتشر' قلب زنگ آلود' ضمیر مُردہ' روح موجود لیکن صاحب روح لاپتہ! نتیجہ کیا ہوا؟ ہر حاجی بڑا بننے کی تگ ودو میں جُت گیا' پٹڑی سے اُتر گیا' ہر کوئی صرف دنیا بنانے کی فکر میں مگن ہوگیا۔ آخرت کو کلی طور پر فراموش کردیا' کاروباری رقابت میں اور پیشہ وارانہ حسد و بغض میں حضرت حاجی صاحب' حواس بھی کھو بیٹھے۔ اخلاق اور اُس کے تقاضے سب کچھ بھول گئے۔ اب معاشرے میں حاجی کا لفظ ذلیل ہوگیا۔ سادہ دل تاجر حاجی سے تاجرانہ ڈیل کرنے میں کچھ خوف محسوس کرنے لگے۔

سب حجاج کرام کو تو نہیں کہا جاسکتا' مگر کچھ نہ کچھ تو ضرور دنیا کی رنگینیوں میں کھو گئے ہیں۔ مثلاً یہ سامنے بہت بڑی مارکیٹ ہے' تاجروں نے اپنی یونین بنارکھی ہے۔ اس کے چیئرمین (صدر) کمیٹی جناب حاجی فلاں صاحب ''بلیکیہ'' ہیں وہ ماشاء اللہ بڑے فعّال' جہاندیدہ' ناخواندہ' لیکن علوم و عقلیات' علم الکلام اور منطق میں یدِطولیٰ رکھتے ہیں۔ مالیاتی مسائل کی باریکیوں اور ٹیکس کے گوشواروں کی اُونچ نیچ کو خُوب سمجھتے ہیں۔ جوڑ توڑ کے ماہر' جب کاروباری سیاست سے دل بھر جاتا ہے تو پھر ملکی سیاست میں بھی منہ مارتے ہیں۔ گاہے کامیاب ہوجاتے ہیں اور کبھی منہ کی کھاتے ہیں۔ اپنی فراست' مہارت' جسارت' سیاست' شرافت اور سیادت کی وجہ سے لوگ انہیں عزت دیتے ہیں اور ''حاجی بلیکیہ'' کہتے ہیں۔ علامہ اقبالؒ کس قدر رنجیدہ ہیں:

آہ! کس کی جستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تو' رہرو بھی تُو' رہبر بھی تو' منزل بھی تُو

آپ جانتے ہیں لاہور۔ لاہور ہے' ایسے بہت سے حجاج کرام لاہور ہی نہیں بلکہ ملک کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں۔ بس دیکھنے کے لیے چشمِ بینا چاہیے۔ ایسے حاجی آپ کو فلمی دنیا میں بھی ملیں گے مثلاً فلاں حاجی فلم ساز' فلاں حاجی فلم ایکٹر' دیکھیے یہ لاہور کی فلاں روڈ ہے یہ سامنے بہت بڑی بلڈنگ ہے اس میں یارلوگوں نے زندہ پروگراموں کے لیے سٹیج شو بنارکھا ہے جب سے یہ سٹیج شو شروع ہوئے فلم انڈسٹری زندہ درگور ہوچکی ہے۔ اب شائقین فلموں کی جگہ سٹیج شوز زیادہ دیکھتے ہیں۔ اس سٹیج پر دلِ دردمند کی دوا بھی ہے اور بیمار روح کی غذا بھی' اس لیے کہ سٹیج پر بولے جانے والے مکالمے ظاہری معنی کے علاوہ باطنی معنی بھی رکھتے ہیں۔ یہ پُر اسرار معنی و مفہوم ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تماش بین نہیں سمجھتا' بلکہ صاحب نظر اور نکتہ سنج اور عقابی نگاہ رکھنے والا تماش بین ہی ادراک کر سکتا ہے۔ آپ یہ سُن کر حیران ہی نہیں بلکہ پریشان بھی ہو سکتے ہیں کہ اس تھیٹر میں مزاحیہ پروگرام کے سنگ گاہے بگاہے رقص وسُرود کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

آپ جانتے ہی ہیں کہ رقص کی مستی سے پہلے وجد طاری ہوتا ہے پھر حال میں گم ہو کر ماضی کی خبر نہ مستقبل کا ہوش' تہذیب وتمدن کے یہ پاسبان اور ثقافت وروایات کے یہ علم بردار' سماج اور عوامی قدروں کے یہ امین' قابلِ تحسین' لائقِ تقلید اور باعث صد افتخار ہیں' اپنی تہذیب وثقافت کی ترقی وترویج میں جو لوگ سرگرم عمل ہیں ان میں اکثریت حجاج کی ہے فلاں تھیٹر کے مالک حاجی فلاں' فلاں فلمی آرٹسٹ حاجی فلاں' بخدا ہم ان کے حاسد نہیں ہیں۔ اور نہ ہی ناقد' صرف یہ التجا کرتے ہیں کہ حاجی اور الحاج کے مقدس لفظ کو یوں سرِ بازار رُسوا نہ کرو' خیر وشر دونوں سے دوستی نہیں چلے گی یا خیر کے ساتھ چلو یا شر کو اپناؤ اس طرح منڈیوں میں جگا ٹیکس وصول کرنے والے' دن دہاڑے ملکی قوانین کو پامال کرتے ہوئے اپنا دھندہ جاری رکھتے ہیں لطف تو یہ ہے کہ اس ڈاکہ زنی میں بھی آپ کو اِکا دُکا حاجی صاحب مل جائیں گے۔ جس طرح سکھ آپ کو دنیا کے ہر کونے میں مل جائیں گے' اسی طرح کوئی نہ کوئی حاجی صاحب ملک کے ہر شعبۂ ہائے زندگی میں مل جائے گا۔

یہ کون صاحب ہیں یہ فلاں الحاج مالک بھٹہ خشت ہیں۔ کاروبار کے آغاز میں ایک بھٹہ تھا' اب ماشاءاللہ دو بھٹوں کے مالک ہیں اور اب ایک ضمیمہ نکالنے کے لیے تگ ودو کر رہے ہیں۔ زمین خرید رکھی ہے صرف غلاموں کی ضرورت ہے۔ ارے ارے یہ میں کیا لکھ گیا۔ ''مزدوروں کی ''ضرورت ہے' جو گھر بار چھوڑ کر' دنیا تیاگ کر' اور بیوی بچوں کو اگر ساتھ لے آئیں تو یہ کٹھن زندگی مِل جُل کر گزر ہی جائے گی۔ اگر بیوی بچوں کا ساتھ مناسب نہیں تو ان کو سپرد خدا کریں۔ اور سپردگی کی رسید ضرور لے لینا۔ ورنہ بھٹہ سے اگر کبھی واپسی ہوئی تو شاید خاندان کے ممبران کی تعداد میں گڑبڑ نہ ہو جائے۔ بھٹہ کے مالک' صاحب جود وسخا ہیں۔ ویسے خیرات اور صدقات سے زیادہ قرضہ دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ان مزدوروں کو بطور جائیداد غیر منقولہ گروی رکھ لیتے ہیں ان اسیروں میں مرد بھی ہوتے ہیں اور ''وجودِ زن سے'' تصویرِ کائنات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگ بھرنے کے لیے صنف نازک کو بھی موقع دیا جاتا ہے۔ مزدور مردوں عورتوں اور بچوں کے لیے رہائش کا معقول انتظام ہوتا ہے۔ یعنی مکان مفت اور دانہ دُنکا جتنا فضائے بسیط سے چگ سکو۔ مالک بھٹہ بڑے رحمدل خدا خوف اور دُور اندیش ہیں۔ عورتوں اور مردوں کی مخلوط بھرتی اس لیے کرتے ہیں۔ کہ وہ چاہتے ہیں کہ میاں بیوی میں ہجر و فراق کی خلیج حائل نہ رہے اور یوں نسلِ انسانی کا بابرکت سلسلہ کہیں منقطع نہ ہوجائے اور اس کارگہِ ہستی کا داخلی نظام درہم برہم نہ ہوجائے۔ حاجی صاحب مالک بھٹہ خشت نظریہ تنازع للبقا کے قائل ہیں اور نسل انسان کی بقاء کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو تادیر سلامت رکھیں۔ آمین!

ایک اور لطیفہ سنتے جائیے۔ جو دیدہ بھی ہے اور شنیدہ بھی۔ ڈاک والے ایک پارسل دینے کے لیے ایک کوٹھی کے مین گیٹ پر گھنٹی کو چھیڑ رہے تھے اتنے میں کوٹھی سے ایک جواں سال خادم گیٹ پر آیا لیکن وہ پارسل وصول کرنے کے لیے گیٹ نہیں کھولنا چاہتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اوپر سے پارسل وصول کرلے لیکن ڈاک والے وصول کنندہ کے دستخط چاہتے تھے۔ اتنے میں ڈاک والے نے غصہ سے کہا ڈرو نہیں ہم ڈاکو نہیں ہیں بلکہ حاجی ہیں۔ حاجی فلاں صاحب پارسل کے مالک تھے۔ راقم نے معاشرے میں رچی بسی اس طنز کا لطف لیا لیکن وقتی طور پر۔ بعد میں یوں محسوس ہوا۔ جیسے جگر میں کسی ظالم نے چرکہ لگا دیا ہے۔ آخر کیوں ہمارے اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ مذہبی قدروں کو ذلیل و رسوا کیا جاتا ہے۔ اسلاف کی زندہ اور سدابہار یادگاروں کو فراموش کردیا گیا' اللہ اور اس کے پیارے رسول کی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال دیا گیا۔ آخر میں اقبالؒ کے اس شعر پر قلم کو روکتا ہوں:۔

کبھی حیرت، کبھی مستی، کبھی آہِ سحر گاہی
بدلتا ہے ہزاروں رنگ میرا دردِ مہجوری

کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ: پڑھتے ہی ایک غیر مسلم مسلمان تو ہوجاتا ہے' لیکن بندۂ مومن ابھی نہیں' مومن تو جب ہوگا' جب اسلامی تعلیمات و احکامات اس کے قلب و ذہن اور رگ و ریشے میں رچ بس جائیں۔ ایمان کی حرارت اور عقیدۂ توحید کی گواہی اس کی زبان تو دے چکی' لیکن دل نے ابھی اسلام قبول کرنا ہے اور اپنے خلوص عمل سے اس کا اظہار و اعلان بھی۔ عبادات یعنی نماز'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزہ' حج اور دیگر اعمال صالحہ میں ذوق وشوق اور سوز و گداز کا بھرپور عمل دخل ہوگا۔ تو لازماً ایمان بڑھے گا اور گناہ کم ہوں گے' تقویٰ اور پرہیزگاری' سیرت و کردار اور اخلاق و عادات میں مزید نکھار' اور ایمان کے ساتھ یقین اور توکل بھی بڑھے گا' حضرت انسان کا خلوص عمل صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگا جائے گا' پھر جس پر اللہ کا رنگ چڑھ گیا وہ تو قدسیوں کے لیے بھی قابلِ رشک اور لائق مثال بن گیا۔ حضرت اقبالؒ جذبِ دروں کو کیسے ابھارتے ہیں:۔

شوق ترا اگر نہ ہو میری نماز کا امام

میرا قیام بھی حجاب! میرا سجود بھی حجاب!

باقاعدہ ترتیب' اعمالِ صالحہ کا تسلسل و دوام' اور تقویٰ اور پرہیزگاری ایک عاصی مسلمان کو کامل مومن بنا دیتی ہے۔ اس طرح عمل کی بھٹی میں کندن ہو جانے کے بعد جو مومن حج کی سعادت حاصل کرے گا' ان شاء اللہ وہ حاجی اپنے حج کی پاسبانی اور نگہداشت بھی کرے گا' اور گاہے بگاہے اپنے نفس اور ذات کا محاسبہ بھی اور اپنی توبہ کی حفاظت بھی' اپنی لغزشوں' گناہوں اور خطاؤں کے بعد' اللہ کی طرف رجوع کرنا اور سچی توبہ کرنا' ایک عاصی اور گناہ گار کی بہت بڑی کامیابی ہے۔ محض حج کرنے کے بعد حاجی کا خطاب حاصل کر لینا حقیقی حج نہیں ہے۔ یہ صرف نمائش' ریاکاری اور اشتہار بازی ہے' ہم اپنے ماحول میں روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ بعض تونگر اور سرمایہ دار ہر سال حج کرنے جاتے ہیں پھر کثرتِ حج کے سبب لوگوں سے توقع کرتے ہیں۔ کہ ان کا شاہانہ استقبال کیا جائے' واپسی پر جلوس کی شکل میں پروٹوکول چاہتے ہیں ان حرکتوں سے عجز و نیاز کی جگہ غرور اور تکبر کا پیدا ہونا لازمی ہے۔

آخر کار تان وہیں ٹوٹتی ہے' کوئی حاجی بلیکیہ بن جاتا ہے تو کوئی حاجی چھرا' کوئی حاجی مارکیٹ کا چیئرمین بن جاتا ہے تو کوئی تھیٹر کا مالک' کوئی فلمی اور سٹیج ایکٹر بن جاتا ہے' کوئی سمگلر' تو کوئی ذخیرہ اندوز' کبھی منڈی میں اپنی اجارہ داری قائم کرتا ہے۔ کبھی فلم انڈسٹری میں گھس کر فلم ساز بن جاتا ہے' کبھی درسگاہ کا افتتاح کرتا ہے۔ تو گاہے یتیم خانے کا سنگ بنیاد رکھا جارہا ہے۔ اور ساتھ ہی یتیم خانے کی مالی مدد کا اعلان بھی کیا جاتا ہے۔ اللہ رب العزت ہمیں اپنے نفس کے شر سے بچائے اور ہمارے ہر عمل میں خواہ وہ حج ہو' یا نماز' زکوٰۃ ہو یا روزہ' اخلاص پیدا کرے۔ آمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ہمیں پندار نفس اور اس کی بیماریوں سے محفوظ رکھے۔ آمین! ہماری عبادت' ریاضت' حج اور دیگر طاعات میں سوز و گداز' اخلاص و نیاز' عجز و انکساری' زاری و خاکساری' مسکینی اور فروتنی پیدا کرے۔ آمین!

علامہ اقبالؒ کے شعر پر ختم کرتا ہوں:۔

اے لا اِلٰہ کے وارث باقی نہیں ہے تجھ میں
گفتار دلبرانہ ' کردار قاہرانہ

◆•◆•◆•◆•◆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھڑ گئی جب جمالِ یار ﷺ کی بات

اسکول میں پڑھا کرتے تھے۔ تو نمازوں کے علاوہ لیلائے شب کی آغوش میں جانے سے پہلے، راتوں کو اکثر سورہ اخلاص اور دیگر آیات قرآنی بار بار پڑھا کرتے۔ دل میں یہ حسین تمنا لیے۔ کہ کاش رات کو عالمِ خواب میں حضور پُر نور ﷺ کی زیارت کی ایک جھلک نصیب ہو جائے۔ یہ نیک آرزو تو بر نہ آئی لیکن بچپن کی یہ معصوم ریاضتیں بالکل رائیگاں بھی نہ گئیں۔ میری تاریک راتوں میں وہ "چاند" تو ضیا پاش نہ ہوا۔ لیکن میرے خوابوں میں اس "چاند" کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں چمکنے والے "ستارے" ضرور ضیا بار ہوئے۔ یعنی ایک رات عالمِ رُویا میں، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عمرؓ بن الخطاب اور شیرِ خدا علی مرتضیٰؓ۔ ایک کنویں پر بیٹھے محو گفتار ہیں۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں ہاں۔ خواب میں یہ زیارت، ذہن کے پردہ پر ایک دھندلا سا نقش ضرور چھوڑ گئی۔ اس کے بعد نہ تمنائے دید ہوئی اور نہ ذوقِ تماشا، کی جُستجو۔ پھر مسلسل پچیس سالوں تک جسم و روح، دونوں ریگ زارِ ہستی کی پہنائیوں میں ایسے گم گشتہ راہ ہوئے۔ کہ بس کچھ نہ پوچھیے۔

بچپن کے بعد شباب نے چڑھائی کی۔ اور نیکی و بدی کی باہمی پیکار کا آغاز ہوا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے بدی کے عفریت نے نیکی کی مقدس دیوی کو مار بھگایا۔ اور مٹی کا یہ "وجود" انگاروں اور شراروں کی آماجگاہ بن گیا، فسق و فجور کے خرمن سجائے گئے، نفس حریص بن بیٹھا، آنکھ سرکش ہوئی، گناہ کے ہاتھ دراز ہوئے، قدم ڈگ مگ ڈولے، نفس و شیطان قافلۂ ہستی کے رہبر بنے۔ اور پھر دن بدن سفینۂ وجود بحرِ ظلمات کی اتھاہ گہرائیوں میں اترتا چلا گیا، ہر سُو تاریکی ہی تاریکی، گناہ و عصیاں کے مہیب بادل ذہن پر ایسے چھائے کہ برسوں گزر گئے۔ اور یہ رندِ خراباتی گناہ کے ہر ہر مرقد پر دھونی رماتا رہا، نہ غمِ امروز کا احساس، نہ فکرِ فردا کا رنج اور نہ تلخ ماضی پر ندامت، آخر ایک مدّت کے بعد، قلب و ذہن کے افق پر دُور کہیں نور کی ایک کرن رقصاں ہوئی۔ اور پھر یہ شعلۂ قندیل بڑھتے بڑھتے دل و دماغ کی پوری کائنات پر ضو فگن ہو گیا۔ حریمِ دل کا ہر گوشہ منوّر ہوا۔ انوارِ ربانی کی ضیا باریاں موج میں اور رحمتیں جوش میں آئیں۔ رحمت کا مینہ برستے ہی دل کی ویران کھیتی سیراب ہو کر مہک اٹھی، نیکی کا احساس بیدار ہوا۔ اور یہ مُشتِ خاک بدی سے بیزار ہوئی۔ سرکشی، بندگی و غلامی میں، اور تکبّر و رعونت، اخلاص و نیاز میں ڈھل گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک دن شوقِ بندگی میں قافلۂ ذوق نے مرکزِ تجلیاتِ ربانی' مہبط انوار الٰہیہ اور سر چشمۂ نور و ھدیٰ کا رُخ کیا کاروانِ شوق کی پہلی منزل اللہ کا گھر ٹھہری اور دوسرا پڑاؤ گنبدِ خضرا کے زیر سایہ لگایا اس مبارک سفر میں' شریک حیات بھی رفیق سفر اور عمران وصفوان' دو بیٹے' دو بھائی' میرے دست و بازو۔ بارگاہِ بے نیاز میں میری گداؤں کا حاصل' صداؤں کا صدقہ اور دعاؤں کی قبولیت کے مظہر بھی شریکِ کارواں ''عمرہ'' اور زیارتِ روضۂ اطہر نصیب ہوئی' گویا نصیب کی ساری کلیاں کِھل گئیں اور مراد و خوش بختی کے تمام پھول مہک اٹھے' دل کا چمن شاداب اور اجڑا نگر آباد ہوا۔ اور خوب ہوا۔ جی کا غبار دُھلا' فضائے نور میں تسکینِ قلب کا اہتمام ہوا۔ رگ رگ میں نشۂ توحید کا اثر و سرور دائم ہوا۔ اور مولانا جامیؒ کی زبان میں یہ رنگ چڑھا:

گر در دِلِ گل گزرد و گل باشی
در بلبل بے قرار بلبل باشی

رب البیت کی جلالت و عظمت خیالوں میں رچی۔ اور محبت رسول ﷺ یادوں میں بسی' ہر گھڑی خیال میں در و دیوارِ کعبہ جمال آرا اور ہر لحظہ چشمِ تصور میں شہرِ رسول ﷺ کی منظر آرائیاں۔ آخر فضائے نور سے خروج ہوا اور دنیائے رنگ و بو میں دخول ہوا۔ پھر وہی گردشِ لیل و نہار' وہی غمِ روزگار' وہی غمِ دوراں' وہی ہنگامہ ہائے ہستی' وہی بادۂ عیش' وہی جوش و مستی' غفلتیں طاری ہوئیں اور لغزشیں جاری۔ اس سب کے باوجود عشقِ حقیقی کی چنگاری سرد نہ ہو سکی۔

نمازیں رہ گئیں' لیکن وہ معراجِ حضوری کہاں؟ سجدے بے ذوق ہوئے' ذکر بے مزہ' دعا و گدا بے اثر' سوز و گداز عنقا' خشوع وخضوع غائب' عبودیت و نیازمندی کا رنگ پھیکا پڑا' وہ تڑپ اب کہاں' ذوق وشوق کے ولولے ماند پڑے' جوشِ ایمان ٹھنڈا ہوا۔ انہی یاس انگیزیوں میں ڈوبا اور سلسلۂ روزگار میں جکڑا ہوا طرابلس/لیبیا کی ایک بلند عمارت میں نماز ظہر کے بعد سیارہ ڈائجسٹ ہاتھ میں لئے بیٹھا تھا۔ ''سیارہ ڈائجسٹ'' والوں کا اللہ بھلا کرے جنھوں نے خدمت اسلام کے لیے کمر ہمت باندھ رکھی ہے۔ پہلے ''قرآن نمبر'' پھر صاحب قرآن کے تذکرے ''رسول نمبر'' کی صورت میں گھر گھر اور ملک ملک پہنچائے۔ کسی عزیز دوست نے یہ گلدستہ محبت اور مرقعِ عقیدت اور اسوۂ حسنہ کی روح پرور سرگذشت حوالۂ فقیر کی۔ نہایت توجہ و انہماک اور جذب وشوق کے ساتھ ورق گردانی کرنے لگا۔ کہ کون ہیں؟ وہ بابرکت لوگ۔ جن کے مبارک اقلام نے رنگ و نور کی یہ محفل سجائی ہے۔ اچانک نظر اپنے محبوب انشا پرداز پر پڑی' ٹھہری' پھر لفظ و بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پاکی پر اور طرزِ نگارش کی ندرت پر جم گئی۔ پیارے رسول کی سیرت پر الفاظ کا یہ چناؤ' پیرایۂ بیان کی یہ تہذیب و نفاست اور بلندیٔ فکر کا یہ نرالا انداز کہ اللہ! اللہ! ماہر القادری: اگر وہ قلم اعجاز رقم۔ اس گوشہ نشین کے ہاتھ لگ جائے۔ آنکھوں سے لگاؤں۔ ٹھنڈک پاؤں۔ دیکھ تیرے قلم کی جُولانیاں' صفحۂ قرطاس پر' کیونکر گل ولالہ میں نمایاں ہوئی ہیں۔

''رسول اللہ ﷺ نے جوانی کا زمانہ اس قدر پاکیزگی اور شرافت واحتیاط کے ساتھ گزارا کہ پاکیزگی کا زیادہ سے زیادہ تصور بھی حضور ﷺ کی پاکیزہ و معصوم جوانی کے مقابلے میں فروتر ہی ٹھہرے گا۔ پھولوں کی پتیاں' بہت صاف وشفاف ہیں' قوسِ قزح نہایت معصوم ہے اور چاندنی بہت زیادہ اجلی اور بے داغ ہے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کی جوانی ان سب سے زیادہ معصوم' پاکیزہ اور عفیف ہے۔ اُسی زمانے میں قوم نے محمد بن عبداللہ کو ''صادق الامین'' کا خطاب دیا اور آپ کی راست بازی اور امانت ضرب المثل بن گئی۔''

اس تحریر دلپذیر کو بار بار پڑھا۔ اتنے میں ام عمران نماز ظہر سے فارغ ہوگئی۔ میں نے کہا کہ سنو سیرت رسول کا ایک اقتباس اور صاحب تحریر کا کمال واخلاص۔ میں پڑھتا گیا۔ اور وہ سُنتی رہی لفظوں کا یہ تقدس اور بیان کی یہ مہک دماغ میں رچتی اور خیال میں بستی چلی گئی۔ مورخہ 9 اور 10 اگست 74ء کی درمیانی رات: میں اپنے نفس کی آلودگیوں کے باعث کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ اور نہ کبھی اس قابل تھا۔ نہ اب ہوں: کہ وہ دانائے سبل' ختم الرسل اور مولائے کُل۔ میرے خوابوں کو رونق جاوداں بخشیں گے: جس کی زیارت و دید کے لیے مشتاقانِ دید برسوں درود وسلام کی محفلیں سجاتے ہیں۔ لیکن یہ دنیادار اور خواہشات کا اسیر اس لائق کب تھا؟ کہ خوابِ غفلت میں مدہوش ہو۔ اور پھر اسی عالمِ رویا میں' رحمتِ العالمین اپنے دیدار سے نوازیں۔ انکے لطف وکرم کے کیا کہنے: سبحان اللہ۔ وہ رحمت العالمین جو ٹھہرے۔

میں ذکر سے آشنا' نہ فکر سلیم سے بہرہ ور اخلاص و نیاز کے پھولوں سے تہی دامن' عبادت میں کچا' ریاضت میں کھوٹا' تہجد گزار نہ شب زندہ دار زہد وورع کا دعویٰ' نہ تقویٰ و پارسائی میں کمال' نہ صوفی نہ مُلّا' لیکن اس کے باوجود: ''وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے''

''کُھلا میدان ہے۔ لوگوں کے ساتھ نماز کے لیے' امام جماعت کے انتظار میں بیٹھا ہوں۔ کہ اتنے میں نبیٔ رحمت ﷺ انتہائی متانت اور وقار کے ساتھ' ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قرآن لیے انوارِ الٰہیہ کے جلو میں' اس خطۂ زمین پر تشریف فرما ہوئے ہیں۔اور "السلام علیکم" کہہ کر مجمع عوام پر نظر ڈالتے ہوئے۔اپنی پیاری اور مقدس مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے۔خراماں خراماں امامت کے لیے ایک حجرہ میں' جو اگلی صفوں کے بالکل متصل ہے۔جلوہ افروز ہو جاتے ہیں۔اشتیاقِ نظارہ میں چاہتا ہوں کہ جلدی جلدی حضور پرنور ﷺ کے ایک ایک نقش و نگار اور خدوخال کو حریمِ دِل کے طاقوں پہ سجاؤں اور ذہن کے ہر گوشۂ فکر کو منور کر لوں۔چہرہ مبارک بھرا بھرا ہے۔آنکھیں درمیانی' نہ زیادہ چھوٹیں اور نہ اتنی بڑی۔سب لوگ صفیں درست کرتے ہیں۔کہ خواب کا سلسلہ ٹوٹ جاتا ہے۔"

کاش اس خواب کے بعد کبھی بیداری نہ ہوتی۔کوئی تکبیر کہتا اور حضور ﷺ امامت فرماتے۔ خواب کی یہ ایک نماز اور گداز کی یہ چند ساعتیں۔بیداری کی سب نمازوں پر سبقت لے جاتیں۔ وائے حسرت کہ تکمیلِ آرزو نہ ہوئی۔یا اللہ اپنے پیارے اور محبوب رسول ﷺ پر ان گنت رحمتیں بھیج۔ حضور پرنور ﷺ کی جلوہ فرمائی اور سراپا نمائی کے یہ وجد آفریں لمحات اور کیف آگیں گھڑیاں۔ع "میری زندگی کا حاصل و سرمایہ ہیں"۔بلاشبہ اس مقدس خواب اور نورانی زیارت کا باعث حضرت ماہر القادری کا خامۂ عنبر شمامہ بنا ہے۔اللہ تعالیٰ اس عظیم انشاپرداز اور ملّی شاعر کو اپنے جوارِ رحمت میں رکھیں۔آمین!

اس پیارے خواب کی تعبیر' میری ناقص عقل میں نماز کی تاکید اور حضور پرنور ﷺ کی سیرت کا مطالعہ بھی ہے۔لیکن ظاہری برکات یہ ہوئیں کہ ذکر و شکر میں حلاوت' اور صوم و صلوٰۃ میں حرارت پیدا ہوئی۔اور پھر گذشتہ رمضان میں اور رمضان المبارک کے بعد۔رحمت خداوندی کی سرمست ورقصاں موجیں کچھ اس طرح سلسلہ وار اٹھتی رہیں کہ بایدو شاید دامنِ امید اور ساحلِ مراد دیکھتے ہی دیکھتے رُوحانی نوادرات سے بھر گیا۔غیب سے جُود و سخا کے ہاتھوں نے کیا کیا پھینکا؟ اور کیسے کیسے انعامات سے نوازا؟ شمار کے لیے بھی ایک مدت چاہیے۔

سب سے بڑی سعادت یہ کہ اسی سال کے اواخر میں حج بھی نصیب ہوا۔اب دعا کریں کہ خاتمہ بالخیر ہو۔آمین یا رب العالمین!

یونس بصیر

مقیم طرابلس/لیبیا۔2 مارچ 75ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ

(فارسی اشعار کا اردو ترجمہ وتشریح)

صفحہ نمبر vi

رہرواں را منزل تسلیم بخش
ایمان قوت ابراہیم بخش
عشق را از شغل لا اگاہ کن
آسائے رمز اِلَّا اللہ کن

(اقبالؒ)

حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبالؒ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اے رب البیت اس بندۂ عاجز کو منزلِ مقصود اور مقامِ مطلوب تک پہنچنے کی توفیق مرحمت فرما۔ میرے ایمان کو جلا بخش اور قوت واستقامتِ ابراہیمی عطا کر۔ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ میرے جذبۂ عشق میں اضافہ فرما اور میرے سینہ کو کھول دے۔ تاکہ میں بتوفیق الٰہی ''لا'' کی تیغ براں سے خواہشات کے بتوں کو توڑ سکوں اور ''الا اللہ'' کے باطنی اسرار ورموز اور پوشیدہ حکمتوں کی معرفت بخش۔ تاکہ میں تصوف کی گتھیاں سلجھا سکوں، آمین۔

صفحہ نمبر vii

تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را
گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

(اقبالؒ)

اگر تو اپنے عشق کے گھائل سینہ (دل) کے زخموں کو تازہ رکھنا چاہتا ہے (سوز وساز عشق میں مست رہنا چاہتا ہے) تو اپنی اس پرانی داستانِ عشق کو بار بار دہراتا رہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 2

کاروانِ کعبہ شد منزل نقش
راہروانِ عشق را آرام نیست

(فیض)

عازمینِ حج اپنی منزل میدانِ عرفات میں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی تسلیم ورضا اور خوشنودی کے لئے پڑاؤ لگا چکے اور ان کی منزل سر ہوگئی۔ لیکن عاشقانِ خدا کی قسمت میں آرام وسکون کہاں؟ وہ بدستور اپنے محبوب کی زیارت کے لئے تڑپ رہے ہیں اور اس کو پالینے کی جستجو میں رواں دواں ہیں۔

جو رنجِ عشق سے فارغ ہوا اس کو دل نہیں کہتے
جو موجوں سے نہ ٹکرائے اسے ساحل نہیں کہتے

صفحہ نمبر 3

نہ ہجرہ و وصل تو بحیرہ تم چہ کنم
نہ در برابر چشمی نہ غائت از نظری

(شیرازیؒ)

اے میرے محبوب یہ کیسی جدائی اور ملاقات ہے، نہ تو تو سامنے آکر اپنا جلوہ دکھاتا ہے اور نہ تیری جلوہ آرائیاں ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں:۔

وہ ہے سب جگہ جو کرو نظر، وہ کہیں نہیں جو ہو بے بصر
مجھے آج تک نہ ہوئی خبر، وہ کہاں ہے اور کہاں نہیں

صفحہ نمبر 6

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو می روی ترکستان است

میں ڈرتا ہوں کہ اے اعرابی تو کعبہ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ کیونکہ جو راستہ تم طے کر رہے ہو وہ ترکستان کا راستہ ہے۔ یہ صراطِ مستقیم نہیں، محبوب تو تمہیں صراطِ مستقیم پر ہی ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 23

دوست را گر نمی توانی دیدم
خانۂ دوست را تماشہ کن

اگر دوست (محبوب) کا دیدار حاصل نہیں کرسکتا تو اے انسان کم ازکم اپنے دوست کے گھر کا نظارہ کر۔

صفحہ نمبر 23

عاشقاں جنت برائے دوست می دارند دوست

اللہ والوں کی سچی طلب اور حقیقی جستجو محض حصولِ جنت کے لئے نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کی منزلِ مقصود لقائے لم یزل ہے۔

صفحہ نمبر 26

ایں راہِ طریقت نہ بپائے عقل است
خاکِ قدم عشق ورائے عقل است

یہ طریقت (سلوک وروحانیت) کا راستہ عقل کے پاؤں (بل بوتے، سہارے) پر طے نہیں کیا جاسکتا۔ کیوں کہ عشق کے قدموں کی خاک (راستہ) عقل سے بہت بلند (ماورا) ہے۔

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل ہے محوِ تماشائے لب بام ابھی

صفحہ نمبر 26

حدیث سوز و ساز ما دراز است
جہاں دیباچہ افسانہ نما!

ہمارے عشق (عشق کے نالوں) کی داستان بہت طویل ہے کہ تمام دنیا اس داستانِ عشق کی کتاب کا فقط دیباچہ (پیش لفظ) ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 28

پایم بہ پیش از سرِ ایں کو نمی رود
یارانِ خبر دہید کہ ایں جلوہ گاہ کیست

میرے پاؤں اس کوچۂ محبوب سے آگے نہیں گزر رہے۔ مجھے صرف اتنا بتا دیا جائے کہ یہ کس محبوب کی جلوہ گاہ ہے۔

صفحہ نمبر 31

دست از طلب ندارم تا کارِ من برآید
یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن بر آید

میں کوشش (خواہش، آرزو، جستجو) سے اپنے ہاتھ کو روک نہیں سکتا۔ کیونکہ اسی آرزو میں میرا جسم محبوب (منزل) تک پہنچ سکتا ہے یا اسی میں میری جاں ختم ہو سکتی ہے۔

صفحہ نمبر 31

از بس کہ خیالت بد نظری دارم
دور ہر چہ نظر کنم توئی پندارم

اے میرے محبوب میں تیرے عشق میں اس قدر محو رہتا ہوں کہ جس طرف بھی نگاہ ڈالتا ہوں، سوچتا ہوں کہ تو ہی ہے (تیرا جلوہ ہی نظر آتا ہے) ع

ہر کہ پیدا می شود پندارم توئی

صفحہ نمبر 58

ہر چند گناہ بے شمار است
صد مرتبہ بے شمار توبہ

اگرچہ گناہوں، خطاؤں اور لغزشوں کا کوئی حدو حساب نہیں۔ لیکن تیری رحمت اور بخشش کی بھی کوئی انتہا نہیں، تیری رحمت تیرے غضب پر چھائی ہوئی ہے ع

گر صد بار توبہ شکستی باز آ باز آ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 59

بضاعت نیا وردم اِلاّ امید
خدایا عفوم مکن نا امید

روز جزا کے مالک مجھ خطا کار کے پاس گناہوں کے انبار اور خطاؤں کی بھرمار ہے۔ نیکیاں خال خال اور بہت کم۔ میں تیرے کرم اور تیری بخشش کا امیدوار ہوں۔ ان شاءاللہ تو میرے گناہوں اور لغزشوں کو معاف کردے گا اور روزِ محشر مجھے ناامیدی اور رسوائی سے بچالے گا۔

صفحہ نمبر 77

بیک لحظہ بیک ساعت بیک دم
دگرگوں می شود احوالِ عالم

شاعر نے پہلے مصرع میں تینوں لفظ جو کہ ہم معنی اور مترادف ہیں کو استعمال کر کے شعر میں ایک عجیب شان اور جلالت پیدا کردی ہے۔ یہ مشہور شعر اورنگ زیبؒ اپنی موت سے پہلے اکثر گنگنایا کرتے تھے۔ شعر کا مطلب ہے کہ اے اللہ تیری ذات عظیم و برتر ہے۔ تو آنِ واحد میں پوری کائنات کو زیروزبر کرسکتا ہے۔

صفحہ نمبر 91

یک بار نالہ کردہ ام از درد اشتیاق
از شش جہت ہنوز صدا می نواں شنید

میں دردِ عشق میں ایک بار اتنا رویا کہ ہر طرف سے میرے دردِ عشق کی آواز اب تک سنائی دیتی ہے۔

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لئے
قطرے جو تھے میرے عرقِ انفعال کے

(اقبال)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 107

وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد

وادیٔ عشق میں قدم رکھتے ہی ایک عاشق کو کبھی تو وصل وملاپ کی شادمانی اور کبھی ہجر وفراق کی آگ میں جلنا پڑتا ہے۔ایک سچا عاشق دونوں لذتوں سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

میرے دل میں غالب شوقِ وصل و شکوۂ ہجراں
خدا وہ دن کرے جو اس سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی

صفحہ نمبر 115

مشتاقی و صبوری از حد گذشت یارا
گر تو شکیب راوی طاقت نماند مارا

(سعدیؒ)

اس شعر میں شیخ سعدیؒ نے اپنے محبوب سے آرزوئے جذبات کا اظہار کیا ہے کہ اے محبوب تیری جدائی میں میرا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔اب دلِ حزیں مزید جدائی برداشت نہیں کرسکتا۔تجھ میں برداشت کرنے کی طاقت ہوسکتی ہے،لیکن میں بے بس ہوں۔

صفحہ نمبر 116

یک صبح با اخلاص بیا بر در من
گر کار تو ہر نیا ید آنگہ گلہ کن

ایک عاشق اپنے محبوب سے کہتا ہے کہ کسی دن جذبۂ شوق وذوق اور تمنائے بے تاب لئے ہوئے میرے غریب خانے پر آؤ اور عشق ومحبت کی محفل آرائیاں اور جلال و جمال کی رنگ آمیزیوں کا بذاتِ خود مشاہدہ کرو۔اگر تیرے شوق اور خواہشات وجذبات کی ترجمانی اور عشق ومحبت کی لذت سے محروم رہے تو تجھے شکوہ وشکایت کا حق ہے۔حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ کیا خوب کہتے ہیں۔

بیا بہ مجلسِ اقبال و یک دو ساغر کش
گرچہ سر نہ تراشد قلندری داند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 119

ادب گا ہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

اس آسمان کے زیرِ سایہ ایک ایسی ادب و احترام کی جگہ ہے جو کہ عرشِ معلیٰ سے بھی نازک تر ہے (لطیف ہے)۔ یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت جنیدؒ بغدادی اور بایزید بسطامیؒ جیسی ہستیاں بھی ادب و احترام سے پاؤں رکھتی ہیں۔

صفحہ نمبر 120

تاچند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی
بگور بخدا کہ صد رنگ تراشی

اے انسان تو کب تک اپنے تخیل سے لکڑی اور پتھر کے گھر بناتا رہے گا۔ تو سیدھا اللہ کے حضور جا (کیوں کہ اللہ کا رنگ پختہ ہے) اپنے دل سے وسوسوں کو نکال دے۔

صفحہ نمبر 121

خدائے جہاں را ہزاراں سپاس
کہ گوہر سپردہ بگوہر شناس

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ایک انمول موتی کو صحیح اور سچے موتی شناس کے ہاں پہنچا دیا۔

صفحہ نمبر 123

بحرف می تواں گفتن تمنائے جہانے را
من از شوقِ حضوری طول دارم داستانے را

دو جہانوں کی داستان عشق کو صرف ایک حرف میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اے خدا میں نے آپ کے عشق کے شوق میں اپنی داستانِ عشق کو طویل کرلیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 128

عمر ہا درِ کعبہ و بت خانہ می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یک دانائے راز آید بروں

مدتوں زندگی کعبہ و بت خانہ میں (تیرے عشق میں تجھے پانے کے لئے) روتی رہی (عبادت کرتی رہی، تجھے ڈھونڈتی رہی) پھر کہیں اس بزمِ عشق سے ایک دانائے راز (محرم راز) پیدا ہوا۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

صفحہ نمبر 130

رخ کشودند و لب ہرزہ سرایم بستند
دل بودند و دو چشم نگر انم دارند

محبوب نے اپنا جلوۂ حسن دکھایا اور میرے بے ہودہ بولنے والے لبوں کو بند کر دیا۔ میرا دل اپنے قبضۂ عشق میں کر لیا اور میری دونوں آنکھوں کو مسلسل انتظار میں محو کر دیا۔

ہم کہتے تھے کہ یوں کہتے جو وہ آتا
سب کہنے کی باتیں ہیں کچھ بھی نہ کہا جاتا

صفحہ نمبر 131

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اُوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بو لہبی ست

حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ امتِ مسلمہ کو بڑے خلوص کے ساتھ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر صراطِ مستقیم پر چلنا ہے تو اپنے آپ کو اس چشمۂ صافی پر لے چلو۔ یعنی براہِ راست اللہ و رسول کی اطاعت و فرمان برداری کرو۔ اگر ایسا نہیں کر سکتے تو یہ ابولہب کی تقلید ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعدیؒ اس تلخ حقیقت کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

خلاف پیمبر کسے را گزید
ہرگز نہ خواہد بمنزل رسید

صفحہ نمبر 137

حیف در چشم زِدن صحبتِ یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

افسوس! وصال کی جاں فزا گھڑیاں اور عیش و نشاط کی رنگین ساعتیں اور مسرت و شادمانی کے خوش گوار لمحے آنِ واحد میں بیت گئے۔ خیابانِ ارم اور گلشنِ ہستی کا ایک آدھ گوشہ ہی دیکھ پائے تھے کہ موسمِ بہار ختم ہو گیا۔

ہم حالِ دل سناتے انہیں کس طرح امیر
وہ آئے بھی چلے بھی گئے چشم زدن میں

صفحہ نمبر 137

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

شیخ سعدیؒ کا مشہور مصرع کہ جس میں ہر مومن مسلمان کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اگر تو نے حفظِ مراتب یعنی امام کو امام، نبی کو نبی اور ولی کو ولی نہ جانا تو اندیشہ ہے کہ تو کافر ہو جائے گا۔ یعنی نبی کو خدا، امام کو نبی۔

صفحہ نمبر صفحہ نمبر 189

عبادتِ سحری را مکن نظیری کم
کہ ہر چہ کرد دعا ہائے صبحگاہی کرد

اے نظیری صبح کے وقت کی عبادت (دعا) کم نہ کرو۔ کیوں کہ صبح کے وقت کی دعائیں ہر مشکل کا مداوا ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا بسوز کہ سوز کا رہا بکند
دعای نیم شبی دفع صد بلا بکند

نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آدابِ سحر خیزی

(اقبالؒ)

صفحہ نمبر 192

در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

اے انسان مشکل وقت کسی سے (غیر اللہ) بھی مدد نہ مانگ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مشکلات کو حل کرنے والا نہیں ہے۔

وَتَوَکَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا.

(سورۃ احزاب آیۃ نمبر ۳)

صفحہ نمبر 198

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یہ مقام ومرتبہ، عروج وترقی اور خوش نصیبی میری عقل ودانش اور قوتِ بازو کی مرہونِ منت نہیں۔ بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا اور فضل خاص ہے۔

صفحہ نمبر 200

بہترس از آہِ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

اس شعر میں ایک ظالم اور جابر انسان کو خبردار کیا گیا ہے کہ اے ظالم مظلوم کی آہ و فغاں اور نالہ فریاد سے ڈر کہ ذاتِ حق مظلوم کی فریاد کو آگے بڑھ کر فوراً قبولیت بخشتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 209

باز آ، باز آ، ہر آنچہ ہستی باز آ
گر گبر و کفر و بت پرستی باز آ
ایں در گہ ما در گہ نومیدی نیست
گر صد بار توبہ شکستی باز آ

(ابو سعید ابوالخیرؒ)

مشہور صوفی شاعر ابو سعید ابوالخیر خیریؒ اس رباعی میں ایک رند بادہ خوار اور عادی گنہگار (جو توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ کی طرف لوٹ جاتا ہے) کو تلقین کرتے ہیں کہ اگر تو سو بار توبہ کرنے کے بعد پھر گناہ اختیار کر لیتا ہے تو کوئی بات نہیں۔ پھر سچے دل سے توبہ کر اور واپس بارگاہِ بے نیاز میں سجدہ ریز ہو جا۔ اللہ رب العزت یقیناً معاف کر دیں گے۔ اللہ کے دربار میں مایوسی اور ناامیدی ایمان کی کمزوری ہے۔

صفحہ نمبر 225

مصلحت در دین ما شان و شکوہ
مصلحت در دین عیسیٰ غار و کوہ

دین اسلام میں دین فطرت ہے۔ دین دنیا اور آخرت دونوں کی فلاح چاہتا ہے۔ دنیا و آخرت دونوں میں اعتدال کی زندگی کا سبق دیتا ہے۔ جبکہ عیسائیت رہبانیت کا درس دیتی ہے۔ یعنی دنیا کو ترک کرو اور آخرت کی فکر کے لئے پہاڑوں کی غاروں اور جنگلوں کی تنہائی میں بیٹھ کر اللہ سے لو لگاؤ۔

صفحہ نمبر 228

تو بندگی جو گدایاں بشرطِ فرد مکن
کہ دوست خود روش بندہ پروری داند

اے انسان تو بندگی (عبادت) گداگروں کی طرح صرف مزدوری کی خاطر نہ کر۔ کیونکہ دوست خود بندہ پروری کی روش کو جانتا ہے۔ اللہ نیت کو بھی جاننے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر 228

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم

اے اللہ رب العزت تو اپنی صفات سے پہچانا جاتا ہے تیری ذات کا مشاہدہ ہماری عقل وفہم، گمان وقیاس اور دنیاوی آنکھ احاطہ نہیں کر سکتی اور نہ ہی ہم اپنے خیال وقیاس سے ذات باری کا تصور قائم کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرقانِ حمید میں خود فرماتے ہیں۔ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ

صفحہ نمبر 234

نداریم عیر از توقیر با درس
توئی عامیاں را خطا بخش و بس

اے اللہ! تو ہی مظلوموں کی فریاد سننے والا ہے۔ تیری سوا کوئی مشکل کشا اور حاجت روا نہیں۔ تو ہی گنہگاروں کی خطاؤں اور لغزشوں کو معاف کرنے والا ہے اور ظالموں کے لئے تیری پکڑ شدید ہے۔

صفحہ نمبر 235

با دو قبلہ در رہ توحید نتواں رفت راست
یا رضائے دوست باید یا رضائے خویشتن

دو قبلوں کے ساتھ توحید کے سیدھے راستے پر نہیں چل سکتے۔ اے انسان یا تو دوست کی رضا کا طالب ہو (توحید کا ماننے والا) یا پھر اپنے نفس کی خواہش کا غلام۔

صفحہ نمبر 248

گر دلِ گل گزرد و گل باشی
در بلبل بے قرار بلبل باشی

اگر دل کی گزرگاہ پھول (گلاب) سے ہو تو پھول کا اثر لے گا (گلاب بن جائے گا) اور اگر بے قرار بے چین عاشق زار بلبل کے پاس ہو تو بلبل بن جائے گا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صُفہ پبلشرز

کی دیگر مطبوعات

تعارف الکتاب — ڈاکٹر اسرار احمد

قرآن حکیم کے تیس پاروں کا اجمالی بیان

الصدف الفرات — غازی محمد احسان

جید علماء و محققین کی تحقیق کی روشنی میں مرتبہ سیرت النبی ﷺ

ہرمجدون (Armageddon) — خورشید عالم

ایک ہولناک بین الاقوامی جنگ

امت مسلمہ کی عمر — امین محمد جمال الدین

اور مستقبل قریب میں مہدی کے ظہور کا امکان

صالح خاوند صالح بیوی — غازی محمد احسان

"مغرب" سے ابھرتے ہوئے — مظفر حلیم

سورج کو ذرا دیکھ (امریکہ میں مقیم مختلف رنگ و نسل کے افراد کا اسلام کی جانب سفر)

اسرائیل کی دیدہ دانستہ فریب کاریاں — سعید رومی

پال فنڈلے کی کتاب

"Deliberate Deceptions" کا ترجمہ

عالمی یہودی فتنہ گر — میاں عبدالرشید

ہنری فورڈ اول کی کتاب

"The International Jews" کا ترجمہ

مسلم مسیح مکالمہ — آسی ضیائی

جس کے نتیجہ میں ایک مسیحی کو راہ حق نصیب ہوئی

"Christian Muslim Dialogue" کا ترجمہ

ل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لا

جناب یونس بصیر صاحب کی تحریروں کے بہت سے حصے میں نے بڑے غور اور شوق سے پڑھے، ان میں ادبیت، روانی، شستگی سب اجزاء نہایت فراوانی سے پائے جاتے ہیں۔ میں اس سے مستفید ہوا میں ان کے حافظے اور یاداشت سے بھی بے حد متاثر ہوا۔ نہایت خوب صورت تحریر اور نہایت خوب صورت شخصیت۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت کے ساتھ طویل زندگی سے نوازے اور یہ علم و ادب کی خدمت میں مصروف رہیں۔ اپنی تحریریں انہیں شائع کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اہل ذوق اس سے استفادہ کرسکیں۔

محمد اسحاق بھٹی

۸ جنوری ۲۰۰۷ء

صفہ پبلشرز